تاریخ

آل انڈیا سنی کانفرنس

۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء

[illegible]
[illegible]
ایک جائزہ

محمد جلال الدین قادری

ناشر: سعید برادران، کھاریاں (گجرات)

تاریخ

آل انڈیا سُنّی کانفرنس

۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء

جدّوجہد آزادی اور تحریکِ پاکستان میں
سُنّی عُلماء و مشائخ کے عہد آفریں کردار کی
ایک جھلک

محمّد جلال الدّین قادری

ناشر: سعید برادران کھاریاں (گجرات)

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب .... تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس
مرتب .... مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی .... مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ .... ٹی-ایم کمپوزنگ سنٹر، راولپنڈی
پروف ریڈنگ .... مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی
ضخامت .... ۴۴۸ صفحات
تعداد .... گیارہ سو
تاریخ اشاعت .... رجب المرجب ۱۴۲۰ء (اکتوبر ۱۹۹۹ء)
قیمت .... 200 روپے
ناشر .... حافظ محمد سعید احمد نقشبندی
محلہ لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ رضویہ 2/24 سوڈھیوال کالونی، ملتان روڈ، لاہور Ph: 7414862
☆ فاروق سٹیشنری مارٹ، مین بازار، کھاریاں، ضلع گجرات Ph:PP:511033
☆ مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی
☆ مکتبہ قادریہ، نزد ستا ہوٹل، لاہور

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
عرض ناشر	۱
پیش گفتار	۴
تقدیم از پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ	۱۹
آل انڈیا سنی کانفرنس کا تاسیسی اجلاس، مراد آباد	۲۳
آل انڈیا سنی کانفرنس کا دستور اساسی	۴۱
مقاصد جمعیت عالیہ اسلامیہ	۴۲
غیر متبدل اصول	۴۳
قواعد و ضوابط	۴۴
رکنیت کے آئین	۴۵
جمعیت منتظمہ	۴۵
فرائض متعلق صدر	۴۶
فرائض متعلق نائب صدر	۴۶
ناظم کے فرائض	۴۷
خازن کے فرائض	۴۷
اراکین کے فرائض	۴۸
آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۹ء)	۴۹
آل انڈیا سنی کانفرنس کا دوسرا اجلاس، اجمیر مقدس	۵۱
آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس، پوکھیرا ضلع مظفر پور (بہار)	۵۱
آل انڈیا سنی کانفرنس، مراد آباد	۵۲

آل انڈیا سنی کانفرنس، مراد آباد		۵۲
انجمن اہل سنت وجماعت، نبی پور کا قیام اور آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد		۵۳
سنی کانفرنس، بیرال کا سہ روزہ اجلاس		۵۳
سنی کانفرنس بنارس کا اجلاس		۵۶
سنی کانفرنس بدایوں		۵۷
سنی کانفرنس مراد آباد		۵۸
آل انڈیا سنی کانفرنس کی نشاۃ ثانیہ، اجلاس (۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۶ء)		۵۹
مراد آباد میں یو۔ پی سنی کانفرنس کا صوبائی اجلاس	۱۴تا۱۷ جولائی ۴۵ء	۶۰
سنی کانفرنس صوبہ پنجاب، لاہور کا اہم اجلاس	۱۴تا۱۶ ستمبر ۴۵ء	۶۳
سنی کانفرنس صوبہ دہلی کا ایک اجلاس	۲۱ ستمبر ۴۵ء	۶۵
سنی کانفرنس مین پوری کا اجلاس	اکتوبر ۴۵ء	۶۵
سنی کانفرنس ضلع گجرات کا جلسہ	۲تا۳ نومبر ۴۵ء	۶۶
سنی کانفرنس مدن پورہ (مقامی)	نومبر ۴۵ء	۶۷
سنی کانفرنس ضلع بنارس	(قبل) ۵ نومبر ۴۵ء	۶۷
سنی کانفرنس ضلع بدایوں	اکتوبر ۴۵ء	۶۸
سنی کانفرنس ضلع مراد آباد کی تشکیل	۳۱۔ اکتوبر ۴۵ء	۶۹
سنی کانفرنس صوبہ دہلی	۶۔ نومبر ۴۵ء	۷۰
سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ	۲۵۔ نومبر ۴۵ء	۷۲
جمعیت عالیہ رضویہ حامدیہ فیروز پور کی اہم قراردادیں	۲۔ نومبر ۴۵ء	۷۳
سنی کانفرنس سہسرام، اودھے پور، کوٹہ کی تشکیل		۷۴
سنی کانفرنس بنارس (مقامی)	۱۱۔ اکتوبر ۴۵ء	۷۵
آخری وصیت		۷۸

ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت		۷۸
سنی کانفرنس امرتسر	۲نومبر ۴۵ء	۷۸
سنی کانفرنس کالپی ضلع جالون	۲۱۔ نومبر ۴۵ء	۷۹
سنی کانفرنس ضلع مین پوری	۲۱تا۲۵نومبر ۴۵ء	۸۰
تجاویز سنی کانفرنس ضلع مین پوری		۸۳
سنی کانفرنس ضلع مین بھاگل پور	۲۳۔ نومبر ۴۵ء	۸۶
سنی کانفرنس سلطان پور ضلع بھاگل پور	۲۰۔ نومبر ۴۵ء	۸۷
سنی کانفرنس جھانسی	۲۔ دسمبر ۴۵ء	۸۸
جین پور سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ	۷دسمبر ۴۵ء	۸۹
سنی کانفرنس بھاگل پور شہر	۱۲۔ دسمبر ۴۵ء	۸۹
سنی کانفرنس گھوسی، ضلع اعظم گڑھ	دسمبر ۴۵ء	۹۰
سنی کانفرنس صوبہ بمبئی کی تشکیل	۱۱۔ دسمبر ۴۵ء	۹۱
خطبہ صدارت از مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی		۹۳
قراردادیں		۹۴
سنی کانفرنس چراگاؤں۔ ضلع جھانسی	۱۳؍ دسمبر ۴۵ء	۹۵
سنی کانفرنس چتوڑ گڑھ، میواڑ	۲۸دسمبر ۴۵ء	۹۵
سنی کانفرنس بمبئی کی تشکیل	محرم ۶۵ھ؍ دسمبر ۴۵ء	۹۶
سنی کانفرنس چاندور بازار ضلع امراؤتی	۲۸۔ دسمبر ۴۵ء	۹۷
سنی کانفرنس انگس ضلع ہگلی، بنگال کا شاندار اجلاس	۵۔۶ جنوری ۴۶ء	۹۸
سنی کانفرنس ضلع بدایوں	۶ جنوری ۴۶ء	۹۹
سنی کانفرنس ضلع بدایوں کی اہم تجاویز		۱۰۱
سنی کانفرنس پوکھیرا ضلع مظفر پور (بہار)	جنوری ۴۶ء	۱۰۲

سنی کانفرنس ضلع جبل پور (سی۔ پی)	۱۲جنوری ۴۶ء	۱۰۳
سنی کانفرنس زکریا بندر سیوڑی، بمبئی	دسمبر ۴۵ء	۱۰۴
سنی کانفرنس ضلع گجرات، پنجاب	۸جنوری ۴۶ء	۱۰۵
سنی کانفرنس منوہر، ضلع کوٹہ (ریاست راجپوتانہ)	جنوری ۴۶ء	۱۰۶
سنی کانفرنس کوٹہ (ریاست راجپوتانہ)		۱۰۶
سنی کانفرنس ریاست بوندی		۱۰۶
سنی کانفرنس ضلع وردھا کی تشکیل اور مسلم لیگ کی تائید	۵جنوری ۴۲ء	۱۰۷
سنی کانفرنس صوبہ سی پی و برار	۲۲جنوری ۴۶ء	۱۰۸
سنی کانفرنس سہسرام	۱۷جنوری ۴۶ء	۱۰۹
سنی کانفرنس سانگور ضلع کوٹہ اسٹیٹ کی تشکیل	دسمبر ۴۵ء	۱۰۹
سنی کانفرنس قصبہ مئوناتھ بھنجن	۲۲۔ دسمبر ۴۵ء	۱۱۰
سنی کانفرنس لورئی کی تشکیل	۱۵تا۱۷فروری ۴۶ء	۱۱۱
سنی کانفرنس لورئی کا جلسہ عام		۱۱۲
سنی کانفرنس بھاگل پور ڈویژن	۲تا۴مارچ ۴۶ء	۱۱۲
شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس الہ آباد کا قیام	۱۷فروری ۴۶ء	۱۱۳
سنی کانفرنس ایڈاپلی (ٹرانکور)	۸فروری ۴۶ء	۱۱۴
سنی کانفرنس چجو تحصیل ٹنڈوالہ یار کی تشکیل	۱۱فروری ۴۶ء	۱۱۴
سنی کانفرنس پھپھوند ضلع اٹاوہ کا قیام	۲۱جنوری ۴۶ء	۱۱۴
سنی کانفرنس الہ آباد کا شاندار اجتماع	۱۱تا۱۴فروری ۴۶ء	۱۱۵
شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس صوبہ سی پی و برار کی تبلیغی مساعی	۲۱فروری ۴۶ء	۱۱۶
سنی کانفرنس قصبہ ایرایاں ضلع فتحپور ہسوہ کا قیام	۲۳فروری ۴۶ھ	۱۱۷
سنی کانفرنس دھمتری، ضلع ناگ پور (سی پی)	۲۲فروری ۴۶ء	۱۱۸

شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس الہ آباد کا جلسہ عام	۲۶ فروری ۴۶ء	۱۱۹
سنی کانفرنس ضلع جالون کی تشکیل	۱۹۔ فروری ۴۶ء	۱۱۹
سنی کانفرنس۔ پالی	فروری ۴۶ء	۱۲۱
سنی کانفرنس قصبہ کلپاڑہ ضلع ہمیر پور	۲۶۔ فروری ۴۶ء	۱۲۲
سنی کانفرنس بنواڑی ضلع ہمیر پور	فروری ۴۶ء	۱۲۲
سنی کانفرنس سہگاواں ضلع بھاگل پور	۲۰ فروری ۴۶ء	۱۲۳
سنی کانفرنس ضلع باندا	۶ مارچ ۴۶ء	۱۲۴
سنی کانفرنس پھپھوند کا اہم اجلاس	۱۱۔ فروری ۴۶ء	۱۲۵
سنی کانفرنس قصبہ مودھا کی تشکیل	۲۰ فروری ۴۶ء	۱۲۷
سنی کانفرنس اٹاوہ کا تبلیغی اجلاس	۱۵ مارچ ۴۶ء	۱۲۸
سنی کانفرنس خانقاہ سریلہ کا انعقاد		۱۲۸
سنی کانفرنس فتح پور ہسوا (ضلع بدایون) کے تبلیغی اجلاس	مارچ ۴۶ء	۱۲۹
سنی کانفرنس قصبہ شیش گڑھ، ضلع بریلی	۲۱۔۲۲ مارچ ۴۶ء	۱۲۹
سنی کانفرنس الہ آباد	۲۵ مارچ ۴۶ء	۱۳۰
سنی کانفرنس سہسرام صوبہ بہار کا خصوصی اجلاس	۱۱۔ اپریل ۴۶ء	۱۳۱
سنی کانفرنس گوٹی گاؤں (سی۔ پی) کا انعقاد	۲۔ اپریل ۴۶ء	۱۳۲
سنی کانفرنس ریاست رامپور کا قیام (الحاق)		۱۳۴
سنی کانفرنس الٹر ضلع سیالکوٹ کا انعقاد	۴۔ اپریل ۴۶ء	۱۳۵
سنی کانفرنس اوری ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس	۱۶۔ اپریل ۴۶ء	۱۳۶
سنی کانفرنس قصبہ السر ضلع بلیا کی تشکیل	اپریل ۴۶ء	۱۳۷
سنی کانفرنس کے جلسوں کی خبروں کی بہتات اور مدیر دبدبہ سکندری کی معذرت		۱۳۸
سنی کانفرنس برہان پور سی۔ پی اور عرس اشرفی میاں	۱۱ جون ۴۶ء	۱۳۹

بدایوں میں رجبی شریف کے شاندار اجتماع	۲۱ تا ۲۳ جون ۴۶ء	۱۴۰
چرگاؤں میں سنی کانفرنس کا عملی اقدام	جون ۴۶ء	۱۴۱
سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) بدایوں کی اصلاحی مساعی		۱۴۱
انجمن نعمانیہ ہند (لاہور) کا ساٹھواں سالانہ اجلاس	۳ مئی ۴۶ء	۱۴۲
سنی کانفرنس آگرہ کا قیام	۲۱۔ اپریل ۴۶ء	۱۴۳
سنی کانفرنس اور مسلم لیگ کچھوچھا کا مشترکہ جلوس و جلسہ	۱۹۔ اپریل ۴۶ء	۱۴۴
سنی کانفرنس کچھوچھا شریف کا دوسرا جلسہ	۲۰۔ اپریل ۴۶ء	۱۴۵
سنی کانفرنس مہراج گنج بازار ضلع بہرائچ کی تشکیل	۲۲۔ اپریل ۴۶ء	۱۴۵
عرس شریف چنار میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی تائید میں اہم جلسہ		۱۴۶
سنی کانفرنس کلکتہ کی تشکیل	۱۰۔ اپریل ۴۶ء	۱۴۷
سنی کانفرنس راجہ بازار کلکتہ کی تشکیل	۱۶۔ اپریل ۴۶ء	۱۴۸
سنی کانفرنس بابو تالاب ہوڑہ کی تشکیل	۱۷۔ اپریل ۴۶ء	۱۴۹
سنی کانفرنس پارسی بگان کلکتہ کا شاندار اجلاس	۲۲۔ اپریل ۴۶ء	۱۴۹
سنی کانفرنس انگس جوٹ مل ضلع ہگلی کی تشکیل	۲۱۔ اپریل ۴۶ء	۱۵۰
سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس منعقدہ مبارک پور	۱۹۔ ۲۰ اپریل ۴۶ء	۱۵۱
سنی کانفرنس ریاست دادوں ضلع علی گڑھ کی تشکیل	۳۔ مئی ۴۶ء	۱۵۲
سنی کانفرنس اودے پور۔ میواڑ، راجپوتانہ، چتوڑ کے شاندار اجلاس	۷۔ ۸ جون ۴۶ء	۱۵۳
مدرسہ معین الاسلام گھوڑدوڑ ضلع مونگیر کی قرارداد	جون ۴۶ء	۱۵۴
سنی کانفرنس مواضعات ضلع لائل پور کا قیام		۱۵۴
سنی کانفرنس کانپور	۳۰ جون ۴۶ء	۱۵۵
سنی کانفرنس ریاست ریوا	۱۹ تا ۲۱ جون ۴۶ء	۱۵۶
سنی کانفرنس مراد آباد	۲ تا ۴ جولائی ۴۶ء	۱۵۷

سنی کانفرنس سنبھل	۵ تا ۷ جولائی ۴۶ء	۱۵۸
سنی کانفرنس چندوسی ضلع مراد آباد کی تشکیل	۷ تا ۱۰ جولائی ۴۶ء	۱۵۹
سنی کانفرنس بلند شہر کی تشکیل	جولائی ۴۶ء	۱۶۰
سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا شاندار اجلاس	مئی ۴۶ء	۱۶۱
سنی کانفرنس موضع بڑھا اور موضع کیونی ضلع باندا کی تشکیل		۱۶۲
سنی کانفرنس ضلع بدایوں، مسلم لیگ کونسل کی حمایت	۱۶۔ اگست ۴۶ء	۱۶۳
بدایوں میں بیس ہزار مسلمانوں کا اعلان عام	۲۳۔ اگست ۴۶ء	۱۶۴
سنی کانفرنس قصبہ راٹھ کی تشکیل	۲۶۔ اگست ۴۶ء	۱۶۵
آل انڈیا سنی کانفرنس کی تنظیم مساجد اور تحریک صلوٰۃ		۱۶۶
سنی کانفرنس مین پوری کا ماہانہ اجلاس	۸ ستمبر ۴۶ء	۱۶۷
مسلم لیگ جے پور شہر میں مولانا بدایونی کی تقریر پر منیر	۲۹۔ ستمبر ۴۶ء	۱۶۸
سنی کانفرنس اجمیر شریف کا ایک اہم خصوصی جلسہ، اہم تجاویز	۷، ۸ جون ۴۶ء	۱۶۹
سنی کانفرنس کراچی کے عظیم الشان اجلاس	۱۲ تا ۱۳۔ اکتوبر ۴۶ء	۱۷۳
حزب الاحناف لاہور کے سالانہ اجلاس میں سنی کانفرنس صوبہ پنجاب کے اجلاس	۱۴ تا ۱۶ اکتوبر ۴۶ء	۱۷۴
عرس امام اعظم، امرتسر، قیام پاکستان پر موہم خدشات تار تار	۱۱ تا ۱۳۔ اکتوبر ۴۶ء	۱۷۸
انوار العلوم ملتان کے جلسہ میں چند اہم قرار دادیں		۱۸۰
جلسہ میلاد النبی ریاست رامپور میں پاکستان کی حمایت میں اجلاس	۱۲۔ فروری ۴۷ء	۱۸۱
جلسہ میلاد النبی جالون میں سنی کانفرنس	۱۰ فروری ۴۷ء	۱۸۱
سنی کانفرنس کھرسیاں گنج، ریاست رائے گڑھ کا قیام اور چند تجاویز	۲۳ فروری ۴۷ء	۱۸۲
سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) الہ آباد کی تشکیل نو	۱۵۔ فروری ۴۷ء	۱۸۳
جلسہ گیارہویں شریف الہ آباد میں سنی کانفرنس کے مقاصد کی تبلیغ	۵ مارچ ۴۷ء	۱۸۴
سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) الہ آباد کا جلسہ	۱۸ مارچ ۴۷ء	۱۸۴

سنی کانفرنس ریاست رائے گڑھ (سی۔ پی) کی تشکیل ۲۰ مارچ ۴۷ء ۱۸۵
جامعہ عربیہ کے جلسہ دستار فضیلت میں سنی کانفرنس ناگپور کا اجلاس ۱۶ تا ۱۸۔ اپریل ۴۷ء ۱۸۵
سنی کانفرنس دین نگر ضلع مراد آباد کا جلسہ اور اہم تجاویز ۲۰ تا ۲۶۔ اپریل ۴۷ء ۱۸۶
سنی کانفرنس صوبہ بہار کے شاندار اجلاس ۸ تا ۱۰۔ اپریل ۴۷ء ۱۸۹
سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کے شاندار اجلاس ۷ مئی ۴۷ء ۱۹۰
تجاویز منظور کردہ سنی کانفرنس صوبہ بہار ۸ تا ۱۰۔ اپریل ۴۷ء ۱۹۳
آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک غیر معمولی اجلاس مراد آباد ۱۷ تا ۱۹ جون ۴۷ء ۱۹۷
جلسہ عید میلاد پھاٹک جشن خاں، دہلی میں سنی کانفرنس کا خیر مقدم ۲۹ تا ۳۱ مارچ ۴۶ء ۱۹۸
خطبہ صدارت از مولانا شاہ عارف اللہ قادری ۱۹۹
سنی کانفرنس کے تبلیغی مدارس ۱۹۹
یوم فلسطین، مبارک پور ضلع اعظم گڑھ ۲۶۔ اکتوبر ۴۵ء ۲۰۰
گیارہویں شریف کی برکتیں، آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد ۲۰۱
سنی کانفرنس الہ آباد کا گورنمنٹ برطانیہ کا انتباہ ۲۰۲
صدر جمہوریہ اسلامیہ کا پنجاب و سندھ و سرحد کا طوفانی دورہ ۲۰۳
امیر ملت محدث علی پوری کی خدمات دینیہ کا اعتراف ۲۰۴
جمعیت علماء اسلام کی پکار، علماء اہل سنت کے نام ۲۰۶
جمعیت علماء اسلام کلکتہ بنام۔ جمعیت علماء ہند دہلی ۲۰۷
آ ل انڈیا سنی کانفرنس کا عدیم النظیر اجلاس ۔ بنارس اپریل ۱۹٤٦ء ۲۰۹
اقتباس ۲۱۰
تیاریاں ۲۱۱
صدر الافاضل کا ایک ضروری مراسلہ ۲۱۳
ملی سرگرمیاں ۲۱۴

اکابر آل انڈیا سنی کانفرنس کا صوبہ بنگال کا دورہ ۲۱۵
اجلاس بنارس کا دعوت نامہ ۲۱۶
ایجنڈا۔ مراسلہ صدر الافاضل بنام محدث اعظم پاکستان ۲۱۷
تعلیم ۲۱۹
تبلیغ اسلام ۲۱۹
اصلاح اعمال ۲۲۰
جسمانی و معاشی امور ۲۲۰
حکومت کے قوانین ۲۲۱
نکاح ۲۲۱
اوقاف ۲۲۲
پاکستان ۲۲۲
مسلم لیگ ۲۲۲
بنارس کے اجلاس کا چشم تصور میں نظارہ اور اظہار اعتماد ۲۲۳
اجلاس بنارس کی تاریخ کا مسرت انگیز اعلان ۲۲۵
ایک ہزار علماء کی قیادت میں بے شمار حق پرستوں کا روح پرور اجتماع ۲۲۶
سنی کانفرنس کیا ہے؟ ۲۲۷
سنی کانفرنس کے مقاصد ۲۲۸
بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا عظیم الشان اجلاس ۲۲۹
سنی بھائیوں سے گذارش ۲۳۰
طلوع صبح صادق ۲۳۱
بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے انتظامات ۲۳۳
روح پرور اجتماع عظیم ۲۳۴

آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بنارس، اسلامیان ہند کے لئے مبارک باد ۲۳۵
آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں پہنچنے کا راستہ ۲۳۶
مژدہ روح افزاء ۲۳۶
مسلم لیگ کی طرف سے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کی تائید ۲۳۷
آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر کا انتخاب ۲۳۸
بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے شاندار اجلاس، جناب فضل حسن صابری کے چشم دید حالات ۲۳۹
مجلس استقبالیہ ۲۴۱
مجلس استقبالیہ کے بعض اراکین کا تعارف از محدث کچھوچھوی ۲۴۲
فقیرانہ انتظام ۲۴۳
برکات آل انڈیا سنی کانفرنس ۲۴۵
تجاویز منظور کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس اجلاس بنارس ۲۴۷
مجلس اول ۲۴۸
مجلس دوم ۲۴۸
مجلس سوم ۲۵۰
مجلس چہارم ۲۵۴
مجلس پنجم ۲۶۰
آل انڈیا سنی کانفرنس کی تائید علماء و مشائخ کی طرف سے ۲۶۱
امیر ملت محدث علی پوری کا ارشاد گرامی ۲۶۲
حضرت دیوان سید آل رسول علی خاں اجمیری کا اہم پیغام ۲۶۳
شیخ القرآن ابو الحقائق مولانا عبد الغفور ہزاروی اور پاکستان اسکیم ۲۶۵
امیر ملت محدث علی پوری کا مسلم لیگ پر اظہار اعتماد ۲۶۷
مولانا معین الدین فریدی کا اعلان مسلم لیگ کی تائید میں ۲۶۸

حمایت پاکستان، تفسیر قرآن کی روشنی میں از مولانا شاہ عارف اللہ قادری ۲۷۰
مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی جماعت ہے۔ از مفتی اعظم آستانہ غریب نواز اجمیری ۲۷۱
حضرت دیوان سید آل رسول علی خان اجمیری کا اہم اعلان ۲۷۳
حضرت پیر سید محمد حسین شاہ (سکھو چک) کا اہم اعلان ۲۷۵
صاحبزادہ محمد ظہور الحق چشتی کا اعلان ۲۷۶
حضرت سید فضل شاہ، امیر حزب اللہ جلالپوری کا اعلان ۲۷۶
خواجہ میاں علی محمد (بسی نو۔ ہوشیار پور) کا اعلان ۲۷۷
حضرات علماء اہل سنت اور مشائخ کرام کا پیام، مسلمانوں کے نام ۲۷۸
مولانا محمد عارف اللہ قادری کی اگری پاڑ بمبئی میں تقریر منیر ۲۸۰
عرس پاکپتن میں مسلم لیگ پر اعتماد کا اظہار ۲۸۱
آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخ کا متفقہ فیصلہ ۲۸۲
مولانا محمد عبد المتین بہاری کا فتویٰ ۲۸۵
پیغام صوبہ سی۔ پی و برار کی سنی کانفرنسوں کے نام ۲۸۷
سنی کانفرنس کی حمایت اور خدمت غلامی مصطفیٰ کا ایک شعبہ ہے ۲۹۰
آل انڈیا سنی کانفرنس کی چند ملی و سیاسی خدمات ۲۹۱
مغربی و مشرقی پاکستان کے درمیان خطہ اتصال، بروقت رہنمائی ۲۹۲
نظریہ پاکستان کو بین الاقوامی طور پر متعارف کرانا ۲۹۴
حضرت لاثانی میاں کا مسلم لیگ کی حمایت میں سخت ترین اقدام ۲۹۶
نظریہ پاکستان کی تائید، مولانا بدایونی کی مساعی جمیلہ ۲۹۸
قائداعظم سے مولانا عبد الحامد بدایونی کی ملاقات ۲۹۹
مشائخ اہل سنت کو مطالبہ پاکستان کی سزاء ۳۰۱
صاحبزادگان اہل سنت کے کردار کو خراج تحسین مسلم لیگ کی طرف سے ۳۰۴

علماء اہل سنت کے کردار کو خراج تحسین مسلم لیگ کی طرف سے ۳۰۶
مسلم لیگ کی فتح عظیم اور کانگریس کی عبرتناک ہزیمت ۳۰۷
مسلمانان میواڑ کا متفقہ فیصلہ ۳۰۸
مسلم لیگ کا اعتراف۔ سنی کانفرنس تشکیل پاکستان میں مساعی جمیلہ ۳۰۹
سنی کانفرنس پھپھوند کی مساعی جمیلہ کا اعتراف مسلم لیگ کی طرف سے ۳۱۰
مسلم لیگ کا سنی کانفرنس پر اعتماد ۳۱۱
مولانا عبد الحامد بدایونی کی انتخابی مہم ۳۱۲
مولانا شاہ عارف اللہ کو سپاس نامہ ۳۱۳
قیام پاکستان کی تاریخ (قطعہ تاریخ) ۳۱۵
ابن سعود اور آل انڈیا سنی کانفرنس ۳۱۷
ایفاء عہد اور سلطان نجد کہتے کیا تھے اور کرتے کیا تھے؟ ۳۲۸
آل انڈیا سنی کانفرنس اور مظلومین بہار ۳۳۵
فسادات صوبہ بہار کے شہداء اور مظلومین کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اعانت ۳۳۷
مصیبت زدگان بہار کی امداد، بے خانماں خاندانوں کی آبادکاری ۳۳۸
مظلومین بہار کی مالی امداد کے لئے امیر ملت محدث علی پوری کا اعلان ۳۳۹
آستانہ بلا فریدی رجب پور ضلع مراد آباد، .... گراں قدر عطیہ ۳۴۰
مظلومین بہار کی امداد ۳۴۱
مصیبت زدگان بہار کے لئے چندہ ۳۴۱
مظلومین بہار کی امداد منجانب سنی کانفرنس ادری ضلع اعظم گڑھ ۳۴۲
آل انڈیا قادری مشن سلور جوبلی ــــــ ملتوی کر دیا گیا ۳۴۲
آل انڈیا سنی کانفرنس اور زکوٰۃ ایکٹ (۱۹۴۶ء) ۳۴۳
مسلم زکوٰۃ ایکٹ، مسلمانوں پر ایک نئی مصیبت، صدر الافاضل کا مراسلہ، قرارداد مذمت کا مسودہ اکتوبر ۴۶ء ۳۴۴

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک پر سپاور ضلع ایٹہ میں زکوۃ بل کے خلاف جلسہ ۳۴۶
ناگپور میں سنی کانفرنس کا خصوصی اجلاس۔ زکوۃ بل کی مخالفت ۳۴۷
سنی کانفرنس ضلع گجرات کا اجلاس، زکوۃ بل کے خلاف اظہار بیزاری ۳۴۷
سنی کانفرنس میرٹھ کا جلسہ، احتجاج بر بنائے مداخلت فی الدین ۳۴۸
مسلم زکوۃ ایکٹ سے اظہار ناراضی، سنی کانفرنس قصبہ مورانواں ضلع اناؤ کا جلسہ ۳۴۸
سنی کانفرنس کا اجلاس، زکوۃ بل کے خلاف صدائے احتجاج ۳۴۹
بدایوں میں زکوۃ ایکٹ پر احتجاجی جلسے ۳۵۰
خانقاہ دیوان شاہ ارزاں پٹنہ کا سالانہ عرس......زکوۃ بل کے خلاف صدائے احتجاج ۳۵۰
سنی کانفرنس شہر کالپی، مجوزہ زکوۃ بل کے خلاف احتجاج ۳۵۱
سنی کانفرنس چرگاؤں ضلع جھانسی۔ مجوزہ زکوۃ بل کے خلاف احتجاج ۳۵۲
عرس خانقاہ فریدیہ سربیلہ کے موقع پر سنی کانفرنس کا اجلاس ۳۵۲
مجوزہ زکوۃ بل کی مخالفت، مسلمانان دھوراجی کا احتجاج ۳۵۳
سنی کانفرنس الہ آباد کا اجلاس،........احتجاجی مظاہرہ ۳۵۳
سنی کانفرنس انگس ضلع ہگلی کا اجلاس ۳۵۴
سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس ۳۵۴
سنی کانفرنس اوری ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس ۳۵۵
سنی کانفرنس پرالل، اسلام آباد کشمیر کا اجلاس ۳۵۵
سنی کانفرنس باندا کا زکوۃ بل کے خلاف احتجاج ۳۵۶
زکوۃ بل پر انجمن حزب اللہ ایلیٹا کا اجلاس ۳۵۶
سنی کانفرنس شاہجہانپور کا اجلاس ۳۵۷
سنی کانفرنس اسلام آباد۔ کشمیر کا اجلاس ۳۵۷
سنی کانفرنس جموں و کشمیر کا اجلاس ۳۵۷
سنی کانفرنس جالون کا اجلاس ۳۵۸

سنی کانفرنس بہار کا اجلاس ۳۵۸
سنی کانفرنس بدایوں۔ فیض آباد۔ بریلی۔ فتح پور۔ تال نرجا وغیرہ کے اجلاس ۳۵۸
سنی کانفرنس کانپور کا اجلاس ۳۵۹
مسلمانان قصبہ منوہر تھانہ ریاست کوٹہ راجپوتانہ کا احتجاجی جلسہ ۳۵۹
سنی کانفرنس کھردہ ضلع ۲۴ پرگنہ بنگال کا جلسہ ۳۶۰
آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک ۳۶۱
آل انڈیا سنی کانفرنس کی مخالفت، محرکات، اسباب، تجزیہ ۳۶۳
اظہار حقیقت، از صدر الافاضل علیہ الرحمۃ ۳۶۷
سنی کانفرنس کے لئے دعائے خیر فرمائیں، علماء و مشائخ سے التماس ۳۷۳
امیر شریعت کا ڈھونگ ۳۷۳
امیر شریعت ۳۷۵
سنی بورڈ ۳۷۸
آل انڈیا سنی کانفرنس کا مجوزہ پاکستان ۳۷۹
حصہ نظم ۳۸۷
کانگرسیات از مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں، سیالکوٹ ۳۸۹
منظر جہاد از مولانا مظہر جبل پوری ۳۹۱
نوائے جمہوریت، سنی کانفرنس کا ترانہ از مولانا محمد مسعود مظہر ۳۹۳
ناقوس عمل از مولانا محمد خلیل اشرفی کچھوچھوی ۳۹۴
آل انڈیا سنی کانفرنس قیام پاکستان کے بعد ۳۹۵
فہرست، اکابر مشائخ عظام، علماء کرام اور مفتیان اعلام ۳۹۹
قطعہ تاریخ طباعت، از طارق سلطانپوری ۴۳۱

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کا بے شمار شکر و احسان اور رحمت عالم رسول اکرم ﷺ پر بے حد درود و سلام، جن کے فیضان رحمت سے خالق کائنات رؤف ورحیم کی توفیق خاص کے ساتھ "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" کی اشاعت سے قبل محقق اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری کے علمی و تحقیقی بے باک قلم سے نکلے ہوئے درج ذیل کتب ورسائل شائع کر کے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ آسان اسلامی معلوماتی کورس
☆ سلام رضا کے چند اشعار
☆ رزق حلال
☆ دیدار مصطفیٰ ﷺ
☆ فوائد درود و سلام
☆ تذکرہ جمال الاولیاء حضرت مستانہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
☆ سارڈا ایکٹ اور علمائے حق
☆ نداء یا رسول اللہ ﷺ
☆ زیارت قبور اور ایصال ثواب
☆ امام احمد رضا کا نظریہ سائنس
☆ مقالات ختم نبوت مشمولہ قادیانی فتنہ اور علمائے حق
☆ تقدیم بر تعلیم و تعلم مصنفہ مفتی محمد علیم الدین مجددی

ہم "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ آپ اسے پسند فرما کر مفید آراء سے نوازیں گے، گذارش ہے کہ جملہ مسلمانوں کے لئے عموماً اور سرمایہ اہل سنت مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی جو کہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں، کی صحت

وعافیت کے لئے دعا فرمائیں، آپ کے سلسلہ تصانیف وتالیف میں سے بعض یہ تحقیقی وعلمی شاہکار خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

مطبوعہ

- تذکرہ محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ (دو جلد)
- کرامات محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ
- خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء)
- ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست (ایک جلد)
- تقدیم بر تذکرہ قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری مصنفہ مفتی محمد علیم الدین مجددی
- تقدیم بر تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ
- امام احمد رضا اکابر کی نظر میں
- امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم
- اسلامی تعلیمی پالیسی پر ایک نظر
- تخریج وتقدیم فتاوٰی کرامات غوثیہ
- ترتیب اسلامی شعار
- (تحشیہ) آنا جانا نور کا
- (تخریج وتحشیہ) توحید ورسالت کا مفہوم کلمہ طیبہ کی روشنی میں

غیر مطبوعہ

- نوادرات محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)
- تذکرہ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی حامد رضا بریلوی قادری
- روئیداد واقعہ چک سکندر (کھاریاں) مابین الاسلام والکفر
- امام احمد رضا کی تصانیف اور درود وسلام کے شوق آفریں صیغے

☆ ایم اے او کالج علی گڑھ، اسلامیہ کالج لاہور پر کانگرسی لیڈروں کی یلغار اور علمائے حق

☆ ذبیحہ گاؤ پر پابندی اور علمائے حق

☆ تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم

☆ ودیا مندر سکیم، واردھا سکیم اور علمائے حق

☆ فتنہ ارتداد اور علمائے حق

☆ (تقدیم و تحشیہ) چودھویں صدی کے مجدد مصنفہ مولانا بہاری

☆ ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست (دوسری جلد)

زیر ترتیب

☆ تفسیر احکام القرآن

☆ گاندھی سے اندرا گاندھی تک

☆ تحریک خلافت اور علمائے حق

☆ تحریک ہجرت اور علمائے حق

☆ تحریک مسجد شہید گنج اور علمائے حق

اور اس کے علاوہ بہت کچھ ـــــ

کاش کوئی صاحب ثروت ان قیمتی شاہپاروں کو منظر عام پر لا کر سعادت دارین سے بہرہ مند ہو۔

حافظ محمد سعید احمد نقشبندی ودراوران
محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں، ضلع گجرات
۲۷ ستمبر ۱۹۹۹ء

﴿پیش گفتار﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برعظیم پاک و ہند کی تاریخ ہنگاموں سے بھری ہے۔ ہر دور میں اور اس کے ہر خطہ میں شورشیں اور تحریکیں اس کا لازمی حصہ ہیں مگر بیسویں صدی کے ابتدائی عشروں کی تحریکیں اور شورشیں تو خالصتاً مسلمانوں کے خلاف گہری سازشیں تھیں۔ مسلمانوں کے عقائد، معیشت، سیاست اور اسلامی تشخص کو مٹانے کی خطرناک کوششیں ہوئیں۔ اگرچہ سن ستاون کا ہنگامۂ رستاخیر اسلامی ریاست اور اقتدار پر ضرب کاری تھا اس سے مسلمانوں کا جو مالی، جانی اور سیاسی نقصان ہوا اس کا بیان بھی دلخراش ہے۔ اس کا اعادہ کرتے ہوئے جگر پھٹتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے، حوصلہ پست ہوتا ہے اور قلب و نظر پر تاریکی چھا جاتی ہے کتنے عظیم علما و مشائخ تختہ دار پر چڑھے۔ علم و عرفان کی وہ بربادی ہوئی کہ سقوط بغداد کی یاد تازہ ہو گئی۔ مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ اقتدار کی مسند اُجڑی، عصمتیں لوٹی گئیں، یتیم بچوں کی آہ و بکا سے عرش کانپ اُٹھا۔۔۔۔۔۔ مگر اس کے باوجود اسلامی تشخص محفوظ رہا، اسلامی عقائد محفوظ تھے، اسلامی شعار محفوظ تھے۔ ان اساس اسلامیہ پر ملت اسلامیہ کی نشاۃِ ثانیہ کا قیام ممکن تھا۔ مسلمان از سر نو زندگی کے دھارے میں شامل ہونے کے قابل تھے۔ یہی پہلو وجہ تسکین تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن بیسویں صدی عیسوی کے ابتدائی عشروں میں اسلامی عقائد کے خلاف منظم سازشیں شروع ہوئیں۔ مسلمہ اجماعی عقائد کو مسخ کیا جانے لگا۔ ذاتِ باری تعالیٰ پر کذب کا داغ لگایا گیا، حضور اکرم ﷺ کی بے مثل و بے مثال ذات قدسیہ کے لیے امکانِ مثلیت کا ادعا کیا گیا، ختمِ نبوت کے قرآنی عقیدہ کا انکار کیا گیا۔ حضورِ اقدس کے علم شریف کو رذائل سے تشبیہ دی گئی۔ مقربانِ الٰہی و محبوبانِ خداوندی کی تحقیر کی گئی۔ عظمتِ اولیاء کو گرایا جانے لگا۔ غرض

اسلام کے بنیادی عقیدوں پر جسارت آمیز حملے کیے گئے ـــــــ

غیر اسلامی شعار مسلمان نما لیڈروں نے اپنائے، ہندوؤں کا ناپاک شعار مسلمانی کا طرہ بنادیا گیا۔ ماتھے پر تلک لگوانا گوارا ہوا۔ ہندوؤں کی ارتھی کو عزت و توقیر کی خاطر کندھا دیا گیا۔ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کو قرآن مجید کا تقدس دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی شعار کی توہین کی گئی۔ مساجد کو ہندوؤں کی پامال گاہ بنادیا گیا۔ عظمت اسلام کے شعار منبر پر ہندوؤں کو اعزاز سے بٹھایا گیا۔ ذبیحہ گاؤ کو ہندوؤں کی رضامندی کی خاطر ترک کردیا گیا ـــــــ

انہی دنوں مسلمانوں کے مرکز عقیدت و محبت حرمین شریفین پر نجدی ظالموں نے گولہ باری کی، مقابر صحابہ و اولیاء کو زمین بوس کردیا۔ بے شمار علماء اور جلیل القدر مشائخ عظام کو صرف اس لئے تہ تیغ کیا گیا کہ وہ نجدیوں کے ہم عقیدہ نہ تھے۔ راسخ العقیدہ اور دینِ قدیم سے وابستہ تھے ـــــــ

جنگِ عظیم اول کے بعد سلطنت ترکی کے حصے بخرے کئے گئے۔ سلطانِ ترکی، جسے مسلمان اپنا مرکزی رہنما اور مرکزیت کی علامت سمجھتے تھے، کو معزول کردیا گیا۔ خلافت ترکی کے تحفظ کے لئے چلائی گئی تحریک خلافت کو متعصب ہندو لیڈر گاندھی نے اپنی قیادت میں لے لیا۔ مسلمان جوش میں آکر ہوش کھو بیٹھے ـــــــ

برعظیم کے مسلمانوں کو پٹی پڑھائی گئی اور ہندوؤں کے مفادات کے حصول کے لئے فتوی دیا گیا کہ ہندوستان دارالحرب بن چکا ہے، اس سے ہجرت فرض ہے۔ بڑے وسیع پیمانے پر اس کی تشہیر کی گئی۔ مسلمانوں کو ہجرت پر ابھارا گیا۔ لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں نے ہجرت کی۔ ان کے گھربار کو، کاروبار اور املاک کو کوڑیوں کے بھاؤ ہندوؤں نے ہتھیا لیا۔ افغانستان کی طرف ہجرت کی گئی۔ لیکن چند ہفتوں بعد ہی مسلمانوں کے لٹے پٹے قافلے واپس لوٹے، ہزاروں جانیں بھوک پیاس اور سفر سے ضائع ہوئیں، مسلمانوں کا مالی اور جانی نقصان ہندوؤں کو مطلوب تھا سو وہ تحریک ہجرت کے ہنگامہ سے پورا کیا گیا ـــــــ

تحریک ہجرت اور تحریک خلافت میں مسلمانوں کا جو نقصان ہوا اس کا تسلسل قائم رکھنے کے لیے مسلمانوں کو اُبھارا کہ انگریزوں سے ترک تعلقات کرلیں۔ جو مسلمان ملازم ہیں ملازمتیں ترک کر دیں، حکومت کے جن محکموں میں مسلمان بطور ممبر شامل ہیں اور کونسلوں میں مسلمانوں کی نمائندگی ہے اس نمائندگی کو ختم کر دیں۔ گورنمنٹ جو امداد تعلیم کے نام پر دیتی ہے اس امداد کا لینا بند کیا جائے۔ اس تحریک کو "ترک موالات" کا نام دیا گیا۔ انگریزوں سے ترک موالات کے لیے ہندوؤں کے ایما پر فتوے لیے گئے۔ کانگرس کے زر خرید علماء و مفتیان نے فتویٰ دیتے ہوئے احکام شرعیہ کو پس پشت ڈال دیا۔ انہیں انگریز تو غیر مسلم نظر آیا لیکن ہندوؤں کو "برادر وطن" اور بھائی کہہ رہے تھے۔ حالانکہ ان کی دشمنی کسی بھی غیر مسلم سے کم نہ تھی۔ انہی ایام میں ہندو بلوائیوں نے بے گناہ مسلمانوں کا جو جانی اور مالی نقصان کیا اس کے زخم ابھی تازہ تھے۔ "ترک موالات" کی تحریک میں ہندوؤں کو اپنا ہم راز بنالیا، ان سے محبت و اتحاد کے مظاہرے ہوئے۔۔۔۔۔۔

اس صورت حال سے عیار ہندوؤں اور ان کے لیڈر گاندھی نے مسلمانوں کی قیادت کا فریضہ سنبھال لیا اور اس امر کا تکرار بے شمار مرتبہ کیا کہ ہندوستان کے رہنے والے سب ایک ہی قوم ہیں۔

کانگریس نے جس نصب العین کی خاطر مسلمانوں کو اپنا "بھائی" کہا اس کا اجمالی نقشہ یہ تھا۔

۱ ہندو اور مسلمان ایک قوم ہیں۔

۲ ہندوستان ایک ملک ہے

۳ یہاں کے رہنے والوں کی ایک زبان ہندی ہونی چاہیئے۔

۴ ہندوستان کے رہنے والے سبھی باشندوں کی ایک ہی تہذیب ہونی چاہیئے، اس تہذیب کی وضاحت کا مکمل اختیار گاندھی کو حاصل ہے۔

۵ ہندوستانی باشندے ایک ہی آئین کے پابند ہوں۔

۶ سب کا ایک ہی مذہب ہو۔ یہ "مذہب" ایسا ہو کہ تمام مذاہب (اسلام، ہندو وغیرہ) کو سچا سمجھے۔

اس فلسفہ گاندھی پر اس عیاری سے عمل کیا جانے لگا کہ بعض مسلمان لیڈر بھی اس کے ہم

نوا اور پرجوش مبلغ بن گئے تھے۔ "متحدہ قومیت" کا یہ تصور اسلامی مزاج کے ایسا متصادم تھا کہ اس کو قبول کر لینے سے اسلام اور مسلمانوں کی اساسی بنیاد ہی منہدم ہو جاتی۔ معاشی طور پر مسلمان پہلے ہی خستہ حال تھے۔ اقتدار سے محروم تھے۔ ان کے پاس، رہ سہ کر ایک جذبہ اسلامی تھا، اسلامی تشخص اور امتیاز ملی نے انہیں بطور مسلمان ایک قوم کے زندہ رکھا تھا۔ ہندوؤں کی عیارانہ پالیسیوں نے مسلمانوں سے آخری دولت بھی چھین لینے کا منصوبہ بنا کر اس پر عمل شروع کر دیا تھا۔

برعظیم کے مسلمانوں کی بربادی کی وہ عظیم شازش تھی کہ اگر اس کا بروقت تدارک نہ کیا جاتا تو اس کا نقصان جہادِ آزادی، سن ستاون کے ہنگامہ سے زیادہ ہوتا۔

مسلمانوں کی مذہبی، اخلاقی، معاشی، تعلیمی، تنظیمی اور سیاسی پستی کا یہ حال ہو رہا تھا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کو بزورِ طاقت ہندو بنانے کے لئے شدھی اور سنگٹھن کی رسوائے زمانہ تحریکیں جاری کر دیں۔ لالچ سے، دباؤ سے، خوف دلا کر مسلمانوں کو بتایا جانے لگا کہ ہندوستان ہندوؤں کا ملک ہے۔ مسلمان بدیشی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ ہندو بن جائیں یا ملک چھوڑ کر عرب چلے جائیں۔

انہی ایام میں ہندوؤں نے گورو گوکل کے نام سے ایک تحریک شروع کی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ایسے گئوشالے، کالج، بھون، آشرم قائم کئے جائیں جن میں نو عمر بچوں کو داخل کر کے ان کو باقاعدہ ٹریننگ دے کر ان میں مسلمانوں کے خلاف غیظ و غضب اور نفرت و حقارت کا جذبہ ابھارا جائے۔ مالدار ہندوؤں کی طرف سے ان "مقاصد" کے لئے سرمایہ فراہم کیا جاتا تھا۔

متحدہ قومیت کے لئے دور اکبری میں اکبر کے درباری مولوی، مفتی فتوے جاری کرتے، اعیانِ سلطنت اس کی معاونت کرتے۔ محرر اور منشی اس کی اشاعت کرتے، سرکاری خزانہ سے اس کے لئے گرانٹ اور امداد مہیا کی جاتی تھی ــــــــــ یہی کچھ بیسویں صدی کے ابتدائی عشروں میں ہونے لگا، جمعیت علماء ہند کے "مفتیان کرام" فتویٰ جاری کرتے، گاندھی کی اشیر باد حاصل ہوتی، برلا اور ٹاٹا قسم کے ہندو مالدار اس "کار خیر" کے لئے سرمایہ فراہم کرتے،

کانگریسی اشاعتی ادارے اپنی اشاعتی خدمات بڑھ چڑھ کر پیش کررہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تھے وہ حالات، اسباب اور واقعات، جس نے دردمندان ملت علماء و مشائخ اہل سنت کو مضطرب کر دیا۔ مسلمانوں کی پستیوں، آہوں، کراہوں، تباہ شدہ حالوں، نادانیوں، سستیوں اور انجام سے ناواقفیتوں نے ان حضرات قدسی صفات کو بے چین کر دیا۔ ان کے دن کا آرام عنقا ہو گیا، راتوں کی نیند اڑ گئی، دل اضطراب میں آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ملت اسلامیہ کے دکھوں کا علاج کرنے پر کمر بستہ ہو گئے۔ اگرچہ یہ حضرات اس سے پہلے بھی اپنی سی کوششوں میں مصروف تھے۔ ان کے دم سے مسلمانوں کا سہارا تھا۔ مگر حالات نے ان کو مجبور کر دیا کہ وہ ایک مضبوط، فعال، ہمہ گیر اور موثر تنظیم و تحریک کے ذریعے ہی مسلمانوں کی زبوں حالی کو بدل سکتے ہیں۔ متعدد مذہبی و سماجی تنظیموں کو ایک تحریک میں پرونا، مساجد، مدارس اور خانقاہوں کو ایک تنظیم کے پروگرام کے تحت چلانا، دشمنان اسلام کی چالوں کو مل کر ناکام کرنا، اپنی ذاتی رنجشوں کو دور کرنا اور خالص مذہبی، روحانی، سماجی اور فلاحی اصلاح کے کاموں کو اولیت دینا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے برعظیم کے جلیل القدر علماء عظام، عظیم المرتبت مشائخ کرام اور زعمائے اہل سنت شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ / مارچ ۱۹۲۵ء کو مرادآباد (بھارت) میں جمع ہوئے اور اہل سنت وجماعت کی تنظیم :

"الجمعية العالية المركزية"

یعنی آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ ناظم اعلی صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی اور صدر محدث علی پوری پیر سید جماعت علی مقرر ہوئے رحمۃ اللہ علیہما۔

اس وقت تنظیم کے مقاصد یہ تھے ۔

۱ ہندوستان کے سنی مسلمانوں کی کثیر تعداد کے انتشار کو دور کر کے ان کی تنظیم کرنا اور انفرادی طور پر مذہبی کام کرنے والوں میں ایک ربط پیدا کر کے متحدہ قوت بنانا۔

۲ ہندوستان کے ہر شہر اور قصبات و دیہات میں اسلامی انجمنیں قائم کرنا، اور موجودہ انجمنوں کو "جمعیت عالیہ" کے ساتھ مربوط کرنا۔

۳ تبلیغی کام کو ایک نظم محکم کے ساتھ، وسیع کرنا، اور اس کے لئے مفید ذرائع اختیار کرنا۔

۴ تبلیغ کی تعلیم دینے کے لئے خاص مدارس کھولنا۔

۵ مذہبی تعلیم عام کر کے مسلمانوں کے ہر طبقے کو مذہب سے باخبر اور شائستہ بنانا۔

(ا) انگریزی خواں طلبہ کے لئے مذہبی تعلیم کا خاص اہتمام اور آسان ذرائع بہم پہنچانا۔

(ب) مزدوروں اور پیشہ وروں کی تعلیم کے لئے مدارس شبینہ جاری کرنا۔

۶ مسلمانوں کو تجارت کی طرف مائل کرنا اور ان کی معاشرت میں اصلاح کرنا۔

۷ مسلمانوں سے قرض کی عادت چھوڑوانا اور ایسی تدابیر کرنا کہ مسلمان اپنی ضرورتیں خود پوری کریں اور غیر اقوام کے سامنے قرض کے لئے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے محفوظ رہیں۔

۸ مقروض مسلمانوں کے لئے وہ تدابیر اختیار کرنا کہ وہ ایک محدود مدت میں قرض سے سبکدوش ہو جائیں۔

۹ بے کار مسلمانوں کے لئے ذریعہ معاش تجویز کرنا اور انہیں کام پر لگانا

(ماہنامہ السواد الاعظم، مرادآباد مجریہ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ اپریل ۱۹۲۵ ص ۵)

سنی کانفرنس کے اس تاسیسی اجلاس میں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا (خلف اکبر و خلیفہ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی) نے مجلس استقبالیہ کے صدر کی حیثیت سے جو تاریخی خطبہ پڑھا وہ افادیت کے اعتبار سے آج بھی قابل عمل، مفید اور کارآمد ہے۔ اس کے پروگرام پر عمل پیرا ہونے سے آج بھی مسلمانوں کی حالت سنور سکتی ہے۔ اس خطبہ میں آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی ضرورت، اہمیت اور مسلمانوں کے لئے بہترین لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس)

اس خطبہ میں مسلمانوں کی ترقی کے اصول، تعلیم، تنظیم، اتحاد، معاشرت، اقتصادیات، تہذیب، تمدن، روایات اور مذہبیات کے علاوہ متحدہ قومیت کے مضر اثرات، مختلف تحریکوں میں لیڈروں کی بے اعتدالیاں اور سوراج کے سنہری جال کا حال بیان ہے۔

۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء سے لے کر ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء تک ملک بھر میں سنی کانفرنس کے

متعدد اجلاس ہوئے۔ جن میں پیش آمدہ حالات کے مطابق مسلمانوں کی راہنمائی کی جاتی رہی۔ ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء کے صوبائی اور مرکزی انتخابات ہوئے۔ جن کی بنیاد پر قیام پاکستان کا فیصلہ ہونا تھا۔ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ سیاسی جماعت تھی جو مطالبہ پاکستان کے لئے کوشاں تھی۔ اس کے مقابل کانگریس، احرار، خاکسار، جمعیت علماء ہند، یونینسٹ وغیرہ قسم کی متعدد سیاسی و مذہبی جماعتیں مطالبہ پاکستان کی مخالفت کر رہی تھیں۔ کانگریس نے جمعیت علماء ہند کے رہنماؤں کو دولت سے خرید لیا تھا۔ عامتہ المسلمین میں وہ قرآن و حدیث کے مقدس نام سے تبلیغ کر رہے تھے کہ مطالبہ پاکستان مسلمانوں اور اسلام کے مفاد میں نہیں، شرعی طور پر اس کا جواز نہیں۔ اس کے مقابلہ میں مطالبہ پاکستان کے شرعی جواز اور ملی مفاد کی تبلیغ کا فریضہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے علماء و مشائخ اور زعمائے ملت ادا فرما رہے تھے۔ ان کا یہ فریضہ ادا کرنا مسلم لیگ کے ایماء اور مالی تعاون سے نہ تھا۔ یہ حضرات اسے مذہبی و ملی فریضہ جان کر بے لوث ادا کر رہے تھے۔ اس طرح ان حضرات کی مساعی سے مسلم لیگ کا کام آسان ہو گیا اور اسے تقویت ملی۔ رائے عامہ کو مطالبہ پاکستان کے حق میں ہموار اور موافق کرنے میں علمائے کرام کی تقاریر، مفتیان عظام کے فتوے اور مشائخ عظام کے ارشادات نے تاریخی کردار ادا کیا۔ محققین اور مورخین اس سے غافل نہیں رہ سکتے۔ اگر یہ کہا جائے کہ "پاکستان سنیوں نے قائم کیا" تو بے جا نہ ہوگا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: خطبہ صدارت حضرت پیر سید محمد، محدث کچھوچھوی رحمتہ اللہ علیہ، مدارس سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء اور خطبہ صدارت اجمیر سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء۔)

جماعتوں کی تشکیل اور تحریکوں کے فروغ میں بالعموم رقم کا ہیر پھیر معمول کی بات سمجھا جاتا ہے اور اسے کوئی بڑا گناہ تصور نہیں کیا جاتا۔ عوام الناس تو خلوص اور جذبہ سے مالی تعاون کرتے ہیں اور بتائے ہوئے مقصد کے حصول کے لئے بڑے عطیات جمع کراتے ہیں۔ نادار، مزدور اپنا پیٹ کاٹ کر حصہ ڈالتے ہیں، مستورات اپنے قیمتی زیورات تک عطیہ میں دے دیتی ہیں .... مگر لیڈر اس رقم کا جائز و ناجائز تصرف اپنا حق جانتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں روپیہ غیر مصرف میں صرف ہو جاتا ہے۔ لیڈروں کے ذاتی تعیش پر اڑ جاتا ہے۔ عوام الناس بالعموم اس سے بے خبر رہتے ہیں۔ کہیں اس راز کا افشا ہو جائے تو اس پر مٹی ڈالنے کی کوششیں شروع ہو جاتی ہیں۔

……… مگر آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک شروع ہی سے بے لوث حضرات کے ہاتھوں رہی۔ جنہوں نے قوم کو بہت کچھ دیا، اس سے لیا نہیں۔……… اور پھر یہ بات بھی تحقیق ہے کہ اس دور میں مسلمان بالخصوص اہل سنت وجماعت مالی اعتبار سے مستحکم بھی نہ تھے۔ تجارت ان کے پاس نہیں۔ مقروض یہ ہیں۔ یہ کسی کو کیا دیتے؟ ایسے حالات میں یہ تحریک مالی اعتبار سے کسمپرسی کی حالت میں رہی۔ لیکن یہ امر باعث مسرت ہے کہ ان قائدین اور مخلصین کی بے لوث کوششیں مالی امور میں ہیر پھیر کے بد نما داغ سے مکمل طور پر پاک رہیں۔ یہ حضرات اپنی جیب سے یا اپنے دوستوں کے تعاون سے تحریک کا کام کر رہے تھے۔

اس سلسلہ میں صرف دو حوالہ جات پیش کرنا ہی کافی ہیں۔ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کا ملک گیر اجتماع ہونے والا ہے۔ اس وقت سنی کانفرنس کی مالی پوزیشن معلوم کرنے کے لئے سنی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین علیہ الرحمہ کا مکتوب پڑھیے، آپ نے مولانا مسعود احمد دہلوی کے نام لکھا:

عزیز القدر سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کے محبت نامہ نے مسرور فرمایا:

جزاک اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرا

سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل (۱۹۴۶ء) کو ہوں گے۔ روپیہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس کی ہمیں سخت پریشانی لاحق ہو رہی ہے۔ خدا کرے اجلاس عزت و آبرو کے ساتھ ہو جائیں۔ ہمیں امید نہیں کہ ہم تمام آنے والوں کے کھانے کا انتظام بھی کر سکیں۔ فکر میں سرگرداں ہیں۔ خداوند عالم مدد فرمائے۔ دعا کیجئے۔ ایسی حالت میں ہم اخباروں کو کچھ بھی نہیں دے سکتے، نہ اس کے مصارف برداشت کر سکتے ہیں اور اب پروپیگنڈے کا وقت بھی نہیں رہا۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ اپنے بعض ایسے مخلص احباب کو، جن کی شرکت میرے لئے سبب مسرت تھی، صرف اس وجہ سے دعوت دینے سے قاصر ہوں کہ کانفرنس کے پاس زادِ راہ دینے کا انتظام نہیں ہے۔۔۔۔۔۔”

والسلام سید محمد نعیم الدین عفی عنہ

(ملاحظہ ہو: ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی۔

“کل پاکستان سنی کانفرنس” نمبر۔

ذی قعدہ، ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ / اکتوبر، نومبر ۱۹۷۸ء۔ ص ۱۵)

تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس کی پر سوز اپیل پڑھئے، اس سے سنی کانفرنس کی مالی حالت کا اندازہ ہوگا:

"ظاہر ہے کہ دنیا کا سر و سامان ہمارے پاس نہیں۔ ہمارا طبقہ کا طبقہ غریب ہے، نادار ہے، بے زر ہے۔ ہم دوسروں کی طرح کثیر اموال خرچ کرنے کے قابل نہیں۔ ہم میں وسعت نہیں کہ اپنے اکابر اور حامیانِ ملت کو جمع کرنے کے لئے ان کے مصارف سفر کا متکفل بھی کر سکیں۔ ہم میں طاقت نہیں کہ ہم ان کی شان کے لائق میزبانی کی خدمتیں انجام دے سکیں۔ اس لئے ہم دردمندانِ ملت سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اس اجتماع کو دین و ملت کے لئے نافع خیال فرمائیں تو زحمتِ سفر برداشت کریں"۔

(ماہنامہ السواد الاعظم۔ مراد آباد شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ۔ ص ۲ حوالہ تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مولفہ پروفیسر محمد مسعود احمد)

مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے بنارس سنی کانفرنس کے موقعہ پر بحیثیت صدر مجلس استقبالیہ جو خطبہ دیا۔ اس کے یہ جملے تو صورت حال کی مکمل عکاسی کرتے ہیں:

"ہمارے دعوت نامے بالکل صحیح طور پر آہ مظلوماں کی شرح تھے۔ ورنہ ہندوستان نے، بلکہ ساری زمین نے کب دیکھا تھا کہ دعوت دی گئی اور اس شرط سے کہ ہم آپ کو سوکھی روٹی بھی نہ دے سکیں گے۔ قیام گاہ درختوں کے سایہ کے سوا ہمارے پاس نہیں ہے۔ جس دن محکمہ راشن نے ہم کو راشن دینے سے انکار کر دیا اور ہم کو اعلان کر دینا پڑا کہ ہم ایک نوالہ بھی نہیں کھلا سکتے۔ آپ اپنا کھانا ساتھ لائیے تو ہماری حالت عجیب تھی"۔

(خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین)

بر عظیم میں مسلمان کہلوانے والوں میں بہت سے فرقے آباد ہیں۔ ان میں شیعہ، غیر مقلد (اہل حدیث)، دیوبندی، قادیانی وغیرہ کی تنظیمیں اور جماعتیں قائم ہیں۔ کم از کم بیسویں صدی کے ابتدا ہی سے ان کی تنظیمیں فعال ہیں۔ وہ اپنے اپنے مفادات کے لئے متحد ہوتے ہیں۔ ان کے جلسے، جلوس ہوتے ہیں۔ ان میں ہر ایک اپنی تنظیم کو مضبوط کر رہا تھا اور اب بھی کر رہے ہیں اپنی تنظیم میں دوسرے فرقے کے کسی فرد کو شامل نہیں کرتے۔ بلکہ ان کا وجود تک برداشت نہیں

کرتے۔ ایسا ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ ان فرقوں کے عقائد میں بعد المشرقین ہے۔ ان کے نظریات آپس میں متصادم ہیں۔ جب تک عقائد کا تضاد موجود ہے ان کا آپس میں اتحاد غیر فطری ہے۔ وقتی طور پر اگر وہ ایک جگہ جمع ہو بھی گئے تو دوسرے ہی لمحہ ان کا جوش جنون اور مذہبی تعصبات نے ان کو ایک دوسرے کے مخالف کر دیا۔ آئے روز کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

محققین سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مذکورہ بالا فرقوں کی مجموعی تعدا د اہل سنت وجماعت کی تعداد سے ایک تہائی سے بھی کم ہے۔ اہل سنت و جماعت کی واضح اکثریت کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تشکیل و تنظیم سے پہلے اہل سنت و جماعت کی متعدد مذہبی، سماجی، تعلیمی تنظیمیں میدان عمل میں موجود تھیں۔ اپنے مقاصد میں مصروفِ عمل تھیں۔ ان میں بعض تنظیمیں خاصی جاندار اور فعال تھیں۔ مثلاً

۱ جماعت رضائے مصطفیٰ، بریلی
۲ انجمن خدام الصوفیہ، علی پور (پنجاب)
۳ انجمن ہدایت الاسلام، اچھرہ، لاہور
۴ مدرسہ الٰہیات، کانپور
۵ انجمن دعوت و تبلیغ
۶ انجمن محافظین اسلام، مرادآباد
۷ انجمن نعمانیہ ہند، لاہور
۸ انجمن معین الاسلام، فیروزپور
۹ انجمن تعلیم القرآن، نوشہرہ
۱۰ وفد مدرسہ منظر اسلام، بریلی
۱۱ انجمن حفاظت اسلام، آگرہ
۱۲ انجمن رضائے مصطفیٰ بیسل پور ضلع پیلی بھیت
۱۳ حلقہ اشاعت الحق، لکھنؤ
۱۴ جماعت ظاہرین علی الحق، جبل پور
۱۵ جماعت مخلصین راجپوت
۱۶ وفد اہل سنت، لدھیانہ
۱۷ انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور
۱۸ انجمن انصار الاسلام، بریلی
۱۹ انجمن اہل سنت وجماعت، مرادآباد

۲۰ جمعیت اشرفیہ، کچھوچھا، ضلع فیض آباد

۲۱ جماعت اہل سنت، مارہرہ ۲۲ مجلس اہل سنت، بریلی

۲۳ انجمن اظہار الاسلام مراد آباد

ان جماعتوں اور ان جیسی دیگر متعدد جماعتوں کا دائرہ کار محدود تھا۔ آستانوں، خانقاہوں، مدرسوں اور دیگر موثر شخصیات کے دائرہ تعارف تک ان کی سرگرمیاں محدود تھیں۔ مگر بر عظیم کے موجودہ حالات کا اب تقاضا تھا کہ تمام اہل سنت و جماعت کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے۔ ان کی ایک مرکزی تنظیم ہو۔ جس کی رہنمائی میں تمام سنی مسلمان متحد ہو کر، یک زبان ہو کر اپنی عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے مصروف عمل ہوں۔ مرکزی جماعت پالیسی وضع کرے، ہدایات جاری کرے اور پھر نگرانی کا فریضہ بھی انجام دے۔ تمام سنی مسلمان اس پر اعتماد کریں۔ اپنے مسائل کے حل کے لئے اسی کی طرف رجوع کریں اور اس کی آواز کو اپنی آواز جانیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے "الجمعیۃ العالیہ المرکزیہ" یعنی "آل انڈیا سنی کانفرنس" سنی مفادات کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی۔ گویا جمہوری اصولوں کے مطابق آل انڈیا سنی کانفرنس بر عظیم کے مسلمانوں کی مرکزی مذہبی جماعت کے طور پر قائم ہوئی۔ جس کے مقاصد اور اغراض میں جمہور مسلمانوں کا مذہبی، تعلیمی، روحانی، اقتصادی، سماجی اور سیاسی انداز میں رہنمائی کرنا تھا........ حقائق شاہد ہیں کہ اس جماعت نے جمہور مسلمانوں کے مفاد اور مقاصد کو احسن طریقہ پر پورا کیا۔

نائب مصطفیٰ، عاشق مصطفیٰ، عبد مصطفیٰ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے بیسویں صدی کے ابتداء ہی میں مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی امور میں بصیرت افروز رہنمائی فرمائی۔ اسلامی شعار کے تحفظ، اسلامی تشخص کے تحفظ، اسلامی عقائد کے تحفظ اور اسلامی اقدار کے تحفظ میں ایسا کردار ادا کیا کہ آپ کی ذات جمہور اسلامیان ہند بلکہ عالم اسلام کے لئے ایک مینار نور بن کر چمکی۔ تحریک خلافت، تحریک ہجرت اور تحریک ترک موالات کے ہیجانی دور میں آپ نے جو کچھ فرمایا اس کا ایک ایک حرف صداقت کا معیار ثابت ہوا۔ کفر اور اسلام کے امتیاز کو نکھار دیا اور غلام ہندوستان میں دو قومی نظریہ کا احیا فرمایا۔ یہی وہ نظریہ ہے جو قیام پاکستان کا جواز مہیا کرتا ہے۔ امام احمد

رضا قدس سرہ مدبر تھے، آپ نے بصیرت افروز نگاہوں سے آنے والے واقعات کا جائزہ لے کر مسلمانوں کو صرف اپنی تنظیم کا درس دیا۔ اپنوں کے ساتھ اتحاد کا درس دیا۔ آپ نے قرآن مجید، احادیث طیبہ، اقوال صحابہ، ارشادات ائمہ، اجماع امت اور تجربات و مشاہدات سے واضح کیا کہ جمہور مسلمانوں کی بقاء اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام غیر مسلمانوں سے ہوشیار رہیں، اس میں ہندو، سکھ، ہنود اور یہود سبھی شامل ہیں۔ بلکہ آپ نے اہل سنت و جماعت کے علاوہ دیگر مدعیان اسلام غیر مقلد، شیعہ، قادیانی، وہابی، دیوبندی وغیرہ سے بھی دوستی اور اتحاد سے منع فرمایا .... یہ تاریخ کا تسلسل ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے علماء، مشائخ، رہنما اور کارکن وغیرہ امام احمد رضا کے خلفاء، تلامذہ، مریدین، متعلقین اور متوسلین میں شامل ہیں۔ اس طرح آل انڈیا سنی کانفرنس راسخ العقیدہ سنی مسلمانوں کی تنظیم بنی ۔ ۱۹۲۵ء میں مراد آباد میں بننے والی آل انڈیا سنی کانفرنس کے ۱۹۴۵ء تک ملک بھر میں چند ہی مرکزی سطح کے اجلاس ہوئے۔ یوں کہہ لیجئے کہ اس عرصہ میں سنی کانفرنس کے رہنما حضرات نے جمہور مسلمانوں کی تعلیم، معاشیات، معیشت، روحانیت اور پیش آنے والے سیاسی معاملات میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۵ء کے بعد جب مطالبہ پاکستان ایک خواب کی حد سے نکل کر حقیقت کا روپ اختیار کر رہا تھا اس وقت آل انڈیا سنی کانفرنس کے اکابر رہنماؤں نے وقت کی نزاکت کو محسوس کیا اور تنظیم کو از سر نو منظم، موثر اور ہمہ گیر بنانے میں دن رات ایک کر دیا۔ جس کے نتیجے میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا بنارس کا اجلاس منعقدہ اپریل ۱۹۴۶ء اہل سنت و جماعت کے علماء مشائخ اور جمہور مسلمانان برعظیم کی بے مثال تنظیم کا اظہار تھا۔ اسی اجلاس نے قرارداد پاکستان کی پر زور حمایت کی۔ جس کے نتیجے میں ایک سال بعد اسلامی ریاست پاکستان کا عمل ممکن بلکہ واقع ہوا۔ تاریخ پاکستان میں یہ اجلاس خاص اہمیت کا حامل ہے محققین کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

۱۹۴۵ء سے قیام پاکستان ۱۹۴۷ء تک آل انڈیا سنی کانفرنس کے بے شمار تشکیل اور تنظیم کے اجلاس ہوئے۔ باقی جماعتوں کی طرح اس تنظیم کے تمام اجلاسوں کی کارروائی تو اخباروں میں نہ چھپ سکی۔ جن اخباروں اور رسالوں میں سنی کانفرنس کے اجلاسوں کی کارروائی چھپتی رہی اب وہ

تمام دسترس میں نہیں ۔ چند ہفتہ وار اور ماہوار رسائل ہی دستیاب ہوئے ہیں جن سے کارروائی نوٹ کر کے آئندہ صفحات میں پیش کی جا رہی ہے ۔

۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں نباض ملت حکیم اہل سنت حکیم محمد موسی امر تسری چشتی ضیائی مدظلہ العالی کے ایماء اور علمی تعاون سے اس فقیر غفرلہ القدیر نے اہل سنت و جماعت کے علماء و مشائخ کے برعظیم میں تاریخی کردار کو مدون کرنا شروع کیا۔ اس کردار کا دائرہ کار قیام پاکستان سے پہلے قریبا نصف صدی تک محدود رکھا۔ اس فقیر کو اپنی علمی بے بضاعتی اور زبان و بیان پر عدم دسترس کا پورا احساس ہے۔ ان حضرات کا روحانی تصرف ہی ہے جو فقیر کو کشاں کشاں آگے بڑھا رہا ہے۔ تقسیم ہند سے مواد کی فراہمی میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں وہ محققین سے مخفی نہیں۔ اکثر علمی ذخیرے برباد ہو گئے۔ جو بچ گئے ان میں اکثر بھارت میں رہ گئے۔ پاکستان میں پائے جانے والے علمی ذخیروں تک دسترس ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ تاہم احباب نے معاونت فرمائی۔

فجزاهم الله احسن الجزاء

مواد کی فراہمی اور اس کے مطالعہ کے دوران آل انڈیا سنی کانفرنس کا روشن اور موثر کردار سامنے آیا۔ اس کی تاریخ مرتب کرنے کا منصوبہ بنا۔ لیکن متعلقہ مواد کی عدم دستیابی اور فقیر غفرلہ کی منصبی مصروفیات سے کام آگے نہ بڑھ سکا۔ محترم حکیم اہل سنت مدظلہ العالی کے مشورہ سے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اسٹیج سے پڑھے جانے والے دستیاب خطبات کو " خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس " کے نام سے ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء میں جمع کر دیا۔ اس مجموعہ کو مکتبہ رضویہ، گجرات کے روح رواں جناب محمد ظہور الدین نے اسی سال شائع کر دیا۔ محققین اور مورخین نے اسے مستند تاریخی دستاویز قرار دیا۔ ممتاز محققین، فاضل مورخین اور دانشور حضرات نے اس کے حوالہ جات کو اخذ کیا۔ طلبہ اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں نے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ بحمدہ تعالی ملکی اور غیر ملکی محققین نے اس سے بھرپور استفادہ کیا اور اپنے مقالہ جات، مصنفات اور مولفات میں اس کا ذکر کیا۔

الحمد لله علی احسانه و کرمه وجوده ونواله وصلی الله تعالیٰ علی حبیبه واله
وصحبه وملته وامته اجمعین .

متحدہ قومیت کے حامی اور داعی ابو الکلام آزاد اور دو قومی نظریہ کے داعین حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی، پروفیسر سید سلیمان اشرف، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے دیگر اکابر رہنماؤں کے درمیان رجب ۱۳۳۹ھ مارچ ۱۹۲۱ء میں بریلی میں ایک جلسہ عام میں علمی گفتگو ہوئی۔ جس کا موضوع تحریک خلافت اور ترک موالات میں بعض مسلمان لیڈروں کی بے اعتدالیاں، اسلامی شعار کی بے حرمتی اور حرمت اسلام کی پامالی تھا۔ علمائے اہل سنت کی شرعی اور علمی گرفت پر ابو الکلام آزاد لاجواب رہا۔ یہ تاریخی گفتگو درحقیقت متحدہ قومیت اور دو قومی نظریہ کے درمیان علمی مذاکرہ تھا۔ یہ علمی مذاکرہ "روداد مناظرہ" کے نام سے جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی نے ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء کو شائع کر دیا تھا۔ تحریک خلافت اور ترک موالات کے علمی مواد میں یہ روداد مناظرہ سامنے آئی، فقیر غفرلہ نے تحریک خلافت اور ترک موالات کے ایک باب کے طور پر اسے مرتب کیا۔ جسے محب محترم جناب محمد ظہور الدین خان نے مکتبہ رضویہ، لاہور سے ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں "ابو الکلام آزاد کی تاریخی شکست" کے نام سے شائع کر دیا۔ علماء، مشائخ، وکلاء، جج صاحبان، دانشور حضرات اور طالبانِ تحقیق نے اسے قبولیت کے ہاتھوں لیا .... یہ کتاب بھی اہل سنت وجماعت کی مجوزہ تاریخ کا حصہ ہے۔

رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ / جنوری ۱۹۹۷ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء) کی تاریخ، تنظیم، اجلاس اور اس کے کردار پر کام کرنا شروع کیا۔ اس سلسلہ میں صرف دستیاب مواد ہی سے استفادہ کر سکا ہوں۔ ظاہر ہے ابھی بہت سے مواد تک رسائی حاصل نہ کر سکا۔ اس میں برعظیم کی تقسیم سے پیدا ہونے والے مسائل حائل آئے۔ آئندہ جب بھی متعلقہ مواد حاصل ہو گیا تو یقیناً اس مجموعہ پر مفید اضافے ممکن ہوں گے۔

مواد کی فراہمی میں بہت سے احباب نے تعاون فرمایا اور ترتیب میں مفید مشورے دیئے، ان میں جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، جناب محمد ظہور الدین، مولانا غلام محمد سہروردی مرحوم، حکیم محمد فاروق صدیقی، مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی، مولانا حافظ محمد اشفاق جلالی اور بہت سے کرم فرما شامل ہیں۔ محقق عظیم جناب ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے کتاب پر ایک فکر

انگیز مقدمہ لکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

عزیز محترم محمد یونس (انگلینڈ) اور حاجی عمر حیات نے مالی تعاون فرما کر اہل ثروت کے لئے ایک عمدہ اور قابل تقلید مثال قائم فرمائی۔

یہ فقیر ان تمام حضرات کا شکر گزار ہے مولا کریم ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

کھاریاں

۳۔ جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ ۶۔ ستمبر ۱۹۹۷ء

☆☆☆☆☆

تقدیم

از پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد مسعود احمد مدظلہ ایم اے، پی ایچ ڈی

فاضل مؤلف علامہ محمد جلال الدین قادری زید عنایۃ ، اہل سنت کے قابل اعتماد محقق و قلمکار ہیں۔ ان کی کئی نگارشات منظر عام آچکی ہیں۔ مثلاً

۱ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء) مطبوعہ ۱۹۷۸ء
۲ ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست مطبوعہ ۱۹۸۰ء
۳ امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم مطبوعہ ۱۹۸۴ء
۴ محدث اعظم پاکستان (جلد اول ، دوم) مطبوعہ ۱۹۸۹ء وغیرہ

پیش نظر تالیف و تحقیق بھی اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء) کی تاریخ اور خدمات کو سمیٹا گیا ہے۔

بالعموم سنی ، شیعہ کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔ بہت سے فرقے سنی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر تاریخ کی روشنی میں اور دور جدید میں سنی ، حنفی بریلوی یا جو اس مسلک کی تائید کرتے ہیں، صحیح معنوں میں سنی ہیں اور سنیت ہی اسلام ہے۔ اس لئے برطانیہ کے ایک انگریز نومسلم ڈاکٹر محمد ہارون نے اس مسلک میں اسلام پایا اور وہ اس طرح کہ انہوں نے دیکھا کہ دنیا کے سارے دشمنان اسلام صرف اہل سنت وجماعت (مسلک بریلوی) کے دشمن ہیں۔ باقی کسی فرقے کے دشمن نہیں، تو ان کو یقین ہو گیا کہ سنی اسلام ہی سچا اسلام ہے............

.... آل انڈیا سنی کانفرنس کے بانیین اور شرکاء اسی سچے اسلام سے وابستہ تھے اور ہیں............ مراد آباد (بھارت) میں ۱۹۲۵ء میں اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس کا دستور اساسی بڑا فکر انگیز اور قابل مطالعہ ہے ۔

فاضل مؤلف نے اس کتاب میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے تاریخی پس منظر پر روشنی

ڈالی ہے اس کے قیام، قواعد و ضوابط اور عمومی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ ۱۹۴۶ء کے تاریخی اجلاس کا تفصیلی طور پر ذکر کیا ہے اور علماء و مشائخ کی خدمات کو اجاگر کیا ہے۔ مسلم لیگ کی طرف سے اس کی حمایت، کانفرنس کی قرارداد، نتائج و اثرات اور ظہور پاکستان کا ذکر کیا ہے۔

……… ملک کے طول و عرض میں کانفرنس کے اجلاس ہوئے۔ مگر سندھ، بلوچستان اور صوبہ سرحد میں اس کا چرچا نسبتاً کم رہا۔ غالباً اس کا سبب ان علاقوں کی سیاسی صورت حال تھی ………کانفرنس میں جو خطبات پڑھے گئے ان میں بعض بہت ہی اہم ہیں۔ جن سے ہم اس تاریک دور میں روشنی حاصل کر سکتے ہیں……اس کانفرنس کے علماء و مشائخ نے مسلم لیگ کو (متحدہ) ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کیا اور تحریک پاکستان میں روح پھونکی …… مسلم لیگ کی حمایت شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کی اور واضح کر دیا

> " آل انڈیا سنی کانفرنس " مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔

سنی کانفرنس میں وہ حضرات تھے جن کے جذبات شریعت کے تابع تھے۔ جب کہ دور جدید کی سیاست میں قائد کے تابع ہوتے ہیں۔ ……… پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا اور مسلم لیگ کو مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت قرار دیا۔

……… ہمارے اکابر کی شخصیات بڑی ہی جاندار ہیں، محدث بریلوی پر پانچ فضلاء ڈاکٹریٹ کر چکے ہیں اور اتنے ہی اور مختلف جامعات سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں ………پاکستان ہجرہ کونسل نے مشاہیر اسلام کی انسائیکلوپیڈیا کی تیاریاں شروع کی تھیں مگر برصغیر کے منتخب علماء و مشائخ میں صرف ایک مقالہ معیاری لکھا جا سکا۔ باقی غیر معیاری قرار پائے اور منصوبہ ترک کر دیا گیا ………افسوس ہم نے ایسے عظیم اسلاف اور ان کے اخلاف کو بھلا دیا……… محدث بریلوی کے شہزادگان، خلفاؤ تلامذہ نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا اور پاکستان وجود میں آگیا ………ہاں پاکستان وجود میں آ گیا۔ پھر کیا ہوا؟ ……… یہ ایک تلخ داستان ہے، پہلا

وزیر قانون ایک اچھوت ہندو بنایا گیا .... پہلا وزیر تعلیم ایک انگریزی ماحول میں پرورش پانے والا مسلمان بنایا گیا .... علماء و مشائخ کی ضرورت پاکستان بننے تک تھی، پھر نہ رہی۔ یہ ایک المیہ ہے .... ایک بزرگ نے سوال کر کے مجھے لاجواب کر دیا .... انہوں نے فرمایا، آپ لوگ کہتے ہیں علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت نے پاکستان بنایا ہے۔_ _ _ _ _ میں نے کہا، جی ہاں !_ _ _ _ _ فرمایا، یہ پاکستان ؟۔۔۔۔۔ اس سوال نے آنکھیں کھول دیں _ _ _ _ _ آل انڈیا سنی کانفرنس کے خواب و خیال میں یہ پاکستان نہ ہو گا جہاں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو سر عام پامال کیا جارہا ہے۔

اصل میں اہل سنت و جماعت کے پاس افرادی قوت بھی ہے اور ایمانی قوت بھی، کسی بھی مہم کو سر کرنے کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو ایمان کے جذبے سے سرشار ہوں، اس لئے ماضی قریب کی تاریخ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہاں گیری کے لئے اہل سنت و جماعت کی افرادی قوت کو استعمال کیا گیا۔ جب منزل مل گئی تو جہاں بانی اور جہاں آرائی کے لئے وہ آگے آگئے جو جہاں گیری کی منزل میں یا تو سرے سے تھے ہی نہیں یا بہت پیچھے تھے۔۔۔۔۔۔

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا مگر اس کا سارا خزانہ دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے، مدارس عربیہ اسلامیہ اور مساجد، جن کا اس خزانہ پر پورا پورا حق ہے یکسر محروم ہیں اور زکوٰۃ و صدقات، خیرات سے چل رہے ہیں۔ بلکہ زکوٰۃ کا شعبہ بھی حکومت نے لے کر مدارس و مساجد کو جزوی طور پر محروم کر دیا ہے۔_ _ _ _ _ ذکوٰۃ نافذ کی گئی، لوگوں نے کہا کہ اسلام نافذ ہو گیا_ _ _ _ _ مسلمان کیسے بھولے بھالے ہیں! لینے کا اسلام تو سب نافذ کر سکتے ہیں، دینے کا اسلام کوئی نافذ نہیں کرتا۔۔۔۔۔ اسلام بہت دیتا ہے بہت کم لیتا ہے، ہم بہت سارا لیتے ہیں، بہت کم یا بالکل ہی نہیں دیتے_ _ _ _ _ پاکستان کا یہ تصور آل انڈیا سنی کانفرنس کے ذہن میں نہ تھا۔۔۔۔۔۔

محمدی سیاست نعروں کی سیاست اور باتوں کی سیاست نہیں، یہ عمل کی سیاست ہے

نعروں سے جو حکومت بنتی ہے پائیدار نہیں ہوتی پہلے مطلب بر آری کے لئے اسلام کے نعرے لگائے جاتے تھے اب غربت اور غریب کو بھی شریک کر لیا گیا، صرف نعروں کی حد تک ــــــ پائیدار حکومت کے لئے افراد کی تربیت کی ضرورت ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سبق سکھایا، ہم نے یہ سبق بھلا دیا ــــــ افراد کی تربیت ہوگی اخلاص سے، استغنا سے اور غیرت وحمیت سے ـ ہم میں یہ خوبیاں نہیں، ہم غیروں کے اشارے پر چل رہے ہیں ــــــ آل انڈیا سنی کانفرنس نے پہلے ہی روز جہاں بانی اور جہاں آرائی کے وہ گر بتائے کہ اگر ان پر چلا جاتا تو آج ہمارا یہ حال نہ ہوتا کہ کبھی غیروں سے مانگ رہے ہیں، کبھی اپنوں سے مانگ رہے ہیں، پاکستان جو عالم اسلام کو دینے کے لئے بنایا تھا، وہ کاسہ گدائی لئے کھڑا ہے، کیسی عبرت کا مقام ہے! ہمیں اپنی حالت بدلنا ہوگی اور اسی راہ پر چلنا ہوگا جو علماء و مشائخ اہل سنت نے نصف صدی پہلے ہمیں دکھائی تھی، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو، آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین علیہ وعلی آلہ وازواجہ وصحبہ اجمعین ـ

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

حال وارد لاہور

۵ / مئی ۱۹۹۷ء

آل انڈیا سنی کانفرنس

کا تاسیسی اجلاس

مراد آباد

آل انڈیا سنی کانفرنس
کا تاسیسی اجلاس مراد آباد

بر عظیم پاک وہند میں اہل سنت وجماعت کا بے مثال اجتماع کثیر، سنیوں کا نمائندہ اجلاس، خالص ایوان سنیت کا اقتدار، سلاسل طریقت کے مقتداؤں کا حسین ومبارک اجتماع، اکابر اہل سنت کا موثر اجتماع اور عوام اہل سنت کا بھرپور جذبات سے معمور اجتماع!

الجمعية العالية المركزية

یعنی "آل انڈیا سنی کانفرنس" کا تاسیسی اجلاس ۲۰ تا ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ / ۱۶ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء کو مراد آباد میں منعقد ہوا۔ (۱)

---

(۱) (ا) ضیاء القنادیل لرفع ظلام الاباطیل، مرتبہ انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور مطبوعہ مطبع کریمی لاہور بار اول (۱۹۲۵ء)۔ ص ۴۲ (اشتہار)

(ب) خطبہ صدارت: آل انڈیا سنی کانفرنس مولانا حامد رضا قادری بریلوی مطبوعہ مطبع اہل سنت بریلی بار اول (۱۹۲۵ء)۔ ص سرورق

(ج) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا زیر ادارت: سید محمد محدث کچھوچھوی، جلد ۳، شمارہ ۵ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۳ تا ۲۱

(د) ماہنامہ جماعت امرتسر زیر ادارت: عزیز مخدومی امرتسری جلد ۱، شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ مجریہ: فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۷ تا ۱۰

(ہ) خطبہ صدارت، سید محمد محدث کچھوچھوی (آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۳۶ء) ص ۳ مطبوعہ اہل سنت برقی پریس مراد آباد

نوٹ: کانفرنس کے اختتام پر جو کارروائی شائع ہوئی اس کی رو سے کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۶ اور ۱۷ مارچ ۱۹۲۵ء کی درمیانی رات کو ہوا۔ اس طرح اس چار روزہ کانفرنس کا آخری اجلاس ۱۹ اور ۲۰ مارچ کی درمیانی رات ہوا۔ کارروائی لکھنے والوں میں سے بعض نے آخری اجلاس کو ۱۹ مارچ کو ہونا لکھا اور بعض نے ۲۰ مارچ کو آخری اجلاس ہونا بتایا۔ دراصل یہ تعبیر کا اختلاف ہے حقیقت میں یہ اجلاس چار روز کا تھا۔ دن اور رات میں متعدد نشستیں منعقد ہوئیں۔ کانفرنس کے اختتام کے بعد اگلے روز مدرسہ اہل سنت مراد آباد کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ نعیمیہ کے فضلاء کی دستار بندی حضرت امیر ملت محدث علی پوری اور شیخ المشائخ سید محمد علی حسین کچھوچھوی کے مبارک ہاتھوں ہوئی۔ ماہنامہ جماعت امرتسر کے مدیر نے جلسہ دستار بندی کی تاریخ ۲۰ مارچ لکھی اور ماہنامہ اشرفی کچھوچھا نے ۲۱ مارچ لکھی ہے۔ یہ اختلاف بھی تعبیر کا ہے

ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی (سنی کانفرنس نمبر) مجریہ اکتوبر نومبر ۱۹۷۸ء۔ ص ۶۴ میں سنی کانفرنس کی تاریخ ۱۷ تا ۱۹ مارچ لکھی گئی جو خلاف واقع ہے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

آل انڈیا سنی کانفرنس کے پہلے اجلاس مراد آباد کے داعی اور منتظمین صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (۱)، مولانا قاضی محمد امداد حسین رئیس مراد آباد، انجمن اہل سنت وجماعت مراد آباد کے اراکین اور ان کے دیگر رفقاء تھے۔ (۲)

---

(۱) آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء) کے روح رواں بانی، منتظم اور ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین، مراد آباد میں ۲۱ر صفر المظفر ۱۳۰۰ھ / یکم جنوری ۱۸۸۳ء کو پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار مولانا محمد معین الدین نزہت سے اردو، فارسی پڑھی۔ ملا حسن تک درس نظامی مولانا شاہ فضل احمد سے پڑھا۔ حضرت مولانا سید شاہ گل محمد قدس سرہ سے درسیات کی تکمیل کی۔ مولانا شاہ فضل احمد امروہی سے طب کا علم حاصل کیا۔ ۱۳۲۰ھ میں درسیات کی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ شاعری میں اپنے والد ماجد سے اصلاح لی مولانا شاہ گل محمد سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت تھے۔ شاہ صاحب نے آپ کو حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی طرف متوجہ کیا۔ آپ نے ان سے استفاضہ کیا اور خلافت واجازت حاصل کی۔ آپ ہی کی اجازت سے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ سے خلافت واجازت حاصل کی۔ محدث بریلوی کے رازدار اور رمز شناس بنے۔ آپ نے ان کے مشن کو بڑی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھایا اور مسلمانان ہند کی سیاسی اور مذہبی امور میں رہنمائی فرمائی۔ محدث بریلوی نے آپ کو صدر الافاضل کا لقب عطا فرمایا۔ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں مراد آباد میں آپ نے مدرسہ انجمن اہل سنت وجماعت کی بنیاد رکھی جو بعد میں (۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء) جامعہ نعیمیہ کے نام سے معروف ہوا۔ اس جامعہ سے کثیر تعداد میں فضلاء نے اکتساب فیض کیا۔

صدر الافاضل بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی ساری عمر تبلیغ اسلام، ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت وحمایت اور بد مذہبوں کے ساتھ مناظروں میں گذری۔ عیسائی پادری اور آریہ کے خلاف آپ نے کامیاب مناظرے کئے۔

تحریک خلافت، تحریک ترک موالات کے جذباتی دور میں آپ نے تحریر و تقریر کے ذریعے اسلام کے سچے پیغام کو پہنچایا اور جمعیت علماء ہند کے پیدا کردہ نظریہ متحدہ قومیت کے مضرات سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ آپ کی کوششوں سے علی برادران ہندو مسلم اتحاد کے نظریہ سے دست کش ہوئے۔

تحریک شدھی میں جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی کے تحت فتنہ ارتداد کا خوب مقابلہ کیا۔ گورگل کی تحریک کے خلاف آپ نے اعاظم واکابر اہل سنت کو اکٹھا کیا اور مراد آباد میں ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ حضرت صدر الافاضل اس کے ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ ۱۹۴۶ھ میں بنارس سنی کانفرنس نے پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کی۔ تحریک پاکستان میں آپ کی مساعی جمیلہ تاریخ کا عظیم سرمایہ ہیں۔ علامہ اقبال کے نظریہ تقسیم سے قبل آپ نے یہی نظریہ پیش کیا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے انہیں مسلمانوں کے لئے علیحدہ ریاست کے طور پر کر دیا جائے۔ ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال کے خطبہ الہ آباد کے بعد اور پھر ۱۹۴۰ء میں قرارداد لاہور، جسے قرارداد پاکستان کہا گیا، کے لئے بھرپور کام کیا۔ آپ نے مطالبہ پاکستان کے حق میں ہندوستان بھر دور دراز علاقوں کا دورہ کرکے ایک نئی روح پھونک دی۔ آپ کی کوششوں سے پاکستان کی تعمیر و تشکیل کی منزل قریب آگئی۔

کانفرنس میں شرکت کرنے والے، عینی شاہد مولانا سید محمد (۳)، محدث کچھوچھوی (مدیر ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا (۴) نے کانفرنس کی کارروائی دیکھی، لکھی اور شائع کی۔ کانفرنس کے تزک واحتشام اور جاہ جلال کو ان کے الفاظ میں سنیئے :

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

قیام پاکستان کے بعد آپ نے پاکستان کا دورہ کیا لیکن اچانک طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اس لئے واپس مراد آباد تشریف لے گئے۔ اس عرصہ میں آپ نے آئینِ پاکستان کا خاکہ تیار کرنا شروع کیا۔ جو موت کے باعث مکمل نہ ہو سکا۔

حضرت صدر الافاضل ایک متبحر عالم دین، صاحب بصیرت مدبر اور سیاست دان تھے۔ مذہب وسیاست پر ان کی گہری نظر تھی۔ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ / ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مراد آباد میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک جامعہ نعیمیہ کے احاطہ میں بنا۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو :

(ا) تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مولفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(ب) تذکرہ علمائے اہل سنت، مولفہ مولانا محمود احمد کانپوری

(ج) تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، مولفہ محمد صادق قصوری

(۲)۔ (ا) ضیاء القنادیل لرفع ظلام الاباطیل۔ مرتبہ انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور مطبع کریمی لاہور (۱۹۲۵ء) ۔ ص ۴۲

(ب) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا جلد ۳ شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۳

(ج) ماہنامہ جماعت، امرتسر۔ جلد ۱ شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۹

(د) الخطبہ الاشرفیہ : سید محمد علی حسین شاہ کچھوچھوی

مندرجہ ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا۔ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۱

(۳) وحید العصر، شمس الافاضل ابو المحامد سید محمد، اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی قدس سرہ ابن مولانا حکیم سید نذر اشرف ۱۵۔ ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء جائس ضلع رائے بریلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ تربیت اپنے نانا شیخ المشائخ سید محمد علی حسین اشرفی کچھوچھوی نے کی۔ والد ماجد سے فارسی پڑھی۔ مدرسہ نظامیہ فرنگی محل سے علوم عربیہ کی تحصیل کی ۔ مولانا مفتی لطف اللہ اور مولانا شاہ مطیع الرسول عبد المقتدر بدایونی سے درسیات اور حدیث کا درس لیا۔ اپنے ماموں شاہ احمد اشرفی سے بیعت ہوئے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی سے علوم میں استفادہ کیا اور ان سے خلافت واجازت پائی۔ جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی کے صدر مقرر ہوئے۔ تدبر اور اصابت رائے خاص وصف تھا۔ اہل سنت کے اتحاد کے علمبردار تھے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء کے صدر قرار پائے۔

آپ بیک وقت عالم، فاضل، ادیب، خطیب بے مثال، صوفی، شاعر، پیر طریقت اور محدث تھے۔ سیاسی حالات پر آپ کی گہری نظر تھی

"یہ کانفرنس کس طرح شروع ہو کر ختم ہوئی، اس کے متعلق بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجموعی حیثیت سے ہندوستان میں قومی قوت سے اس درجہ شاندار جلسہ کی مثال نہیں مل سکتی۔ وہ حضرات جن کے سامنے ہندوستان کا مشرق و مغرب ہے اور جنہوں نے ایسے ایسے جلسے دیکھے ہیں جن کا تذکرہ بھی ہم لوگوں کو عجیب معلوم ہوتا تھا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) مسلمانوں کی اقتصادی اور سیاسی پستی سے آپ بے چین تھے۔ عمر کا بیشتر حصہ تبلیغی دوروں میں گذرا۔ پانچ ہزار کے زائد غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ لاکھوں مسلمان آپ سے بیعت تھے۔

مذہبی، تبلیغی اور سماجی خدمات کے علاوہ آپ نے سیاسی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ تحریک پاکستان میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ دیگر مشائخ کے شانہ بشانہ مگر قائدانہ حیثیت سے کام کیا۔ تحریک پاکستان کی حمایت میں ملک گیر دورے کئے اور عوام کو مسلم لیگ کے منشور سے آگاہ کیا۔ بنارس سنی کانفرنس کے قیام میں بے مثال خدمات انجام دیں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس اور اجمیر کانفرنس میں آپ کے خطبات کے آپ تدبر اور ملی دردکا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

درجنوں کتابیں آپ کی تصانیف میں شامل ہیں۔ مجموعہ کلام "فرش پر عرش" طبع ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کا اردو ترجمہ کیا۔ ماہنامہ اشرفی کے مدیر تھے۔ جس کا اولین شمارہ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ / جنوری ۱۹۲۳ء کو شائع ہوا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں آپ کو مستقل طور پر صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۷/ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ / ۲۵/ دسمبر ۱۹۶۱ء کو لکھنؤ میں وصال فرمایا اور تجہیز و تکفین و تدفین کچھوچھا شریف میں ہوئی۔

فرزند ثالث مولانا سید محمد مدنی آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

(ا) تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت مولفہ محمد صادق قصوری

(ب) تذکرہ علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمود احمد کانپوری

(۴) ماہنامہ اشرفی کا اجراء جمادی الاولیٰ ۱۳۴۱ھ / جنوری ۱۹۲۳ء کچھوچھا ضلع فیض آباد (انڈیا) سے ہوا۔ مدیر حضرت مولانا سید محمد تھے۔ مولانا موصوف علمی، تحقیقی اور روحانی حیثیت سے برعظیم کی ممتاز شخصیت تھے۔ اعلائے کلمۃ الحق، ہندوؤں کی چیرہ دستیوں کے خلاف آواز بلند کرنا اور اسلامی نظریہ حیات کی اشاعت، مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنا، مظلوم مسلمانوں کے ظلم کا انسداد اس ماہوار رسالہ کے مقاصد تھے۔ فتنہ شدھی کے انسداد میں اس رسالہ نے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ علمی و تحقیقی مضامین، حسن ترتیب حسن معنوی اور حسن صوری کے اعتبار سے برعظیم کے موقر جرائد میں شمار ہوتا تھا۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(نمبر ۶) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا۔ جلد ۳، شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۵

اون کا بیان ہے کہ اس قدر منتظم و باقاعدہ و پر شوکت جلسہ کبھی نظر سے نہیں گذرا اور نہ شرکت سے پہلے گمان تھا کہ کانفرنس کا افتتاح اس شان و شوکت سے ہوگا ۔ (۱)

جلسہ گاہ، مشائخ کرام و علماء عظام اور حاضرین کی تعداد کے بارے میں انہی کا بیان پڑھئے ۔

زمین کانفرنس یا سنی نگر کا شمال حصہ خیموں (۲) سے آباد تھا اور جنوبی حصہ کانفرنس کے اجلاس کے لئے مخصوص تھا اور مغربی جانب سڑک تھی۔ جس کے کنارے باورچی خانہ اور انکوائری آفس اور سنی کانفرنس پوسٹ آفس اور انجمن انصار الاسلام کے دفتر کا سلسلہ تھا۔ اس کے بعد دورویہ کھانے اور چاء وغیرہ کی باقاعدہ دکانیں تھیں۔ اجلاس کا جو پنڈال تھا اوس میں بیس پچیس ہزار کی گنجائش تھی اور عورتوں کے لئے پردہ کا کافی انتظام تھا۔ علماء کرام کی نشست کے لئے ممتاز جگہ بنائی گئی تھی اور وہ اس قدر وسیع جگہ تھی جس پر تین چار سو حضرات بآرام تشریف فرما ہو سکیں۔ حضرات علماء کی نشست گاہ اس قدر تھی کہ اکثر بڑے جلسوں میں جو حاضرین جلسہ کے لئے کافی ہو جاتی ہے اور بعونہ تعالیٰ وہ تمام جگہ بالکل پر رہتی تھی اور حاضرین سے پنڈال بھرا ہوا نظر آتا تھا اور کہا جاتا ہے کہ عورتوں کا شمار ایک ہزار کے قریب پہونچتا تھا ۔ (۳)

---

(۱) ماہنامہ اشرفی کچھوچھا جلد ۳ شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ ص ۱۵

(۲) سنی کانفرنس میں تشریف لانے والے مشائخ کرام علمائے کرام زعمائے ملت کے قیام کے لئے اس میدان میں خیمہ نصب کئے گئے۔ مسلمانوں کی مالی حالت اس بات کی متحمل نہ تھی کہ شہر میں مکانات یا ہوٹل وغیرہ کرایہ پر حاصل کر کے علماء و مشائخ کرام کی قیام گاہ بناتے اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ جلیل القدر علمائے کرام اور عظیم المرتبت مشائخ عظام، جن کے احترام و اعزاز میں عقیدت مند آنکھیں فرش راہ کریں کس قدر بے لوث تھے کہ اپنے قیام عارضی خیموں میں قبول کر لیتے ہیں۔ ان کی یہ بے نفسی ہی ان کی عظمت کی دلیل ہے انہی بوریہ نشینوں کی ہمت سے انگریز ایسا جابر و ظالم حکمران بر عظیم سے اپنا غاصبانہ قبضہ چھوڑنے پر مجبور ہوا ۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۳) ماہنامہ اشرفی کچھوچھا ضلع فیض آباد جلد نمبر ۳ شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۷

جن جلیل القدر علمائے اہل سنت و مشائخ عظام نے اس کانفرنس میں شرکت فرما کر ملت اسلامیہ کی بروقت رہنمائی فرمائی۔ اور ملت مسلمہ کے منتشر شیرازہ کو مجتمع کیا ان تمام کے اسمائے گرامی دستیاب نہیں۔ تاہم چند حضرات کے اسمائے گرامی جو محفوظ رہ گئے پیش خدمت ہیں ۔

۱ شیخ المشائخ حضرت مولانا سید محمد علی حسین اشرفی جیلانی زیب آستانہ کچھوچھا ضلع فیض آباد
۲ ہادی امت مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھا
۳ محدث جلیل حضرت مولانا سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھا
۴ امیر ملت حضرت مولانا سید جماعت علی محدث علی پوری ضلع سیالکوٹ
۵ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
۶ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری برکاتی زیب آستانہ رضویہ بریلی
۷ شیخ المحدثین حضرت مولانا سید محمد دیدار علی الوری
۸ مولانا صاحبزادہ محمد اشرف
۹ مولانا مشتاق احمد کانپوری
۱۰ مولانا سید محمد سلیمان اشرف بہاری پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی
۱۱ مولانا عبدالاحد پہلی بھیت
۱۲ مولانا محمد معوان حسین رامپوری
۱۳ مولانا احمد علی محدث علی پوری
۱۴ مولانا عبدالحفیظ ہارسی آنونوی
۱۵ مولانا فاضل کچھوچھوی
۱۶ مولانا عبدالمجید آنونوی
۱۷ مولانا سید غلام قطب الدین اشرفی موددی
۱۸ مولانا احمد مختار میرٹھی
۱۹ مولانا محمد یٰسین عباسی چڑیاکوٹی
۲۰ مولانا محمد عمر نعیمی
۲۱ شیخ مدھو میاں کلکتہ
۲۲ شیخ بیرالدین کلکتہ
۲۳ مولانا حکیم عبدالحق بنگال
۲۴ جناب صوبہ شاہ بنگال
۲۵ جناب چو سیٹھ کلکتہ
۲۶ جناب حاجی ہارون کلکتہ

۲۷ جناب حافظ فرزند علی سوداگر ٹانڈوی ۲۸ مولانا محمد یعقوب خاں بلاسپوری

۲۹ مولانا محمد حسین اجمیری ۳۰ پیرزادہ عبدالعزیز مخدومی امر تسری(۱)

تین سو کے قریب علماء کرام، واعظان اسلام، مفتیان ذوی الاحترام اور مشائخ عظام میں سندھ سے لے کر ہند تک کے تمام صوبوں کے مقتدر حضرات تشریف لائے تھے بریلی، دہلی، رامپور، مراد آباد، لکھنو، پنجاب اور کچھوچھا کے علمی وروحانی مقامات کے اکابر موجود تھے۔ قادری۔ چشتی۔ نقشبندی اور سہروردی خانوادوں کے ارباب طریقت کا نورانی اجتماع تھا۔ (۲)

جمعیت اشرفیہ۔ انجمن اظہار الاسلام اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے رضاکار بڑی مستعدی سے دن رات مصروف خدمت تھے اسٹیشن سے معزز مہمانوں کا استقبال، قیام گاہ تک مہمانوں کو پہنچانا خیموں میں ان کی ہر ضرورت کا بہم پہنچانا ان کے ذمہ تھا۔ ان باوردی رضاکاروں کے انتخاب میں اس امر کا لحاظ رکھا گیا کہ وہ پست آواز ہوں اور معمولی اشاروں سے زیادہ کام لے سکتے ہوں چنانچہ سینکڑوں کی جماعت موجود تھی اور ہر کام باقاعدہ جاری تھا مگر خیمہ کے اندر بیٹھنے والا کبھی خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس میدان میں اس خیمہ کے سوا کوئی اور آبادی ہے۔ بعض حضرات بیساختہ کہہ اٹھے تھے کہ اس ملکوتی انتظام کو کیا کہا جا سکتا ہے کہ چار دن تک اس زمین پر نہ کتا نظر آیا نہ کوئی پرند دکھائی پڑا خیمہ کے باہر نکلو تو ایک میلا سا ہے۔ لیکن س قدر ساکت کہ گویا ہر ایک مراقب ہے اور ادائے فرض میں مشغول ہے کیا اس پر تعجب نہیں کیا جائے گا کہ جس باورچی خانہ میں دو وقت ہزاروں کے لئے کھانا پکتا ہو اس سے دیگ کے ٹھونکنے کی صدا بھی نہ نکلی اور نہ زمین پر کیچڑ نظر آتا ہے؟ (۳)

---

(۱) ماہنامہ اشرفی کچھوچھا جلد ۳ شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۳ تا ۲۱

(ب) ماہنامہ جماعت امر تسر جلد ۱ شمارہ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ مجریہ فروری، مارچ اپریل ۱۹۲۵ ص ۷ تا ۱۰

(۲) ماہنامہ اشرفی کچھوچھا مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ ص ۱۶۔ ۱۷

(۳) ماہنامہ اشرفی کچھوچھا مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ ص ۱۵۔ ۱۶

۱۶ اور ۱۷ مارچ کی درمیانی رات نماز عشا کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور حمد و نعت شریف سے ہوا۔ حضرت امیر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری نے پر زور تحریک فرمائی کہ کانفرنس کی صدارت شیخ المشائخ حضرت سید محمد علی حسین شاہ کچھوچھوی فرمائیں۔ (۱) مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور دیگر حاضرین نے اس کی تائید فرمائی۔ اس طرح کانفرنس کے چار روزہ اجلاس کی تمام نشستوں کی صدارت حضرت سید علی حسین کچھوچھوی نے فرمائی۔ آپ کی صدارت میں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری برکاتی (خلف اکبر و خلیفہ اعظم امام احمد رضا) صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا استقبالی خطبہ صدارت شروع کیا۔ آپ نے دو مجلسوں میں اس خطبہ کو ختم کیا ۔ (۲)

حضرت حجۃ الاسلام (۳) کے خطبہ کے بارے میں چندان آرا کا اظہار کرتے ہیں جو ارتجالا پیش کی گئیں ۔

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی فرماتے ہیں :

یہ خطبہ صدارت اپنی نوعیت کا ایسا جامع خطبہ تھا جو حضرت خطیب کے شایان شان ہے ہندوستانی سیاسات، اغیار کی پالیسیاں، تدابیر دفاع، نظام عمل وغیرہ کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا جس کو شرعی نقطہ نظر سے آئینہ نہ فرما دیا ہو اور سلسلہ کلام میں ہندوستان کے فتن اور نام نہاد اتفاق و اتحاد کی حقیقت صاف فرما کر اوس کا محل صحیح روشن فرما دیا ہے یہ کہنا بالکل بے محل نہیں ہے کہ دنیائے اہل سنت میں ہندوستان کے اندر اپنی خصوصیات میں یہ سب سے پہلا خطبہ تھا،

---

(۱) ماہنامہ جماعت امر تسر جلد ۱ شمارہ ۱۰۔۱۱ ال ۱۲ بجریہ فروری مارچ اپریل ۱۹۲۵ ص ۷

(ب) ماہنامہ اشرفی کچھوچھا جلد ۳ شمارہ ۵ بجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۷ ۔ ۱۸

(۲) ماہنامہ اشرفی کچھوچھا بجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ مئی ۱۹۲۵ء ص ۱۸

(ب) ماہنامہ جماعت امر تسر بجریہ فروری مارچ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۷

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اس کے پڑھنے کے بعد "آل انڈیا سنی کانفرنس" کے مقاصد پر روشنی پڑتی ہے اور وہ سارے تجاویز پیش نظر ہو جاتے ہیں جو کانفرنس میں باتفاق رائے طے پائے ہیں۔ (۱)

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے مولانا حامد رضا بریلوی قدس سرہ ۱۳۹۲ھ / ۱۸۷۵ء بریلی میں پیدا ہوئے تاریخی نام محمد تھا۔ حامد رضا عرف تھا، حجۃ الاسلام اور امام الاولیاء کے لقب سے مشہور ہوئے، درسیات اپنے والد ماجد سے پڑھیں، انیس برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے عربی زبان وادب پر بڑا عبور تھا۔ تفسیر و حدیث کا درس خاص طور پر مشہور تھا۔ علم و عمل میں باکمال والد ماجد کے جانشین، عربی ادب نظم و نثر میں منفرد اسلوب اور حسن ظاہری میں بے مثال تھے مریدین و تلامذہ اور ناداروں کی دستگیری فرماتے، اپنے والد ماجد کے علاوہ حضرت شاہ ابو الحسن احمد نوری مارہروی قدس سرہ سے سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت پائی دار العلوم منظر اسلام کا اہتمام بڑی خوش اسلوبی سے ادا فرماتے، تدریس۔ تحریر اور تقریر ایسی موثر اور مدلل ہوتی کہ حاضرین پر رقت طاری ہو جاتی، کئی غیر مسلم آپ کے دست حق پرست پر مسلمان ہوئے، صاحب تصنیف تھے، مذہبی وسیاسی معاشرتی اور عمرانی حقوق کے لئے متعدد تحریکوں میں نمایاں حصہ لیا۔

۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اولین اجلاس میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اس خطبہ میں آپ نے قوم کی فلاح و بہبود کی تدابیر پیش کیں یہ تدابیر آج بھی قابل عمل ہیں، بعد میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے مگر آپ نے صدارت کے منصب کو پیر سید جماعت علی محدث علی پوری قدس سرہ کے سپرد کر دیا۔

۱۷ جمادی الاولی ۱۳۶۲ھ / ۲۲ مئی ۱۹۴۳ء کو حالت تشہد میں وصال فرمایا مزار مبارک بریلی مرجع خلائق ہے۔

آپ کے تلامذہ اور مریدین نے تحریک پاکستان میں نمایاں حصہ لیا۔

مزید معلومات کے لئے ملاحظہ ہو تذکرہ شہزادہ اعلیٰ حضرت مرتبہ محمد جلال الدین

(۱) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۸

مولانا عبد العزیز مخدومی مدیر ماہنامہ جماعت امر تسر فرماتے ہیں

> آپ کی (سید محمد علی حسین شاہ کچھوچھوی) صدارت میں عالی جناب حضرت مولانا مولوی شاہ حامد رضا خان صاحب قادری برکاتی خلف مقتدائے اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مجلس استقبالیہ کا فصیح و بلیغ اور عالمانہ خطبہ پڑھا گیا ۔(۱)

یہ خطبہ صدارت جس کا بیشتر حصہ طبع ہو چکا تھا (۲) اجلاس میں عام طور پر تقسیم کر دیا گیا تھا۔ (۳)

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی نے اپنے صدارتی خطبہ میں جن امور پر بحث فرمائی ان کو پڑھنے کے بعد آپ کی بصیرت اور دل سوزی سامنے آتی ہے، حالات دائرہ کو بیان کرنے کے بعد آپ نے دو قومی نظریہ کو اجاگر کیا۔ اس خطبہ میں جو امور بیان ہوئے اس کا اجمالی تذکرہ یہ ہے ۔

۱ تنگ دل ہندوؤں کے مظالم .... شدھی تحریک، سنگھٹن، ذبیحہ گاؤ پر فساد بلکہ قتل و غارت .... ہندوؤں کا مزاج .... جانوروں سے محبت اور انسانوں پر ظلم۔
...... سوراج کے روپ میں مسلمانوں کو دائمی غلام بنانے کی ناپاک کوششیں۔

۲ بعض مدعیان اسلام کی غیر اسلامی حرکات ..... ہندو مسلم اتحاد کی دعوت کے مضر اثرات ..... تحریک خلافت، عدم تعاون، ہجرت میں مسلمانوں کے بے شمار نقصانات ..... ان تحریکوں میں بعض لیڈروں کی بے اعتدالیاں۔

---

(۱) ماہنامہ جماعت، امر تسر مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۷

نوٹ : خطبہ کا بقیہ حصہ شاید طبع نہ ہو سکا۔

(۲) ماہنامہ جماعت، امر تسر مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۷

(۳) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۸

۳ مسلمانوں کی تعلیم، تبلیغ، تعلیم بالغاں، قدیم اور جدید علوم کی ضرورت۔

۴ اتحاد بین المسلمین، تنظیم مساجد، تنظیم مراکز، مدارس اور خانقاہوں کی تنظیم اور اصلاح۔

۵ معاشرتی زندگی کے رہنما اصول، امن پسندی، تحمل، تدبر، رسومات بد سے احتراز۔

۶ مسلمانوں کی اقتصادی ترقی ...... تجارت، مسلمانوں سے خرید و فروخت، مقدمہ بازی کی لعنت سے بچاؤ کی تدابیر، قانونی چارہ جوئی کے لئے مسلمان وکلاء کی تنظیم، ملازمت کی بجائے ہنر کی تحصیل، صنعت و حرفت کی ضرورت اور اہمیت، گداگری کی لعنت سے نجات کا طریقہ، زمین و مکان کی خرید و فروخت، اسراف سے پرہیز، سودی قرضہ سے بچنے کے لئے بیت المال کی طرز پر مسلمانوں کے قرض حسنہ کے ذخیرہ کا اہتمام۔

۷ مسلمانوں کا تمدن، تہذیب، مذہب، روایات وغیرہ دوسرے مذاہب خصوصاً ہندوؤں سے بالکل مختلف ہونا ...... یہی دو قومی نظریہ ہے۔

یہ خطبہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقاصد پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقی کے لازوال اور دائمی اصول یہی ہیں۔ ان اسلامی اصولوں کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وقت گذرنے، حالات بدلنے اور جغرافیہ کی تبدیلی کے باوجود یہ راہنما اصول آج بھی مسلمانوں کی ترقی کے ضامن ہیں۔ (۱)

حجۃ الاسلام کے خطبہ سے پہلے حضرت سید علی حسین شاہ کچھوچھوی کا خطبہ صدارت پڑھا گیا۔ موصوف کی پیرانہ سالی، ضعف اور علالت کے پیش نظر آپ کا تحریر کردہ خطبہ آپ کے نواسہ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے پڑھا۔ (۲)

خطبہ صدارت زیر عنوان "الخطبۃ الاشرفیہ" ماہنامہ اشرفی کچھوچھا میں طبع ہو گیا تھا۔ (۳)

---

(۱) حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی کا یہ خطبہ، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ فقیر قادری عفی عنہ میں شامل ہے۔

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا۔ جلد ۳۔ شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۸

نوٹ: مولانا عبد العزیز محمودی مدیر ماہنامہ جماعت، امرتسر نے لکھا:

"صاحب صدر کا خطبہ صدارت پیرانہ سالی و نحافت کی وجہ سے ان کے خواہر زادہ حضرت مولانا شاہ سید احمد اشرف صاحب نے پڑھ کر سنایا۔"

(ماہنامہ جماعت، امرتسر۔ مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۷)

مدیر ماہنامہ جماعت، امرتسر کو شاید تسامح ہوا۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۳) حضرت پیر سید علی حسین کچھوچھوی کا خطبہ صدارت، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ فقیر قادری عفی عنہ میں شائع ہو چکا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ نے اس خطبہ صدارت میں خالص سنی تنظیم...... آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت، نصب العین اور نظام عمل کے علاوہ جن امور پر گفتگو فرمائی۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ اعلان حق کے ارکان خمسہ :

ا جرات و ہمت ب عقل و فراست
ج استقلال و شجاعت د صبر و قناعت
ہ تحمل و مروت

۲۔ حق کہنے میں موانع خمسہ :

ا مادی قوت سے مرعوبیت ب ملامت و نفرت سے بچنے کا خیال
ج جوش کا جذبہ جتوں میں تبدیل ہو جانا د دین کی پاسداری نہ رہنا
ہ شکم پروری، دنیا طلبی اور شہرت پسندی کی ہوس

۳ نئے فرقوں کا ظہور ۴ بر عظیم اور بلاد عرب میں مصائب کا باعث

۵ جماعت رضائے مصطفیٰ (بریلی) اور انجمن خدام الصوفیہ (علی پور) کی پاک و ہند میں علمی و عملی خدمات کا مختصر جائزہ۔

۶ مدرسہ اور خانقاہ کا ربط اور اتفاق بین المسلمین کی ضرورت

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اس تاسیسی چار روزہ اجلاس میں ہر روز دن اور رات کی دو دو نشستیں ہوئیں ۔ دیگر مقتدر علماء کے علاوہ حضرت امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہ کی تقریر ہر اجلاس میں ہوتی۔ جس سے حاضرین محظوظ ہوتے۔ (۱)

---

(۱) ا ماہنامہ جماعت، امرتسر : جلد ا شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۷

ب ماہنامہ اشرفی کچھوچھا جلد ۳، شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۶۔ ۱۷

حضرت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری نے کانفرنس کے موقعہ پر فی البدیہہ خطبہ میں جو امور بیان فرمائے اس کے مرکزی نقطات یہ ہیں۔

١ مذہب اسلام کی حقانیت کے دلائل، فتنہ ارتداد کے پس منظر میں،
٢ خادم الحرمین سلطنت عثمانیہ ترکیہ کی شکست اور خلافت کا عروج وزوال،
٣ حجاز میں فتنہ وہابیت کے مظالم اور بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام،
٤ نام نہاد اتفاق کی حقیقت اور اتحاد بین المسلمین کی ضرورت۔
٥ فرقہ ہائے مختلفہ کا ظہور اور اتحاد کے بہروپ میں ان کی فساد انگیزی۔
٦ اشاعت و تبلیغ اسلام کے سلسلے میں اکابر اہل سنت کی خدمات۔
٧ مسلمانوں کی ذلت کے فوری اسباب..... اعتقاد میں کمزوری، اعمال حسنہ سے دوری اور شعائر اسلام کی خلاف ورزی۔
٨ رسوم بد کی اصلاح کا طریقہ۔
٩ معاشرتی ترقی کے امور۔
علماء کی عزت، دینی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم، دیگر اقوام کے ساتھ چلنے کے لئے ملازمت و تجارت۔ (١)

---

(١) خطبہ مذکورہ درج ذیل کتابوں میں شائع ہو چکا ہے:
ا سیرت امیر ملت، مرتبہ پروفیسر طاہر فاروقی و سید اختر حسین مطبوعہ لاہور (١٩٧٤ء) ص ٦٠٠ تا ٦٣٢
ب ملفوظات امیر ملت، مرتبہ سید منور حسین مطبوعہ لاہور (١٩٧٦ء) ص ١٧١ تا ٢٠٣
ج خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مرتبہ محمد جلال الدین قادری مطبوعہ مکتبہ رضویہ گجرات (١٩٨٧ء) ص ١٩٥ تا ٢٢٧

نوٹ: سیرت امیر ملت کے مرتبین کو خطبہ درج کرتے ہوئے چند تسامح ہوئے۔
(١) کل ہند سنی کانفرنس کو جمعیت العلمائے ہند کا نام دیا گیا۔ جو خلاف واقع ہے۔ جمعیت العلمائے ہند کا آل انڈیا سنی کانفرنس سے کوئی تعلق نہیں۔
(٢) کانفرنس کے اجلاس کی صدارت حضرت پیر سید علی حسین کچھوچھوی نے فرمائی۔ جب کہ سیرت امیر ملت میں صدارت کے لئے حضرت پیر سید جماعت علی کا نام لکھا گیا ہے۔
(٣) کانفرنس کے اجلاس چار روزہ ہوئے۔ جبکہ سیرت امیر ملت میں ١٧، ١٨، ١٩ مارچ (تین روزہ) اجلاس کا تذکرہ ہے۔
حضرت پیر سید جماعت علی کی سرپرستی میں نکلنے والے جریدے "جماعت" امرتسر میں اس خطبہ کا ذکر نہ ہونا حیرت افزا ہے۔ (قمیر قادری عفی عنہ)

کانفرنس کا ہر اجلاس تلاوت، حمد و نعت سے شروع ہوتا تھا اور درود و سلام اور دعا پر ختم ہوتا تھا۔

کانفرنس میں جو تجاویز پاس ہوئیں ان کے چند شعبے ہیں :

۱ عہدیداروں کے متعلق ۲ مرکزی کمیٹی کے متعلق

۳ نظام عمل کے متعلق

۴ ان حوادث کے متعلق، جن کے متعلق علماء کی رائے کا اظہار ضروری تھا۔

چنانچہ بالاتفاق طے پایا کہ :

۱ (ا) آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر حضرت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری

(ب) ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

(ج) نائب ناظم مولانا محمد یٰسین عباسی چڑیا کوٹی

(د) نائب ناظم مولانا محمد عمر نعیمی

(ہ) سرپرست حضرات میں حضرت شیخ المشائخ پیر سید محمد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی اور

(و) عارف ربانی مولانا پیر سید احمد اشرف، اشرفی جیلانی کچھوچھوی قرار پائے۔(۱)

جمعیت عالیہ اسلامیہ مرکزیہ یعنی آل انڈیا سنی کانفرنس کا دستور اساسی مقاصد و قواعد و ضوابط سمیت منظور ہوا۔ اس میں رکنیت کی شرائط، آئین، جمعیت منتظمہ کے عہدیداران کے فرائض وغیرہ تفصیل سے بیان کئے گئے۔(۲)

دستور اساسی کا ملخص اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔

حالات حاضرہ سے متعلق آل انڈیا سنی کانفرنس کی تجاویز، جنہیں مولانا احمد مختار میرٹھی نے ایک طویل تقریر کے بعد پیش کیا اور مجمع عظیم نے اتفاق رائے سے پاس کیا، حسب ذیل ہیں :

۱ یہ جلسہ مناسب سمجھتا ہے کہ ملک کے ہر صوبہ، ہر شہر اور ہر گاؤں میں اہل سنت و جماعت کی انجمنیں اور تبلیغی کمیٹیاں قائم کی جائیں۔

۲ اس جلسہ کی رائے میں جا بجا تعلیم و تبلیغ کے مدارس جاری کئے جائیں۔

---

(۱) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا جلد ۳۔ شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء ۔ ص ۱۹

ب ماہنامہ جماعت، امرتسر جلد ۱، شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۲۱

(۲) دستور اساسی جمعیت عالیہ اسلامیہ مرکزیہ شائع کردہ صدر دفتر مراد آباد (اشاعت نمبر ۳) ۷ شعبان ۱۳۶۳ھ۔ ص ۸

۳ اس جلسہ کے خیال میں سر دست مرادآباد میں مرکزی کمیٹی کا قائم رہنا ضروری ہے۔

۴ یہ جلسہ عام اس قانون پر، جو اسمبلی نے حج کے متعلق پاس کیا ہے، ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے حاجیوں سے دونوں طرف کا کرایہ پہلے ہی وصول کر لینے کو حج کے لئے سنگ راہ خیال کرتا ہے۔

۵ یہ اجلاس عام بادشاہ دولت خداداد افغانستان حضرت امیر امان اللہ خان (خلد اللہ ملکہ) کے قتل مرتدین (۱) کو عین مطابق شرع مبین پاتا ہے اور خدمت والا میں اجرائے حدود شرعیہ پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جن اخباروں نے اس کے خلاف آواز بلند کی وہ بالیقین دین متین سے جاہل و بے خبر ہیں۔ ان کی اس خلاف شرع آواز پر سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

۶ یہ اجلاس عام، جو سات کروڑ مسلمانان ہند کا قائم مقام اور ہر حصہ ملک کے علمائے اہل سنت وجماعت پر مشتمل ہے، مرزائیوں کی صدائے احتجاج کی بنا پر لیگ آف نیشنز اور گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلاتا ہے کہ حکومت افغانستان کا اہلاک قادیانیاں مذہبی مسئلہ ہے۔ اس میں کسی حکومت کی مخالفانہ آواز صریح مذہبی مداخلت ہوگی۔ جس کو مسلمان کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے۔ لہذا لیگ اور گورنمنٹ کو اس مسئلے میں ہرگز دخل نہ دینا چاہئے۔ (۲)

۷ علاوہ ازیں چند اور اہم تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں، ان میں ابن سعود نجدی کے غاصبانہ قبضہ حجاز اور ظالمانہ حرکات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔

۸ اور سنی مسلمانوں کو امسال سفر حج سے خوف بے امنی روکا گیا؛۔

۹ نیز ایک تجویز میں پریذیڈنٹ بلگام کانگریس کے ان موذی اور اشتعال انگیز کلمات پر اظہار نفرت کیا گیا جو اس نے مرزائیوں کی تائید کی آڑ میں اسلام اور قرون اول کے بارے میں استعمال کیا اور جن سے سات کروڑ مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ (۳)

---

(۱) امیر امان اللہ خاں شاہ افغانستان نے دو مرزائی قادیانیوں کو مرتد قرار دے کر قتل کروا دیا تھا۔ بعض حضرات نے اسے ظلم قرار دیا تھا۔ حالانکہ شرعی طور پر مرتد کی سزا قتل متعین ہے۔ امیر امان اللہ خان نے اس سزا کو جاری فرما کر شرعی حکم پر عمل کیا تھا اسے ظلم اور تعصب سے تعبیر کرنا شرع مبین سے بے خبری یا عناد ہے (فقیر قادری عفی عنہ)

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا جلد ۳ شمارہ ۵ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۹، ۲۰

ب ماہنامہ جماعت، امرتسر جلد ۱ شمارہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۶۵ء ص ۸

(۳) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا۔ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء۔ ص ۲۰

حضرات مشائخ عظام، علمائے کرام اور ہمدردان ملت کی بے لوث قیادت نے اتنی عظیم الشان کانفرنس کے مصارف امداد باہمی سے پورے کئے۔ مصارف اور آئندہ کے پروگرام پر عمل درآمد کے لئے کسی مرحلہ پر فراہمی چندہ کی کوئی تحریک نہ کی۔ اس پر ہر ایک نے حیرت کا اظہار کیا۔ حضرت مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے اس صورت حال کا نقشہ پوری وضاحت سے کھینچا ہے، انہی کے الفاظ میں پڑھئے:

> "سنی کانفرنس کے اس اجمالی نقشہ کو سامنے رکھ کر یہ اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان تحریک کی زندگی کا مسئلہ کس طرح حل کیا گیا اور وہ کون سی صورت تجویز ہوئی جس سے کانفرنس کی حیات سے مسلمان مطمئن ہو جائیں اور یہ افتتاحی جلسہ آخری جلسہ نہ ہونے پائے۔ ظاہر ہے کہ ان مقاصد عالیہ کی تبلیغ اور تجاویز پر عمل پیرا ہونے کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز روپیہ ہے اور کانفرنس کے کسی اجلاس میں چندہ کی کوئی تحریک نہیں کی گئی اور نہ سنیوں کو چندہ کی تحریک کی جرات ہوتی ہے۔ بالخصوص اس میں زمانہ میں جبکہ چندہ شکم پروری وفارغ البالی کا ایک شاندار ذریعہ بن گیا ہو (۱)۔ شاید یہی دشواریاں تھیں جن کی بناپر کانفرنس کے اجلاس اس تذکرہ سے خالی رہے۔" (۲)

چونکہ اس وقت تک کانفرنس کے آئندہ اجلاس یا اس کے مستقبل کی خوش گواری کا سوال قبل از وقت تھا۔ (۳)

---

(۱) تحریک خلافت کے دور میں لاکھوں کے غبن کی خبریں اخبارات کی زینت بن چکی تھیں۔ علاوہ ازیں مصارف سفر بھی سیکڑوں کی تعداد میں وصول کئے جاتے تھے۔ جبکہ چند روپوں میں سفر کیا جاتا تھا۔ اس کی تفصیل فقیر غفرلہ کے مقالہ تحریک ہجرت میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / مئی ۱۹۲۵ء ۔ ص ۲۰

(۳) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / ص ۲۱

نوٹ: عزیز محمد دی امرتسری نے اپنے اداراتی نوٹ میں اس کا اظہار یوں کیا:

> "انشاء اللہ المستعان آئندہ سال اس مقدس جمعیت کو کسی اور مقام کے اہل دل اصحاب دعوت اجتماع دیں گے۔ اور اس طرح اس تنظیم حنفیہ کے فیضان و برکات ہندوستان کے ہر ایک گوشے میں منتشر ہوتے رہیں گے۔"

(ماہنامہ جماعت، امرتسر۔ مجریہ فروری تا اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۱۰)

اس مشکل کا حل یہ تجویز کیا گیا کہ ہر سنی کو کانفرنس کے مقاصد پورا کرنے کی ترغیب دی جائے۔ اسے کانفرنس کا ممبر بنایا جائے۔ اس طرح قرطاس رکنیت پر کرتے وقت جو معمولی رقم ادا کرے گا وہی کانفرنس کا واحد ذریعہ ہوگا۔ (۱)

وہابیہ کی طرف سے سخت مخالفت کا اظہار کیا گیا۔ جس سے مقصود جلسے میں اختلال پیدا کرنا تھا۔ لیکن بحمدہ تعالیٰ ان کی ناپاک کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور جلسہ آخر تک نہایت امن واطمینان اور خیر وخوبی کے ساتھ انعقاد پذیر رہا۔ (۲)

کانفرنس میں اس برکت کا مشاہدہ ہر روز ہوتا تھا کہ بزرگان قادری، چشتی اور نقشبندی کے خیموں سے ذکر الٰہی کی پر درد صدائیں قلوب کو منور کرتی رہیں اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے خیمہ کا شوکت بھی قابل دید تھا۔ اس کا بلند پھریرا مسلمانوں کو دعوت تبلیغ دے رہا تھا۔ (۳)

---

(۱) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا — مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ / ص ۲۱

(۲) ماہنامہ جماعت، امرتسر — مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۹

(۳) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا — مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ ص ۱۷

ب ماہنامہ جماعت امرتسر — مجریہ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۲۵ء۔ ص ۹

آل انڈیا سنی کانفرنس

کا دستورِ اساسی

دستور اساسی

جمعیت عالیہ اسلامیہ مرکزیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس)

یعنی آل انڈیا سنی کانفرنس کا دستور اساسی

مقاصد جمعیت عالیہ اسلامیہ :

۱ ہندوستان کے طول و عرض میں بفضلہ تعالیٰ ہزارہا سنی عالم و مشائخ ہیں جن کے زیر اثر کروڑوں مسلمان ہیں، ان سب حضرات میں روابط اتحاد و اتفاق پیدا کر کے انہیں منظم کرنا۔

۲ بے دینی اور لامذہبی کے سیلاب کو قوت کے ساتھ روکنا اور مسلمانوں کی نسلوں کو حدود شرع میں لانے کی موثر تدابیر کرنا۔

۳ مسلمانوں کو اغیار کے حملوں اور چالوں سے آگاہ کرنا اور آنے والے خطرات سے ان کی حفاظت کرنا۔

۴ مسلمانوں کو اسلامی زندگی کا درس دینا(۱) اور امور معاش و معاد میں دینی طریقہ پر ان کی رہنمائی کرنا۔

۵ ارتداد کو روکنے کے لئے کارآمد تدابیر اختیار کرنا۔

۶ عقائد و اعمال کی اصلاح۔

۷ عام جہالت کو دور کرنا اور اس مقصد کے لئے تعلیمی وسائل اس قدر آسان کر دینا کہ ہر طبقہ کے مسلمان دولت علم سے بہرہ مند ہو سکیں۔

۸ نبی کریم رؤف رحیم اور قرآن پاک اور دین اسلام کی عزت و عظمت ہر دل میں جاگزیں کرنے لئے بہترین صورتیں پیدا کرنا۔

---

(۱) یہ درس خواہ ترجمہ قرآن کریم کی مجالس مقرر کر کے ہو یا درس شبینہ جاری کر کے یا سنی اخبار اور موقت الشیوع رسالے جاری کر کے یا دیہات میں مبلغین کے دورے سے یا سنی کتب و رسائل و اخبارات کی لائبریری قائم کر کے یا اس مقصد خاص کے لئے مفید تصانیف بہم پہنچا کر انہیں مسلم طلباء کے نصاب میں داخل کر کے یہ سب طریقے اس میں داخل ہیں مندرجہ ماتحت جماعتیں حسب مقدرت ان کو عمل میں لانے کا اہتمام کریں۔

۹ مسلمانوں سے بری عادتیں ترک کرانا۔ انہیں امور خیر اور کسب حلال کی طرف مائل کرنا اور ترغیب دینا اور تحصیل معاش کے طریقے بتانا ۔

۱۰ مسلمانوں سے قرض کی عادت چھڑانا اور ان کو اپنی ضرورتیں خود پوری کرنے کا سبق دینا غیر اقوام کے سامنے قرض کے لئے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا۔

۱۱ ان مقاصد کے حصول کے لئے اکابر کے مشورے سے ایک نظام مرتب کرنا ۔

۱۲ تبلیغ اسلام کو نظم محکم کے ساتھ وسیع پیانہ پر جاری کرنا ۔

۱۳ ہر قابل اصلاح ادارے کے لئے درستی واصلاح کے خیر خواہانہ مساعی عمل میں لانا ۔

۱۴ مسلمانوں کے تشتت وافتراق کو دور کرنے کی تدبیریں سوچنا اور عمل میں لانا ۔

۱۵ ہندوستان کے تمام سنی اسلامی مدارس کی فہرست مرتب کرنا۔ ان مدارس کو ایک سلسلہ میں مربوط کرنا۔ ان کے لئے مفید نصاب بنانا ان میں ضروری اصلاحات جاری کرنا۔ انہیں ہر ممکن اعانت پہونچانا۔ تبلیغی شعبوں کا اضافہ کرنا ۔

۱۶ حسب ضرورت نئے مدارس جاری کرنا۔ کہ دینی معلومات مسلمانوں کے ہر طبقے تک بسہولت عام کئے جاسکیں ۔

۱۷ ایک مرکزی دارالافتاء کھولنا ۔

۱۸ واعظین ومبلغین کے لئے مفید نصاب مرتب کرنے کی کوشش کرنا ۔

غیر متبدل اصول :

۱ اس جمعیت کا نام جمعیت عالیہ اسلامیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) ہوگا ۔

۲ ہر سنی عالم اور سنی شیخ طریقت اس جمعیت کا رکن ہوسکے گا ۔

۳ کوئی غیر سنی کسی حال میں اس جمعیت کا رکن یا عہدے دار نہیں ہوسکتا ۔

۴ سنی وہ ہے جو ما انا علیہ واصحابی کا مصداق ہو، یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفائے اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علمائے دین میں سے حضرت ملک العلماء سند الفضلاء بحر

العلوم صاحب فرنگی محلی اور حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی و اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ فضل رسول صاحب بدایوانی و حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین صاحب رامپوری و اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی (قدست اسرارھم) کے مسلک پر ہو ۔

۵ علماء و مشائخ کے علاوہ دوسرے ہمدرد ملت حامیان سنت تک بھی دائرہ رکنیت وسیع کیا جا سکتا ہے ۔

قواعد و ضوابط :

۱ یہ جمعیت ہر ہر صوبہ میں صوبائی جمعیتیں قائم کر کے ان کے ماتحت اضلاعی اور ان کے ماتحت قصباتی و دیہاتی جمعیتیں قائم کرے گی ۔

۲ ہر چھوٹی جمعیت بڑی جمعیت کے اور تمام جمعیتیں مرکزی جمعیت کے ساتھ مربوط رہیں گی

۳ مرکز کے احکام تمام جمعیتوں کے لئے واجب العمل ہوں گے ۔

۴ اہم امور میں ماتحت جمعیتوں کو مرکزی جمعیت سے استصواب کرنا ہوگا ۔

۵ جمعیت ہائے ماتحت کے جملہ تجاویز و طریقہ ہائے عمل پر جمعیت مرکزیہ نگران ہوگی اور اس کو تبدیل و تنسیخ کا اختیار عام ہوگا ۔

۶ اگر کوئی مسئلہ یا معاملہ کسی جمعیت میں حل نہ ہو سکے یا اس کے اراکین میں اختلاف رونما ہو تو اس کا فیصلہ جمعیت مرکزیہ کے سپرد ہوگا اور جمعیت مرکزیہ کے صدر و ناظم فیصلہ صادر کرنے کا اختیار رکھیں گے اور ان کا فیصلہ لازم التسلیم ہوگا۔

۷ بالفعل جمعیت عالیہ کا صدر دفتر مراد آباد میں ہے۔ اس کے ناظم حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا الحاج محمد نعیم الدین صاحب دامت مدکاتہم اور صدر حضرت قبلہ عالم مولانا مولوی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت مدکاتہم اور نائب ناظم بندہ ناچیز عمر نعیمی (۱) (مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد) ہے ۔

---

(۱) دستور اساسی کو اخبارات میں اشاعت کے لئے مولانا الحاج مفتی محمد عمر نعیمی صاحب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس و مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد نے ارسال کیا ہے۔

رکنیت کے آئین :

۱ رکنیت کے لئے جمعیت کی طرف سے چندہ کی کوئی مقدار معین نہیں ہے ہر رکن کی ہمت وحوصلہ پر ہے وہ جس قدر چاہیں سالانہ مقرر فرمائیں صوبائی اور اضلاعی جمعیتیں مناسب سمجھیں تو مقامی حالات کو مد نظر رکھ کر فیس داخلہ اور ماہانہ یا سالانہ چندہ کی مقدار معین کر سکتی ہے ۔

۲ جمعیت کے مقاصد کی ترویج میں مقدور تک بے دریغ سعی اہم ترین اسلامی خدمت سمجھنا ہر رکن کا فرض ہے ۔

۳ کسی دوسری مذہبی جمعیت کی رکنیت قبول کرنے کے لئے جمعیت عالیہ اسلامیہ سے اجازت حاصل کرنی چاہئے ۔

۴ جمعیت جب کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کو مشورہ دیں یا اگر وہ شرکت چاہیں تو اس کی مجالس میں شریک ہونا تمام کاموں پر مقدم سمجھیں اور بغیر مجبوری تاخیر بھی گوارا نہ کریں

۵ جمعیت کی توسیع کے لئے اپنے مساعی کام میں لائیں ۔

۶ ہر رکن کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے حلقہ میں جمعیت کے افراد اور وفود کی اعانت کرے اور ان کے ساتھ کام میں شریک رہے ۔

جمعیت منتظمہ :

۱ ہر جمعیت کے لئے ایک جمعیت منتظمہ ہوگی ۔

۲ اس کے ارکان کا انتخاب مقامی ممبران کی کثرت رائے سے ہوگا ۔

۳ اس مجلس کے ارکان کی تعداد دس اور نصاب (کورم) چار ہونا چاہئے ۔

۴ ہر مقام کی جمعیت منتظمہ کے صدر نائب صدر ناظم ۔ خازن کا انتخاب اراکین کی رائے سے ہوگا

۵ ہر جمعیت منتظمہ کے اراکین کا انتخاب سالانہ ہوا کرے گا ۔

۶ اثنائے سال میں کوئی عہدہ خالی ہو تو جمعیت منتظمہ عارضی طور پر کوئی عہدیدار مقرر کرے گی ۔

۷ ہر جلسہ میں وہی تجاویز زیر بحث آسکتی ہیں جو فہرست تجاویز میں مندرج ہوں گی لیکن کوئی ضروری امر صدر کی اجازت سے بحث میں لایا جاسکتا ہے ۔

۸ جمعیت انتظامیہ کا جلسہ ماہانہ ہونا چاہئے اور ضرورت کی حالت میں متعدد جلسے بھی ہوسکتے ہیں

۹ ہر جمعیت کے سالانہ جلسے کے لئے مقام کا انتخاب مقامی جمعیت کرے گی ۔

۱۰ ملازمین کا عزل و نصب ناظم کے اختیار میں ہوگا اور وہ جمعیت منتظمہ سے منظوری حاصل کریں گے ۔

۱۱ تمام اراکین پر لازم ہوگا کہ ہر گفتگو میں حسن اخلاق اور اقدار مؤدت و محبت و ادب کو ملحوظ رکھیں گے ۔

فرائض متعلق صدر :

۱ صدر ایسا شخص منتخب کیا جائے گا جو سنی عالم یا شیخ ہونے کے علاوہ وجاہت دینی اور اس جمعیت کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہو۔ اگر کسی مقام پر عالم یا شیخ میسر نہ ہو تو دین دار مسلمان کو وہاں کی جماعت صدر منتخب کر سکتی ہے ۔

۲ جلسے کا نظم قائم رکھنا اور زیر بحث مسائل میں آرائیں حاصل کرنا۔ دلائل سننا، طول بحث کو روکنا۔ کثرت رائے کا لحاظ رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا اگر فیصلہ نہ ہوسکے تو مسئلہ کو آئندہ کے لئے ملتوی کرنا۔ یا جمعیت بالا میں پیش کر دینا ۔

۳ صدر کو اختیار ہوگا کہ اگر جلسہ کا اخلاقی پہلو خراب ہوتا دیکھے یا جمعیت کے قواعد و آداب کی پابندی نہ پائے تو جلسے کا التوا یا کوئی اور مناسب کارروائی عمل میں لائے اس صورت میں اراکین پر صدر جلسہ کی اطاعت لازم ہوگی ۔

نائب صدر :

صدر کی عدم موجودگی میں صدر کے فرائض انجام دیں گے۔

ناظم کے فرائض :

١ جمعیت منتظمہ کے سامنے تجاویز پیش کرنا۔
٢ جمعیت کے کاغذات مرتب رکھنا۔
٣ حسابات کی نگرانی کرنا۔
٤ خط و کتابت کے فرائض انجام دینا۔
٥ وصول شدہ رقم خازن کے سپرد کر کے باقاعدہ رسید لینا۔
٦ جلسہ کی روداد تجاویز رجسٹر میں لکھ کر صدر سے دستخط لینا۔
٧ رقوم کا صرف جمعیت منتظمہ کی تجویز سے ہوگا۔
٨ جمعیت منتظمہ کی منظوری سے ناظم صاحب منظور شدہ رقم خازن صاحب سے دستخط کر کے وصول کر سکیں گے اور خرچ کے بعد حساب جمعیت منتظمہ کے سامنے پیش کریں گے۔
٩ فوری ضرورتوں کے لئے پچیس روپے تک ناظم صاحب اپنے پاس رکھیں گے اور اپنی رائے سے صرف کرنے کے مجاز ہوں گے لیکن حساب جمعیت کے سامنے پیش کریں گے اور منظوری لیں گے۔
١٠ جلسوں کی روداد مرتب کرنا۔
١١ رسید بہیاں محصل چندہ کو تقسیم کرنا اور ان سے رسید لینا۔
١٢ رسید بہیوں کو مناسب وقت واپس لینا اور وصول شدہ رقوم کی جانچ کرنا۔
١٣ تمام اراکین کے اسماء رجسٹر میں درج کرنا۔
١٤ جلسہ ہائے جمعیت منتظمہ کے احکام کو عمل میں لانا۔
١٥ پچیس روپے سے زائد رقم خازن کے سپرد کرنا۔

خازن کے فرائض :

١ خازن وہ معتمد سنی ہوگا جس کی دیانتداری پر اراکین کو اعتماد ہو۔
٢ جو رقم خازن کے پاس پہنچے وہ اس کی رسید ناظم صاحب کو دیں گے اور جب ناظم صاحب ان

سے کوئی رقم وصول کریں گے تو ان کے دستخط لیں گے۔ پچاس روپے سے زائد رقم ادا کرنے کے لئے جمعیت منتظمہ کی منظوری یا صدر یا نائب صدر کی دستخطی تحریر حاصل کرنا خازن صاحب پر لازم ہوگا ۔

اراکین کے فرائض :

۱ ہر رکن پر جمعیت عالیہ کے اغراض ومقاصد کی حمایت واعانت اور ان کے ساتھ ہمدردی وقواعد کی پابندی لازم وضروری ہے ۔
۲ جمعیت کے جلسوں میں مسائل زیر بحث کے سوا غیر متعلق باتوں پر گفتگو کرنا ممنوع ہے ۔
۳ دوران بحث کسی رکن کی ذات پر حملہ یا تمسخر یا مضحکہ ان تمام باتوں سے احتراز لازم ہے۔
۴ جمعیت کے ارکان بڑھانا اور جمعیت کے مقاصد کی اشاعت میں سعی کرنا ۔
۵ ہر رکن دفتر کا معائنہ کر سکتا ہے مگر اس کے لئے اس کو ناظم سے اجازت لے کر وقت معین کرالینا چاہئے ۔
۶ جمعیت کے جلسوں کی شرکت ہر رکن نہایت ضروری سمجھے اور پوری دلچسپی کے ساتھ جلسہ کو کامیاب بنائے ۔
۷ جمعیت کے منظور کردہ تجاویز کو عمل میں لانا ۔
۸ ناظم، صدر کے احکام کا احترام کرنا ۔ واللہ ھو المعین وبہ نستعین .

عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس

دستخط حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا الحاج المولوی حکیم محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناظم الجمعیت العالیہ الاسلامیہ المرکزیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس)

وبانی جامعہ نعیمیہ مراد آباد ۷ شعبان المعظم ۱۳۶۴ھ

نوٹ : یہ دستور جمعیت عالیہ مرکزیہ کے اجلاس اول کی منظور شدہ تجاویز سے ملخص کیا گیا۔ (۱۳۴۴ھ سال بمقام مراد آباد بڑی شوکت وشان کے ساتھ منعقد ہوا ۔) (۱)

---

(۱) دستور اساسی جمعیت عالیہ اسلامیہ مطبوعہ جید پریس بلی ماران دہلی (جولائی ۱۹۲۵ء)

آل انڈیا سنی کانفرنس

کے اجلاس

(۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۹ء)

آل انڈیا سنی کانفرنس

کا دوسرا اجلاس اجمیر مقدس

ماہنامہ اشرفی کچھوچھا ضلع فیض آباد کی ایک خبر کے مطابق صفر المظفر ۱۳۴۴ھ / ستمبر ۱۹۲۵ء سے پہلے اجمیر مقدس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا دوسرا شاندار اجلاس منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد ہر نشست میں پچیس ہزار کے لگ بھگ رہی کانفرنس کا اہتمام مولانا سید نعیم الدین اشرفی جلالی نے کیا۔

کانفرنس میں نہایت رنج و اندوہ سے حضرت امام الہند کی خبر وفات کو سنا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی ۔(۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس

کا اجلاس پوکھیرا ضلع مظفر پور (بہار)

مولانا ابوالولی محمد عبد الرحمٰن کے اہتمام سے آل انڈیا سنی کانفرنس کا شاندار اجلاس پوکھیرا ضلع مظفر پور صوبہ بہار میں ۱۳ تا ۱۵ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ / ۱۶ تا ۱۸ مئی ۱۹۲۷ء کو منعقد ہوا۔ صوبائی کانفرنسوں نے اس اجلاس میں اپنے نمائندے روانہ کئے، جنگ پور روڈ اسٹیشن پر استقبالی جماعت نے شرکاء کا استقبال کیا۔ طعام و قیام کا انتظام بلا معاوضہ کانفرنس کی طرف سے ہوا......

کانفرنس کے مستقل صدر مولانا حامد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ تھے اور صدر جلسہ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی علیہ الرحمہ تھے۔ اس اجلاس میں مذہبی، اقتصادی اور سیاسی اہمیت کی بہت سی قرار دادیں پاس ہوئیں ۔(۲)

---

(۱) ماہنامہ اشرفی کچھوچھہ جلد ۳ شمارہ ۹۔ ۱۰ مجریہ صفر المظفر و ربیع الاول ۱۳۴۴ھ / ستمبر، اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۳۷

(۲) ماہنامہ السواد الاعظم مرادآباد جلد ۳ شمارہ ۸ ص ۱۲۔ ۱۳ مجریہ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ / جون ۱۹۲۷ء

آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد

انجمن اہل سنت کے زیر اہتمام مدرسہ اہل سنت مراد آباد کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۱۸ ستمبر ۱۹۲۸ کو آل انڈیا سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ یہ کانفرنس حضرت امیر ملت سید جماعت علی محدث پوری کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ آپ کا خطبہ تاریخی شاہکار ہے......

کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ

> یہ جلسہ نہرو کمیٹی رپورٹ کو مسلمانوں کے حق میں نہایت مضر سمجھ کر اس سے ناراضی کا اظہار کرتا ہے۔ (۱)

اس کے علاوہ لازمی تعلیم کے ساتھ جزوی طور پر مذہبی تعلیم کو لازمی قرار دینے کے حق میں بھی قرارداد منظور ہوئی۔ (۲)

آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد

۱۶ صفر ۱۳۴۷ھ / ۳ اگست ۱۹۲۸ء کو آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس مراد آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں جموں و کشمیر میں حضرت سید جماعت علی، محدث علی پوری علیہ الرحمہ کے داخلے پر پابندی۔ گجراتی اخبار ہندو (سوت) کی دریدہ دہنی اور اس کے جواب میں سلیمان ابراہیم مدیر رسالہ آفتاب اسلام (احمد آباد) کی کتاب کے بارے میں قراردادیں پاس ہوئیں۔ (۳)

---

(۱) ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد۔ مجریہ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ستمبر ۱۹۲۸ء بحوالہ اکابر تحریک پاکستان حصہ اول۔
مؤلفہ محمد صادق قصوری مطبوعہ مکتبہ رضویہ گجرات ص ۲۷۰

نوٹ: یاد رہے کہ ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ کو جاری کیا اس رسالہ میں بڑے علمی و تحقیقی مضامین شائع ہوتے۔ دو قومی نظریہ کی بھرپور حمایت ہوتی، ہندوؤں اور ہندوؤں کے آلہ کار کانگریسی لیڈر جمیعت علماء ہند کے علماء کی عیاریوں کی خوب قلعی کھولی جاتی ہے، محقق عظیم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اس کے مجموعی کردار پر ایک عظیم کتاب تالیف فرمائی۔
السواد الاعظم اور تحریک آزادی ہند

(۲) ایضاً ص ۴

(۳) ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد مجریہ صفر المظفر ۱۳۴۷ھ ص ۱۸

انجمن اہل سنت وجماعت نبی پور ضلع بھڑوچ گجرات (بھارت) کا قیام اور آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۸ کو زیر صدارت پیر زادہ بڑا پیر صاحب میاں سجادہ نشین علامہ شاہ وجیہ الدین علوی علیہ الرحمہ قصبہ نبی پور ضلع بھڑوچ (سورت بھارت) میں انجمن اہل سنت وجماعت کی بنیاد رکھی گئی اور قرار داد پاس ہوئی کہ ضرورت کے وقت جمعیۃ عالیہ اسلامیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) مراد آباد کے مشورہ پر عمل کیا جائے گا۔ (۱)

۱۱ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ / ۹ جون ۱۹۳۰ء کو مولانا ابو الکمال مراد آبادی کی کوششوں سے راج کوٹ (کاٹھیاواڑ) میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کی قرار داد منظور ہوئی۔ (۲)

آل انڈیا سنی کانفرنس بہرال (ضلع مالدہ بنگال) کا سہ روزہ اجلاس

۲۰ تا ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ / ۲۰ تا ۲۲ مئی ۱۹۳۰ء کو بہرال ضلع مالدہ بنگال میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا سہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ شیخ طریقت حضرت مولانا سید ابو احمد علی محمد حسین اشرفی جیلانی کچھوچھا شریف نے صدارت فرمائی روزانہ دو اجلاس ہوتے تھے۔ صبح سے گیارہ بجے تک اور عصر سے رات گئے تک (ماسوا وقفہ نماز)۔

آخری اجلاس میں مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے چار گھنٹے تقریر فرمائی، جس میں مسلمانوں کی مذہبی، اقتصادی اور سیاسی حالت بیان کر کے اس کی اصلاح کا انداز بتایا گیا درج ذیل قرار داد مولانا قاضی محمد احسان الحق نعیمی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس نے پیش کی جو متفقہ آرا سے منظور ہوئی۔

---

(۱) ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد جمادی الاولی ۱۳۴۷ھ ص ۱۸ بحوالہ تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

(۲) ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد محرم الحرام ۱۳۴۹ھ ص ۱۳

۱ یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو کانگریس کی تحریکات سے علیحدہ رہنا ضروری ہے۔ مذہب کا یہی حکم ہے اور اقتصادی مصالح کا بھی یہی اقتضاء ہے۔

۲ یہ جلسہ جمیعة العلماء (ہند) کی گمراہ کن پالیسی پر اظہار نفرت کرتا ہے جو اس نے ہندوؤں کے اشارے سے مسلمانوں کو کانگرسی تحریکات کی تائید پر ابھارنے میں اختیار کر رکھا ہے اور ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ جمیعت العلماء صرف چند خود غرض شخصیتوں کا نام ہے (۱) جو کٹھ پتلی کی طرح بالکل ہندوں کے ہاتھ میں ہیں ـــــــ یہ جماعت مسلمانوں کی نمائندہ نہیں نہ مسلمان اس کو اعتماد کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

۳ یہ جلسہ فلسطین کانفرنس بمبی کی منظور شدہ تجاویز کی تائید کرتا ہے۔ (۲)

بہر ان (بنگال) کی اس سہ روزہ کانفرنس کے بعد صدر الافاضل علیہ الرحمہ ۳ جون ۱۹۳۰ء کو بھاگل پور تشریف لائے۔ کانگرسی تحریکات کے ساتھ اشتراک عمل کے مضر پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور جامع اور مدلل تقریر فرمائی.......... آپ نے فرمایا :

> جمعیت العلماء نے کانگرسی تحریکات کی شرکت منظور کر کے مسلمانوں میں ایک نئے تفرقہ و اختلاف کی بنیاد ڈالی ہے اور اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ مسلمان آپس میں کٹ مریں گے اور ان کی قوتیں باہمی مخالفت پر ضائع ہو جائیں گی۔ (۳)

مولانا سید محمد نعیم الدین علیہ الرحمہ کے اس بیان پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے کتنا خوبصورت اور جامع تبصرہ فرمایا ہے۔

---

(۱) کانفرنس کی قرار داد کی زبان بظاہر سخت معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت میں جمیعة العلماء کی کانگریس نوازی اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف اقدام کے رد عمل کا اظہار ہے۔

(۲) ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد مجریہ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ ص ۳۔۴

(۳) ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد مجریہ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ ص ۳۔۴

حوالہ تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم مولفہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

حضرت صدر الافاضل نے جس اندیشہ کا اظہار فرمایا گردش دوراں نے اسے سچ کر دکھایا اور آج تک ہم اس فتنے کے اثرات سے کلیۃً محفوظ نہ رہ سکے ۔ (۱)

۲۰ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ / ۱۸ جون ۱۹۳۰ کو قصبہ نبی پور گجرات (بھارت) کی جامع مسجد میں انجمن اہل سنت و جماعت کا جلسہ منعقد ہوا (یاد رہے انجمن مذکور آل انڈیا سنی کانفرنس کی ذیلی شاخ کے طور پر قائم ہوئی) اس جلسہ کی صدارت قاضی اسماعیل نے کی۔ اس جلسہ میں جو قرارداد منظور ہوئی اسے پڑھئے اور زعماء اہل سنت کی سیاسی بصیرت ملاحظہ کیجئے :

۱ یہ جلسہ گاندھی کی موجودہ تحریک آزادی و سول نافرمانی میں موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ہندوؤں کے ظلم و ستم کا خیال کرتے ہوئے مسلمانوں کو گاندھی کی آندھی میں شرکت کرنے سے منع کرتا ہے ۔

۲ یہ جلسہ جمعیت العلماء ہند دہلی جو دیوبندیوں وہابیوں پر مشتمل ہے اور آج کل کے گاندھی نما شکلوں کے ہاتھ کھلونا بنی ہوئی ہے اور جنہوں نے ہندوؤں کے ساتھ اس موقعہ پر اتحاد کیا اور وہ کانگرس اور کانگرس کی تحریک آزادی و سول نافرمانی میں جذب ہو گئے ہیں اس کو ہم انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ (۲)

---

(۱) تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم ۔ مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مطبوعہ رضا پبلی کیشنز لاہور ص ۲۴۹

(۲) ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد صفر المظفر ۱۳۴۹ھ ص ۱۸
بحوالہ تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کا اجلاس

(۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء)

شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ / دسمبر ۱۹۳۰ء میں بنارس میں مولوی عبد الرشید نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس منعقد کیے۔ ان میں ہندوستان بھر کے تمام خانقاہوں اور آستانوں کو اپنے اپنے نمائندے بھیجنے کی دعوت دی۔ دعوت نامہ ماہنامہ السواد الاعظم (شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ) میں شائع ہوا۔ اس پر مدیر ماہنامہ تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ نے تبصرہ فرمایا۔ یہ تبصرہ مطالعہ کے قابل ہے۔

> آج دنیا کی ہر قوم اپنی ترقی کے لئے دشوار ترین منزلیں حوصلہ مندی کے ساتھ طے کر رہی ہے۔ مگر ہم ایک جسم مردہ کی طرح بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ ہم مٹتے جارہے ہیں۔ اور ہمیں اپنی حفاظت کا خیال تک بھی نہیں آتا۔ کاش کہ ہم میں آثار حیات عود کریں۔ ہماری آنکھ کھلے، ہمارے ہوش درست ہوں۔ ہم میں جذبہ عمل پیدا ہو۔ وہ اسلاف جن کے ناموں پر فخر کیا کرتے ہیں۔ جن کے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اپنے وقار و اقتدار کے سکے جمایا کرتے ہیں۔ اے کاش ہم ان کی راہ پر دو چار قدم ہی چل سکیں............ مبارک ہے وہ شخص جس کے دل میں درد ملت ہو۔ (۱)

---

(۱) ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد مجریہ شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ ص ۲

آل انڈیا سنی کانفرنس بدایوں

بدایوں میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت امیر ملت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء میں منعقد ہوا۔ جس میں آپ نے خطبہ صدارت پڑھا ۔(۱)

---

(۱) سیرت امیر ملت مرتبہ پیر سید اختر حسین جماعتی و پروفیسر محمد طاہر فاروقی مطبوعہ جدید پریس لاہور (بار اول ۱۳۹۴ھ) ص ۴۷۴۔۴۷۵۔

نوٹ : سنی کانفرنس بدایوں کے اجلاس کی مختصر کارروائی سیرت امیر ملت میں یوں تحریر ہے :

> بدایوں کے اجلاس کی صدارت کے لئے حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب اور ایک دوسرے بزرگوار کے درمیان انتخاب ہوا اور مولانا حامد رضا خان صاحب اکثریت کے ووٹوں سے صدر چنے گئے۔ جب مولانا کا انتخاب مکمل ہو گیا تو آپ نے اعلان فرمایا کہ میں حضرت (پیر سید جماعت علی) کو کرسی صدارت پیش کرتا ہوں۔ میرے حمایت کرنے والوں کے ووٹ اور میرا اپنا ووٹ حضرت کے لئے ہے صدارت کے لئے بہت کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں اتنا کام نہیں کر سکتا اور حضرت پیر صاحب ہمیشہ سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ لہذا ہم سب کی درخواست ہے کہ آپ صدارت قبول فرمائیں۔ اس پر ہر طرف سے تائید کی صدائیں بلند ہوئیں اور حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ اتفاق رائے سے صدر منتخب ہوئے ۔
>
> (ص ۴۷۴۔۴۷۵)

مصنف سیرت امیر ملت نے متعدد مقامات پر آل انڈیا سنی کانفرنس کو جمعیت العلماء ہند لکھا ہے۔ جمعیت العلماء ہند اور آل انڈیا سنی کانفرنس دونوں الگ جماعتیں ہیں اور دونوں کا موقف اور طریق کار مختلف ہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس نے ہمیشہ دو قومی نظریہ کو پیش کیا بلکہ اس کی بنیاد میں یہی نظریہ کار فرما تھا جبکہ جمعیت العلماء ہند اول سے لے کر (۱۹۲۰ء) قیام پاکستان تک اور (اس کے بعد بھی) متحدہ قومیت کی داعی رہی ۔

آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد

مدرسہ اہل سنت مراد آباد کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک جلسہ ۱۹۔ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ ۳۔ ۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو زیر صدارت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی منعقد ہوا ......

اس موقعہ پر ایک جماعت مؤتمر العلماء قائم کی گئی۔ جس کا مقصد مسلمانوں میں پیدا ہونے والے مفاسد کی اصلاح اور خارجی حملوں کا دفاع تھا۔

اس اجلاس میں دیگر علماء کے علاوہ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی (خلیفہ امام احمد رضا) نمایاں طور پر شریک ہوئے۔ (۱)

یاد رہے کہ مؤتمر العلماء آل انڈیا سنی کانفرنس ہی کا ایک نام ہے۔

---

(۱) باغی ہندوستان مترجم عبد الشاہد خاں شروانی مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور (۱۹۷۴) ص ۳۴۰

آل انڈیا سنی کانفرنس

کی نشأۃ ثانیہ

اجلاس (۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۶ء)

آل انڈیا سنی کانفرنس کی نشاۃ ثانیہ، اجلاس (۱۹۴۵ء ۱۹۴۶ء)

مراد آباد میں یوپی سنی کانفرنس کا صوبائی اجلاس

۳، ۴، ۵، ۶، شعبان المعظم ۱۳۶۴ھ / ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ جولائی ۱۹۴۵ء کو منعقد ہوا، انہی تاریخوں میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد کا سالانہ اجلاس بھی ہوا۔ سنی کانفرنس صوبہ یوپی کے لئے عہدیدار منتخب ہوئے۔ صدارت کے لئے مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا قادری نوری (خلف اصغر و خلیفہ امام احمد رضا بریلوی) کا نام پیش ہوا اور باتفاق رائے منظور ہوا۔ اس اجلاس میں طے ہوا کہ

۱ اہل سنت کی تنظیم کر کے ان میں روابط محبت و اتحاد پیدا کئے جائیں۔

۲ دینی، علمی، اخلاقی اور ادبی ترقی کے لئے بھرپور کوشش کی جائے۔

۳ صوبہ یوپی کے اضلاع اور مفصلات میں سنی کانفرنس کی شاخیں قائم کی جائیں۔

۴ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے ہونے والے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح کی ممکنہ مساعی عمل میں لائی جائیں۔

ملک بھر (غیر منقسم ہندوستان) سے کثیر تعداد میں مشائخ عظام اور علمائے کرام تشریف لائے۔ ان میں درج ذیل کے اسماء گرامی نمایاں ہیں۔

☆ مفتی اعظم مولانا محمد مصطفی رضا قادری، بریلوی

☆ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی قادری

☆ مبلغ اسلام مولانا محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی

☆ حضرت مولانا محمد عارف اللہ قادری اشرفی میرٹھی

☆ جلیل المرتبت مولانا سید غلام محی الدین جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

☆ تاج الفضلا مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری، بریلی

☆ فاضل جلیل مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی، صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ، گجرات

☆ عالم نبیل مولانا مفتی ابوالنصر محمد عابد شاہ مجددی، رام پور

☆ مولانا مفتی محمد اجمل شاہ نعیمی، سنبھل

☆ مولانا قاری غلام محی الدین قادری، ہلدوانی

☆ مولانا ابوالاسرار محمد عبد اللہ، آنوی

☆ مولانا محمد ابراہیم قادری سمتی پوری بدایوں

☆ مولانا محمد رضوان الرحمان، سہسوانی(۱)

جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے فارغ التحصیل پندرہ طلبہ کی دستار بندی اسی موقعہ پر ہوئی۔ اس موقعہ پر فارغ ہونے والے فضلاء میں سے مولانا حافظ محمد نذیر الاکرم نے ایک علمی عجوبہ پیش کر کے حاضرین سے اپنی ذہانت اور علمی ذوق کی خوب داد لی۔

یہ علمی عجوبہ ایک خوشنما بورڈ تھا۔ جس پر ایک طرف فقہی اور منطقی مشکل ترین سوالات درج تھے، ایسے مشکل کہ علماء کو بھی ان کے حل کرنے کے لئے فرصت اور غور کی ضرورت ہو۔ دوسری طرف ان سوالات کے جوابات درج تھے، ایک ایک سوال کے کئی جواب دو، تین غلط اور ایک صحیح، اس بورڈ میں بجلی کے تار فٹ کئے گئے تھے، ایک تار کی گھنٹی سوال کے بٹن پر رکھی جاتی تھی اور دوسرے تار کی گھنٹی جوابات پر، جواب کی گھنٹی جب صحیح جواب پر رکھی جاتی تو بورڈ میں روشنی ہو جاتی تھی اور جب غلط جواب پر رکھی جاتی تھی تو بورڈ روشن نہ ہوتا تھا۔ (۲)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ الفقیہ امر تسر ۲۱ تا ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء ص_۱۲
(ب) دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۵ء ص ۱۰
(ج) ہفت روزہ سعادت، لائل پور، مجریہ ۸ اگست ۱۹۴۵ء ص_۱۱

(۲) (ا) اخبار دبدبہ سکندری رامپور، مطبوعہ ۱۳ اگست ۱۹۴۵ء ص (مراسلات)
(ب) ہفت روزہ الفقیہ امر تسر ۲۱ تا ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء ص_۱۲
(ج) ہفت روزہ سعادت لائل پور، مجریہ ۸ اگست ۱۹۴۵ء_ ص_۱۱

مولانا حافظ محمد نذیر الاکرام، مولانا الحاج محمد ظہور، نعیمی، چچھے والے مراد آباد کے خلف الرشید ہیں۔ آپ نے علوم دینیہ باضابطہ حاصل کر کے دولت مندوں کے لئے ایک عمدہ مثال قائم کی۔

مراد آباد کی اس کانفرنس کے منعقد کرنے والوں میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی اور دیگر علماء تھے۔(۱)

صوبہ یو پی کی کانفرنس منعقدہ مراد آباد کے مذکورہ اجلاس میں "سنی" کی جو تعریف لکھی گئی وہ یہ ہے۔

> 'سنی وہ ہے جو ماانا علیه واصحابی کا مصداق ہو سکتا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفاء اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علماء دین سے شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی، حضرت ملک العلماء بحر العلوم صاحب فرنگی محلی، حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی، حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمهم الله تعالی کے مسلک پر ہو۔(۲)

---

(۱) ایضاً

(۲) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر، ۲۱ تا ۲۸ اگست ۱۹۴۵ء ص ۹

آل انڈیا سنی کانفرنس صوبہ پنجاب، لاہور کا اہم اجلاس

دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور کے سالانہ اجلاس کے ساتھ ساتھ ۶ تا ۸ شوال المکرم ۱۳۶۴ھ / ۱۴ تا ۱۶ ستمبر ۱۹۴۵ء / جمعہ تا اتوار منعقد ہوا۔

☆ امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری

☆ صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

☆ خطیب العلماء حضرت مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی اور

☆ سراپا برکت حضرت مولانا سید مختار اشرف، کچھوچھوی

.... کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء و مشائخ شریک ہوئے۔

سید المحدثین حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری ناظم انجمن حزب الاحناف، ہند اور مجاہد ملت حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب وزیر خاں مسجد لاہور داعین میں سے تھے، جمعیت کے اکابر علماء اہل سنت و جماعت نے یہ متفقہ اعلان ہزاروں کے مجمع میں فرمایا

> "سنی کانفرنس ملک کے نئے دور کے لئے گوارا نہیں کرتی کہ کانگریس یا اس کی کسی ہم نوا جماعت یا اس کے زرخرید اشخاص کے گمراہ کن پروپیگنڈا میں آکر مسلمان کانگریسی امیدوار کو رائے دینے کی غلطی پر غلطی کریں۔(۱)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور، مطبوعہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۸

(ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر ۷ تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۷

(ج) ہفت روزہ سعادت، لائل پور ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۲

حضرت صدرالافاضل نے نہایت وضاحت سے فرمایا کہ

کانگرس مشرکین و مرتدین کی جماعت ہے اور اسلام اور مسلمانوں کی بدترین دشمن ہے، اس سے یہ ہرگز توقع نہیں کہ مسلمانوں کے حقوق کی نمائندگی کر سکے لہذا مسلمانوں کو اپنے قیمتی ووٹ کانگریس کو دینا حرام ہے اور احرار، خاکسار، یونینسٹ وغیرہ بھی مسلمان اکثریت سے کٹ کر گاندھی نہرو کے زر خرید غلام ہیں، انہیں مسلمانوں کی نمائندگی کا حق نہیں۔ مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کا حق صرف انہیں سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو ہے جو کونسلوں میں جاکر مسلمانوں کے جائز حقوق کی نگہداشت کریں اور احکام شریعت کے مطابق جدوجہد کریں۔ (۱)

سندالمحدثین حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری کو حضرت صدرالافاضل کی تحریک و تجویز پر باتفاق رائے آل انڈیا سنی کانفرنس پنجاب کا ناظم مقرر کیا گیا۔ (۲)

---

(۱)_ ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر ۷ تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص_۵

(۲) (ا) ایضاً ص_۴

(ب) ہفت روزہ سعادت، لائل پور، مجریہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص_۲

آل انڈیا سنی کانفرنس صوبہ دہلی کا ایک اجلاس

آل انڈیا سنی کانفرنس صوبہ دہلی کا ایک اجلاس دہلی میں ۱۳ شوال المکرم ۱۳۶۴ھ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء کو ہوا۔ اس میں عہدیدار مقرر ہوئے۔ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس مین پوری کا اجلاس

ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ ۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں مین پوری میں ضلعی سنی کانفرنس کا اجلاس نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ (۲)

سنی کانفرنس مین پوری کے اجلاس کے داعی حضرات

- ☆ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد میرٹھ
- ☆ پیر محمود علی خان چشتی صابری سجادہ نشین درگاہ رشیدیہ صدر انجمن اہل سنت وجماعت مین پوری
- ☆ مولانا سید اوصاف نبی ناظم انجمن اہل سنت وجماعت میونسپل کمشنر مین پوری
- ☆ مولانا حکیم قاضی محمد اسماعیل امام جامع مسجد مین پوری
- ☆ جناب محمد ابراہیم خاں صدر موٹر ایسوسی ایشن، مین پوری
- ☆ جناب حاجی مہدی حسن، مین پوری
- ☆ جناب حاجی پیر خان، تاجر سیمنٹ مین پوری
- ☆ جناب مبارک علی پنٹر مین پوری
- ☆ جناب محمد علی پنٹر مین پوری ممبران انجمن اہل سنت وجماعت مین پوری۔ (۳)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر، ۷ تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۷

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، مطبوعہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ـ ص ۸

(ج) ہفت روزہ سعادت لائل پور ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۲

(۲) (ا) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر ۷ تا ۱۴ ۱۹۴۵ء ص ۷

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، مطبوعہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ـ ص ۸

(۳) دبدبہ سکندری، رامپور، مطبوعہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۹

نوٹ: انجمن اہل سنت وجماعت مین پوری آل انڈیا سنی کانفرنس کا دوسرا نام ہے ([illegible])

آل انڈیا سنی کانفرنس ضلع گجرات کا جلسہ

انجمن خدام الصوفیہ گجرات کا تیرھواں سالانہ اجلاس

سید محمود شاہ جماعتی کے اعلان کے مطابق انجمن خدام الصوفیہ گجرات کا سالانہ اجلاس زیر صدارت امیر ملت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری اور پیر سید ولایت شاہ جماعتی کے زیر اہتمام ۲، ۳ نومبر ۱۹۴۵ء / ۲۵، ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۶۴ھ بروز جمعہ ہفتہ منعقد ہوا۔ ملک کے مقتدر علماء و مشائخ و نامور نعت خوانان تشریف لائے۔

اس اجلاس میں سنی کانفرنس کا جلسہ بھی ہوا۔ انتخابات کے بارے میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی پالیسی کا واضح اعلان ہوا۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ امر تسر ، مجریہ ۲۱ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۶

سنی کانفرنس مدن پورہ (مقامی)

آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ مارچ ۱۹۴۶ء کی تیاری کے لئے بنارس میں سنی کانفرنس کے متعدد اجلاس ہوئے۔ ایک جلسہ نومبر ۱۹۴۵ء کو جناب الحاج جلال الدین ساکن مدن پورہ کے مکان پر ہوا۔ جس میں مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی ، مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی مولانا سید محمد نعمت اللہ فریدی سجادہ نشین خانقاہ فریدی پھلواری ، ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین رضوی اور مولانا حافظ عبدالعزیز صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ نے خاص طور پر شرکت فرمائی جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ (۱)

سنی کانفرنس بنارس

ضلع بنارس میں سنی کانفرنس کے صدر دفتر کے قیام کے لئے جناب عبدالشکور نے اپنا مکان دیا اور درج ذیل حضرات عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا:

- ☆ جناب جلال الدین ، صدر سنی کانفرنس ضلع بنارس
- ☆ جناب محمد اسماعیل ، آنریری مجسٹریٹ نائب صدر سنی کانفرنس
- ☆ جناب حاجی عبدالغفور ، ناظم سنی کانفرنس ضلع بنارس
- ☆ جناب منشی مرزا معظم بخت ، نائب ناظم سنی کانفرنس ضلع بنارس
- ☆ جناب عبدالجبار ، خازن سنی کانفرنس ضلع بنارس
- ☆ جناب حاجی محمد عثمان ، ممبر سنی کانفرنس ضلع بنارس
- ☆ جناب علی رضا ____ ممبر
- ☆ جناب عبدالمجید ____ ممبر
- ☆ جناب عبدالحمید ____ ممبر
- ☆ جناب قاری محمد اسحاق ____ ممبر
- ☆ جناب محمد نذیر الدین ____ ممبر
- ☆ جناب محمد امین ____ ممبر (۲)

---

(۱)_ ہفت روزہ الفقیہ ، امرتسر ، مجریہ ۲۱ تا ۲۸ ۱۹۴۵۱ء ص ۶،۷

(۲)۔ ایضاً ص ۷

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۵ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۶،۷

سنی کانفرنس ضلع بدایوں

اکتوبر ۱۹۴۵ء میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس، بدایوں تشریف فرما ہوئے۔ بدایوں ایک علمی وروحانی مرکز ہے۔ اس کی آواز ملک میں توجہ سے سنی جاتی ہے۔ اس لئے

☆ علمائے اہل سنت ومشائخ عظام کے مابین ارتباط

☆ اسلام کی حمایت اور عقائد حقہ کی حفاظت....اور

☆ دور حاضر میں مسلمانوں کی سیاسی راہنمائی کے لئے سنی کانفرنس۔ ضلع بدایوں تشکیل دی گئی۔ درج ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا:

۱	مولانا مفتی کرم احمد قادری	صدر
۲	مولانا محمد ابراہیم فریدی سمستی پوری صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں	ناظم عمومی
۳	مولانا یعقوب حسن ضیاء قادری	ناظم نشرواشاعت
۴	مولانا شاہ عبدالحامد قادری	خصوصی رکن
۵	مولانا الحاج عبدالواحد عثمانی	خصوصی رکن
۶	مولانا خواجہ غلام نظام الدین قادری مہتمم مدرسہ قادریہ	خصوصی رکن
۷	مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری	خصوصی رکن
۸	مولانا خلیل احمد	خصوصی رکن
۹	مولانا حاجی عبدالرحیم	خصوصی رکن
۱۰	مولانا حکیم عبدالناصر	خصوصی رکن
۱۱	مولانا حمید الدین خطیب	خصوصی رکن
۱۲	قاضی یوسف رحمانی	خصوصی رکن(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۱۴ نومبر ۱۹۴۵ء ص ٦

سنی کانفرنس ضلع مراد آباد کی تشکیل

۳۱۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے مکان پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ آپ نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور اس کے تعارف کے سلسلہ میں ایک مختصر تقریر فرمائی۔

شہر اور ضلع بھر سے عمائدین شریک تھے۔ حاضرین نے نہایت جوش و خروش سے ممبر سازی کا عہد کیا۔ بعد ازاں حسب ذیل افراد کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

☆	مولانا الحاج محمد عمر نعیمی	صدر
☆	مولانا حکیم محمد ظفر الدین احمد	ناظم اعلیٰ
☆	مولانا غلام محی الدین	ناظم
☆	مولانا نذیر الاکرم نعیمی	ناظم
☆	مولانا حاجی محمد ظہور کارخانہ دار	خازن (۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۶

سنی کانفرنس ، صوبہ دہلی

مسئلہ پاکستان ، فلسطین اور جاوہ کے متعلق اہم قراردادیں

۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو ہندو راؤ کے باڑہ میں زیر صدارت مولانا نسیم احمد سنی کانفرنس صوبہ دہلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اکابر علماء و مشائخ میں سے درج ذیل حضرات نے شمولیت فرمائی۔

☆ مولانا سید محمد اشرف کچھوچھا شریف

☆ مولانا محمد عبدالحامد بدایونی پروپیگنڈا سیکرٹری آل انڈیا سنی کانفرنس

☆ مولانا سید طاہر حسن امام عیدگاہ ، دہلی

☆ مولانا مظفر احمد امام مسجد فتح پوری(۱)

☆ مولانا عبدالمجید

☆ مولانا مسعود احمد سجادہ نشین

☆ مولانا زاہد القادری

☆ جناب فہیم الدین نوری ایڈیٹر اخبار انجام

☆ ڈاکٹر قریشی اور دیگر عمائدین

مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی نے اپنی افتتاحیہ تقریر میں ارشاد فرمایا :

آل انڈیا سنی کانفرنس ہندوستان کے کروڑوں اہل سنت کو منظم کر کے ان کے اندر اسلام کا صحیح جذبہ پیدا کرنا چاہتی ہے مدارس دینیہ ، مساجد و مکاتیب، ائمہ و واعظین کے لئے ایک ایسا جامع لائحہ عمل مرتب کرنا چاہتی ہے جو حضرات اہل سنت کو ایک لڑی میں منسلک کر دے ، حضرات علماء و مشائخ اہل سنت کو ایک مرکز پر لاکر ملت اسلامیہ میں تبلیغ دین کی موثر تحریک کرے اور پاکستان کے لئے اسلامی ماحول پیدا کرے اور اسلامی حکومت کا ایک ایسا مذہبی نظام قائم کرے گی جو پاکستانی علاقوں کے لئے خصوصاً اور مسلمانان ہند کے لئے عموماً کار آمد ہو

---

(۱) حضرت مولانا حافظ مفتی قاری محمد مظفر احمد ، جامع مسجد فتح پوری کے امام مولانا مفتی محمد مظہر اللہ کے بڑے صاحبزادے ہیں حکمت اور فن فتویٰ نویسی میں ید طولیٰ رکھتے تھے ، جامع مسجد فتح پوری کے نائب امام اور مفتی رہے ، کراچی میں انتقال ہوا۔

مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی نے ایک مرکز پر علمائے اہل سنت کو متحد ہونے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا

' اگر علمائے اہل سنت ایک مرکز پر مجتمع ہو گئے اور انہوں نے ہندوستان کے اندر اسلامی حکومت کے قیام کا عزم کر لیا تو انشاء اللہ بہت جلد پاکستان حاصل ہو جائے گا، آل انڈیا سنی کانفرنس بہت جلد اپنے اجلاس میں اسلامی حکومت کا خالص مذہبی خاکہ مرتب کر کے مسلمانوں کے سامنے پیش کرے گی(۱)

اور حضرات علماء و مشائخ اپنی پوری قوت اسلامی حکومت کے قیام کے لئے سنی کانفرنس کے سٹیج سے شروع کر دیں گے اور آل انڈیا مسلم لیگ کی تحریک پاکستان میں ہر طرح اعانت کریں گے۔

ازاں بعد چند قراردادیں پیش ہوئیں اور اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ ان میں

۱ فلسطین کے عربوں کی حمایت میں اہم تجویز
۲ تحریک پاکستان کی حمایت
۳ جاوہ کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کی حمایت

قراردادیں قابل ذکر ہیں

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے دہلی کی سیٹ کے لئے مسلمان امیدوار محمد عثمان کو ووٹ دینے کے بارے میں تاکید کی۔ نیز فرمایا کہ کانگریسی امیدوار کو ہرگز ووٹ نہ دیں۔

جلسہ کے اختتام پر صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا گیا(۲)

---

(۱) آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں اکابر علماء و مشائخ نے تحریک پاکستان کی حمایت میں واضح اور دوٹوک فیصلہ سنا دیا نیز اسلامی حکومت کے لئے لائحہ عمل بھی پیش کیا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو
خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری

۲ ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور، مجریہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۶، ۷

سنی کانفرنس مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ / ۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں ضلع بھر کے علماء، روساء اور عمائدین کا ایک اجلاس مولانا حافظ عبدالعزیز مراد آبادی صدر المدرسین دارالعلوم اشرفیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تجویز کے مطابق ضلع اعظم گڑھ کی سنی کانفرنس کی تشکیل کے لئے درج ذیل انتخاب اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔

۱	مولانا حافظ عبدالعزیز مراد آبادی	صدر
۲	مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری رضوی	نائب صدر
۳	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی	ناظم
۴	مولانا شمس الحق مبارک پوری	نائب ناظم
۵	مولانا حافظ عبدالروف بلیاوی	نائب ناظم
۶	مولانا فقیر اللہ مبارک پوری	خازن
۷	مولانا سلامت اللہ مبارک پوری	خازن

مجلس عاملہ کے لئے درج ذیل حضرات نامزد ہوئے!

۱	مولانا محمد خلیل قادری، جین پور	۲	مولانا عبدالستار، گھوسی
۳	مولانا حکیم عبدالسلام، آوری	۴	مولانا محمد ثناء اللہ، مئو
۵	مولانا محمد عمر، خیر آباد	۶	مولانا محمد سعید، فتح پور تال
۷	مولانا شمس الحق، اعظم گڑھ	۸	مولانا عبدالحق، ولید پور
۹	مولانا علی احمد، مبارک پور	۱۰	مولانا حکیم نذیر احمد، بھیرہ

طے پایا کہ ضلع سنی کانفرنس کا دفتر دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور میں رہے گا۔ (۱)

---

(۱) (أ) اخبار دبدبہ سکندری، رام پور، مجریہ ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۳

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر مجریہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۰

جمعیت عالیہ رضویہ حامدیہ

پنجاب، فیروز پور کی اہم قراردادیں

اراکین جمعیت عالیہ رضویہ حامدیہ پنجاب کے زیر اہتمام مسلمانان فیروزپور، پنجاب کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا ابوالشفاعت صوفی عنایت محمد خان غوری حامدی صدر جمعیت وصدر سیرت کمیٹی فیروزپور چھاؤنی ۲ نومبر ۱۹۴۵ء / ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۶۴ھ منعقد ہوا۔

جلسہ مذکورہ میں حالات دائرہ، فلسطین اور جاوا کے مسلمانوں کی تحریک آزادی کے بارے میں تقریریں ہوئیں۔ آخر میں درج ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

۱ یہ جلسہ فلسطین کے موجودہ حالات کو سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے یہودیوں کے غیر آئینی اور خلاف قانون داخلہ پر دلی نفرت اور حقارت کا اظہار کرتا ہوا حکومت برطانیہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے مواعید کے پیش نظر غیر آئینی داخلہ کا سدباب کرے۔

۲ یہ جلسہ جاوا کے قوم پرستوں کے خلاف ہندوستانی فوج کے استعمال اور دفاعی قوت کے مظاہرہ کو افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہوا حکومت برطانیہ وحکومت ہند سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ چونکہ یہ اقدام اتحادیوں کے آئینی نقطہ نگاہ کے خلاف ہے جو انہوں نے دوران جنگ کمزور اقوام کے متعلق صادر کیا تھا، وہ قوت کے مظاہرہ اور ہندوستانی فوج کے استعمال سے اجتناب کرے۔

۳ یہ جلسہ اسلامیان ہند سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ مرکزی اسمبلی اور صوبائی انتخابات میں کانگریسی امیدوار یا کسی کانگرسی اجیر مثل احراری، خاکساری، دیوبندی، جمعیت العلمائے وہابیہ امیدوار کو ہرگز ووٹ نہ دیں۔ یہ جلسہ قائداعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے استدعا کرتا ہے کہ وہ آنریبل لیفٹیننٹ کرنل نواب ملک خضر حیات خاں صاحب وزیراعظم حکومت پنجاب کے پاکستان کی اعانت وتائید کے بیانات کے پیش

نظر افہام و تفہیم کر کے مسلمانان پنجاب کے موجودہ انتشار و خلفشار کو دور کریں۔

۴ یہ جلسہ مولانا آزاد اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی اور ہمچو قسم کانگرسی اجیروں کے خلاف اپنی دلی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی خلاف اسلام حرکات سے اسلامی مفاد و اتحاد کو سخت نقصان پہونچا رہے ہیں ان کے ساتھ ہر قسم کا عدم تعاون لازمی اور ضروری ہے۔

۵ یہ جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد اور حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی مفتی حکیم حافظ سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم کی ذات گرامی پر اعتماد کلی کا اظہار کرتا ہوا اور ان اسلام سے پر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ اجلاس بنارس کو قلمے، سخنے اور مالی امداد سے کامیاب کریں۔

۶ یہ جلسہ "مرکز تنظیم سنت" اور "سنی بورڈ" لکھنو سے قطعی بیگانگی کا اعلان کرتا ہوا اہل سنت کو خبردار کرتا ہے کہ ہر دو جماعتیں دیوبندی وہابیوں کی تبلیغی جماعتوں کے دو نام ہیں۔

۷ قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقول پریس بالخصوص اخبارات دبدبہ سکندری رامپور و الفقیہ امرتسر و انجام و وحدت دہلی کو بھیجی جاویں۔(۱)

سنی کانفرنس سہسرام، اودے پور۔ کوٹہ کی تشکیل

انہی ایام میں سہسرام، اودے پور اور مفصلات کوٹہ میں سنی کانفرنس کا قیام عمل میں لایا گیا(۲)

---

(۱) (ا) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۵ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر، مجریہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۹

(۲) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر، مجریہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء

سنی کانفرنس بنارس (مقامی)

۱۱۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو بمقام پیلی کوٹھی بنارس سنی کانفرنس کا یہ جلسہ عام زیر صدارت حضرت مولانا شاہ ابوالمحامد سید محمد صاحب قادری اشرفی محدث کچھوچھا شریف منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ ہزارہا حاضرین سے کچھا کچھ بھری ہوئی تھی، علمائے شہر بنارس وبیرونجات کثیر تعداد میں تھے۔ جلسہ کا افتتاح قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ پھر قاری مولوی محبوب خدا بخش صاحب افریقی نے نعت شریف پڑھی۔ اس کے بعد زبدۃ العلماء مولانا حافظ عبدالعزیز[۱] صاحب مراد آبادی صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور نے سنی کانفرنس کی ضرورت، اہل سنت میں اتحاد وارتباط کے متعلق بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ مولانا کے بیان سے مجمع بہت متاثر ہوا۔ تحسین ومرحبا کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ ان کے بعد حضرت صدر الافاضل ظل اللہ علی رؤس المسلمین دامت برکاتہم (۲) ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس نے کانفرنس کی اہمیت اور اس کے مقاصد واغراض بیان فرمائے۔ آخر میں صدر جلسہ حضرت سراپا برکت مالک عرصہ تحریر وتقریر شہسوار میدان تحقیق دلپذیر فرزند رسول جگر گوشہ بتول مولانا مولوی سید شاہ ابوالمحامد سید محمد صاحب اشرفی جیلانی محدث کچھوچھا شریف نے صدارتی تقریر فرمائی۔ مجمع جھوم جھوم گیا تحسین کے نعروں سے گنبد نیلگوں گونجنے لگا۔ ہر دل جذبہ اتحاد ملی میں سرشار تھا۔۔۔۔۔۔ سنیت کی محبت کے دریا سینوں میں موجیں مار رہے تھے۔ تمام مجمع نے حضرت کی تحریک پر عہد کیا کہ ہر سنی مرد وعورت کو سنی کانفرنس کا رکن بنادیا جائے گا کوئی سنی ایسا نہ رہے گا جو سنی کانفرنس کا رکن نہ ہو۔

---

(۱) مولانا عبدالعزیز محدث مرادآبادی ان اعاظم علمائے ربانیین میں سے ہیں جن کے دم سے عظمت دین قائم ہے مرادآباد کے قصبہ بھوج پور میں ۱۳۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا نام حافظ عبدالمجید تھا۔ آپ کے دادا ملا عبدالرحیم علیہ الرحمہ نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ کے نام پر نام رکھا اور دعا مانگی کہ یہ بھی حضرت محدث دہلوی کی طرح مرجع علماء اور فیض رساں بنے چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی۔ مولانا عبدالعزیز خان اشرفی، مولانا غلام جیلانی میرٹھی اور حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی سے درسیات کی تکمیل کی۔ قطب المشائخ سید شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ سے خلافت پائی مدرسہ منظر اسلام بریلی میں حدیث کا سبق لیا۔ دار العلوم اشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں تدریس فرمائی سیکڑوں نامور علماء آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں۔

سنی کانفرنس کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا اس سلسلہ میں متعدد سفر بھی کئے۔ معاصر علماء ومشائخ سے مخلصانہ تعلقات رکھتے تھے، آل انڈیا سنی کانفرنس میں کوشاں علماء کے شانہ بشانہ کام کیا۔

(۲) ان کا سایہ مسلمانوں کے سروں پر مولا کریم قائم رکھے۔

آخر میں ذیل کی تجاویز پیش پیش ہو کر باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

۱ سنی کانفرنس کا یہ جلسہ عام مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ الیکشن کے معاملہ میں اپنے آپ کو کانگریس کا شکار ہونے سے بچائیں اور ہرگز کسی کانگریسی امیدوار کو رائے نہ دیں اور پوری کوشش کریں کہ جو لوگ کانگریس کی حمایت میں کھڑے ہوں انہیں مسلمانوں کے ووٹ نہ ملیں۔

محرک: مولوی ثناء اللہ صاحب

۲ جو بے دین و بد مذہب مولوی یا غدار لیڈر آج کانگریس کا ساتھ دیکر اسلامی مفاد کو برباد کر رہے ہیں یہ جلسہ ان پر اظہار نفرت و حقارت کرتا ہے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ان ملت فروشوں سے کلی طور پر متارکت کریں اور جو ادارے مسلمانوں میں اس طرح کی تحریکیں کر رہے ہیں ان کو دشمن اسلام سمجھیں۔ کسی طرح ان کے ساتھ تعاون نہ کریں انہیں مدد نہ پہونچائیں۔

محرک: مولوی عبدالعزیز صاحب مبارک پوری

۳ یہ جلسہ اعلان کرتا ہے کہ الیکشن میں ہندوؤں کی حمایت کے لئے سنی بورڈ کے نام سے جو لکھنو میں جماعت بنائی گئی ہے سنی کانفرنس سے اس کا کوئی دور کا علاقہ بھی نہیں ہے اور سنی کانفرنس اس جماعت اور اس کے اس طریقہ عمل کو، کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کانگریس کی تائید میں سرگرم ہے، نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور سنی بورڈ نام رکھنے کو مجرمانہ مغالطہ قرار دیتی ہے۔

محرک: خواجہ عبدالحمید صاحب بنارسی

۴ یہ جلسہ باتفاق رائے طے کرتا ہے کہ ہر سنی مرد و عورت کو سنی کانفرنس کا رکن ہونا لازمی ہے اور تمام اراکین پر ضروری ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے سعی بلیغ کریں۔ ہر محلّہ کے سنی مسلمان اپنے اپنے محلّہ کے لوگوں کو سنی کانفرنس کا رکن بنائیں۔

محرک : مولوی اخلاق احمد صاحب

۵ سنی کانفرنس بنارس کی جمعیت انتظامیہ ہر مہینے کی ایک تاریخ معین کرے جس میں سنی کانفرنس کا جلسہ عام کیا جائے۔ اس جلسہ کے لئے تاریخ و وقت و مقام کا اعلان ناظم صاحب سنی کانفرنس بنارس کے ذمہ ہوگا۔ یہ جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے انتظامات اور والنٹیر کور کی بھرتی اور ان کے نظم و تربیت کی تدبیر پر غور کرے۔

محرک : مولوی رحیم اللہ صاحب، مولانا غلام معین الدین صاحب نعیمی(۱)

---

(۱)(ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء (موصولات)

(ب) ہفت روزہ سعادت، لائل پور، مجریہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۲

آخری وصیت :

مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی جب حج مبارک اور زیارت مدینہ منورہ کے سفر کے لئے ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ حجاز مقدس کو روانہ ہوئے تو آپ نے آخری وصیت کے طور پر اعلان شائع کر دیا۔

" جس طرح ممکن ہو انتخابات جدید (۱۹۴۶ء) میں تمام اختلافات باہمی مٹا کر تمام برادران ملت آل انڈیا سنی مسلم لیگ کی حمایت میں ہمہ تن سرگرم ہو جائیں اور لہنائے وطن کے دام تزویر میں آکر اپنے شیرازے کو ہرگز منتشر نہ ہونے دیں۔(۱)

ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت :

اخبار دبدبہ سکندری رامپور کا اعلان

ہمیں انتہائی مسرت ہے کہ ہندوستان کے طول و عرض سے خبریں آرہی ہیں کہ حضرات کرام پیشوایان طریقت دامت برکاتہم نے مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرتے ہوئے اپنے اپنے سلاسل کے لاکھوں مریدین و مخلصین کو پیغامات دیئے ہیں کہ وہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دے کر ہندوستان میں ملت اسلامیہ کی ترقی اور سربلندی کے لئے عملی حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں ۔(۲)

سنی کانفرنس امرتسر :

۲نومبر ۱۹۴۵ء کو سنی کانفرنس امرتسر کا عدیم النظیر اجلاس مسجد میاں جان محمد مرحوم میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین ، امیر ملت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری ، مولانا صاحبزادہ سید انور حسین شاہ اور مولانا صاحبزادہ سید محمود گجراتی نے سنی کانفرنس اور مسلم لیگ اور پاکستان کے بارے میں تائیدی بیانات ارشاد فرمائے۔(۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری رامپور۔ ۸ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

حوالہ ہفت روزہ الفقیہ ، امرتسر ، مجریہ ۷ تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۷

(۲) اخبار دبدبہ سکندری ، رامپور ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

حوالہ ہفت روزہ الفقیہ ، امرتسر ۱۴\۷ ۱۹۴۵ء ص ۸

(۱) ہفت روزہ الفقیہ ، امرتسر ۱ تا ۸ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ ۷ تا ۱۴ نومبر ۱۹۴۵

سنی کانفرنس کالپی ضلع جالون

۲۱ نومبر ۱۹۴۵ء میں سنی کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت مجاہد اسلام مولانا عبدالسلام باندوی، شفاء الملک ڈاکٹر سید امراؤ علی کے مکان پر منعقد ہوا، حسب ذیل علماء نے سنی کانفرنس کے مقاصد بیان کئے ۔

۱ مولانا قاری سید عبدالمعبود قادری جبل پوری
۲ مولانا حافظ سید محمد مسعود مظہر جبل پوری
۳ مولانا سید حشمت علی ہمیر پوری
۴ مولانا حکیم سید محمد مقصود غازی جبل پوری
۵ جناب شیخ ریاست علی لکھنوی

مسلمانان کالپی نے آل انڈیا سنی کانفرنس کا پرزور خیر مقدم کیا ۔ درج ذیل حضرات پر مجلس منتظمہ قائم ہوئی ۔

۱	ڈاکٹر سید امراؤ علی ہاشمی	صدر	۲	حافظ عبدالجید	نائب صدر
۳	منشی نیاز علی	ناظم	۴	ولی محمد	خازن
۵	حکیم عبداللہ	رکن	۶	حافظ منیر احمد	رکن
۷	ڈاکٹر محمد صابر چشتی	رکن	۸	حافظ عبدالباسط	رکن
۹	مصطفی خاں	رکن	۱۰	محمد حنیف	رکن
۱۱	اللہ رکھا	رکن(۱)			

قرارداد :

اس پر آشوب زمانہ میں جبکہ اغیار مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے محو کر دینے کے لئے کوشاں ہیں ہر طرف سے دین محمدی کے قلعہ کو بیخ وبنیاد سے اکھاڑ دینے کی کوششیں کی جارہی ہیں ایسی صورت میں مسلمانوں کا خالص ہندو جماعت کی علمبردار کانگریس کو اپنا ووٹ دینا اپنے ہاتھ سے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرنا ہے، لہذا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ الیکشن کے موقع پر ہرگز کانگریس کا ساتھ نہ دیں ۔(۱)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر ، مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۰ مراسلہ ڈاکٹر سید مہدی علی
(ب) اخبار دبدبہ سکندری ، رامپور (شہید اعظم نمبر) جلد ۸۴ نمبر ۱ مجریہ ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۹
(۲) اخبار دبدبہ سکندری رامپور ، مجریہ ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۹

سنی کانفرنس ضلع مین پوری ، سنیوں کی بیداری، عظمت اور علماء و مشائخ کا عظیم الشان جلوس

۲۱ تا ۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء احاطہ خانقاہ رشیدیہ مین پوری میں سنی کانفرنس کا ضلعی سطح کا اجلاس منعقد ہوا ۔ ملک بھر کے جلیل القدر علماء و مشائخ نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ جن میں سے درج ذیل حضرات کے اسماء گرامی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں ۔

۱	صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۲	اشرف المشائخ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی	صدر جمعیت استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس
۳	صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی رضوی اعظمی	رکن جمعیت انتظامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس
۴	شیخ طریقت مولانا محمد ابراہیم رضا قادری بریلی(۱)	رکن مجلس استقبالیہ
۵	مصور فطرت مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی	
۶	فاضل اجل مولانا مصباح الحسن پھپھوندوی	
۷	شیخ التفسیر مولانا مفتی احمد یار خان گجرات	
۸	فاضل جلیل مولانا قاری احمد نورانی میرٹھی(۲)	
۹	مولانا مفتی عبد الحفیظ آگرہ	
۱۰	مولانا ابو الاسرار محمد عبد اللہ اٹاوی	
۱۱	مولانا محمد اسماعیل محمود آبادی	

---

(۱) مفسر اعظم مولانا محمد ابراہیم رضا ابن حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بن امام احمد رضا بریلوی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ کو بریلی میں پیدا ہوئے ، جیلانی میاں عرف تھا ۔ جد امجد نے تسمیہ خوانی کی رسم ادا فرمائی ، درسیات منظر اسلام کے اساتذہ سے مکمل کیں ، منظر اسلام کے مہتمم اور شیخ الحدیث رہے ، اصلاح عقائد پر زور دیتے تھے ، کثیر خلق آپ سے فیض یاب ہوئی ، ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں وصال فرمایا۔

(۲) مجاہد ملت مولانا شاہ احمد نورانی ، صدر جمعیت علماء پاکستان نے ابتدائی ایام میں سنی کانفرنس اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا آج کل پاکستان کی سیاست میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

۱۲ مولانا سید نذیر حسین لکھنوی
۱۳ مولانا محبوب علی کانپوری
۱۴ مولانا قاری عبدالمعبود جبل پوری
۱۵ مولانا غلام معین الدین نعیمی
۱۶ مولانا محمد نذیر الاکرم نعیمی(ا)

اس پانچ روزہ سنی کانفرنس میں جلسہ گاہ کی زیب وزینت، اسٹیج کی آرائش رضاکاروں کا اہتمام، سامعین کی مودبانہ نشست کا منظر قابل دید تھا۔

مولانا حکیم محمد احمد علوی نے خطبہ استقبالیہ پڑھا، حضرت محدث اعظم کچھوچھوی نے خطبہ صدارت ارشاد فرمایا:

خطبہ صدارت میں آپ نے سنی کانفرنس کے انعقاد، حالات حاضرہ میں مسلمانوں کو کانگریس سے علیحدہ رہنے اور قیام پاکستان کی اسکیم پر ایسی روشنی ڈالی کہ حاضرین ہر ہر جملہ پر فلک شگاف نعرے بلند کرتے تھے، کثیر التعداد علماء نے ان اجلاسوں میں مسلمانان ضلع کے سامنے وہ شاندار مواعظ بیان فرمائے کہ جو تاریخ میں پوری دنیا کو یاد رہیں گے۔ ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد سے حضرات علماء کرام کا پر شکوہ جلوس نکالا گیا۔ راستوں میں جا بجا ہار، پھول اور پان پیش کئے گئے۔ رشیدیہ کور کے رضاکار دلکش نظمیں اور ترانے پڑھ رہے تھے، جلوس کے گزرنے کے لئے نہایت شاندار پانچ دروازے

۱ عارف گیٹ
۲ رضوی گیٹ
۳ اشرفی گیٹ
۴ قادری گیٹ

(ا) اخبار دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۲۰

(ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر مطبوعہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۸

۵ چشتی گیٹ(۱)

بنائے گئے تھے ، مسلمانان مین پوری نے اپنے جس ایمانی خلوص اور جوش و محبت کا مظاہرہ کیا وہ ناقابل فراموش ہے(۲)

۲۵نومبر ۱۹۴۵ء کے آخری اجلاس میں جنرل سیکرٹری انجمن اہل سنت وجماعت مین پوری وصدر سٹی مسلم لیگ مین پوری سید اوصاف نبی کی طرف سے مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔

---

(۱)عارف گیٹ کی نسبت مصور فطرت مولانا شاہ عارف اللہ میرٹھی قائد سنی کانفرنس کی طرف ہے، قیام پاکستان کے بعد آپ راولپنڈی اور والوکینٹ میں خطابت فرماتے رہے ، مزار کمرشل مارکیٹ سٹیلائٹ ٹاؤن ڈی بلاک راولپنڈی میں ہے

رضوی گیٹ کی نسبت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی طرف ہے

اشرفی گیٹ کی نسبت اشرف المشائخ سید علی حسین شاہ اشرفی کچھوچھوی اور ان کے نبیرہ حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی کی طرف ہے

قادری گیٹ حضور غوث الوری سید عبد القادر حسنی حسینی جیلانی کی طرف منسوب ہے

اور چشتی گیٹ خواجہ غریب نواز سلطان الہند سید معین الدین چشتی اجمیری کے نام منسوب ہے ، یہ نسبتیں ان حضرات کی عظمتوں کے اعتراف کے طور پر ہیں ۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۲)جلسہ اور جلوس کی روداد جناب سید اوصاف نبی جنرل سیکرٹری انجمن اہل سنت وصدر سٹی مسلم لیگ مین پوری کے قلم سے لکھی ہوئی اخبار دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی۔

یاد رہے تقسیم ہندوستان سے پہلے سنی کانفرنس کے بعض اراکین آل انڈیا مسلم لیگ کے باقاعدہ عہدے دار ہوتے تھے جناب سید اوصاف نبی انہی حضرات میں سے ہیں جو بیک وقت دونوں جماعتوں کے رکن اور عہدے دار تھے ، اس قسم کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

تجاویز سنی کانفرنس ضلع مین پوری

۱ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ عظیم الشان اجلاس طے کرتا ہے کہ کانگریس ایک مسلم کش جماعت ہے اور مسلم کشی کے سوا اس کا نہ کوئی مقصد تھا اور نہ ہے اور وہ مسلم کش ہندوؤں کی نمائندگی کرتی ہے اور ان ہی کی نمائندہ ہے اس کا چند مسلمان نما اشخاص کو خرید کر یہ دعوٰی کرنا کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے، غلط ہے، مسلمان ان میں سے کسی کے ساتھ تعاون نہ کریں اور کانگریسی چالوں سے ہوشیار رہیں اور کانگریسی امیدوار کو ووٹ دیکر کانگریس کی مراد کو پورا نہ کریں۔

محرک: مولانا مصباح الحسن پھپھوندوی

موئید: مولانا شاہ محمد عارف اللہ میرٹھی

۲ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ اجلاس قومی اور صنعتی حیثیت سے جماعت بندیوں کو اسلامی اتحاد کے لئے مضر اور خود ان اقوام کے لئے غیر مفید سمجھتا ہے اور تمام اہل حرفت اور جملہ اقوام کے سنی حضرات سے استدعا کرتا ہے کہ وہ دینی اتحاد کو اپنا نصب العین بنائیں اور اس قسم کے تفرقوں سے اپنی طاقتوں کو کمزور نہ بنائیں، سنی ایک برادری ہے، ہم میں سے ہر ایک دوسرے کا بھائی ہے، اس دینی محبت کو ترقی دیں اور فرقہ بندی اور انتشار پیدا کرنے والی جماعت بندیوں سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھ کر اپنے وجود کو پنجہ ظلم کا شکار نہ بنائیں، انصاری صاحبان خاص طور پر اس پر توجہ دیں۔(۱)

محرک: سید اوصاف نبی

موئید: مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں بریلوی

---

(۱) اس قرارداد کی روشنی میں آج ہمیں اپنے ماحول کا محاسبہ کرنا چاہئے۔ صنعت و حرفت، پیشہ یا خاندانی اعتبار سے بنے الی تنظیمیں اسلامی اتحاد اور وحدت دینی کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں غیر شعوری طور پر شریک ہیں، اس کی بجائے صرف دینی، مذہبی اور اعتقادی تنظیم وحدت اور قوت کا باعث ہوتی ہے۔(فقیر قادری عفی عنہ)

۳ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کا یہ عظیم الشان اجلاس طے کرتا ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ اور ان کی حمایت اس جلسہ کی نظر میں ناحق اور عربوں کے ساتھ بے انصافی ہے، مسلمانانِ ہند یہودیوں کے داخلہ فلسطین سے اس قدر رنج اور تکلیف محسوس کر رہے ہیں جس سے فلسطین عرب دوچار ہو رہے ہیں۔ حکومت برطانیہ کو عربوں کی پوری حمایت کرنا چاہئے اور ان کے حقوق کی نگہداشت اور یہودیوں کے دخل بیجا کو روکنے کے لئے موثر اور کارآمد تدابیر عمل میں لانے لازم ہیں، امریکہ نے جو پالیسی اختیار کی ہے نہایت مذموم ہے، ہم ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور حکومت برطانیہ سے اس کے ناکام بنانے کی مساعی عمل میں لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

محرک: مولانا حکیم محمد اسماعیل امام جامع مسجد

موید: مولانا مفتی احمد یار خان گجراتی

۴ ضلع سنی کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس، جس میں مرکزی سنی کانفرنس کے اراکین و عہدیداران کی اکثریت موجود ہے، آستانہ عالیہ مبارکہ اجمیر مقدس کی کمیٹی کے اس نظریہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے کہ آستانہ مبارکہ کی آمدنی کا ایک حصہ شعبۂ تبلیغ میں صرف کیا جائے اور اس بارے میں سب سے پہلے صوبہ بنگال کا انتخاب بھی پسندیدہ قرار دیتا ہے۔ لیکن اس سرمایہ کو اس سلسلہ میں نام نہاد جمعیت علماء اسلام کلکتہ کے وسیلہ سے خرچ کرانے کو اسلام و تصوف اور خاص طور پر مفاد آستانہ مقدسہ کے لئے مضر اور مقاصد آستانہ کے منافی قرار دیتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ اس خدمت کو ایسے نظام کے ماتحت انجام دیا جائے جو آستانہ کے احترام کو اس کے علمی و عملی تمام دستور کو دینی طور پر مستحسن مانتا ہو۔ اور اسلام کی تبلیغ سے خواجہ مشن کی تبلیغ مراد لیتا ہو اور حاضری آستانہ و شرکت عرس خواجہ کو دینی سعادت مانتا ہو اس کانفرنس کے علم میں بنگال میں (یہ) کام انجمن اصلاح عقائد ۲۴ ذکریا اسٹریٹ کلکتہ یا سنی کانفرنس کلکتہ کے سوا کوئی انجام نہیں دے سکتا۔

محرک: مولانا مصباح الحسن

موید: مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی۔ مولانا مفتی احمد یار خان گجراتی

۵ سنی کانفرنس ضلع مین پوری کے اس عظیم الشان میں یہ بھی قرار پایا کہ اس مذکورہ تجویز کی ایک نقل کمیٹی درگاہ اور ایک نقل خواجہ سید بدرالدین صاحب رکن کمیٹی سجادہ نشین تونسہ شریف اور ایک نقل سید غلام بھیک صاحب ایم۔ ایل۔ اے رکن کمیٹی اور ایک نقل حضرت دیوان صاحب مدظلہ کی خدمت میں بھیجی جائے اور اخبار دبدبہ سکندری رامپور، الفقیہ امرتسر اور دوسرے اخبارات میں نقل بھیج کر شائع کیا جائے۔

محرک: سید اوصاف نبی

موئید: مولانا مفتی احمد یار خاں، گجرات پنجاب

۶ یہ بھی تجویز ہوا کہ اس کی کل کارروائی کی ایک نقل مرکز بھیجی جاوے اور ایک نقل اخبارات ذیل میں بغرض اشاعت روانہ کی جائے۔

۱ دبدبہ سکندری رام پور

۲ الفقیہ امرتسر

۳ سعادت لائل پور پنجاب

۴ منشور دہلی

۵ روزنامہ انجام دہلی

۶ روزنامہ وحدت دہلی

محرک: مولانا حکیم محمد اسماعیل امام جامع مسجد

موئید: مولانا عارف اللہ میرٹھی(۱)

کانفرنس کے انعقاد کا فائدہ یہ ہوا کہ ضلع مین پوری میں کانگریس دو فیصدی ووٹ بھی حاصل نہ کر سکی۔ باوجودیکہ اس ضلع میں بڑے بڑے سرمایہ دار کانگریسی موجود تھے(۲)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور (شہید اعظم نمبر) جلد ۸۴ نمبر ا مجریہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۹

(۲) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور (شہید اعظم نمبر) جلد ۸۴ نمبر ا مجریہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۹

سنی کانفرنس ضلع بھاگل پور

۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء بعد نماز جمعہ فتح پور کی مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا ابوالمسعود سید اشرف اشرفی زیب آستانہ کچھوچھا شریف سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا ۔ ابراہیم پور، فتح پور، اکر پور، سبور اور دیگر دیہات وقریات کے کافی اہل درد اور صاحب ذوق موجود تھے ۔ صدر موصوف نے سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد کو واضح کیا لوگوں نے اس کی اہمیت کو خوب سمجھا اور اپنے آپ کو سنی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پیش کیا ۔ نیز وعدہ کیا کہ حتی المقدور بہت سے ممبر بنائیں گے۔

بعد ازاں سنی کانفرنس بھاگل پور کی تشکیل عمل میں آئی

۱	جناب حاجی ناظر عبد المجید	صدر
۲	جناب شہاب الدین	نائب صدر
۳	جناب محمد عزیز الدین	ناظم
۴	جناب مولانا ساجد اللہ	نائب ناظم
۵	جناب مولانا نصیر الدین	نائب ناظم
۶	جناب محمد عبد الغفار	نائب ناظم
۷	جناب شیخ محمد شفیع رئیس موضع ابراہیم پور	خازن
۸	جناب مولانا مبین الدین	محاسب
۹	جناب محمد منصور	محصل

ان حضرات کے علاوہ دیگر آٹھ حضرات مجلس منتظمہ کے ممبر مقرر ہوئے ۔[ب](ا)

(ا) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۹

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۴۵ء ص ۹

سنی کانفرنس سلطان پور ضلع بھاگل پور

۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء کو بعد نماز عشاء سلطان پور ضلع بھاگل پور میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ قرب وجوار سے کثیر حاضرین جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ حضرت مولانا ابو المسعود سید محمد مختار اشرف اشرفی زینت آستانہ کچھوچھا شریف نے کانفرنس کے مقاصد واغراض بیان کئے۔ مولانا نصیر الدین نے سنی کانفرنس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ حاضرین نے نہایت جوش وخروش کے ساتھ ہر امکانی امداد اور تعاون کا یقین دلایا۔ باتفاق رائے حسب ذیل اشخاص کا انتخاب ہوا:

۱	جناب محمد جمیل خان	صدر
۲	جناب محمد نعمت اللہ	نائب صدر
۳	جناب نتھو خان	ناظم
۴	جناب علی احمد	نائب ناظم
۵	جناب محمد سراج الدین	خازن
۶	جناب محمد عبد الرحیم	ممبر مجلس عاملہ

علاوہ ازیں آٹھ افراد مجلس عاملہ کے ممبر منتخب ہوئے۔

حضرت مولانا سید محمد مختار اشرف اشرفی نے تجویز کیا کہ ضلع بھاگل پور کی تمام سنی کانفرنسیں لبرا ہیم فتح پوری سنی کانفرنس کے ماتحت ہوا کریں گی اور وہی نشر واشاعت کا مرکزی دفتر ہوگا(۱)

---

(۱) (ا) اخبار دبدبہ سکندری رامپور (شہید اعظم نمبر) جلد ۸۴ نمبر ۱ مجریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۹

(ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر مجریہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۹

سنی کانفرنس جھانسی

۲ دسمبر ۱۹۴۵ء کو جھانسی میں جناب بلد خاں اور چھادروازہ میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور درج ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں

۱ مسلمانان جھانسی کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے انعقاد کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور بسر و چشم اس کا خیر مقدم کرتا ہے اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہتا ہے۔

۲ مسلمانان جھانسی کا یہ جلسہ عام الجمعیت دہلی و جمیع علمائے کانگریس دیوبندی و خاکساری وغیرہم، جو مذہباً و سیاستاً مسلمانان ہند میں تفریق کا باعث ہیں، ان کو نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے۔

۳ مسلمانان جھانسی کا یہ جلسہ عام حضرت مولانا پیر سید جماعت شاہ صاحب محدث علی پوری مدظلہم کو امیر ملت تسلیم کرتے ہوئے آپ کے اس اعلان کی جو مسلم لیگ کی حمایت میں ہے، دلی تائید کرتا ہے اور خود بھی مسلمانانِ ہند سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ سنی کانفرنس کے صدر محترم کے اعلان کے مطابق، جبکہ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے، مسلم لیگ کی حمایت اور کانگریس سے اجتناب کریں۔

سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے !

۱	مولانا محمود الحسن فاخری	صدر
۲	منشی رفیق الحسن خوشی پورہ	ناظم
۳	محمد صابر خوشی پور	خازن

ممبران مجلس عاملہ :

۴ حافظ محمود ۵ محمد وزیر ۶ محمد رفیق

۷ رحیم خاں بوٹ مارکیٹ ۸ قاسم خاں ، بوٹ مارکیٹ

۹ محمد میر سبان دروازہ ۱۰ بلد خاں اور چھادروازہ ۱۱ حافظ اکبر

۱۲ حافظ نعیم ۱۳ سید برکت علی ۱۴ سید مشتاق احمد تلیا(ا)

(ا) اخبار دبدبہ سکندری رامپور ، مجریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء_ ص ۲۲

(ب) ہفت روزہ الفقیہ ، امرتسر ، مجریہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء_ ص ۱۰

جین پور سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ

یکم محرم الحرام ۱۳۶۵ھ / ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء قصبہ جین پور ضلع اعظم گڑھ میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا، بعد نماز جمعہ مولانا محمد خلیل نے دل آویز تقریر کے ذریعے سنی کانفرنس کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اسی مجلس میں قصبہ جین پور کی سنی کانفرنس کی تشکیل عمل میں آئی ۔ حسب ذیل عہدے دار منتخب ہوئے ۔

۱ مولانا محمد خلیل صدر ۲ مولانا ظہور الحسن خان نائب صدر
۳ مولانا محمد تقی ناظم ۴ منشی محمد یعقوب نائب ناظم
۵ جناب محمد عزیز اللہ خان خازن(۱)

سنی کانفرنس بھاگل پور شہر

۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء کو سنی کانفرنس کا ایک اجلاس مولانا غلام محمد اشرفی کے مکان پر زیر صدارت مولانا عزیز الدین ناظم سنی کانفرنس فتح پور ضلع بھاگل پور منعقد ہوا بھاگل پور کے تمام محلوں کے معزز حضرات شریک ہوئے، ان میں دس حضرات مجلس منتظمہ کے ممبر اور درج ذیل حضرات عہدیدار منتخب ہوئے ۔

۱ جناب شمس الضحیٰ صدر
۲ جناب سید شاہ علی اختر حیدر صاحب مشائخ نائب صدر
۳ مولانا غلام محمد اشرفی ناظم ۴ مولانا عبد الغفور نائب ناظم
۵ جناب حکیم عبد المنان نائب ناظم ۶ جناب قاضی امام الدین نائب ناظم
۷ جناب حافظ عبد المجید خازن
۸ جناب محمد شفیع نور الحسن محاسب(۲)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری رامپور، مجریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء_ ص ۲۵

(۲) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور ، مجریہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۶

سنی کانفرنس گھوسی ، ضلع اعظم گڑھ

قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں سنی کانفرنس کا ایک جلسہ مولانا عبد المصطفی الازہری کی صدارت میں منعقد ہوا مولانا عبد المصطفی اعظمی اور جناب صدر نے سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد پر مبسوط تقاریر کیں اہل سنت کو منظم کرنے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے بنارس میں ہونے والے اجلاس کو کامیاب کرنے کے لئے سنی کانفرنس کی ایک شاخ قصبہ گھوسی میں قائم کی گئی۔

حسب ذیل عہدیداران مقرر ہوئے

۱	مولانا عبد الستار	صدر
۲	مولانا محمد رمضان	نائب صدر
۳	مولانا مقبول احمد	نائب صدر
۴	مولانا سید منظور احمد	نائب صدر
۵	مولانا محمد فاروق	ناظم
۶	حافظ محمد یوسف	نائب ناظم
۷	جناب سیٹھ بشیر الدین انصاری	خازن(۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور، مطبوعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۶

سنی کانفرنس صوبہ بمبئی کی تشکیل

۵ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ/۱۱دسمبر ۱۹۴۵ء کو پاٹیکا بلڈنگ بمبئی میں عمائدین سنی کانفرنس کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا درج ذیل اکابر اہل سنت خاص طور پر شامل ہوئے۔

۱ فخر المحدثین مولانا سید احمد اشرف، کچھوچھوی

۲ حضرت مولانا عبد الحامد بدایونی پروپیگنڈا سیکرٹری آل انڈیا سنی کانفرنس

۳ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم اور دیگر مشاہیر کرام

حضرات علماء کرام نے سنی کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت بیان کی۔ اہل سنت کو منظم اور مربوط کرنے کے لئے سنی کانفرنس صوبہ بمبئی کی تشکیل کی گئی۔ درج ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

۱	مولانا حکیم فضل رحیم	صدر
۲	مولانا محمد محسن فقیہ	نائب صدر
۳	مولانا اسد الحق	نائب صدر
۴	مولانا محمد احمد قادری	نائب صدر
۵	مولانا حکیم شمس الاسلام	ناظم
۶	مولانا محمد حامد فقیہ	نائب ناظم
۷	مولانا محمد صدیق	نائب ناظم
۸	حافظ عبد الواحد	نائب ناظم(۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص۶

جمعیۃ العلماء بمبئی قدیم کا ستائیسواں عظیم الشان اجتماع ۱۸ دسمبر ۱۹۴۵ء زیر صدارت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی منعقد ہوا مولانا محمد ابراہیم بدایونی صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ آپ نے فرمایا۔

ایک ایسے دور ابتلا و آزمائش میں جبکہ کفر اور شرک وارتداد کی طاغوتی طاقتیں مسلمانوں کے مقابلہ میں صف آراء ہیں اور بے دینی اور بد اعتقادی کی تیز و تند آندھیاں اپنے جھونکوں سے معاذ اللہ شمع رسالت کو بجھانا اور دین مقدس کی عمارت واساس کو منہدم کرنا چاہتی ہیں اور منافقین و مرتدین کی مکروہ کوششیں ملت اسلامیہ کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر مشرکین میں مدغم کرنے کے لئے متحدہ قومیت (جسے میں ارتداد سے تعبیر کرتا ہوں) کے پرفریب جال میں پھانس کر شرک وکفر کی آغوش میں لے جانا چاہتی ہے۔ اس لئے مسلمانانِ ہند کا فرض ہے کہ وہ اس سے خبردار رہیں۔

کانگریس جیسی ہندووانہ جماعت جس کا طریقہ زندگی اور اصول کار ہی ملت بیضائے محمدیہ کی تباہی وبربادی ہو اور جس نے گذشتہ ایک صدی سے مسلمانوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کی ہو اور جو درپردہ مسلم قوم کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا چاہتی ہو، ایسی جماعت میں مسلمانوں کو لے جانے کے لئے جو کھیل کھیلے جارہے ہیں، وہ ایسا خطرناک ہے کہ اگر مسلمانانِ ہند حالت موجودہ اس کا شکار ہو گئے تو ہندوستان کی تاریخ سے ان کا نام ونشان مٹ جائے گا۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر ۱۵ تا ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء_ ص ۷

خطبہ صدارت :

صدارتی خطبہ میں مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے دشمنان اسلام، کی للچائی ہوئی نظروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ یکے بعد دیگرے تمام ممالک اسلامیہ کو اپنے قبضہ میں لانا چاہتی ہیں ابھی ایران کا حادثہ دل ودماغ سے فراموش نہ ہوا تھا کہ جاوا کے مسلمانوں پر مظالم شروع ہوئے ۔ اور اب درہ دانیال کی طرف روس کا ہاتھ بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے لیکن دشمنان اسلام کو یاد رکھنا چاہیئے کہ عروج کے بعد زوال لازمی ہے ۔ آج اگر اتحادی آگے بڑھ رہے ہیں تو کل ان کو پیچھے ہٹنا پڑے گا ۔ اور یہ یاد رکھو یہ قدرت کا انتقام ہوگا۔

کانگریس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہ کھلم کھلا ہندوؤں کی ایک جماعت ہے ۔ جو ہندوستان "میں رام راج" کے خواب دیکھ رہی ہے۔ وہ ہندوستان سے انگریزوں کو نکالنا نہیں چاہتی بلکہ انہیں کے تیر و تفنگ کے سایہ میں مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں پر حکومت کرنا چاہتی ہے۔

جمعیت علماء، احرار اور خاکسار تحریکوں پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ آزادی کی خواستگار نہیں بلکہ دشمنان اسلام کی کٹھ پتلی بن کر مسلمانوں کے گلے میں غلامی کا طوق ڈال رہی ہیں۔

سیاست حاضرہ پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ تمدن جدید کا مہلک ترین ہتھیار آئٹم بم دنیا کو سکون اور آشتی نہیں بخش سکتا ہے بلکہ دلی اور دماغی سکون عہد فاروقی کی یاد تازہ کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ سنی کانفرنس انہی مقاصد کے پیش نظر تین سال سے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے اور بحمد اللہ اب وہ بڑے فخر کے ساتھ کہہ سکتی ہے کہ ہندوستان کے چپہ چپہ پر اس کے اضلاعی دفتر قائم ہو چکے ہیں اور اس کی صوبائی شاخ بمبئی میں مفید کام انجام دے رہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کو ''سنی بورڈ'' اور ''سنی کانفرنس'' میں ہمیشہ امتیاز کرنا چاہیئے۔ سنی کانفرنس اہل سنت کی ایک جماعت ہے اور بحمد اللہ سو فیصدی مسلم لیگ کے پروگرام اور مقاصد کی حامی و علمبردار ہے اور اس کے اراکین نے یوپی میں جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، وہ اس بات کی پوری شاہد ہیں۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر بجریہ ۱۵ تا ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۷، ۸

قراردادیں :

سنی کانفرنس بمبئی کے اس شاندار اجلاس میں گیارہ قراردادیں علماء کرام نے پیش کیں، جو باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

۱ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے تجویز پیش کی کہ جب تک مسلمانوں کے خون میں حرکت ہے وہ یہودیوں کے مطالبہ بیت المقدس کو کبھی پورا نہ ہونے دیں گے اور اگر اتحادی اس پر بضد ہوئے تو ہر ممکن قربانی بیت المقدس کے لئے پیش کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ جب جرمنی ختم ہو گیا ہے تو اتحادی یہودیوں کو جرمنی میں کیوں نہیں بساتے؟۔

مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیائے اسلام میں اس وقت تک بے چینی رہے گی جب تک کہ یہودیوں کا یہ انتہائی غیر منصفانہ مطالبہ رہے گا

دیگر قراردادیں :

۲ درہ دانیال ۳ ایران ۴ جاوا
۵ مرکزی انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی
٦ جمعیت علماء دہلی، احرار خاکسار کی نازیبا حرکات
۷ سنی کانفرنس کا صوبائی قیام ۸ تعلیم بالغاں
۹ اعلیٰ حضرت نظام کو سکندر آباد کی واپسی
۱۰ بمبئی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کا قیام
۱۱ حج کے لئے بمبئی سے اجازت سے متعلق پیش ہو کر پاس ہوئیں(۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر بجریہ ۱۵ تا ۲۲ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ/ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۸

سنی کانفرنس چراگاؤں، ضلع جھانسی

۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء قصبہ چراگاؤں ضلع جھانسی میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی نے سنی کانفرنس کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا۔

حسب ذیل قراردادیں حافظ محمد علی امام مسجد نے پیش کیں جو اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

۱ مسلمانان چراگاؤں کا یہ جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے انعقاد پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے علماء اہل سنت کے وجود کو رحمت الٰہی سمجھتا ہے اور علماء دیوبند، خاکسار و غیرہم کو حزب الشیطان سمجھ کر اس سے بیزاری کا اعلان (کرتا ہے۔)

۲ مسلمانان چراگاؤں کا یہ جلسہ مولانا پیر جماعت علی صاحب کو امیر ملت تسلیم کرتے ہوئے ان کے مسلم لیگی اعلان حمایت کی تائید کرتے ہوئے مسلمانان ہند کے لئے واجب العمل سمجھتا ہے۔(۱)

سنی کانفرنس چتوڑ گڑھ میواڑ

۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ / ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء بعد نماز جمعۃ المبارک مولانا ابوالاسرار محمد عبداللہ قادری مراد آبادی کی زیر صدارت چتوڑ گڑھ کے مسلمانوں کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں صدر موصوف نے سنی کانفرنس کی ضرورت و اہمیت کو بیان کیا، مولانا حافظ ______ امام و خطیب مسجد زیری قدیمی محلہ چھیپاں نے ایک قرارداد پیش کی جس کی تائید جناب غلام رسول و جناب بابو جمال الدین نے کی۔

قرارداد میں مولانا حشمت علی خاں سے درخواست کی گئی کہ چونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی شاخیں تمام ہندوستان کے طول و عرض، شرق و غرب میں قائم ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں، جمیع علماء و مشائخ۔ رؤسا اور عوام اہل سنت اس میں شریک ہو رہے ہیں، اس لئے اس نازک وقت میں آپ کا سنی کانفرنس سے علیحدہ رہنا دین و ملت کے لئے مفید نہیں۔ آپ آل انڈیا سنی کانفرنس میں شریک ہو کر اس کی آواز کو موثر بنائیں۔ قرارداد کی نقل مولانا موصوف تک پہنچائی گئی_ اور دیگر نقول اخبارات میں اشاعت کے لئے روانہ ہوئیں۔(۲)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر مجریہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۱۰ مراسلہ نور محمد سوداگر چراگاؤں

(۲) اخبار دبدبہ سکندری رامپور، مجریہ ۹ جنوری ۱۹۴۶ء ص_۵

سنی کانفرنس بمبئی کی تشکیل

محرم الحرام ۱۳۶۵ھ میں امبا باڑی کالا چوکی، بمبئی میں سنی کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی نے پرجوش تقریر میں سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان فرمائے ۔ نیز سنی بورڈ لکھنؤ، جمعیت علماء ہند، دہلی، احرار، خاکسار وغیرہ کانگریسی جماعتوں کی حقیقت کو واضح کر کے سنیوں کو اس سے علیحدہ رہنے کا مشورہ دیا۔

درج ذیل حضرات پر مشتمل ایک جمعیت منتظمہ قائم کی گئی !

۱	سیٹھ محمد یعقوب اشرفی	صدر	۲	جناب رسول بخش	نائب صدر
۳	جناب محمد جمیل	نائب صدر	۴	جناب رسول بخش اشرفی	نائب صدر
۵	جناب دازم پٹیل	نائب صدر	۶	جناب تعلق	نائب صدر
۷	جناب محمد رمضان	ناظم	۸	جناب دین محمد قادری سلامی	نائب ناظم
۹	جناب عبداللہ نیاز بستوی	نائب ناظم	۱۰	تصدق حسین	خازن

علاوہ ازیں درج ذیل حضرات مجلس منتظمہ کے ممبران مقرر ہوئے !

۱	سیٹھ نجف	۲	مولوی نور اللہ امام مسجد
۳	سیٹھ عبدالکریم مکادم	۴	سیٹھ رجب علی
۵	سیٹھ محمد یعقوب دولت	۶	سیٹھ محمد یوسف منیجر ہوٹل
۷	جناب مرزا محمد اشرفی	۸	محمد عمر اشرفی
۹	سید قابل شاہ ہاشمی	۱۰	محمد فرید شاہ(۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری رامپور، مجریہ ۹ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶

سنی کانفرنس چاندوربازار ضلع امراوتی

۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء پکی مسجد چاند وربازار میں نماز جمعہ کے بعد ایک جلسہ سنی کانفرنس ناصر الاسلام مولانا عبدالسلام قادری باندوی کی زیر صدارت منعقد ہوا مولانا موصوف نے سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس پر مسلمانان چاندور نے سنی کانفرنس کا حسن عقیدت سے خیر مقدم کیا۔

جلسہ میں یہ قراردادیں پاس ہوئیں :

۱ مسلمانان چاندور بازار ضلع امراوتی کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر امیر ملت محدث علی پوری نیز ناظم صدر الافاضل صاحب مراد آبادی ودیگر کارکنان پر اعتماد کلی کا اظہار کرتا ہے اور ان کے فرامین پر سر تسلیم خم۔

۲ مسلمانان چاندور کا یہ جلسہ نو کروڑ مسلمانوں کے امیر ملت کے مسلم لیگ کے تائیدی اعلان کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور مسلمانان ہند سے عامل ہونے کی اپیل کرتا ہے۔

درج ذیل اراکین پر مشتمل سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ منتخب ہوئی :

۱	سیٹھ محمد عباس	صدر	۲	عبدالغنی	نائب صدر وخازن
۳	قاضی علی اکبر	ناظم	۴	شیخ منیر	نائب ناظم
۵	شیخ محمود قادری	ممبر	۶	منور خان قادری	ممبر
۷	حسن خان قادری	ممبر	۸	شیخ گلاب	ممبر
۹	رحیم بخش	ممبر	۱۰	عبدالقدیر	ممبر
۱۱	شیخ اسماعیل	ممبر	۱۲	امیر علی	ممبر
۱۳	خیرات علی	ممبر	۱۴	منیر اللہ شاہ	ممبر(۱)

---

(۱)(ا) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۹ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۸

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر، مجریہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۱

سنی کانفرنس انگس ضلع ہگلی، بنگال کا شاندار اجلاس

زیر اہتمام فقیہ حکیم محمد عطاء الرحمان ناظم سنی کانفرنس انگس

۵۔۶ جنوری ۱۹۴۶ء کو سنی کانفرنس انگس کے اجلاس بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوئے ، کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کے کثیر علماء کرام کے علاوہ درج ذیل حضرات علماء کرام نے خطاب فرمایا ۔

۱ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رکن جمعیت منتظمہ آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مصور فطرت مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری ناظم سنی کانفرنس میرٹھ
۴ مولانا غلام معین الدین نعیمی اشرفی منصرم مرکزی دفتر سنی کانفرنس

اہل اسلام نہایت شوق سے جلسہ میں حاضر ہوئے۔ پنڈال نہایت وسیع اور آراستہ تھا بجلی اور گیس کی روشنیوں سے بقع نور بنا ہوا تھا ۔ سامعین آٹھ ہزار کے قریب تھے ۔ بیرونجات سے تشریف لانے والے حضرات کے لئے وافر مقدار میں کھانے کا اہتمام تھا ۔ بے شمار لوگوں نے جماعتوں کی شکل میں کھانا کھایا۔

اختتام جلسہ کے بعد معزز مہمان علمائے کرام مولانا عزیز اللہ علیمی کی دعوت پر کلکتہ روانہ ہو گئے ۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری ، رامپور ، مجریہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۵

سنی کانفرنس ضلع بدایون

۲ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ۔ جنوری ۱۹۴۶ء کو مولانا الحاج شاہ محمد عبد الحامد قادری کے مکان پر شہر بدایون اور مضافات کے سنیوں کا ایک نمائندہ اجلاس ہوا۔ مولانا موصوف اور مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے تبلیغی اور اصلاحی مقاصد پیش کئے۔ حاضرین نے گرم جوشی سے ضلع سنی کانفرنس کے قیام کی تجویز کو قبول کیا۔ حسب ذیل انتخاب بغیر کسی اختلاف کے عمل میں آیا۔

۱	مولانا محمد عبد الحامد قادری	صدر
۲	مولانا حکیم عبد الناصر	نائب صدر
۳	مولانا مفتی محمد ابراہیم سمتی پوری صدر المدرسین شمس العلوم بدایون	ناظم عمومی ۔
۴	مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری	ناظم نشر و اشاعت
۵	مولانا محمد طاہر مدرس شمس العلوم بدایون	نائب ناظم
۶	مولانا نہال الدین بی اے، ایل۔ ایل۔ بی	خازن

مجلس منتظمہ کے ممبران:

۱ مولانا خواجہ نظام الدین قادری

۲ حاجی سعید الدین انصاری

۳ ممتاز حسین قادری جمعیت القریش

۴ مولوی عبد الواحد قادری

۵ مولوی محمد عابد القادری

۶ مولانا محمد خلیل صدر المدرسین مدرسہ قادریہ

۷ مولانا خطیب حمید الدین عباسی

۸ مولانا حاجی عبد الرحیم

۹	حکیم فضل الرحمان فاروقی	۱۰	مولانا عبدالستار قادری عثمانی
۱۱	مولانا مفتی کرم احمد	۱۲	مولانا حاجی عبدالجامع جامی
۱۳	مولوی قاضی غلام سجاد مختار	۱۴	مولوی سید محمد مختار
۱۵	مولوی حکیم ذریع الدین	۱۶	مولوی حافظ ابراہیم بخش
۱۷	مولوی سجود حسین قادری	۱۸	مرزانبی جان بیگ
۱۹	مولوی نوشہ عباسی	۲۰	مولانا ایثار علی شاہ سجادہ نشین
۲۱	مولانا حاجی شاہ اسرار احمد	۲۲	حکیم رئیس احمد سہسوانی
۲۳	جناب اجمیری میاں شیخوپوری	۲۴	قاضی عبدالعلیم گنوری
۲۵	قاضی ایوب حسن بسولی	۲۶	سید رئیس احمد قادر آباد
۲۷	صوفی یعقوب علی خان اوجھیانی	۲۸	پیرزادہ ارشد علی آستانہ سلطان جی
۲۹	پیرجی محمد سعید خان آستانہ حضرت شاہ ولایت		
۳۰	پیرزادہ سید فضل حسین آستانہ سید احمد		
۳۱	مولوی ایوب شاہ قادری	۳۲	ملا عبدالعزیز سکھانو
۳۳	شیخ عبدالوحید سکھانو	۳۴	قاضی یوسف حسن(۱)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری ، رامپور مجریہ ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء _ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر_ مجریہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء_ ص ۱۱

سنی کانفرنس ضلع بدایوں کی اہم تجاویز

اسلامی حکومت کے قیام اور انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت

۱ یہ اجلاس اس امر پر اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ حضرات مشائخین وعلمائے اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام یعنی پاکستان اور مسئلہ انتخاب میں مسلم لیگ کی پرجوش حمایت فرما رہے ہیں اور مشرکین ونصاریٰ کے بالمقابل اسلامی احکام کا نشر وابلاغ فرمانے میں اپنا فریضہ دعوت وحق انجام دے رہے ہیں۔ یہ اجلاس یقین کرتا ہے کہ آنے والے انتخاب میں بھی سابقہ انتخابات کی طرح پورے انہماک کے ساتھ کانگریس کا مقابلہ کریں گے۔

۲ یہ جلسہ صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی ناظم عمومی آل انڈیا سنی کانفرنس وحضرت مولانا علامہ سید محمد صاحب اشرفی محدث کچھوچھوی مدظلہ کی گراں قدر خدمات پر جو وہ سنی کانفرنس کی تشکیل وتوسیع کے سلسلہ میں انجام دے رہے ہیں عمیق جذبات کے ساتھ مبارک باد پیش کرتا ہے اور اس امر سے اتفاق کرتا ہے کہ طبقہ اہل سنت کو ایک لڑی میں منسلک کیا جائے اور علماء ومشائخین کرام اور مدارس وخانقاہوں کی تنظیم کرتے ہوئے تبلیغ واشاعت دین کا عملی کام شروع کیا جائے مدارس اہل سنت کے لئے ایک ایسا مفید ومشترک نصاب جاری کیا جائے جس کے بعد ہمارے طلباء بہترین مدرس کو مفتی، واعظ عالم بن کر مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ میں خدمات انجام دے سکیں۔

۳ چونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی صوبجاتی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ضلع واری شاخوں کا قیام عمل میں آرہا ہے بدایوں جیسے مرکز اہل سنت میں ضلع سنی کانفرنس کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے اور مجلس منتظمہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ حسب ضرورت اپنے حلقہ کو اگر اور زیادہ وسیع کرنا چاہے تو کر سکتی ہے. مجلس انتظامیہ کا کورم گیارہ ہوگا۔

۴ طے پایا کہ ہر دو ناظمان شہر وضلع میں حضرت صدر صاحب کی ہدایت کے مطابق تبلیغ واشاعت دین کا کام شروع کر دیں۔ اور چندہ رکنیت وعطایا کی رقوم کا حساب مرتب فرما کر جناب مولوی نہال الدین صاحب بی اے، ایل ایل بی وکیل خزانچی کی وساطت سے مسلم یونی یونین بنک میں جمع کر کے سنی کانفرنس کا حساب کھول دیں جس کا تمام نظم خزانچی صاحب فرمائیں گے اور حسب ضرورت صدر وناظم کے دستخط ومنظوری سے رقوم برآمد کریں گے۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶، ۷

سنی کانفرنس پوکھیرا ضلع مظفرپور (بہار)

حضرت مولانا سید الزمان نے زیر صدارت مولانا نعیم الدین نعمت فاضل شمسی سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد کیا، جس میں موصوف نے سنی کانفرنس کے دستور اساسی اور اغراض و مقاصد پر بصیرت افروز روشنی ڈالی، سنیوں کو اپنے فرائض سے مطلع کیا۔ حاضرین نے اپنی دلچسپی کا اظہار کیا اور ہر خدمت جالانے کے ذمہ دار بنے۔ حسب ذیل افراد پر مشتمل مجلس منتظمہ منتخب ہوئی۔

۱	مولانا وصی الرحمان	صدر
۲	مولانا مقیم الدین نعمت	نائب صدر
۳	مولانا عبدالعزیز فیض پوری	ناظم
۴	مولانا محمد ایوب حامدی رضوی	نائب ناظم
۵	حکیم محمد رفیق	خازن

علاوہ ازیں گیارہ اصحاب جمیعت منتظمہ کے ممبر منتخب ہوئے۔(۱)

---

(۱) ہفت دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۲۳جنوری۱۹۳۶ء-ص

سنی کانفرنس ضلع جبل پور (سی پی)

۱۲ جنوری ۱۹۴۶ء کو مولانا سید محمد عبدالرب قادری جبل پوری مفتی اعظم سی پی کے دولت کدہ دلیا ہی روڈ جبل پور پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ، جلسہ کا اعلان بذریعہ اشتہار پہلے سے کردیا گیا تھا ، جلسہ گاہ میں بجلی کی روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا ۔ جبل پور کے ہزارہا اہل سنت نے شرکت کی ۔ حسب ذیل علماء کرام خاص طور پر موجود تھے ۔

۱ مولانا مفتی عبدالرشید خان فتح پوری بانی جامعہ عربیہ ناگ پور
۲ مولانا شاہ آل حسن سنبھلی ، شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ناگ پور
۳ مولانا عبدالسلام باندوی ۴ مولانا ابوالمسعود سید عبدالمعبود قادری جبل پوری
۵ مولانا سید عبدالودود جبل پوری ۶ مولانا ابوالحامد عبدالمسعود وجود قادری جبل پوری
۷ مولانا سید محمد مسعود مظہر جبل پوری رکن شعبہ تبلیغ جامعہ عربیہ ناگ پور
۸ مولانا حکیم سید حشمت علی ہمیر پوری
۹ مولانا قاری سید احسن المودود احسن جبل پوری
۱۰ مولانا حکیم سید محمد مقصود غازی جبل پوری
۱۱ مولانا سید نور الاسلام باندوی

حاضرین کے جذبات عمل اور اتحاد اور علماء نے فاروقی دور کا نقشہ پیش کردیا ۔ سنی کانفرنس ضلع جبل پور کی مجلس منتظمہ کے حسب ذیل حضرات منتخب ہوئے :

۱ مولانا زاہد میاں صدر ۲ مولانا ابوالمسعود سید عبدالمعبود قادری نائب صدر
۳ حاجی حیدر ماسٹر نائب صدر ۴ بابو نظیر احمد ناظم
۵ صوفی محمد حسین نائب ناظم ۶ مولانا عبدالودود خازن

علاوہ ازیں ممبران ذیل منتخب ہوئے

۱ مولانا عبدالمسجود وجود قادری ۲ حاجی محمد ابراہیم
۳ ملا عبداللطیف ۴ صوفی کریم بخش ۵ حاجی عبدالجبار(ا)

(ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۳ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶
(ب) ہفت روزہ الفقیہ امر تسر مجریہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۱

سنی کانفرنس زکریا بندر سیوڑی ، بمبئی

مولانا عبد المسعود سید عبد المعبود قادری جبل پوری، رکن آل انڈیا سنی کانفرنس نے سیوڑی میں عاشورہ محرم میں اپنے مواعظ حسنہ میں مسلمانوں کو مسئلہ پاکستان اور انتخاب میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے موقف سے خوب واقف کیا ، مسلم لیگ کی تائید کے لئے تقاریر کیں ۔ آپ کی تحریک سے محرم ۱۳۲۵ھ دسمبر ۱۹۴۵ء میں سیوڑی زکریا بندر بمبئی میں سنی کانفرنس کی شاخ قائم ہوئی ، حسب ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

۱	جناب پٹیل عبد القادر	صدر
۲	جناب ماسٹر محمد علی	نائب صدر
۳	جناب بابو فقیر محمد	ناظم
۴	جناب سیٹھ فیاض علی	خازن
۵	جناب محمد یونس	ممبر
۶	جناب لال محمد	ممبر
۷	جناب محمد حسین	ممبر
۸	جناب محمد اسماعیل	ممبر
۹	جناب معین الدین	ممبر
۱۰	جناب حسین مقدم	ممبر
۱۱	جناب شیخ قمر الدین	ممبر
۱۲	جناب حسن رضا	ممبر
۱۳	جناب شاہ محمد	ممبر(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ، مجریہ ۲۳ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶

سنی کانفرنس ضلع گجرات، پنجاب

۸ جنوری ۱۹۴۶ء کو سنی کانفرنس ضلع گجرات کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت پیر سید ولایت شاہ جماعتی منعقد ہوا، مختلف تقاریر میں علماء نے مسلم لیگ کی حمایت کے بارے میں سنی کانفرنس کے موقف کو بیان کیا اور بعض غلط فہمیوں کی وضاحت کی۔ اس سلسلہ میں چند قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں ۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔

۱ یہ جلسہ اخبار الفقیہ امرتسر کے رویہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ مسلم لیگ اور سنی کانفرنس کے خلاف مخالفانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ گذشتہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں اخبار نے حضرت مولانا مصطفیٰ رضا قادری بریلوی اور حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی کے دو فتوے شائع کئے ہیں، جن میں مسلم لیگ کی مخالفت کا ذکر ہے، اسی طرح اخبار شہباز نے مسلم لیگ کی مخالفت میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی کا فتویٰ شائع کیا ہے۔

اخبار الفقیہ اور شہباز کی کارروائی فرضی ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، ان فتاویٰ کا کوئی وجود نہیں۔

۲ مسلمان اب خواب غفلت سے بیدار ہو چکے ہیں، سنی کانفرنس انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو گی اور پاکستان لے کر رہے گی۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ، مجریہ ۲۳ جنوری ۱۹۴۶ء۔ ص ۲

نوٹ ۔ جناب حکیم سید بہادر شاہ ناظم سنی کانفرنس ضلع گجرات ، پنجاب نے جلسہ کی کارروائی اخبارات کو روانہ کی

سنی کانفرنس منوہر ضلع کوٹہ (ریاست راجپوتانہ)

جنوری ۱۹۴۶ء میں قصبہ منوہر ضلع کوٹہ میں نہایت آب و تاب سے سنی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جلسہ عام میں حسب ذیل عہدیدار بالاتفاق رائے منتخب ہوئے!

۱	قاضی محبوب اللہ	صدر	۲	مولانا بشیر احمد	نائب صدر
۳	جناب محمد اسماعیل	ناظم	۴	منشی صفدر علی	نائب ناظم
۵	سیٹھ محراب علی	خازن		جامع مسجد قصبہ منوہر سنی کانفرنس کا دفتر قائم کیا گیا(۱)	

سنی کانفرنس کوٹہ (ریاست راجپوتانہ)

کوٹہ اسٹیٹ کے مسلمانان اہل سنت نے حسب ذیل عہدیداران سنی کانفرنس منتخب کئے اور عہد کیا کہ ہم کسی طرح الیکشن کے معاملہ میں تمام مسلمانوں سے بغاوت کر کے کانگریس کی حمایت نہ کریں گے، جو حکم مرکزی سنی کانفرنس سے ملے گا، بجالائیں گے اور دین حق کی نصرت و حمایت کریں گے۔

۱	مولانا محمد ادریس خطیب جامع مسجد و قاضی شہر	صدر
۲	حکیم پروفیسر کریم بخش	ناظم(۲)

سنی کانفرنس ریاست بوندی

ضلع ریاست بوندی میں سنی کانفرنس کی تشکیل جلسہ عام میں کی گئی، مندرجہ ذیل اصحاب عہدیدار منتخب ہوئے۔

۱	مولانا عبدالحفیظ پیلی بھیتی مدرس اعلی انگریزی کالج بوندہ	صدر
۲	مولانا حکیم حبیب الرحمان	ناظم(۳)

کثیر اصحاب ممبر بنے

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور، مجریہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶ (ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر مجریہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء ص

(۲) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ ص ۶ (ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱

(۳) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور، مجریہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶ (ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر، مجریہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۱

نوٹ: الفقیہ میں ناظم کا نام حکیم مغیث الدین درج ہے

سنی کانفرنس ضلع وردہا کی تشکیل اور مسلم لیگ کی تائید

۵۔ جنوری ۱۹۴۶ء کو حکیم امیر میاں کے مکان پر سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا، مولانا محمد حسن خاں ندوی خطیب جامع مسجد وردہا اور مولانا سید محمد عبد السلام قادری باندوی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کیے، نیز کانگریس کی تردید اور مسلم لیگ کی تائید پر مدلل تقریریں کیں۔ حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

> مسلمانان وردہا کا یہ جلسہ عام ہزاروں علماء اور مشائخ کی جمعیت عالیہ سنی کانفرنس کو ضروری خیال کرتے ہوئے مسلمانان ہند سے اپیل کرتا ہے کہ سنی کانفرنس نیز اس کے صدر حضرت محدث علی پوری صاحب کے مسلم لیگ کے حمایت کے اعلان کی تائید کرتے ہوئے ان دونوں کو کامیاب بنائیں۔

عہدیداران منتخب کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

۱	مولانا حسن خاں خطیب جامع مسجد وردہا	صدر
۲	جناب حکیم امیر میاں	نائب صدر
۳	جناب حاجی سیٹھ محمد اسمٰعیل	نائب صدر
۴	مولوی عبد الحمید امام مسجد نگینہ	ناظم
۵	جناب سراج الدین پان والے	نائب ناظم
۶	جناب مرزا غفور بیگ فروٹ مرچنٹ	نائب ناظم
۷	حاجی سیٹھ احمد حاجی صالح محمد	خازن

علاوہ ازیں اراکین مجلس منتظمہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱ جناب بابو حبیب محمد

۲ جناب بابو محمد قاسم

۳ جناب سیٹھ عبد اللہ مالک وزیریہ ہوٹل وردہا

۴ جناب منشی شیخ وزیر میاں

۵ جناب پٹیل احمد علی

۶ جناب عبد الحکیم خستہ چشتی نظامی فخری نیازی

۷ جناب شیخ امام

۸ جناب سیٹھ عبد الغنی پہلوان مالک چمن ہوٹل وردہا (ا)

(ا) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء۔ ص ۲ (ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر، مجریہ ۲۱ تا ۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۱

نوٹ: وردہا، آل انڈیا کانگریس کے کرتا دھرتا مسٹر گاندھی کا مسکن ہے۔ گویا کانگریس کے گھر میں بھی سنی کانفرنس کی تشکیل ہوئی۔ اس سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی مقبولیت عامہ کا اندازہ ہو سکتا ہے (فقیر قادری عفی عنہ)

سنی کانفرنس صوبہ سی پی و برار

۲۲ جنوری ۱۹۴۶ء جامعہ عربیہ ناگ پور صوبہ سی پی و برار میں ایک جلسہ زیر صدارت مولانا مفتی عبد الرشید شیخ الجامعہ جامعہ عربیہ منعقد ہوا، سنی کانفرنس کی اہمیت اور افادیت بیان کی گئی ، دستور کے مطابق صوبہ سی پی و برار کے لئے سنی کانفرنس کی جمعیت منتظمہ منتخب ہوئی ۔

۱	مولانا مفتی عبد الرشید	صدر
۲	مولانا شاہ آل حسن جامعہ عربیہ	نائب صدر
۳	مولانا قاری مصلح الدین خطیب جامع مسجد صدر بازار	نائب صدر
۴	مولانا قاری عبد المسجود وجود قادری جبل پوری	ناظم
۵	مولانا غلام کریم شائق	نائب ناظم
۶	مولانا حافظ سید محمد مسعود مظہر جبل پوری	ناظم نشر و اشاعت
۷	جناب میر حسن رضی اشرفی ناگ پوری	خازن

مندرجہ ذیل حضرات رکن منتظمہ منتخب ہوئے !

۱	مولانا حکیم شاہ علیم الدین احمد	جھندواڑہ
۲	مولانا حکیم اعجاز احمد فریدی	خطیب جامع مسجد اجناندگاؤں
۳	مولانا محمد اسلام	صدر مدرس مدرسہ عربیہ امراؤتی برار
۴	مولانا محمد الیاس	صدر مدرس و خطیب دھمتری رائپور
۵	مولانا محمد عبد اللہ خاں	صدر مدرس مدرسہ عربیہ جھندواڑہ
۶	مولانا محمد مبین الدین	صدر مدرس مدرسہ فرقانیہ چاندہ(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری ـ رامپور ـ مجریہ ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء ص موصولات

سنی کانفرنس سہسرام

۱۷ جنوری ۱۹۴۶ء کو مولانا شاہ مصلح الدین احمد کی زیر صدارت سنی کانفرنس سہسرام کا شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ (۱)

سنی کانفرنس سانگور ضلع کوٹہ اسٹیٹ کی تشکیل

مولانا ایم. ٹی. احمد مالاباری سفیر آل انڈیا سنی کانفرنس نے مسلمانان سانگور کو جمع کر کے سنی کانفرنس کی اہمیت وضرورت اور اس کے مقاصد بیان کئے لور کانگریس کی مسلم کش پالیسی کا اظہار کیا اور تنظیم اہل سنت کی خوبیاں بیان فرمائیں، مسلمانان سانگور نے سنی کانفرنس کا خیر مقدم کیا اور حسب ذیل افراد عہدیدار مقرر ہوئے۔

۱	قاضی محمد یٰسین		صدر
۲_	مولانا محمد یحییٰ	صدر مدرس مدرسہ سانگور	ناظم(۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء ص ۸
(۲) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۱

سنی کانفرنس قصبہ مئو ناتھ بھنجن

۲۲ دسمبر ۱۹۴۵ء کو قصبہ مئو ناتھ بھنجن میں مولانا مفتی محمد ثناء اللہ اعظمی کے مکان پر سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا ، جس میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔ سنی کانفرنس کی جمعیت منتظمہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا!

۱	مولانا پیر محمد یعقوب قادری سرپرست مدرسہ بحر العلوم	صدر
۲	مولانا محمد عمر قادری نائب ناظم مدرسہ بحر العلوم	نائب صدر
۳	قاری نظام الدین احمد قادری مجددی صدر مدرس مدرسہ بحر العلوم	ناظم اعلیٰ
۴	جناب منشی محمد مصطفیٰ رضوی	نائب ناظم
۵	جناب عبد الرشید	خازن

درج ذیل ممبران مقرر ہوئے !

۱ حافظ محمد عصمت اللہ ناظم مدرسہ بحر العلوم
۲ حاجی اشرف اللہ
۳ سیٹھ محمد ظہور
۴ عبد الرؤف
۵ قاضی رحمت اللہ
۶ محمد ثناء اللہ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء ص ۱۱

سنی کانفرنس اورئی

عظیم الشان جلسہ عید میلاد النبی ﷺ اور سنی کانفرنس کی تشکیل

۱۵، ۱۶، ۱۷ فروری ۱۹۴۶ء کو شہر اورئی میں شاندار اجلاس منعقد ہوئے۔ اجلاس کی صدارت جناب عبد اللطیف وکیل صدر مسلم لیگ اورئی نے کی۔ ان اجلاس میں ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبد السلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس مولانا قاری سید محمد عبد المعبود قادری جبل پوری رکن خاص آل انڈیا سنی کانفرنس اور مولانا الطاف حسین نے خطاب کیا، مقررین نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور اہمیت کو بیان کیا۔

حسب ذیل حضرات پر مجلس منتظمہ منتخب ہوئی:

۱	جناب عبد اللطیف ایڈووکیٹ	صدر
۲	جناب مولا بخش	نائب صدر
۳	جناب اللہ رکھا صراف	ناظم
۴	جناب عزیز احمد عرف بابو	نائب ناظم
۵	جناب حفیظ الرحمن سوداگر مہتمم جلسہ عید میلاد النبی ﷺ	خازن

ممبران:

۱ جناب علاؤ الدین

۲ جناب حکیم ٹھیکہ دار

۳ جناب نور محمد سوداگر

۴ جناب نور محمد مدرس

۵ جناب عبد الرحمن سوداگر

۶ جناب منظور احمد سوداگر

۷ جناب خلیفہ علی حسین

۸ جناب مولانا الطاف حسین مبلغ ضلع سنی کانفرنس (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء ص ۸

سنی کانفرنس لورئی، جلسہ عام

۱۸ فروری ۱۹۴۶ء کو مولانا عبدالمعبود قادری جبل پوری نے ایک جلسہ عام میں سنی کانفرنس میں شمولیت کے لئے مسلمانان شہر لورئی سے تاکید فرمائی اور درج ذیل قرار داد منظور ہوئی۔

۱ مسلمانان لورئی کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس کے انعقاد کو مسلمانان ہند کے لئے بہبودی و فلاح دارین کا باعث سمجھتا ہے اور اس کے ناظم حضرت جناب صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب، نیز صدر حضرت اقدس جناب امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ اور صدر مجلس استقبالیہ حضرت جناب محدث قبلہ کچھوچھوی کے اقدام کو بنظر استحسان دیکھتا اور مسلمانان ہند سے پر زور اپیل کرتا ہے کہ اس کانفرنس کو کامیاب بنائے

محرک: مولانا عبدالمعبود جبل پوری　　　موئید: عزیز احمد عرف ببلو (۲)

سنی کانفرنس بھاگل پور ڈویژن

۲۸، ۲۹ صفر المظفر و یکم ربیع النور ۱۳۶۵ھ / ۲، ۳، ۴ مارچ ۱۹۴۶ء بروز ہفتہ، اتوار، پیر سنی کانفرنس بھاگل پور کے شاندار اجلاس ہوئے۔ دن کے اجلاس جامع مسجد مجر پور اور محلہ مجاہد پور میں ہوئے۔ رات کے اجلاس نواب امیر حسن مرحوم کے وسیع احاطہ محلہ قاضی ولی چک میں ہوئے، شہر اور دیہات کے کثیر لوگ بڑے جوش کے ساتھ شریک ہوئے۔ حاضرین کی کثرت سے محسوس ہوا کہ جلسہ کے وسیع انتظامات بھی کم رہے۔ مولانا محمد حبیب اللہ مدرس جامعہ نعیمیہ مراد آباد، مولانا غلام محمد ناظم شہر بھاگل پور سنی کانفرنس، مولانا شمس الضحیٰ صدر شہر سنی کانفرنس، مولانا قاری منیر الدین نے خطاب کیا۔ صدارت کا خطبہ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے دیا جناب عبدالسمیع رئیس فتح پور اور جناب محمد شفیع رئیس ابراہیم پور اور دیگر معززین علاقہ اپنی مصروفیات کو ترک کر کے جلسہ گاہ میں حاضر رہے۔

حاضرین نے علماء و مشائخ کے بیانات بڑی دلچسپی سے سماعت فرمائے سنی کانفرنس سے اپنی وابستگی کو مزید مستحکم بنانے کا عہد کیا اور بالاتفاق طے ہوا کہ سنی کانفرنس ہی ہر درد کی دوا ہے۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء ص ۸

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء ص ۷، ۸

شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس الہ آباد کا قیام

۱۷ فروری ۱۹۴۶ء کو دائرہ شاہ محمد، الہ آباد میں بسلسلہ قیام تبلیغ سنی کانفرنس زیر صدارت مولانا سید محمد مسعود مظہر جبل پوری ناظم نشر واشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی پی ودرار ایک جلسہ عام منعقد ہوا، اجلاس میں مولانا موصوف نے سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد اور شعبہ تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت بیان کی مولانا سید حشمت علی نے اس تجویز کی تائید کی۔ اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

۱	مولانا مشتاق احمد مدرس مدرسہ مصباح العلوم الہ آباد	صدر
۲	مولانا عبدالباقی نبیرہ حضرت مولانا عبدالکافی	نائب صدر
۳	مولانا حکیم سید حشمت علی خطیب جامع مسجد رسول پور	ناظم
۴	مولانا حافظ نعمت اللہ خطیب جامع مسجد نخاس کہنہ	نائب ناظم
۵	مولانا سیف اللہ چشتی	ناظم نشر واشاعت
۶	مولانا حافظ محمد بقا	خازن

بعد ازاں مولانا سید حشمت علی کی ایک قرارداد باتفاق رائے منظور کی گئی،

شعبہ تبلیغ الہ آباد کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ برطانیہ کے اس فیصلہ کو، جو فدائے حریت کپتان عبدالرشید کے حق میں غیر منصفانہ سات سال قید بامشقت کے سلسلہ میں صادر ہوا ہے، بنظر نفرت دیکھتا ہے اور برٹش (گورنمنٹ) کو کھلے طور پر آگاہ کرتا ہے کہ اگر اس نے موجودہ طرز عمل کو نہ بدلا تو آئندہ مسلمانوں کے ہنگامہ خیز اقدام کی تمام تر ذمہ داری حکومت کے سر ہوگی(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء ص ۸

سنی کانفرنس ایڈاپلی (ٹرانکور)

۸ فروری ۱۹۴۶ء کو ایڈاپلی میں مولانا ایم ۔ ٹی ۔ ای احمد نعیمی مالاباری کی مساعی جمیلہ اور یہاں کے علماء کرام کے تعاون سے سنی کانفرنس کی شاخ منتخب ہوئی ۔(۱)

سنی کانفرنس چمبڑ تحصیل ٹنڈوالہ یار کی تشکیل

۱۱ فروری ۱۹۴۶ء کو مولانا فدا حسین شاہ کی صدارت میں چمبڑ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی ۔ شاہ صاحب موصوف کے علاوہ دیگر علماء کرام نے خطابات کئے ۔ جلسہ میں سنی کانفرنس کی تشکیل کی گئی ۔

۱	مولانا احمد ہاشانی	صدر	۲	مولانا علی محمد پیانی	نائب صدر
۳	جناب محمد یوسف ہاشانی	ناظم	۴	حاجی غلام حیدر شیرانی	خازن (۲)

سنی کانفرنس پھپھوند ضلع اٹاوہ کا قیام

۱۷ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ / ۲۱ جنوری ۱۹۴۶ء کو قصبہ پھپھوند ضلع اٹاوہ میں سنی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا ۔ حسب ذیل عہدیداران تجویز کئے گئے ۔

۱	مولانا سید اعزاز حسین	صدر	۲	جناب عثمان احمد خاں نمبردار	نائب صدر
۳	جناب حکیم بدر العباد	ناظم	۴	سیٹھ عبد اللطیف	نائب ناظم
۵	مولوی امیر حسین	خازن			

اراکین جمعیت منتظمہ :

۱ جناب مقبول الٰہی
۲ جناب ڈاکٹر اشفاق حسین قیصری
۳ جناب سفیر خاں
۴ جناب لیاقت حسین
۵ جناب حسن خاں (۳)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء ص ۹

(۲) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر مجریہ ۷ تا ۱۴ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء ص ۹

سنی کانفرنس الہ آباد کا شاندار اجتماع

اور عید میلاد النبی ﷺ کا جلسہ و جلوس

حسب اطلاع مولانا عبد الحی رکن سنی کانفرنس الہ آباد ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴ فروری ۱۹۴۶ء عید میلاد النبی ﷺ کا عظیم الشان چار روزہ اجتماع دائرہ ملا محمدی شاہ محلّہ کوھن ٹولہ الہ آباد میں منعقد ہوا، علماء و مشائخ نے مواعظ حسنہ سے مستفید کیا۔ جلسہ گاہ کا انتظام قابل دید تھا، میلاد النبی ﷺ کے جلسہ میں علمائے کرام نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ نیز آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے منعقد ہونے والے فقید المثال اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ حاضرین نے بصد احترام لبیک کہا، حسب ذیل علماء کرام نے اس اجلاس میں خطاب کیا۔

۱ خطیب الہند مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر مجلس استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبد السلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا قاضی احسان الحق مفتی بہرائچ
۴ مولانا عبد الحمید مدرس مدرسہ حمیدیہ رضویہ بنارس
۵ مولانا محمد سلیمان اشرفی مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور
۶ مولانا محمد محبوب اشرفی مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور
۷ مولانا فضل الصمد پیلی بھیتی
۸ مولانا محمد اسلم سنبھلی
۹ مولانا محمد مظفر حسین اشرفی کچھوچھوی
۱۰ مولانا مظہر قادری جبل پوری(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء ص ۱۰

شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس صوبہ سی پی وبرار کی تبلیغی مساعی

سنی کانفرنس صوبہ سی پی وبرار کے ناظم حضرت مولانا عبدالمسعود وجود قادری جبل پوری امیر شعبہ تبلیغ ۲۱ فروری ۱۹۴۶ء سے درج ذیل قصبات کے دورہ پر روانہ ہوئے ۔

ڈونگر گڑھ

راج نانڈگاؤں

ورگ

☆ رائے پور

☆ دھمتری

☆ بھاٹاپارا

☆ بلاسپور

☆ اکلترا

☆ جانپا

☆ سکتی

☆ کھرسیاں

☆ رائے گڑھ

☆ جھارسوگوڈا

مولانا قاری سید محمد محسن نے قصبہ جات ودیہات ضلع بالاگھاٹ وچھند واڑہ کا دورہ کیا۔

مولانا شاہ عبدالصمد نے ضلع رانچی کے قصبات کا تبلیغی دورہ کیا۔

اہل اسلام نے اصلاحی تقریروں سے بھرپور فوائد حاصل کئے۔ [1]

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۵

سنی کانفرنس قصبہ ایرایاں ضلع فتحپور ہسوہ کا قیام

۲۱ربیع النور ۱۳۶۵ھ ر ۲۳فروری ۱۹۴۶ء کو قصبہ ایرایاں ضلع فتح پور ہسوہ میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا ۔ مولانا سید عبدالمعبود قادری جبل پوری نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت پر بصیرت افروز تقریر کی ۔ جناب محمد عبدالواسع خاں قادری کی درج ذیل تجویز اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

> مسلمانان قصبہ ایرایاں ضلع فتح پور ہسوہ کا یہ جلسہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے انعقاد کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور بطیب خاطر اس کا خیر مقدم کرتا ہے اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر حضرت مولانا پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ حضرت صدر الافاضل استاذالعلماء جناب مولانا حافظ مولوی مفتی حاجی حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم مراد آبادی و دیگر حضرات علمائے اہل سنت و جماعت کے وجود کو رحمت الٰہی سمجھتا ہے اور جمیع مسلمانان ہند سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اعانت اور تائید کی پر زور اپیل کرتا ہے۔

قصبہ ایرایاں کی سنی کانفرنس کے درج ذیل ارکین پر مشتمل جمعیت منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا ۔

۱	حکیم سید محمد اسحاق عرف نواب میاں	صدر
۲	سید شاہ مظہر الحسن	نائب صدر
۳	صادق حسین	نائب صدر
۴	امین سید اسرار علی (پنشنر)	ناظم
۵	حکیم سید بدر علی	نائب ناظم
۶	سید زوار حسین	نائب ناظم
۷	ماسٹر سید محمد طیب علی	خازن

علاوہ ازیں دس مزید ممبران مقرر ہوئے (۱)

---

[1] ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۱مارچ ۱۹۴۶ء ص ۵

سنی کانفرنس دھمتری ضلع ناگ پور (سی۔پی)

۲۶ فروری ۱۹۴۶ء کو جامع مسجد حنفیہ دھمتری میں زیر صدارت مولانا حکیم پیر محمد الیاس علی مسعودی خطیب جامع مسجد، سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔

مولانا موصوف نے نئی نئی بے دینیوں اور گمراہیوں کا ذکر کرتے ہوئے سنی کانفرنس کی ضرورت بیان فرمائی، آپ کی تقریر سے اہل سنت نے گرمجوشی سے سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی تشکیل میں حصہ لیا۔ حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

۱	مولانا قاری سعید الدین احمد خطیب و امام	صدر
۲	جناب منشی محمد ہاشم منیب جمال نور محمد	نائب صدر
۳	جناب سید غلام جیلانی ٹھیکیدار	ناظم
۴	جناب حافظ سید سعادت علی	نائب ناظم
۵	جناب عثمان عبداللہ جنرل مرچنٹ	خازن

ممبران خصوصی :

۱ جناب سید محبوب علی

۲ جناب بابو حسین خاں

۳ جناب عبداللہ خاں

۴ جناب منشی عجائب خاں

۵ جناب خلیل احمد فروٹ مرچنٹ

۶ جناب سیٹھ حبیب احمد سائکل والے

۷ جناب محمد غوث سائیکل مرچنٹ

۸ جناب حسین بھائی آئل مرچنٹ

۹ جناب رحیم بخش آئل مرچنٹ

۱۰ جناب سیٹھ عبدالحبیب آئل مرچنٹ

۱۱ جناب سیٹھ رسول محمد چوڑی مرچنٹ

۱۲ جناب سیٹھ عبدالرحیم چوڑی مرچنٹ(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۵

شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس الہ آباد کا جلسہ عام

۲۶ فروری ۱۹۴۶ء سنی کانفرنس کے شعبہ تبلیغ کی طرف سے مولانا سید سیف اللہ ناظم نشر واشاعت سنی کانفرنس موضع لال کرتی ضلع الہ آباد نے ایک جلسہ عام سے خطاب کیا محفل کو خوب سجایا گیا۔ چونکہ یہاں فوجی چھاؤنی ہے اس لئے فوجی بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے، مولانا موصوف نے اصلاح عقائد واعمال، سیرت نبوی اور مذہب اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں۔ صلوٰۃ و سلام پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ حاضرین پر تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ (۱)

سنی کانفرنس ضلع جالوں کی تشکیل

آل انڈیا سنی کانفرنس رحمت باری ہے

آل انڈیا مسلم لیگ کا اعتراف

۱۹ فروری ۱۹۴۶ء کو جالون میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں

۱ مولانا سید عبدالمعبود قادری جبل پوری رکن آل انڈیا سنی کانفرنس

۲ مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی قادری ناظم شعبہ تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس

۳ مولانا عبداللطیف نے خطاب کیا۔

مقررین نے سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور کانگریسی سازشوں کا پردہ چاک کیا۔ کانگرسی مفادات کی حامی سنی بورڈ لکھنئو کی چالوں سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ نیز بتایا گیا کہ سنی کانفرنس کی برکتوں سے مسلم لیگ مرکزی اسمبلی کے موقع پر کامیاب ہوئی اور آئندہ بھی کامیاب ہوگی۔ درج ذیل قرارداد کو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور بجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۵
مراسلہ: حکیم سید حشمت علی ناظم شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس الہ آباد

جالوں کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس کو آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے رحمتِ باری سمجھتا ہے اور مسلمانانِ ہند سے پر زور الفاظ میں اپیل کرتا ہے کہ سنی کانفرنس اور مسلم لیگ کو کامیاب بنائیں ۔

حسب ذیل مجلس منتظمہ منتخب ہوئی :

۱	جناب برکت اللہ متولی جامع مسجد	صدر
۲	جناب حافظ سلیمان خاں سوداگر	نائب صدر
۳	جناب محمد اسمٰعیل	نائب صدر
۴	جناب منشی رسول خاں مدرس مدرسہ	ناظم
۵	جناب حافظ محمد موسیٰ سوداگر	نائب ناظم
۶	جناب محمد عیسیٰ سوداگر	خازن

ممبران :

۱ جناب محمد عابد سوداگر
۲ جناب عبدالحلیم
۳ جناب محمد زاہد سوداگر
۴ جناب رضا محمد
۵ جناب بابو خاں
۶ جناب محمد شفیع
۷ جناب شیخ عیدو
۸ جناب نتھو
۹ جناب عبدالسلام(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۶

سنی کانفرنس پالی

مولانا غلام محی الدین ہنر نائب صدر سنی کانفرنس پالی اور مولانا محمد اشفاق حسین اجملی نعیمی ناظم سنی کانفرنس پالی کی اطلاع کے مطابق فروری ۱۹۴۶ء میں مسلمانان پالی کی دعوت پر پالی میں سنی کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مفتی محمد اجمل نعیمی نے عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی۔ نیز سنی کانفرنس کی اہمیت و ضرورت کو بیان فرمایا۔ مجلس منتظمہ کے حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے۔

۱	جناب عثمان غنی	صدر
۲	مولانا غلام محی الدین ہنر	نائب صدر
۳	جناب عبد الغنی	نائب صدر
۴	جناب مولوی عبد اللہ	نائب صدر
۵	جناب مظفر علی	نائب صدر
۶	جناب مولانا محمد اشفاق حسین نعیمی	ناظم
۷	جناب نور محمد عرف عاصی	نائب ناظم
۸	جناب محمد اسمٰعیل ولد عبد الکریم فناجی ماناجی والے	خازن

ممبران خصوصی و شوریٰ

۱ جناب عثمان غنی فروٹ مرچنٹ

۲ جناب الٰہی بخش

۳ جناب کریم جی

۴ جناب احمد جی

۵ جناب اصغر علی

۶ جناب لیاقت حسین

۷ جناب تراب علی

۸ جناب عبد الغفور خراوی

۹ جناب رحیم بخش

پالی میں مدرسہ اہل سنت المعروف بہ محافظ العلوم زیر سرپرستی صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی قائم کیا گیا۔ مدرسہ کے اراکین کا انتخاب بھی ہوا۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۶

سنی کانفرنس قصبہ کلپاڑہ ضلع ہمیر پور

۲۶ فروری ۱۹۴۶ء کو ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی قادری ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس نے کلپاڑہ میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد ایک جلسہ عام میں بیان فرمائے۔ کانگریس اور کانگریسی مولویوں کا رد بلیغ فرمایا۔ مجلس منتظمہ کی تشکیل کی گئی ۔(۱)

سنی کانفرنس پنواڑی ضلع ہمیر پور

فروری ۱۹۴۶ء میں قصبہ پنواڑی میں ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ احرار۔ خاکسار جمعیت علماء ہند اور علمائے دیوبند ، سنی بورڈ لکھنئو وغیرہ کا کامل رد فرمایا ۔ درج ذیل قرارداد بڑے جوش سے منظور کی گئی۔

> مسلمانان پنواڑی کا یہ جلسۂ عام آل انڈیا سنی کانفرنس کے علمائے ربانی کا وجود مسلم لیگ کے لئے رحمت باری سمجھتا ہے اور مسلمانان ہند سے سنی کانفرنس و مسلم لیگ کے کامیاب بنانے کی اور کانگریس سے اجتناب کی پرزور اپیل کرتا ہے ۔

مجلس منتظمہ کے لئے اشراف پنواڑی کا انتخاب عمل میں لایا گیا(۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۶

(۲) ایضاً ۔ص ۶

نوٹ: مجلس منتظمہ کے اسماء گرامی معلوم نہ ہو سکے ۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

سنی کانفرنس مہگا واں ضلع بھاگل پور

مولانا محمد شعیب ناظم سنی کانفرنس مہگا واں ضلع بھاگل پور کی اطلاع کے مطابق ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء کو سنی کانفرنس کا ایک اجلاس مہگا واں میں ہوا۔ صدارت کے فرائض مولانا محمد عبد الغفور صدیقی صدر سنی کانفرنس علاقہ تھانہ عمر پور نے ادا کئے۔

مولانا قاری محمد منیر الدین انصاری نائب ناظم سنی کانفرنس تھانہ عمر پور اور مولانا فدا حسین صدیقی چشتی نے خصوصی طور پر شرکت کی، علمائے کرام نے تنظیم کی ضرورت اور جمعیت عالیہ اسلامیہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ چند قراردادیں بھی منظور ہوئیں۔ مجلس منتظمہ کے اراکین کا انتخاب ہوا۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۳

نوٹ: مجلس منتظمہ کے اسماء گرامی دستیاب نہ ہو سکے (فقیر قادری عفی عنہ)

سنی کانفرنس ضلع باندا

حسب اطلاع محمد بشیر الزمان خاں بقائی ناظم سنی کانفرنس باندا سنی کانفرنس کا ایک جلسہ ۶ مارچ ۱۹۴۶ء رحیم بخش سوداگر چوڑی کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام باندوی قادری نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے، حاضرین نے سنی کانفرنس کی تائید کی، حسب ذیل مجلس منتظمہ کا انعقاد ہوا۔

۱	مولانا سید محمد عبدالسلام قادری	صدر
۲	مولانا حافظ سعید الدین چشتی صابری	نائب صدر
۳	مولانا حکیم جلیل احمد رحمانی	نائب صدر
۴	مولانا محمد بشیر الزماں خاں چشتی بقائی	ناظم
۵	جناب رحیم بخش سوداگر چوڑی	نائب ناظم
۶	جناب حافظ حبیب بخش واچ میکر	ناظم نشر و اشاعت
۷	جناب ولی محمد سوداگر پارچہ	خازن

ممبران مجلس حسب ذیل مقرر ہوئے!

۱ جناب ظہور محمد شاہ سوداگر تمباکو
۲ جناب پیر بخش
۳ جناب منشی ظہور احمد خاں
۴ جناب غلام قادر
۵ جناب قطب الدین چشتی صابری
۶ جناب محمد علی عطر فروش
۷ جناب منشی فیض بخش صفوی احسانی
۸ جناب عبدالعزیز ٹیلر ماسٹر
۹ جناب مقبول احمد قادری
۱۰ جناب محمد موسیٰ ٹھیکہ دار لاہوری
۱۱ جناب محمد ایوب لاہوری
۱۲ جناب منگل خاں سوداگر
۱۳ جناب منشی کرم الٰہی چشتی
۱۴ جناب عزیز اللہ سوداگر
۱۵ جناب چودھری رسول بخش سوداگر(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۵

سنی کانفرنس پھپھوند کا اہم اجلاس

جناب مولانا اعزاز حسین ناظم سنی کانفرنس پھپھوند نے ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء کو پھپھوند میں سنی کانفرنس کے ایک اہم اجلاس کی کارروائی اخبارات میں اشاعت کے لئے ارسال کی ، اس اطلاع کے مطابق اس اجلاس میں جو اکابر علمائے اہل سنت شامل ہوئے وہ یہ ہیں ۔

۱ حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی رضوی اعظمی
۳ مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشرواشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۴ مولانا شاہ مصباح الحسن سجادہ نشین

خطبہ استقبالیہ مولانا مصباح الحسن نے پڑھا جو بے حد پسند کیا گیا

محدث کچھوچھوی اور صدر الافاضل نے اپنی فاضلانہ تقریروں میں مسلمانوں کو بتایا وہ احکام اسلام کی پابندی کرتے ہوئے پاکستان کے حصول کی کوشش کریں ۔ اور اپنے اندر اسلام کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں ، اگر مسلمان دین متین کا جذبہ پیدا کر کے متحرک ہو گئے تو مستقبل قریب میں پاکستان کا مل جانا دشوار نہیں (۱)

حضرت صدر الشریعہ نے اہل سنت کی تنظیم اور اتحاد و اتفاق پر تقریر فرمائی ۔

مولانا عبد الحامد قادری بدایونی نے کپتان عبد الرشید کی رہائی کا ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے فرمایا : ۔

حکومت نے کپتان عبد الرشید کی سزایابی کے معاملہ میں جو ناعاقبت اندیشانہ طریقہ اختیار کیا ہے وہ مسلمانان ہند میں ہیجان عظیم پیدا کر رہا ہے اور عام و خاص طور پر ہر مسلمان اپنے ایک خادم بھائی کی اعانت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے ، میں مسلمانوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے قائد کے احکام کا انتظار

کریں، کیونکہ انتخابات کی مہم کا کام ہنوز سر پر ہے۔ اسے کامیاب بنانا سب سے مقدم ہے۔(۲)

محدث کچھوچھوی نے اپنے صدارتی خطبہ میں پاکستان کے بارے میں قوی دلائل دیئے کانگریس اور ان کے کارندوں پر کڑی تنقید کی، آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ حلقہ جات میں کانگریس کو ہزیمت دینے کی ہر ممکن سعی کریں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس اور اس کے تمام کارکنان اپنی تمام تر کوششیں حلقہ جات انتخابات میں کانگریس کی مخالفت میں صرف کر رہے ہیں(۳)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۶
(۲) ایضاً ص ۶ (۳) ایضاً ص ۴

سنی کانفرنس قصبہ مودھا کی تشکیل

۲۰ فروری ۱۹۴۶ء قصبہ مودہا میں سنی کانفرنس کا ایک اجلاس زیر صدارت ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوا ، مولانا موصوف نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو احسن طریقہ سے بیان فرمایا ۔ آپ کے بیان کے نتیجہ میں یہاں مجلس منتظمہ قائم ہوئی ۔ اراکین حسب ذیل ہیں ۔

۱	مولانا عبداللہ	صدر
۲	جناب منظور احمد سابق چیرمین ایجوکیشن ورئیس مودہا	نائب صدر
۳	جناب محمد سلیم آنریری مجسٹریٹ	ناظم
۴	جناب جمیل احمد چیرمین ٹاؤن ایریا	نائب ناظم
۵	جناب محمد یونس رئیس	خازن

ممبران :

۱ جناب الطاف حسین قادری رئیس
۲ جناب عبداللہ رئیس
۳ جناب پیر محمد رئیس
۴ جناب عبدالرزاق رئیس
۵ جناب سراج الدین بورا قادری
۶ جناب عبدالحمید
۷ جناب عبدالواحد گدائی
۸ جناب نزیر احمد صوبہ دار
۹ جناب جان عالم موٹر والے
۱۰ جناب مولوی حکیم الدین قادری

حسب ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

مسلمانان مودہا کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس کے علمائے ربانی کے اقدام کو بنظر استحسان دیکھتا ہے جو سیاسی تنظیم مسلم لیگ، نیز مذہبی کے حامی ہو کر میدان عمل میں آئے ہیں اور احرار و خاکسار و الجمعیت دہلی، سنی بورڈ لکھنئو کو نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے جو مذہبا و سیاستا مسلمانان ہند میں تفریق کا باعث ہوئے ہیں۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۶

سنی کانفرنس اٹاوہ کا تبلیغی اجلاس

گیارہویں شریف اور مسئلہ پاکستان

۱۱۔ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ/ ۱۵۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو مسلمانان اٹاوہ نے گیارہوں شریف کے سلسلہ میں شاندار جلسہ کا اہتمام کیا۔ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے فضائل مصطفوی اور محامد غوثیہ بیان کئے۔ اپنے حقائق سے لبریز وعظ میں پاکستان کی اہمیت اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقاصد عظمٰی پر روشنی ڈالی۔ (۱)

سنی کانفرنس خانقاہ سربیلہ کا انعقاد

۱۱۔ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ/ ۱۵۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو خانقاہ سربیلہ میں سنی کانفرنس کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں

۱۔ مولانا مفتی سید محمد ابراہیم فریدی سمستی پوری صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم بدایوں

۲۔ مولانا مفتی محمد دانش علی فریدی صدر مدرس مدرسہ فیض عام شاہجہاں پور نے شرکت کی۔

جلسہ کی صدارت صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ گھوڑ دوڑ نے کی۔ مولانا مفتی محمد دانش علی فریدی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ سنی کانفرنس کا ایک جلوس خانقاہ سے اٹھا۔ اللہ اکبر، یارسول اللہ، مفتی اعظم زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا کئی میل طے کر کے خانقاہ پر ختم ہوا۔

مجلس منتظمہ کے صدر حکیم عبدالرزاق منتخب ہوئے۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

نوٹ: مجلس منتظمہ کے دیگر اراکین کے اسمائے گرامی دستیاب نہ ہو سکے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

سنی کانفرنس فتح پور ہسوا (ضلع بدایوں) کے تبلیغی اجلاس

مارچ ۱۹۴۶ء میں فتح پور ہسوا سنی کانفرنس کے شعبہ تبلیغ کے زیر اہتمام ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی نے بیس یوم تک مختلف اجلاس سے خطاب کیا۔ مولانا کی تقاریر سے سنیوں میں احساس تنظیم اور آل انڈیا سنی کانفرنس سے وابستگی کا جذبہ پیدا ہوا ۔(۱)

سنی کانفرنس قصبہ شیش گڑھ ، ضلع بریلی

۲۱ ، ۲۲۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو خانقاہ سجادیہ شیش گڑھ ضلع بریلی میں سید سجاد حسین اشرفی کا عرس منعقد ہوا۔ عرس کا اہتمام مولانا سید ارشاد حسین اشرفی نعیمی نے کیا۔
عرس مبارک کے موقعہ پر شیش گڑھ میں سنی کانفرنس کی تبلیغ کی گئی۔ نیز مجلس منتظمہ کی تشکیل کی گئی ۔(۲)

---

۱ ہفت روزہ دبدبہ سکندری ، رامپور۔ مجریہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

۲۔ ایضاً مجریہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

سنی کانفرنس الہ آباد

۲۵ مارچ ۱۹۴۶ء کو یو۔ پی کے مرکزی مقام الہ آباد شہر میں مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی نے سنی کانفرنس کے ایک جلسہ سے خطاب کیا۔ آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان فرمائے ۔ جلسہ کی صدارت مولانا قاضی خوب اللہ شاہ نے کی۔

مجلس منتظمہ کی تشکیل کی گئی ۔

۱	مولانا نظام الدین بلیاوی ناظم تعلیمات صدر مدرس مدرسہ سبحانیہ الہ آباد	صدر
۲	مولانا محمد نعیم الدین مدرس۔ مدرسہ سبحانیہ	نائب صدر
۳	مولانا عبدالقدوس مدرس مدرسہ سبحانیہ	نائب صدر
۴	مولانا الحاج ـــــــ ناظم دریاباد	ناظم
۵	مولانا قاری محمد عبدالرب مدرس مدرسہ مدینۃ العلم دریاباد	نائب ناظم
۶	مولانا حکیم احسن مدرس مدرسہ مصباح العلوم الہ آباد	نائب ناظم
۷	مولانا حکیم محمد یونس نظامی صدر جلوس عید میلاد النبی	ناظم نشر واشاعت
۸	جناب قاری رجب علی مدرس مدرسہ مصباح العلوم	خازن
۹	مولانا مفتی فہیم اللہ	سرپرست
۱۰	مولانا حکیم محمد احسن ممبر مدرسہ سبحانیہ کمیٹی الہ آباد	سرپرست
۱۱	مولانا خوب اللہ	سرپرست

علاوہ ازیں ممبران خصوصی کا تقرر ہوا(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری ، رامپور مجریہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

سنی کانفرنس سہسرام صوبہ بہار کا خصوصی اجلاس

"ہم پاکستان سے کم کوئی چیز قبول نہیں کر سکتے"

سنی کانفرنس سہسرام نے ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو زیر صدارت مولانا صلیح الدین احمد جنرل سیکرٹری سنی کانفرنس ایک جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی۔

سنی کانفرنس کا یہ جلسہ مولانا نجم الدین صدر مدرس مدرسہ خانقاہ عالیہ سہسرام کے مکان پر ہوا۔

مولانا سید خیر الدین احمد نے بیان کیا کہ یہ قرارداد بذریعہ تار برقی وزارتی وفد دہلی کو روانہ کی گئی۔ قرارداد یہ ہے۔

> آل انڈیا سنی کانفرنس کی شاخ واقع سہسرام نہایت پرزور الفاظ میں ظاہر کرتی ہے کہ ہم لوگوں کو کانگریس پر اعتماد نہیں ہے اور ہم لوگ پاکستان سے کم کوئی چیز قبول نہیں کریں گے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۹ اپریل۔ ۱۹۴۶ء۔ ص ۳ (اداریہ)

سنی کانفرنس گوٹی گاؤں (سی۔ پی) کا انعقاد

مولانا تاج الدین ناظم سنی کانفرنس گوٹی گاؤں کی اطلاع کے مطابق ۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء جامع مسجد گوٹی گاؤں میں مسلمانوں کا ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا سید محمد عبدالودود قادری جبل پوری منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں مولانا سید محمد مسعودوجود قادری ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی وبرار نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے ذریعے کم وبیش بیس ہزار اہل سنت حضرات علمائے کرام ومشائخ عظام کے باہمی اتحاد عمل سے ہندوستان کے نو کروڑ برادران اہل سنت کی تنظیم وشیرازہ بندی کی اہمیت اور شدید ضرورت کو واضح فرمایا اور اس مبارک تنظیم واتحاد عمل سے مسلمانوں کو مذہبی، ملی، اقتصادی۔ معاشرتی جو ترقیات وفلاح وبہبود حاصل ہوگی اس کو مذہبی اور سیاسی روشنی میں تفصیل سے بیان فرمایا۔ اس پر امن مذہبی تحریک اتحاد کو پیش فرماتے ہوئے مولانا موصوف نے مقامی تنظیم کے لئے گوٹی گاؤں میں سنی کانفرنس کی شاخ قائم کرنے کی اپیل کی۔ جس پر تمام مجمع نے اظہار خوشی کرتے ہوئے تشکیل انتخاب کی درخواست کی۔ چنانچہ حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱	مولانا محمد یاسین خطیب جامع مسجد گوٹی گاؤں	صدر
۲	جناب واجد علی خاں سوداگر	نائب صدر
۳	جناب ولی محمد سوداگر	نائب صدر
۴	مولانا تاج الدین صدر مسلم لیگ گوٹی گاؤں	ناظم
۵	جناب سیٹھ سید ظہور علی	نائب ناظم
۶	جناب خورشید علی	نائب ناظم
۷	جناب سید بشارت علی	خازن

علاوہ ازیں پندرہ ممبران منتخب ہوئے اور درج ذیل قرار داد اتفاق رائے سے منظور ہوئی

مسلمانان گونٹی گاؤں کا یہ جلسہ عام جمہوریت اسلامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس کو ہندوستان کے نو کروڑ صحیح العقیدہ مسلمانوں کی مذہبی و ملی واحد نمائندہ جماعت یقین کرتا ہے اور اس کے قیام کو مسلمانوں کی مذہبی و قومی ترقی کا ذریعہ رحمت و برکت خداوندی کا باعث سمجھتا ہے۔ نیز اس کے صدر محترم حضرت قبلہ عالم امیر ملت محدث علی پوری مدظلہ العالی اور ناظم اعلیٰ استاذ العلماء حضرت سید صدر الافاضل، وامت برکاتہم العالیہ پر کامل اعتماد رکھتا ہے اور ان کے ہر حکم و ارشاد پر ہر وقت عمل کرنے بلکہ ضرورت پر ہر قسم کے ایثار و قربانی کے لئے تیار ہے۔

علاوہ ازیں ۲۷، ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس میں ہونے والے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس کو مسلمانان ہند کے حق میں نہایت نیک فال اور مذہبی و ملی فلاح و ترقی کا موجب اور اس میں شرکت کو باعث سعادت تصور کرتا ہے۔ بلکہ بنارس کے برادران اہل سنت کو اس نعمت و رحمت کے حصول پر خلوص دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ بجریہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۸

سنی کانفرنس ریاست رامپور کا قیام

ریاست رامپور میں مرکز اہل سنت انجمن حزب اللہ رامپور ۱۳۵۶ھ / (۱۹۳۷ء) میں قائم ہوا تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ مذہب اہل سنت کی ہر ممکن خدمات نہایت سکون کے ساتھ اب تک انجام دیتا رہا اور تمام سنیان رامپور کا اعتماد اس انجمن کو اب تک حاصل ہے۔ اب انجمن ہذا کے اراکین مجلس عاملہ (اصحاب حل و عقد) نے یہ طے کیا ہے کہ اس انجمن کا الحاق آل انڈیا سنی کانفرنس سے کر دیا جائے تاکہ سنیان ہندوستان سے تعاون ہو جائے اور سب اجتماعی قوت کے ساتھ منظم طور پر خدمت دین متین انجام دے سکیں۔ لہٰذا تاریخ اشاعت سے اس انجمن کا نام "سنی کانفرنس" رکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ انجمن آل انڈیا سنی کانفرنس کا شعبہ ہو گئی ہے اور اس انجمن کے اب اغراض و مقاصد وہی ہیں جو آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد ہیں اور اس کے اراکین فی الحال وہی ہیں جو حزب اللہ کے تھے اور عہدیداران بھی بدستور قائم ہیں۔ حضرت تاج الشریعت غضنفر سنیت مولانا مولوی محمد عابد شاہ مجددی محدث رامپوری صدر ہیں۔ اسمائے اراکین و عہدیداران جدید و قدیم آئندہ اشاعت میں پیش کئے جائیں گے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

نوٹ:۔ خبر ہذا اور اس نوعیت کی دیگر خبروں سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ "آل انڈیا سنی کانفرنس" برعظیم کے تمام اہل سنت و جماعت کی معتمد اور نمائندہ جماعت بن گئی۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

سنی کانفرنس الڑ ضلع سیالکوٹ کا انعقاد

۴۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو الڑ ضلع سیالکوٹ میں مولاناؒ صاحب زادہ افتخار الحسن رازی نعیمی کی کوششوں سے سنی کانفرنس کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا صاحب زادہ محمود الحسن قلندر منعقد ہوا۔ مولانا افتخار الحسن رازی نعیمی نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ بنارس میں نمائندے بھیجنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

مولانا محمود الحسن قلندر نے اپنی صدارتی تقریر میں آگاہ کیا کہ اسلام کے موجودہ دشمنوں خصوصاً دیوبندیوں کی بداعتقادی کی وجہ سے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچ رہا ہے سنی کانفرنس ہی اس کے لئے سدباب ہے اس لئے ہر سنی مسلمان کو چاہئے کہ ان کے ایمان سوز حملوں سے بچنے کے لئے ہر جگہ سنی کانفرنس منعقد کرائیں اور جمعیت عالیہ کو منظم کرنے کی کوشش کریں۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء - ص ۴

سنی کانفرنس ادری ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس

مولانا مجیب الاسلام اعظمی ناظم سنی کانفرنس قصبہ ادری ضلع اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق قصبہ ادری میں عرصہ سے سنی کانفرنس قائم ہے مگر اس کی اطلاع مرکز کو نہ دی جا سکی۔ اب بذریعہ ڈاک قصبہ ادری ضلع اعظم گڑھ کی مجلس منتظمہ کی اطلاع مرکز کو دی گئی۔

۱	مولانا حافظ رحمت اللہ خان	صدر
۲	مولانا محمد انور خان	نائب صدر
۳	مولانا مجیب الاسلام اعظمی	ناظم
۴	حافظ عبد الشکور	نائب ناظم
۵	مولانا اختر حسین	خازن

قصبہ ادری میں سنی کانفرنس کی تشکیل کا فخر مولانا عبد المصطفیٰ ازہری کو حاصل ہے، موصوف کی کوششوں سے ممبر سازی کا کام جاری ہے۔

۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ / ۱۶ اپریل ۱۹۴۶ء کو قصبہ مذکور میں سنی کانفرنس کا شاندار اجلاس منعقد ہوا، جس میں مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی مدرس مدرسہ اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ نے بسیط فاضلانہ خطبہ دیا اور سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد واضح کئے۔ بحمدہٖ تعالیٰ اجلاس کامیاب رہا، کثیر اہل سنت حضرات نے شرکت کی ۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۴، ۵

سنی کانفرنس قصبہ السر ضلع بلیا کی تشکیل

مولانا ارشد قادری بلیاوی متعلم دار العلوم اہل سنت مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق قصبہ السر ضلع بلیا میں سنی کانفرنس کی تشکیل ہو چکی ہے۔ مجلس منتظمہ حسب ذیل ہے۔

۱	جناب عبد القدیر	صدر
۲	جناب حافظ محمد مبین	نائب صدر
۳	جناب عبد الرزاق	ناظم
۴	جناب سراج الحق	نائب ناظم
۵	جناب عبد القدوس	خازن

علاوہ ازیں گیارہ اراکین بھی تجویز ہوئے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ، مجریہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء: ص ۵

سنی کانفرنس کے جلسوں کی خبروں کی بہتات

اور مدیر دبدبہ سکندری کی معذرت

ملک بھر میں دیہات ، قصبات ، شہروں ، صوبوں میں سنی کانفرنسوں کی تشکیل اور ان کے اجلاس منعقد ہونے لگے۔ ان اجلاسوں کی کارروائی اخبارات کو اشاعت کے لئے روانہ کی جاتی، مگر ان خبروں کی تعداد اتنی کثیر ہوتی کہ تمام کی اشاعت بروقت ممکن نہ رہی۔

انہی دنوں ۴۶-۱۹۴۵ء میں کاغذ کی قلت کا بڑا اہم مسئلہ موجود تھا۔ اخباری کاغذ کوٹہ کے مطابق ملتا تھا اور وہ بھی اتنا گراں کہ اسے بادل نخواستہ ہی خریدنا پڑتا ورنہ کوئی اخبار اپنے مجوزہ مقاصد کے مطابق آزاد نہ تھا، دبدبہ سکندری رامپور اہل سنت کا ہفت روزہ اخبار تھا۔ اپنی تاریخ ابتداء ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء سے اہل سنت کی ترجمانی کرتا رہا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے احیاء کے موقعہ پر اس اخبار نے اپنے آپ کو ترجمان آل انڈیا سنی کانفرنس کے طور پر متعارف کرایا۔ سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد کی اشاعت اس کا اولین مقصد قرارپایا۔ خبروں ، مضمون اور اداریوں میں سنی کانفرنس کے مفادات کی تشہیر کی۔ ہر ممکن طریقہ سے کوشش کرتا رہا کہ سنی کانفرنس کی زیادہ سے زیادہ خبروں کو اپنے موقر جریدہ میں جگہ دے ۔ مگر ان خبروں کی تعداد اب ۱۹۴۶ء میں اتنی بڑھ گئی کہ ان تمام خبروں کو اخبار میں جگہ دینا مدیر جناب محمد فضل حسن صابری کے لئے ممکن نہ رہا۔ اسی لئے جناب مدیر نے سنی کانفرنسوں کے سلسلے میں اپیل کی کہ !

۱ اجلاس کی خبریں حتی الامکان کم سے کم الفاظ میں تحریر کی جائیں۔
۲ اگر کوئی خبر شائع نہ ہو سکے تو اسے اخبار میں عدم گنجائش کی مجبوری تصور کیا جائے۔
۳ دوسرے بھائیوں کی ارسال کردہ خبروں کے پیش نظر اپنی خبروں کو محدود رکھیں۔
۴ ہر خبر ارسال کرتے ہوئے وقتی مقتضیات کو مد نظر رکھا جائے۔
۵ ایسی خبروں کی ترسیل نہ کی جائے جو قانونی بازپرس کے زمرے میں آئیں۔(۱)

مدیر ہفت روزہ دبدبہ سکندری کی اس التماس سے معلوم ہوتا ہے کہ برعظیم کے چپے چپے پر سنی کانفرنس کے اجلاس منعقد ہوئے اگرچہ ان کی خبر اخبار میں شائع نہ ہو سکی۔ جگہ کی قلت کے پیش نظر مختصر نوٹ اور خلاصہ خبریں کے عنوان سے چند اہم خبریں شائع ہوتیں۔(۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۰ جون ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

سنی کانفرنس برہان پور سی۔ پی
اور عرس شبیہ غوث الثقلین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ جون ۱۹۴۶ء کو مولانا سید محمد ، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس، اجمیر شریف میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے خصوصی اجلاس کے بعد چتوڑگڑھ سنی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت فرماتے ہوئے برہان پور (سی۔ پی) میں عرس اعلیٰ حضرت شبیہ غوث الثقلین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ عرس مقدس کے چار روزہ اجلاس میں صوبہ بمبئی و پنجاب کے برادران طریقت کے علاوہ کثیر علماء و مشائخ نے شرکت فرمائی ۔

اس اجلاس میں مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت و ضرورت کو بیان فرمایا۔ اس میں شرکت کی دعوت دی۔ سب حاضرین نے اتفاق اور اطاعت کا عہد کیا۔ ۱۵ جون ۱۹۴۶ء کو سنی کانفرنس مالی گاؤں میں شرکت کی ۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۸

بدایوں میں رجبی شریف کے شاندار اجتماع

اصلاح عقائد اور اصلاح اعمال کی کوششیں

جناب قاضی یوسف حسن نائب ناظم سنی کانفرنس ضلع بدایوں کی اطلاع کے مطابق، بدایوں میں رجبی شریف کے شاندار اجلاس ۲۰، ۲۱، ۲۲ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ / ۲۱، ۲۲، ۲۳ جون ۱۹۴۶ء منعقد ہوئے۔ ان اجلاسوں میں حسب ذیل علماء نے شرکت فرما کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا

۱ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم عمومی آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا صبغت اللہ فرنگی محلی
۴ مولانا سردار احمد
۵ مولانا مفتی قدیر بخش
۶ مولانا ظہور الاسلام
۷ مولانا ہاشم میاں فرنگی محلی
۸ مولانا عبد العزیز محدث
۹ مولانا مفتی عبد الحفیظ قادری
۱۰ مولانا سید آل مصطفیٰ مارہروی
۱۱ مولانا صوفی آفاق احمد
۱۲ مولانا محمد ابراہیم مفتی اعظم بمبئی
۱۳ مولانا محمد ابراہیم سمستی پوری
۱۴ مولانا محمد جلیل بدایونی
۱۵ مولانا سید آصف علی بدایونی
۱۶ مولانا ملا عبد الصمد بدایونی
۱۷ جناب ماہر القادری بدایونی
۱۸ جناب شکیل احمد قادری بدایونی

علماء نے معراج مصطفیٰ ﷺ اور درجات نبویہ پر ایمان افروز تقریریں کیں۔ تنظیم مساجد، تحریک صلوٰۃ، تبلیغ دین اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقاصد کی تکمیل پر زور دیا۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۳۔ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۸

چرگاؤں میں سنی کانفرنس کا عملی اقدام

اہالیان چرگاؤں نے حسب فرمان حضرت ناصر الاسلام مولانا عبد السلام قادری باندوی اپنی انجمن کو سنی کانفرنس میں تبدیل کر کے چنگی فنڈ میں مدرسہ شبینہ کا اجراء کر دیا ہے۔ نیز اسی کے تحت نظام مسجد و مدرسہ کر دیا ہے ۔(۱)

سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) بدایوں کی اصلاحی مساعی

مولانا عبد الحامد بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس نے اجلاس بنارس کی تجاویز کے ماتحت جامع مسجد شمسی بدایوں میں تحریک فرمائی کہ شہر کے مختلف محلوں کی مساجد میں ضلع سنی کانفرنس کی طرف سے تبلیغی پروگرام شروع کیا جائے۔ حاضرین نے اسے بے حد پسند کیا ۔

ممدوح موصوف نے سفر اجمیر شریف سے قبل بمعیت مولانا مفتی محمد ابراہیم سمستی پوری ناظم عمومی سنی کانفرنس ضلع بدایوں اور مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس بدایوں شہر کے چند محلوں میں اس تحریک کا آغاز فرما دیا ہے ۔

تنظیم مساجد ، تحریک نماز اور تبلیغ کا آسان پروگرام پیش کیا گیا ہے۔

اس وقت تک حسب ذیل محلوں میں جلسے ہو چکے ہیں۔

قصاب محلہ ، محلہ کمان گراں ، چاہ میر ، _ _ _ _ سید بڑہ

انشاء اللہ العزیز شعبان ۱۳۶۵ھ میں قصبات و دیہات کا دورہ بھی ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۲

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۲

انجمن نعمانیہ ہند کا ساٹھواں سالانہ اجلاس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے دوٹوک فیصلہ کا اعلان

"پاکستان یا موت"

۳ مئی ۱۹۴۶ء کو بادشاہی مسجد لاہور مرکزی انجمن نعمانیہ ہند، لاہور کا ساٹھواں سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ صدارت کے فرائض شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سجادہ نشین سیال شریف نے انجام دیئے۔ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشرواشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہندوستان کے مسلمانوں کی تمام خرابیوں کا واحد حل قیام پاکستان میں مضمر ہے۔ پاکستان دس کروڑ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال بن چکا ہے۔ ہم آزادانہ زندگی بسر کرنے کے لئے یا تو پاکستان حاصل کر کے رہیں گے یا مٹ جائیں گے۔ دوٹوک فیصلہ کی گھڑی آ پہنچی ہے۔ ہم پاکستان کی راہ کے ہر روڑے کو ہٹا دینے کا عزم بالجزم کر چکے ہیں۔

وزارتی مشن کو تنبیہہ کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا :

اگر دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کے نتائج نہایت المناک ہوں گے ۔

۴ مئی کو انجمن نعمانیہ کے سالانہ اجلاس کی نشست اسلامیہ کالج (لاہور) کے میدان میں منعقد ہوئی ۔ اس کی صدارت حضرت پیر صاحب مانکی شریف نے کی۔ اس اجلاس میں مولانا عارف اللہ قادری میرٹھی اور مولانا عبدالحامد بدایونی نے تقریریں کیں ۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور بجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

سنی کانفرنس آگرہ کا قیام

۱۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو گلی نصیر خان نئی بستی آگرہ میں مسلمانان آگرہ کا ایک بہت بڑا جلسہ زیر صدارت مولانا مفتی عبدالحفیظ قادری رضوی مفتی اعظم آگرہ منعقد ہوا، جس میں سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کئے گئے اور سنیوں کے لئے ایک مرکز کے قائم ہونے کی ضرورت کو ظاہر کیا گیا۔ اس کے بعد حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے ۔

۱	مولانا مفتی قمر الدین احمد اشرفی مفتی دار الافتا اشرفیہ آگرہ	صدر
۲	مولانا عبداللطیف بریلوی خطیب مسجد ککو گلی آگرہ	نائب صدر
۳	مولانا سید عبدالقادر قادری اشرفی الجیلانی	نائب صدر
۴	جناب حکیم معظم علی لوہامنڈی	ناظم
۵	جناب حافظ عبدالرشید خطیب مسجد پاچوسی	نائب ناظم
۶	جناب مہدی حسن	خازن
۷	جناب محمد فیاض الدین قادری اشرفی	ناظم نشر واشاعت(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس اور مسلم لیگ کچھوچھا شریف ضلع فیض آباد کا مشترکہ جلوس اور جلسہ "یوم پاکستان"

۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو درگاہ معلیٰ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک جلوس نکلا، جس نے سارے قصبہ کا گشت کیا ۔ جلوس میں چھ ہزار کے قریب امراء، رؤسائ، فقراء شریک تھے۔ جلوس میں شرکت کے لئے مسٹر شوکت علی بمبئی سے اور مسٹر عبدالرزاق لکھنو سے آئے، رات کو جلسہ زیر صدارت مولانا سید ریاض احمد بسکھاروی منعقد ہوا ۔

تلاوت حافظ محمد صدیق ممبر مسلم لیگ نے کی۔ جناب سید زبیر احمد رئیس اعظم و صدر مسلم لیگ کچھوچھا نے قومی نظم پیش کی۔ حسب ذیل علماء کرام وزعماء نے پاکستان اور سنی کانفرنس کی حمایت میں پرجوش تقریریں کیں ۔

۱ سید عزیز احمد

۲ جناب شوکت علی بمبئی

۳ جناب مسٹر عبدالرزاق لکھنو پروپیگنڈہ سیکرٹری مسلم لیگ اور سنی کانفرنس

۴ مولانا سید زبیر احمد فاضل جامعہ اشرفیہ کچھوچھا صدر یوتھ مسلم لیگ

۵ مولانا سید شاہ اکمل حسین فاضل جامعہ اشرفیہ

۶ مولانا سید معین الدین اشرف صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ بنارس کینٹ

۷ سید ریاض حسین بسکھاروی

مقررین نے اپنی تقاریر میں سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد اور پاکستان کی ضرورت بیان کی اور عہد کیا کہ اسلامی پرچم تلے آزادی اور پاکستان کی خاطر مالی جانی ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں قرب وجوار اور اہل کچھوچھا کے سنی حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے بڑی دھوم دھام سے سنی کانفرنس اور یوم پاکستان کا انعقاد کیا ۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۵، ۶

سنی کانفرنس کچھوچھا شریف ضلع فیض آباد کا دوسرا جلسہ

۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو زیر صدارت مولانا سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھا سنی کانفرنس کا دوسرا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں :

۱ مولانا سید قدیر احمد فاضل جامعہ اشرفیہ کچھوچھا

۲ مولانا سید معین الدین اشرف صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ

اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک ، اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ، نعرہ تکبیر ، نعرہ رسالت ، سنی کانفرنس زندہ باد ، پاکستان زندہ باد اور استاذ العلماء زندہ باد کے نعروں سے عجیب کیفیت طاری رہی۔ مجمع نے سنی کانفرنس کی پر زور تائید کی ۔(۱)

سنی کانفرنس مہراج گنج بازار ضلع بہرائچ کی تشکیل

۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء کو ایک خصوصی جلسہ بغرض انعقاد سنی کانفرنس مہراج گنج بازار ضلع بہرائچ بصدارت مولانا عبدالاحد خان اشرفی صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ مسعود العلوم بہرائچ منعقد ہوا۔ جس میں سنی کانفرنس کی تشکیل کی گئی ۔ حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے۔

۱	جناب غلام حسین	صدر
۲	جناب محمد بشیر	نائب صدر
۳	جناب عبداللہ	نائب صدر
۴	مولانا محمد خلیل اشرفی صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ احمد العلوم مہراج گنج بازار	ناظم
۵	حافظ ابو محمد مہتمم مدرسہ مذکورہ	نائب ناظم
۶	جناب محمد یاسین	خازن (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور بجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور بجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

عرس شریف چنار میں

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تائید میں اہم جلسہ

مولانا قاضی احسان الحق نعیمی انچارج مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کی اطلاع کے مطابق چنار میں عرس حضرت بابا قاسم سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کے موقع پر ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء کو درگاہ میں ایک اہم جلسہ منعقد ہوا، جس میں حسب ذیل تجاویز اتفاق رائے سے منظور ہوئیں ۔

۱ مسلمانان چنار وزائرین عرس شریف کا یہ عظیم الشان اجتماع جمہوریت اسلامیہ آل انڈیا سنی کانفرنس کو ہندوستان کے نو کروڑ صحیح العقیدہ مسلمانوں کی مذہبی و ملی واحد نمائندہ جماعت یقین کرتا ہے اور اس کے قیام کو مسلمانوں کی مذہبی و قومی ترقی کا ذریعہ اور رحمت وبرکت خداوندی کا باعث سمجھتا ہے ۔ نیز اس کے صدر محترم قبلہ عالم امیر ملت محدث علی پوری مدظلہ العالی وناظم اعلیٰ استاذ العلماء حضرت سیدنا صدر الافاضل دامت برکاتہم العالیہ پر کامل اعتماد رکھتا ہے اور ان کے ہر حکم وارشاد پر ہر وقت عمل کرنے بلکہ ضرورت پر ہر قسم کے ایثار وترقی کے لئے تیار ہے ۔

۲ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس میں ہونے والے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس کو مسلمانان ہند کے حق میں نہایت نیک فال اور مذہبی و ملی فلاح وترقی کا موجب اور اس کی شرکت باعث سعادت تصور کرتا ہے ۔ بلکہ بنارس کے برادران اہل سنت کو اس نعمت ورحمت کے حصول پر خلوص دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے ۔

محرک: صوفی شاہ زاہد حسن سجادہ نشین درگاہ شریف چنار (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء ۔ ص ۶

سنی کانفرنس کلکتہ کی تشکیل

۱۰۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو مولانا سید محمد عبد السلام قادری باندوی کی تحریک پر مسلمانان کلکتہ بیٹھک خانہ روڈ پارسی بگان میں جمع ہوئے۔ سنی کانفرنس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے یہاں سنی کانفرنس کی تشکیل کی گئی۔ نیز دفتر اور اخبار کا انتظام ہوا۔

۱	جناب ڈاکٹر نبی بخش وکیل ہائی کورٹ	صدر
۲	جناب حافظ محمد ایوب	نائب صدر
۳	جناب ڈاکٹر عبد الجلیل	ناظم اعلیٰ
۴	جناب نواب عبد الرزاق	ناظم
۵	جناب نظام الدین احمد	نائب ناظم
۶	جناب چوہدری حبیب الرحمان	نائب ناظم
۷	جناب سردار امام بخش	خازن
۸	جناب مولانا حافظ بشیر الدین اشرفی خطیب مسجد گؤ خانہ	مبلغ

ممبران مجلس شوریٰ:

۱ جناب محمد بخش

۲ جناب محمد حامد

۳ جناب قاضی علاؤ الدین

۴ جناب سمیع الحق

۵ جناب ابو الخیر عبد اللہ

۶ جناب عبد الحکیم

۷ جناب ڈاکٹر محسن علی(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس راجہ بازار کلکتہ کی تشکیل

۱۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو راجہ بازار کلکتہ میں سنی کانفرنس کی حسب ذیل تشکیل عمل میں آئی

۱	سیٹھ مولوی عبدالستار قادری سلامی صدر انجمن انتظامیہ	صدر
۲	سیٹھ حاجی حاتم خان	نائب صدر
۳	مولانا فخر الدین قادری رضوی	ناظم
۴	ڈاکٹر محمد ابراہیم شمس معبودی	نائب ناظم
۵	مولانا حافظ بشیر الدین اشرفی	ناظم نشر واشاعت
۶	سیٹھ شہزادہ پروپرائٹر بنگال بکس کمپنی	خازن
۷	سیٹھ محمد ایوب صدر مسلم لیگ	سرپرست
۸	جناب محمد یعقوب	سرپرست
۹	سیٹھ علی حسین	سرپرست

ممبران شورای

۱ جناب نور محمد
۲ جناب منشی عبدالرحمان
۳ جناب سعید الدین
۴ جناب شیخ کلو
۵ جناب عظیم گورا قادری
۶ سیٹھ بابو خان قادری
۷ سیٹھ عبدالقادر قادری سلامی
۸ جناب بدر الدین قادری
۹ جناب مطیع الرحمان قادری سلامی(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس بابو تالاب ہوڑہ کی تشکیل

۱۷ اپریل ۱۹۴۶ء کو سیٹھ عبدالوہاب عرف بابو ماسٹر اشرفی صدر مسلم لیگ کے مکان پر مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک اور موجودگی میں سنی کانفرنس کی تشکیل عمل میں آئی۔

۱ جناب سیٹھ عبدالوہاب عرف بابو ماسٹر اشرفی صدر مسلم لیگ سرپرست
۲ جناب حکیم محمد سلیم اشرفی صدر
۳ جناب عبدالحکیم نائب صدر
۴ جناب رئیس الرحمان ناظم
۵ جناب محبوب خان نائب ناظم
۶ جناب عبدالجبار خان خازن

ممبران مجلس شورای

۱ جناب عبدالرزاق خان
۲ جناب شیخ عبداللہ
۳ جناب عبدالستار
۴ جناب شیخ پیر محمد
۵ جناب حفیظ اللہ
۶ جناب نبی حسین
۷ جناب محمد اسلام خان (۱)

سنی کانفرنس پارسی بگاں کلکتہ کا شاندار اجلاس

۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء کو زیر صدارت سیٹھ عبدالستار قادری سلامی صدر سنی کانفرنس پارسی بگاں سنی کانفرنس کا ایک جلسہ نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوا۔ مولانا سید محمد عبدالسلام نے سنی کانفرنس کے مقاصد اور اہمیت کو واضح کیا۔ نیز سنی بورڈ لکھنو کی گندم نما جو فروشی کو آشکارا کیا تمام سنی مسلمانوں نے سنی بورڈ لکھنو سے بیزاری ظاہر کر دی اور سنی کانفرنس کی حمایت کا اعلان کیا (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری ، رامپور مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء ص ۷
نوٹ: جس وقت مولانا عبدالسلام قادری سیٹھ عبدالوہاب خان کے مکان پر کانفرنس کی تشکیل کر رہے تھے۔ سیٹھ صاحب کی اہلیہ جاں بلب تھی مگر فخر اہل سنت سیٹھ صاحب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار بلا فکر مصروف تشکیل تھے۔ دوسرے روز ان کی شریک حیات نے انتقال کیا۔ پانچویں روز ان کا جواں سال بھتیجا ، جس کو مجلس منتظمہ کا ممبر بنایا تھا وہ بھی رخصت ہوا۔
حوالہ ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء ص ۴

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء ص ۷

سنی کانفرنس انگس جوٹ مل ضلع ہگلی کی تشکیل

مولانا محمد اسماعیل ناظم سنی کانفرنس انگس کی اطلاع کے مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۶۴ء کو انگس جوٹ مل ضلع ہگلی میں سنی کانفرنس کی تشکیل ہوئی۔ تاریخ مذکور کو مفتی ابو الولی محمد عبد الرحمان رحمتہ اللہ علیہ پوکھیروی ضلع مظفرپور اور حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا قادری رحمتہ اللہ علیہ بریلوی کے عرس مقدس کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں اکابر روٴسا اہل سنت کے علاوہ تانتی، چندنگر، حاجی نگر، خضرپور وغیرہ کے معززین شریک تھے۔

مولانا حافظ حکیم محمد عطاء الرحمان پوکھیروی امام مسجد انگس نے سنی کانفرنس کی اہمیت کو بیان کیا۔ حاضرین نے سنی کانفرنس سے اپنی وابستگی ظاہر کی۔ سنی کانفرنس انگس کی تشکیل عمل میں آئی۔

۱	مولانا حافظ حکیم محمد عطاء الرحمٰن امام مسجد	صدر
۲	مولانا سردار احمد	نائب صدر
۳	مولانا محمد اسماعیل	ناظم
۴	مولانا جمالی میاں	خازن
۵	رئیس جمال الدین بڑا سردار	سرپرست
۶	رئیس سلطان شاہ بڑا سردار	سرپرست
۷	سردار عبد الرزاق باری والا	سرپرست
۸	کیش محمد قربان سردار	سرپرست(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء ص ۷

سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کا اجلاس

منعقدہ مبارک پور

مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی ناظم سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق ضلع اعظم گڑھ کی سنی کانفرنس کا اجلاس مبارک پور میں ۱۷، ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ / ۱۹، ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو ہوا ضلع بھر کی سنی کانفرنسوں کے نمائندے خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اجلاس اول کی صدارت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی نے اور اجلاس دوم کی صدارت مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے فرمائی۔

مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری نائب صدر ضلع سنی کانفرنس اعظم گڑھ نے سنی کانفرنس کے مقاصد بیان کئے۔ ہر دو اجلاس میں صدارتی خطبوں میں مسئلہ پاکستان اور تنظیم مسلمین کو مذہبی و سیاسی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ حاضرین نے نہ صرف تائید و تحسین فرمائی بلکہ اسے اپنے عملی جدوجہد کا مرکز و محور قرار دے کر اتفاق رائے سے آل انڈیا سنی کانفرنس کے ارباب حل و عقد پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور اتفاق رائے سے طے پایا کہ ایک ہزار روپے نقد ضلع سنی کانفرنس کی جانب سے اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس میں پیش کئے جائیں اور ہر قیمت پر اس تاریخی اجلاس کو کامیاب بنایا جائے۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور، مجریہ ۲۰ مئی ۱۹۴۶ء ص (مراسلات) ۷

نوٹ:۔ سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کی طرف سے ایک ہزار روپے کی خطیر رقم آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس کے مصارف میں استعمال کے لئے پیش کی گئی۔ اجلاس میں قیام پاکستان کی ضرورت پر اتفاق رائے سے تجویز دی گئی۔ گویا یہ رقم قیام پاکستان کی تحریک میں صرف ہوئی۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

سنی کانفرنس ریاست دادوں ضلع علی گڑھ کی تشکیل

جناب محمد یعقوب، خان ناظم سنی کانفرنس دادوں ضلع علی گڑھ کی اطلاع کے مطابق ۳ مئی ۱۹۴۶ء کو نماز جمعہ کے بعد مولانا سید غلام جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ نے مسلمانانِ دادوں کو مذہب کی حفاظت و حمایت کی طرف متوجہ کیا اور دین پر استقامت کے واقعات بیان فرمائے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے اس کے بنارس میں منعقدہ اجلاسوں کی روداد بیان کی اور اس کی شاخ قائم کرنے پر متوجہ کیا۔ حاضرین نے نہایت مسرت سے اسے قبول کیا۔ چنانچہ حسب ذیل مجلس منتظمہ منتخب ہوئی۔

۱	مولانا ابو ظفر خان	صدر
۲	مولانا نور محمد	نائب صدر
۳	جناب محمد یعقوب خان	ناظم
۴	جناب محمد ایوب خان	نائب ناظم
۵	جناب محمد عبد الماجد خان	خازن(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ۔ ۲۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷، ۸

سنی کانفرنس ریاست اودے پور، میواڑ، راجپوتانہ، چتوڑ کے شاندار اجلاس

قیام پاکستان کا مطالبہ

مولانا ابو الاسرار محمد عبد اللہ نعیمی خلیفہ حضرت صدر الافاضل وصدر سنی کانفرنس چتوڑ گڑھ کی دعوت پر ۷ رجب ۱۳۶۵ھ / ۷ جون ۱۹۴۶ء علمائے اہل سنت چتوڑ تشریف لائے۔ سنی کانفرنس چتوڑ میں تشریف لانے والے علماء حسب ذیل ہیں

۱۔ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس

۲ محدث اعظم مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس

۳ مولانا غلام معین الدین نعیمی منصرم مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس

۴ مولانا حافظ نذیر الاکرم نعیمی مراد آباد

علماء کا شاندار استقبال کیا گیا۔ جلسہ میں متفقہ طور پر اعلان کیا گیا کہ:

> "ہم پاکستان کے مطالبہ سے کسی طرح دست بردار نہیں ہو سکتے۔ خواہ مسلم لیگ کا ہائی کمانڈ اس سے دست بردار ہو جائے"

۸ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ / ۸ جون ۱۹۴۶ء سنی کانفرنس چتوڑ گڑھ کے دوسرے اجلاس میں مولانا سید محمد نعیم الدین اور مولانا حافظ نذیر الاکرم نعیمی نے تقریریں کیں اور پاکستان اور وزارتی مشن کی تجاویز پر روشنی ڈالی۔

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی اور مولانا غلام معین الدین نعیمی برہان پور دہالی گاؤں وغیرہ سنی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی سنی کانفرنس اودے پور میں تشریف فرما ہوئے۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کی تجاویز کی تائید
مدرس معین الاسلام گھوڑدوڑ ضلع مونگیر
کی قرارداد

مولانا محمد عبدالرؤف بانی مدرسہ معین الاسلام گھوڑدوڑ ضلع مونگیر کی اطلاع کے مطابق مدرسہ مذکورہ کے مدرسین ، علمائے اہل سنت نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس میں منظور شدہ تجاویز کی تائید میں قرارداد منظور کی۔ قرارداد کا متن یہ ہے

"مدرسین و علمائے مدرسہ اہل سنت معین الاسلام گھوڑدوڑ بنارس کے جملہ منظور شدہ تجاویز کی بابت طے کرتے ہیں کہ ان تجاویز کی نشر و اشاعت اس اطراف میں بسرعت کی جائے اور علاقہ بھر میں سنی کانفرنس کی شاخیں قائم کرنے کی کوشش کی جائے جس سے جملہ اہل سنت کی تنظیم درست ہو جائے۔"(۱)

اس کے علاوہ اس اجلاس میں دیگر قراردادیں بھی منظور ہوئیں۔

سنی کانفرنس مواضعات ضلع لائل پور کا قیام

مولانا محمد عالم چشتی نظامی کی اطلاع کے مطابق مولانا ابوالحقائق پیر سید امانت علی چشتی نظامی ناظم سنی کانفرنس صوبہ پنجاب کی تبلیغ اور سعی سے جون ۱۹۴۶ء میں

۱ موضع بھکھی چک نمبر ۳۰۹ ، ضلع لائل پور (فیصل آباد)
۲ موضع مستیاں چک ۳۷۵ ، ضلع لائل پور اور
۳ موضع امپر مینڈ چک ۳۸۷ ، ضلع لائل پور

میں سنی کانفرنسیں تشکیل عمل میں آئی ہے۔(۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ، مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ، مجریہ ۲۰ جون ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

سنی کانفرنس کانپور اور
مدرسہ احسن المدارس کے شاندار اجلاس

۳۰-جون ۱۹۴۶ء کو مولانا سید مصباح الحسن سجادہ نشین پھپھوند کی صدارت میں کانپور میں سنی کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا۔ بکثرت علماء و مشائخ اہل سنت شریک ہوئے۔ مولانا ثاقب کانپوری صدر مجلس استقبالیہ نے خطبہ پڑھا۔ اس کانفرنس میں حسب ذیل علماء شریک ہوئے۔

۱ مولانا سید مصباح الحسن پھپھوند
۲ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا عبدالحامد قادری ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۴ مولانا غلام معین الدین نعیمی عرف مخدوم میاں صاحب

مولانا سید مصباح الحسن نے اپنے خطبہ میں پاکستان کی پرزور تائید فرمائی اور سنی کانفرنس کی تبلیغی، تعلیمی، تنظیمی تجاویز پر عمل کا مشورہ دیا۔

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے پاکستان کی مذہبی حیثیت سے سنی کانفرنس کی تنظیم پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ پاکستان پر حضرت محدث کی تقریر کے دلائل اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد تھے۔

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی نے فرمایا کہ:

"سنی کانفرنس سے تعلق رکھنے والے ہزاروں علماء و مشائخ پاکستان کو اپنی زندگی کا جزو بنا چکے ہیں اور اس سے کم کسی چیز کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔"

آپ نے وزارتی مشن کے رویہ پر سخت تنقید فرمائی۔ اس نے اپنے مواعید اور مطبوعہ بیانات میں جو تبدیلی کی ہے اس پر عوام مسلمان غم و غصہ سے بھرے ہوئے ہیں اور اب سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ مشن کی سفارشات اور عارضی گورنمنٹ کا بائیکاٹ کیا جائے۔ کانپور سنی کانفرنس کے اجلاس میں حسب ذیل تجویز منظور ہوئی:-

"یہ اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ حضرات علماء مشائخ اہل سنت نے انتخاب اور حصول پاکستان کے لئے جو گراں قدر مذہبی و قومی خدمات انجام دی ہیں، یقیناً قابل تحسین و مبارک باد ہیں۔ یہ اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس کو یقین دلاتا ہے کہ مسلمانان کانپور اس کی دعوت پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور سنی کانفرنس کو اپنا واحد مذہبی نمائندہ ادارہ سمجھتے ہیں۔"

یکم جولائی کو مدرسہ احسن المدارس کا جلسہ تقسیم اسناد ہوا(۱)

سنی کانفرنس ریاست ریوا

بزم امانت کے شاندار اجلاس

ریاست ریوا میں ۱۹، ۲۰، ۲۱ جون ۱۹۴۶ء کو پیہم عظیم الشان اجلاس ہوئے۔

پنڈال آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے نمونے پر تیار کیا گیا تھا۔ جس سے اراکین بزم امانت منشی غلام محمد قادری، جان محمد، محمد خاں، عظیم اللہ، گلفام، گلزار قادری سلامی کے جذبات سنیت کا اظہار ہوتا تھا۔ اس موقع پر حسب ذیل جلیل القدر علمائے کرام تشریف لائے۔

۱ مولانا سید محمد عبدالرب قادری جبل پوری مبلغ اعظم صوبہ سی پی اور سجادہ نشین سرکاری امانت
۲ مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی
۳ مولانا سید عبدالمسجود وجود قادری ۴ مولانا عیاض علی
۵ مولانا مظہر جبل پوری ۶ مولانا احسن جبل پوری
۷ مولانا انور باندوی

ان اجلاسوں میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی تجاویز کے مطابق عملی اقدام ہوا۔

علاوہ ازیں ایک کامیاب مشاعرہ بھی ہوا۔(۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری ، رامپور ، بجریہ ۱۷۔ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۷

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری ، رامپور ، بجریہ ۲۲ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۷

سنی کانفرنس مراد آباد

اور

جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے شاندار اجلاس

۲، ۳، ۴ جولائی ۱۹۴۶ء کو جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے سالانہ اجلاس اور سنی کانفرنس کے خصوصی اجلاس زیر اہتمام صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس ہوئے۔ ان عظیم الشان جلسوں میں ایک سو سے زائد علماء کرام و مشائخ عظام نے شرکت فرمائی۔ چند ایک اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱ خطیب الہند مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس

۲ مولانا سید ابو الحسنات محمد احمد قادری امیر مرکزی حزب الاحناف ہند و صدر سنی کانفرنس یو۔ پی

۴ صدر الشریعہ مولانا امجد علی قادری اعظمی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

۵ مولانا سید مختار اشرف عرف محمد میاں اشرفی زیب آستانہ کچھوچھا

۶ ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبد السلام قادری ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس

۷ مولانا سید عبد المسجود وجود قادری ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی و برار

ان حضرات کی تقاریر نے مسلمانوں میں نئی روح پھونک دی اور سنی کانفرنس کے ضروری مسائل طے کئے۔ یہ اجلاس توقع سے زیادہ کامیاب ہوئے(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۲۲ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۷

(ب) حیات صدر الافاضل، مرتبہ مولانا مفتی غلام معین الدین نعیمی مطبوعہ لاہور ص ۱۸۸

سنی کانفرنس سنبھل
اور مدرسہ اجمل العلوم سنبھل کے شاندار اجلاس

۵، ۶، ۷ جولائی ۱۹۴۶ء کو مدرسہ اجمل العلوم سنبھل ضلع مراد آباد کے سالانہ اجلاس میں سنی کانفرنس سنبھل کے شاندار اجلاس ہوئے۔ کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی۔ چند ایک کے اسمائے گرامی یہ ہیں :

۱ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۴ مولانا نذیر حسین لکھنوی

علماء نے اپنی تقاریر میں تنظیم، اتحاد اہل سنت پر زور دیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی منظور کردہ تجاویز کی روشنی میں اہل سنت کو عملی پروگرام دیا۔ یہ اجلاس مولانا مفتی محمد اجمل نعیمی مہتمم مدرسہ مذکورہ کے زیر اہتمام نہایت کامیاب ہوئے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۲۔ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس چندوسی ضلع مراد آباد کی تشکیل

۸، ۹، ۱۰۔ جولائی ۱۹۴۶ء کو جامع مسجد چندوسی ضلع مراد آباد میں شاندار اجلاس ہوئے۔ درج ذیل علماء نے ان اجلاسوں میں خطاب کیا۔

۱ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا سید محمد عبد السلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا سید نذیر حسین لکھوی

علماء نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت، ضرورت اور اس کی تجاویز کو بیان کیا۔ سنی کانفرنس کے مذہبی، علمی، سیاسی پروگرام پر مفصل گفتگو کی۔ حاضرین نے سنی کانفرنس کی تشکیل پر لبیک کہی اور حسب ذیل مجلس منتظمہ منتخب ہوئی :

۱	مولانا شبیر حسین	صدر
۲	مولانا عبد اللہ	نائب صدر
۳	مولانا حکیم محمد امین	ناظم
۴	قاضی ممتاز الٰہی	نائب ناظم
۵	حافظ مطیع الرضا	ناظم نشر و اشاعت
۶	حافظ عبد الرحیم	خازن

ممبران مجلس شوریٰ :

۱ ملا خلیل احمد ۲ فتح محمد ۳ حافظ عنایت اللہ
۴ سراج احمد ۵ قدرت اللہ ٹیلر ماسٹر ۶ مفتی عزیز اللہ
۷ عبد الرزاق ۸ صوفی عبد الغفور
۹ محبوب بخش محرر سرپرست ۱۰ صابر حسین وکیل سرپرست (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۲ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷۔

سنی کانفرنس بلند شہر کی تشکیل

محترم سید ضیاء الحسن قادری ناظم سنی کانفرنس اوپر کوٹ بلند شہر کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مولانا سید محمد عبد السلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مساعی جمیلہ سے یہاں سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی تشکیل جولائی ۱۹۴۶ء میں ہوئی۔ اراکین و عہدیداران حسب ذیل ہیں :

۱	مولانا سید ظہور الحسن منصرم پتھر	صدر
۲	جناب کفیل احمد وکیل ایڈووکیٹ	نائب صدر
۳	سید ظہور الحسن قادری	ناظم
۴	سید تہور علی	نائب ناظم
۵	منشی کرامت خاں	ناظم نشر و اشاعت
۶	منشی کرامت خاں بخاری	خازن

ممبران مجلس شوریٰ :

۱ سید محمد یامین

۲ سید محمد تمکین

۳ سید محمد اسلام

۴ سید ذوالفقار علی

۵ منشی عبد الرحمٰن

۶ عنایت اللہ اشرفی

۷ منشی عبد الرحمٰن (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ۔ مجریہ ۱۱ اگست ۱۹۴۶ء ۔ ص ۳

سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا شاندار اجلاس

حصول پاکستان کا عزم بالجزم

مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی ناظم ضلع سنی کانفرنس مبارک پور اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق اوائل مئی ۱۹۴۶ء کو مبارک پور میں ایک شاندار تاریخی اجلاس زیر صدارت علمبردار پاکستان سید المجاہدین حضرات خواجہ مولانا شاہ عبدالرحمٰن صاحب قبلہ سجادہ نشین بھر چونڈی شریف (سندھ) منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو حضرات علماء و مشائخ اہل سنت و مجاہدین پاکستان صوبہ جات یو۔ پی، پنجاب، سندھ، کاٹھیاواڑ، بمبئی شریک ہوئے۔ ۴ بجے دن کے عالی جناب شیخ امین الدین صاحب انصاری رئیس و صدر مدرسہ اشرفیہ مبارک پور کی معیت میں طلباء و مدرسین و اراکین مدرسہ نے باوردی رضاکاروں کی جمعیت و تقریباً ایک ہزار مجمع عام کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر، رسالت، سنی کانفرنس زندہ باد و پاکستان زندہ باد سے علماء و مشائخ کا استقبال کیا اور عقیدت و جذبہ وفاداری کا پرجوش مظاہرہ کیا۔ طلباء مدرسہ اشرفیہ کی مساعی کی بدولت جلسہ گاہ کی آرائش دیدہ زیب تھی۔

۹ بجے شب کے جلسہ شروع ہوا اور جناب قاری محمد یحییٰ صاحب مدرس مدرسہ اشرفیہ نے تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز فرمایا اور جناب ماسٹر نورالعین صاحب نے نعت شریف و قومی نظم پڑھی۔ اس کے بعد جناب ابوالہاشم صاحب پروفیسر اسلامیہ انٹر کالج نے حقانیت اسلام پر ایک پُرمغز تقریر فرمائی اور مولانا سبطین میاں صاحب بریلوی نے تنظیم مسلمین پر کافی روشنی ڈالی۔

بعدہٗ سعید العلماء علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی ملتان نے فلسفہ تنظیم و مقاصد آل انڈیا سنی کانفرنس و مسئلہ پاکستان کو اپنے مخصوص انداز میں اس طرح پیش فرمایا کہ سامعین نے نہ صرف تائید فرمائی بلکہ پرجوش نعرہ ہائے تکبیر سے تحصیل پاکستان کے عزم بالجزم کا اعلان فرمایا۔ پھر حضرت علامہ شاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب قادری بریلوی سجادہ نشین آستانہ حامدیہ نے فضائل درود شریف، حمایت پاکستان و ردِ کانگریس میں ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ حضرت علامہ الحاج مفتیٔ اعظم (مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری) بریلوی مدظلہ الاقدس و دیگر

علمائے کرام و مشائخ عظام آخر تک شریک اجلاس رہے اور مقررین کی تحسین فرماتے رہے۔

بعدہٗ حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی ناظم ضلع سنی کانفرنس اعظم گڑھ نے جمیع علمائے کرام و مشائخ عظام و حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مقاصد کانفرنس کو وضاحت سے بیان فرمایا۔ اور علماؤ مشائخ کا تعارف کرلیا۔ آخر میں فقیہ اعظم حضرت صدر الشریعہ (مولانا امجد علی اعظمی رضوی) مدظلہ العالی نے مقاصد کانفرنس کی کامیابی کے لئے ایک رقت انگیز دعا فرمائی۔ پھر آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کی تجاویز پر مکمل اعتماد کی قرار داد پاس ہوکر اڑھائی بجے شب کو جلسہ برخاست ہوا۔ (۱)

سنی کانفرنس موضع ہڈہا ضلع باندا اور سنی کانفرنس موضع کبونی، ضلع باندا کی تشکیل

ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس نے ضلع باندا (یو۔پی) کے مواضعات ہڈیا اور کبونی میں تشریف لاکر ولولہ انگیز تقریروں میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ جس پر دو مواضعات میں مسلمانوں نے لبیک کہا اور حضرات علمائے اہل سنت پر مکمل اعتماد کی قراردادیں پاس کیں۔ مولانا ممدوح نے دونوں مواضعات میں (سربرآوردہ) حضرات پر سنی کانفرنس کی کمیٹیاں تشکیل فرمادیں۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری۔ رامپور۔ مجریہ ۲۷۔ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

نوٹ: دونوں مواضعات مذکورہ بالا کے ان اصحاب کے نام معلوم نہ ہوسکے جو سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ میں منتخب ہوئے۔

سنی کانفرنس ضلع بدایوں

مسلم لیگ کونسل کی حمایت

جناب قاضی یوسف حسن رحمانی نائب ناظم سنی کانفرنس ضلع بدایوں کی اطلاع کے مطابق ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل بمبئی کے فیصلہ کی تائید میں جامع مسجد شمسی بدایوں میں دو شاندار جلسے منعقد کئے۔ جن میں اعلان کیا گیا کہ :

> ہر سنی عالم، درویش اجلاس بنارس کے فیصلہ کے مطابق حصہ لے، پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے آمادہ ہو۔

حضرت مولانا شاہ عبد الحامد صاحب قادری ناظم نشر واشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس اور مولانا یعقوب حسین صاحب ضیاء کی تقاریر اور نظموں نے مسلمانوں کے جذبات میں خاص کیفیت پیدا کر دی۔ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم سمستی پوری ناظم سنی کانفرنس ضلع بدایوں نے شہر کے سات محلوں کی مساجد میں مرکزی دار المبلغین کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق تبلیغی جلسے منعقد فرمائے اور تبلیغی تقاریر فرمائیں۔ ان محلہ واری جلسوں میں بھی حضرت مفتی صاحب نے مسلم لیگ کونسل بمبئی کے فیصلہ کی حمایت میں پُرزور تقریریں فرمائیں۔

۱۶۔ اگست ۱۹۴۶ء کو جامع مسجد شمسی بدایوں میں ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس کا تیسرا اجتماع منعقد ہوا ۔ جس میں حضرت مولانا عبد الحامد قادری نے قبل خطبہ و نماز نہایت زبردست اور انقلاب انگیز تقریر فرمائی۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور ۔ مجریہ ۲۶ اگست ۱۹۴۶ء۔ ص ۷، ۹

بدایوں میں بیس ہزار مسلمانوں کا اعلان عام

"پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے"

اکابر سنی کانفرنس کی تقاریر

۲۳ اگست ۱۹۴۶ء جمعۃ الوداع کے موقعہ پر بدایوں کی جامع مسجد شمسی میں بیس ہزار سے زائد مجمع تھا۔ شہر کے اہل سنت کے علاوہ دیہات اور قصبات کے نمازی جمع تھے۔ نماز جمعہ سے پہلے اور بعد نماز جمعۃ المبارک علماء نے دار المبلغین کی ضرورت، تنظیم اہل سنت اور حصول پاکستان کی اہمیت کو واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان فرمایا:

مولانا عبد الحامد قادری بدایونی نے ارشاد فرمایا کہ:

> اہل سنت کا ہر عالم اور شیخ طریقت اسلامی حکومت کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کر چکا ہے۔ آپ نے دار المبلغین کی اہمیت، اغراض و مقاصد اور طریقہ کار بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پورے ہندوستان میں ہمارے مبلغ، مقرر اور مناظر کی حیثیت سے کامل ہو کر تبلیغ کریں گے۔ عربی، فارسی اور انگریزی خواں طلبہ کو دار المبلغین میں تربیت دی جائے گی۔

حاضرین کو بتایا گیا کہ اس مقصد عظیم کے حصول کے لئے مولانا عبد الحامد قادری، مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری، مولانا مفتی محمد ابراہیم سمستی پوری اور دوسرے علماء تقاریر اور نصاب مرتب کر رہے ہیں۔ فی الحال مقامی طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ جوں جوں وسائل مہیا ہوتے جائیں گے بیرونی طلبہ کو داخلہ دے کر اعلیٰ وظائف دیئے جائیں گے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲ ستمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس قصبہ راٹھ کی تشکیل

۲۶ اگست ۱۹۴۶ء / ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ کو ناصر الاسلام مولانا سید محمد عبدُ السّلام قادری باندوی قصبہ راٹھ میں تشریف لائے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت اور اس کے اغراض ومقاصد بیان فرمائے۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے یہاں کے سنی حضرات نے سنی کانفرنس کی تشکیل پر آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ حسب ذیل حضرات پر سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ منتخب ہوئی:

۱	جناب عبداللہ خاں رئیس	صدر
۲	جناب شیخ سکندر بخت	نائب صدر
۳	جناب چودھری نصیر بیگ	ناظم
۴	جناب محمد الیاس خاں	نائب ناظم
۵	جناب امیر محمد سوداگر	خازن

ممبران مجلس مشاورت:

۱	حکیم مہر خاں	۲	منور خاں	۳	ملا قادر بیگ
۴	مولوی عبداللہ	۵	مولوی رشید احمد خاں	۶	احمد خاں
۷	سید عزیز علی	۸	نور محمد انصاری	۹	امیر محمد
۱۰	محمد دل شاد	۱۱	چودھری منظور بیگ	۱۲	محمد یوسف بقالی

حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

"مسلمانان راٹھ کا یہ جلسہ عام آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد کا اظہار کرتا ہے، اور اس کی مذہبی خدمات کو، جو اشد ضروری ہیں، نظر استحسان سے دیکھتا، نیز نزاکت وقتی کی بنا پر سیاسی اسلامی جدوجہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے" (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

آل انڈیا سنی کانفرنس کی
تنظیم مساجد اور تحریک صلوٰۃ

جناب قاضی یوسف حسن رحمانی نائب ناظم ضلع سنی کانفرنس بدایون کی اطلاع کے مطابق اگست ۱۹۴۶ء تک بدایوں میں تنظیم مساجد اور تحریک صلوٰۃ مقبولیت سے جاری ہے۔

مولانا محمد عبدالحامد قادری ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس،

مولانا مفتی محمد ابراہیم فریدی سمستی پوری اور مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری کی کوششوں سے اس وقت تک ۱۳۵ اجلاس ہو چکے ہیں۔ ہر محلّہ میں نماز کمیٹیاں قائم ہو رہی ہیں۔ مساجد میں فریضہ عبادت کے عنوان کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے قومی اور سیاسی مسائل اور ضروریات پر بھی تقاریر ہو رہی ہیں اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دینی مرکز مسجد کو اس کے حقیقی رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (1)

---

(1) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس مین پوری کا ماہانہ اجلاس

محفل گیارہویں شریف

جناب اقبال احمد قادری متعلم درجہ دہم و جمیل احمد خاں قادری متعلم درجہ دہم مشن ہائی سکول مین پوری و دیگر ممبران انجمن خدام ملت مین پوری کی اطلاع کے مطابق آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کی ہدایت و تجویز کے مطابق ۱۱۔ شوال المکرم ۱۳۶۵ھ / ۸۔ ستمبر ۱۹۴۶ء یوم یک شنبہ محفل گیارہویں شریف میں سنی کانفرس کا جلسہ مولانا حکیم حافظ محمد احمد علوی کی زیر صدارت ان ہی کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں خصوصیت سے !

۱	جناب سید اوصاف نبی	ناظم سنی کانفرنس مین پوری
۲	جناب حکیم محمد اسماعیل	صدر سٹی مسلم لیگ مین پوری
۳	جناب حاجی مہدی حسن	صدر حج کمیٹی مین پوری

اور دیگر ممبران سنی کانفرنس نے شرکت فرمائی۔

اتفاق رائے سے درج ذیل تجویز منظور ہوئی۔

”سنی کانفرس کا یہ مخصوص اجلاس وزارتی مشن کی تجویزوں پر مرتب ہونے والی حکومت میں، جس کو مسٹر جناح نے منظور کر لیا تھا، شبیر احمد وغیرہ وہابیہ دیوبندیہ کا دخل کسی طرح گوارہ نہیں کرتا، اور پاکستانی نظام میں ان لوگوں کا شہ بھر بھی دخل مسلمانوں کے لئے خطرناک سمجھتا ہے۔ نجدی وہابیوں کے مظالم، اس کی سفاکیاں اور دل آزار

متعصبانہ جور و ستم کے قصے و نقشے سامنے ہیں۔ وہابیہ ہند (دیوبندیہ وغیرہ) ان سے بھی زیادہ متعصب و عناد رکھتے ہیں۔ اس لئے پاکستانی امور میں رہنمائی کا حق صرف سنی کانفرنس کو ہے۔ جو نو کروڑ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے اور جو پاکستان کی ہمیشہ حامی و علمبردار رہی ہے۔ الیکشن میں سنیوں ہی کی بدولت مسلم لیگ کو کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ سنی اس پاکستان کو ہرگز قبول نہیں کر سکتے جس کی تشکیل میں بدمذہبوں کا دخل ہو۔ یہ بھی پاس ہوا کہ اس تجویز کی ایک ایک کاپی بذریعہ تار وائسرائے و مسٹر جناح کو روانہ کی جائے اور اخبارات میں بھی اس کی اشاعت کی جائے۔ (۱)

مسلم لیگ جے پور شہر میں

مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تقریر پُر منیر

قاضی حنیف الرحمٰن قادری شاہ پوری کی اطلاع کے مطابق مولانا عبدالحامد قادری بدایونی اپنے مریدین کی دعوت پر جے پور تشریف لائے۔ ایک ہفتہ قیام کے دوران آپ سے ہزارہا مریدین نے فیض روحانی حاصل کیا۔

۲۹ ستمبر ۱۹۴۶ء کو واپسی سے قبل خاص جے پور شہر میں مسلم لیگ کے عظیم الشان جلسہ میں پاکستان کے عنوان پر زبردست تقریر کی۔

یاد رہے کہ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں مولانا عازم حج ہوں گے۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ بجریہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

ب ہفت روزہ الفقیہ امرتسر۔ بجریہ ۲۱ تا ۲۸ ستمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ بجریہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۸

سنی کانفرنس اجمیر شریف کا ایک اہم خصوصی جلسہ

اہم تجاویز

مولانا قاضی یوسف حسن رحمانی نائب ناظم ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں کی اطلاع کے مطابق ۵، ۶۔ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ / ۷، ۸ جون ۱۹۴۶ء عرس مقدس حضور خواجہ سید معین الدین غریب نواز اجمیری قدس سرہ کے موقعہ پر حضرت دیوان سید آل رسول علی خاں سجادہ نشین آستانہ عالیہ اجمیر کی صدارت میں سنی کانفرنس کا ایک اہم عظیم الشان اجتماع اجمیر مقدس میں ہوا۔

ہزاروں علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کا اجتماع رہا۔ حسب ذیل علماء نے اجتماع سے خطاب کیا۔

۱ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا شاہ عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشرواشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۴ مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی ۵ حاجی محمد عارفین ۔ دہلی
۶ مولانا محمد ابراہیم رضا، جیلانی میاں بریلوی ۷ مولانا مخدوم
۸ مولانا نذیر حسین دہلوی ۹ مولانا سید عبدالمجید
۱۰ مولانا محمد عابد القادری

تجاویز حسب ذیل منظور ہوئیں ۔

۱ دربار خواجہ سیدنا غریب نواز رضی اللہ عنہ کا یہ عظیم الشان اجتماع آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کی منظور کردہ تجاویز کی پرزور تائید کرتا ہے اور آل انڈیا سنی کانفرنس پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ مسلمانان ہند آل انڈیا سنی کانفرنس کی مذہبی رہنمائی پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔

۲ یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ حضرات علماء و مشائخین اہل سنت ہندوستان کے اندر اسلامی حکومت کے قیام کو اپنا ایک ضروری فرض سمجھتے ہیں۔ جسے کسی حالت میں ترک نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ایسی آزاد اسلامی حکومت کا قیام چاہتے ہیں جو قرآن کریم، احادیث نبویہ، فقہی اصولوں کے مطابق ہو۔ یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ وزراتی مشن کی تجاویز مسلمانوں کے لئے ہرگز تسلی بخش نہیں ہیں۔

۳ یہ عظیم الشان اجلاس راشٹریا سیوک سنگھ (۱) کی اس تحریک کو، جو ملک کے ہر گوشہ میں اندرونی طور پر انقلابی شکل و صورت میں چلائی جا رہی ہے، جس کی بدولت مسلمانوں پر جابرانہ اور سفاکانہ مظالم ہو رہے ہیں، انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس تحریک کے جراثیم کو فوراً روکے اور اسے خلاف قانون قرار دے۔ نیز مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے تحفظ سے غافل نہ رہیں۔

---

(۱) انسانی تاریخ نے بہت سی دہشت گرد جماعتوں کو ہم سے متعارف کرایا ہے۔ لیکن ان جماعتوں میں سب سے زیادہ خطرناک، خفیہ، قاتل اور وحشی جماعت ہند میں بنائی گئی۔ جس کا نام "راشٹریا سوائی سیوک سنگھ" ہے۔ اس خوفناک ترین جماعت کی سرگرمیاں بڑی حد تک پردہ راز میں رہی ہیں۔ ۴۷۔۱۹۴۶ء میں اس جماعت نے مشرقی پنجاب، دہلی اور دوسرے حصوں میں پانچ لاکھ سے لے کر دس لاکھ تک مسلمانوں کو قتل کر ڈالا۔ "جن سنگھ" اس جماعت کی فوجی تنظیم کا نام ہے۔ ۱۹۲۵ء میں کیشور اور پالی ہجور ناگپور کے ایک ہندو کے راشٹریا سوائی سیوک سنگھ (آر۔ ایس۔ ایس) کی بنیاد رکھی۔ اس جماعت کی بنیاد اس نظریہ پر رکھی گئی کہ برعظیم ہند ہندوؤں کی سرزمین ہے۔ مسلمان غیر ملکی ہیں جو ہند میں آگھسے ہیں۔ سن ۱۹۴۰ء میں کیشور ڈیالی کی جگہ گول والکر نے لی۔ گول والکر نے اسے ترقی دی۔

اس جماعت کا چھوٹا یونٹ پچاس افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کا ایک لیڈر ہوتا ہے۔ اس یونٹ کو شاخ کہتے ہیں۔ پھر شاخوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ صوبائی گروہی یا اپنے بڑے لیڈر سے ہدایات لیتے ہیں۔ شاخ کا جلسہ ایک یا دو کمروں میں ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک کھلا میدان ہوتا ہے۔ میدان کے وسط میں آر۔ ایس۔ ایس کا زعفرانی جھنڈا نصب ہوتا ہے۔ اسے سلامی دی جاتی ہے۔ میدان میں ورزش ہوتی ہے۔ اس کے بعد سنسکرت میں دعا پڑھی جاتی ہے۔ یونیفارم سفید قمیض، خاکی پتلون، جس کے ساتھ پیٹی کمر بند، کینوس کے جوتے، سیاہ ٹوپی پر مشتمل ہے۔ سیاہ ٹوپی ماتم کا نشان ہے۔ یہ اس وقت تک رہے گی جب تک ہند میں ہندو حکومت قائم نہ ہو جائے۔ اس میں عام طور پر نچلے طبقے کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ دہلی میں اس کے اجتماع میں پچاس ہزار شرکاء تھے۔ اس کے علاوہ دس ہزار رضاکار۔ اس اجتماع کے اعلیٰ کمانڈر نے کہا تھا کہ اگر میں اس جماعت کی تمام شاخوں کا دورہ کروں تو بیس پچیس سال لگ سکتے ہیں اگرچہ ممبران پر کوئی چندہ مقرر نہیں لیکن تاجر، زمیندار، جاگیردار اور امراء اس کی امداد کرتے ہیں۔ لیکن اس کا حساب نہیں رکھا جاتا۔ ہندو اخبارات نے بھی اعتراف کیا ہے کہ یہ جماعت دہشت گرد ہے۔ اور برعظیم میں مسلمانوں کے قتل کی ذمہ دار ہے۔ ہندو ازم اور اکھنڈ بھارت کی علمبردار جماعت کے ایک سنگھی نے گاندھی کو بھی قتل کر دیا تھا۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ہندوستان۔ پس منظر و پیش منظر مولفہ سید محمد تقی۔ مطبوعہ انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی (۱۹۶۸ء)

۴۔ اعراس کے لئے اصلاحی پروگرام :

یہ عظیم الشان اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس کی اس تجویز کے مطابق کہ حضرات اولیائے کرام کے اعراس مبارکہ کے مواقع پر تبلیغ واشاعت احکام دین کی جائے، حسب ذیل اصلاحی نظام نامہ اعراس تجویز کرتا ہے۔

(۱) خانقاہوں اور درس گاہوں میں امور غیر مشروعہ رسماً و عملاً ممنوع قرار دیئے جائیں۔

(۲) طوائفوں کو بے پردہ اور نا محرموں کے ساتھ داخل ہونے اور گانے بجانے سے روکا جائے۔

(۳) مستورات کے لئے خاص اوقات مقرر کئے جائیں۔ جن میں وہ زیارت کریں۔ ان اوقات میں مردوں کو داخلہ کی اجازت نہ ہو۔ عرسوں میں مستورات مردوں کے ساتھ مختلط نہ ہوں۔

(۴) قوالی وغیرہ اذان کی پہلی تکبیر کے وقت بند کر دی جائے اور جب تک نماز جماعت سے پوری طرح فراغت نہ ہو جائے، یہ مجالس موقوف رہیں۔

(۵) کوشش کی جائے کہ عرس میں آنے والے نمازوں کی پابندی کریں۔

(۶) خانقاہوں کی طرف سے زائرین کے لئے مصلوں اور وضو کے پانی کا معقول انتظام کیا جائے۔

(۷) ہر عرس میں مجالس کے علاوہ ذکر کا اہتمام کیا جائے۔

(۸) عرسوں میں اولیائے کرام کی سوانح حیات اور ان کی مجاہدانہ زندگی، شوق عبادت، خدا پرستی جیسے اہم عنوانات پر تقاریر کا انتظام واہتمام کیا جائے۔

(۹) ہر آستانہ پر تبلیغ واشاعت کا نظم کیا جائے تاکہ خانقاہیں تبلیغ کا مرکز بن سکیں۔ خلفاء، مریدین میں اسلام کی تبلیغ کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

(۱۰) یہ اجلاس مشائخین و سجادگان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مذکورہ بالا امور کی تکمیل وانجام دہی کے لئے اپنے مشورہ اور نگرانی میں ایک موثر کمیٹی قائم کریں۔

(۱۱) ہر آستانہ پر عقائد حقہ اہل سنت کا زائرین کو سبق دیا جائے اور صرف ایسے مقررین کو اجازت تقریر دی جائے جو بزرگان دین کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں۔ اور جو مقررین عرس فاتحہ میلاد اقدس کو ناجائز سمجھتے ہوں انہیں تقریر کی اجازت نہ دی جائے۔

(۱۲) عرسوں کے کسی انتظام یا غیر انتظامی معاملہ میں اور خانقاہ کے امور میں کسی ایسے عنصر کو داخل نہ کیا جائے جو مشائخ کرام اور صوفیائے عظام کا عملاً یا اعتقاداً مخالف ہو۔

(۱۳) حضرات سجادہ نشینان اپنی وضع اور اطوار کو متقدمین کے مبارک طریقوں کے مطابق کریں

(۱۴) ختم کلام پاک اور میلاد نبویہ کا رواج زیادہ سے زیادہ کیا جائے تاکہ ہر آنے والا خدائے قدوس اور ختم رسالت ﷺ کی عظمت و توقیر کا عشق اپنے دل میں کرے۔

ایک لاکھ سے زائد مجمع نے ان تجاویز پر پابندی کا عہد کیا۔

مولانا عبد الحامد بدایونی نے پاکستان پر جو مذہبی خیالات پیش کئے اور حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے حضور میں استغاثہ پیش کرتے ہوئے قل و فاتحہ کے موقعہ پر جو تقریر کی اس نے مجمع میں گریہ وزاری پیدا کر دی۔ اجلاس کی تینوں نشستیں بہت زیادہ کامیاب رہیں۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۰۔ جون ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

سنی کانفرنس کراچی کے
عظیم الشان اجلاس

مولانا صاحبزادہ علی القادری نائب ناظم جمعیت سنیہ کراچی جامعہ قادریہ کی اطلاع کے مطابق سنی کانفرنس کراچی کے عظیم الشان اجلاس ۱۲، ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو عید گاہ بندر روڈ کراچی کے وسیع میدان میں زیر صدارت مولانا قاری غلام رسول القادری پریذیڈنٹ جمیعت ہند کراچی (سندھ) منعقد ہوئے۔ یہ دونوں اجلاس بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیاب ہوئے۔ کراچی کے سنی مسلمانوں اور ائمہ مساجد و علمائے اہل سنت کا یہ اجتماع اپنی نوعیت کا عدیم النظیر "سیاسی مذہبی" اجتماع تھا۔ جلیل القدر علمائے کرام و مشائخ اہل سنت نے اس کانفرنس میں شرکت کی، ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱ مولانا حافظ قاری غلام رسول قادری، کراچی
۲ مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (مبلغ اعظم سیاح امریکہ و یورپ وغیرہ)
۳ مولانا عبدالحامد قادری بدایونی ناظم نشرواشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۴ مولانا غلام محمد قادری کراچی ثم کاٹھیاواڑی
۵ مولانا ظہور الحسن درس ناظم جمعیت سنیہ
۶ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۴۶ء ص ۳، ۴، ۵

وٹ : مقررین کے خطبات کی تلخیص ہفت روزہ دبدبہ سکندری کے حوالہ سے خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین
ادری میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف، ہند، لاہور کے سالانہ اجلاس میں

سنی کانفرنس صوبہ پنجاب کے اجلاس

۸، ۹، ۱۰۔ ذی قعدہ ۱۳۶۵ھ / ۴، ۵، ۶۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء / جمعہ، ہفتہ، اتوار کو مسجد وزیر خاں میں دار العلوم حزب الاحناف، ہند، لاہور کے سالانہ اجلاس منعقد ہوئے۔ اکابر علمائے اہل سنت و مشائخ کرام نے شرکت کی۔ چند علمائے کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱ مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی خطیب وزیر آباد
۴ مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی ۵ مولانا غلام ربانی فاضل حزب الاحناف
۶ مولانا مظہر الدین رمداسی فاضل حزب الاحناف
۷ مولانا غلام دین فاضل حزب الاحناف ۸ مولانا احمد علی شمیم فاضل حزب الاحناف
۹ مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد امیر انجمن حزب الاحناف
۱۰ مولانا امین الدین امر تسری ۱۱ مولانا عبد العزیز فاضل حزب الاحناف
۱۲ مولانا صابر حسین فاضل حزب الاحناف ۱۳ مولانا محمد علی
۱۴ مولانا ابو البرکات سید احمد ناظم حزب الاحناف
۱۵ مولانا عبد الستار نیازی ایم، ایل، اے
۱۶ مولانا سید محمود احمد رضوی نائبِ ناظم حزب الاحناف

علماء کرام نے فضائل علم۔ فضائل الحامد مصطفیٰ کریم ﷺ اصلاح احوال۔ اصلاح عقائد۔ اسلامی نظریہ قومیت۔ حصول پاکستان۔ سنی کانفرنس کی اہمیت وغیرہ موضوعات پر مدلل تقریریں کیں اور متعدد قرار دادیں منظور ہوئیں۔ مولانا سید محمود احمد رضوی کی اطلاع کے مطابق علماء ک

تقاریر کا خلاصہ پیش خدمت ہے ۔

مولانا ابو الحقائق محمد عبد الغفور ہزاروی نے ایک تقریر میں فرمایا :

"نیشنلسٹ مسلمان منافق ہیں"۔

خطیب اعظم مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے اپنی دونوں تقریروں میں پاکستان کیا ہے ؟ کے موضوع پر مدلل تقریر میں مسلمانوں کے لئے تنظیم۔ اتحاد۔ اتفاق کی اہمیت اور شرعی دلائل سے قیام پاکستان کی ضرورت بیان فرمائی آپ نے فرمایا :

مسلمانوں کی ترقی کا راز یہ ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کے پکے غلام بن جائیں اور خدا سے ڈریں جب مسلمان خدا سے ڈرے گا تو ساری کائنات اس سے ڈرے گی ۔

پاکستان عہد فاروقی کا دوسرا نام ہے ہم پاکستان میں خالص فقہی قوانین کا اجراء کریں گے ۔

سنی کانفرنس کے مقاصد اور اس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا :

ہر فرقہ اپنی تنظیم کر رہا ہے میرزائی۔ وہابی۔ دیوبندی غرضیکہ تمام فرقہ ہائے باطلہ منظم ہو رہے ہیں بلکہ منظم ہو گئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ سنی حضرات منظم نہ ہوں ؟ سنیوں کو اپنی تنظیم کرنی چاہئے اور جمہوریت عالیہ اسلامیہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جانا چاہئے ۔

مولانا امین الدین امرتسری نے کانگریسی چالوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا آپ نے فرمایا :

کانگریسی مسلمان خدا سے غداری کر رہے ہیں۔ وہ ہر روز رات کو وتروں میں یہ اقرار کرتے ہیں کہ اے خدا ہم تیرے دشمنوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور صبح ہوتے ہی وہ عہد و مواثیق جو رب تعالیٰ سے باندھے تھے، انہیں توڑ دیتا ہے ۔

طلبہ دار العلوم حزب الاحناف کی دستار بندی اور تقسیم اسناد کے بعد درج ذیل قرار دادیں پیش ہوئیں جو اتفاق رائے سے منظور ہوئیں ۔

1. یہ اجلاس جمہوریت عالیہ اسلامیہ (سنی کانفرنس) صوبہ پنجاب سے استدعا کرتا ہے کہ وہ جلد سنی علماء کا ایک وفد مقرر کرے جو سارے صوبہ پنجاب کا دورہ کر کے سنیوں کی تنظیم کو مضبوط کرے ۔

یہ قرارداد مولانا عبدالستار نیازی ایم اے نے پیش کرتے ہوئے اپنی مختصر سی تقریر میں کہا :

> وہابی دیوبندی خدا اور اس کے رسول کے دشمن ہیں یہ لوگ حضور کو اپنا جیسا انسان کہتے ہیں حالانکہ مقام نبوت کے سمجھنے سے عقل انسانی قاصر ہے اور فہم حضور علیہ السلام کے ادراک سے دور و مجبور ہے ۔

آپ نے مزید کہا :

> پاکستان شرعی فقہی اصولوں پر بنایا جائے گا۔ پاکستانی حکومت میں فقہی قوانین کا اجرا ہو گا۔ ہم اس پاکستان کے خلاف ہیں جس میں روس کے قانون کا نفاذ ہو۔ ہمارا قائد اور رہنما حضور علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا ہم حضور کے سوا کسی کی قیادت کو تسلیم نہیں کرتے ۔

۲ یہ اجلاس سنی کانفرنس کے ہائی کمانڈ پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور سنی کانفرنس کے نصب العین کی تائید کرتا ہے ۔

محرک : سید محمود احمد رضوی

مؤید : تاج سیفی مدیر ہفت روزہ سعادت لائل پور

۳ یہ اجلاس حکومت حجاز کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ حکومت امریکہ یا اور کسی غیر اسلامی طاقت سے قرضہ لے کر حجاز مقدس کو زیر بار نہ کرے۔ تمام عالم اسلامی اس کے خلاف ہے۔ حجاز کی اقتصادی و ملکی ضرورت کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو نجدی حکومت اس کا بجٹ پیش کرے تو آل انڈیا سنی کانفرنس اس رقم کو بہم پہنچانے کی کوشش کرے گی بشرطیکہ نجدی حکومت سنی کانفرنس کو اپنے انتظام سے خرچ کرنے کی اجازت دے ۔

یہ قرارداد محدث کچھوچھوی نے پیش کرتے ہوئے فرمایا :

> اسلامیان ہند یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتے کہ حجاز مقدس کو رہن رکھ کر امریکہ سے قرض لیا جائے اور روپیہ نجدی حکومت کے عمال اپنے صرف میں لا کر ہمیشہ کے لئے حجاز مقدس کو غیر اسلامی حکومت کے زیر نگیں کر دے ۔(۱)

---

(۱)۔ علمائے اہل سنت نے برسوں پہلے جس خطرہ کا خدشہ ظاہر کیا تھا سعودی حکومت کے نجدی صاحبان اقتدار نے کر کے دکھا دیا ان حضرات نے امریکہ سمیت مغربی استعمار کو اپنے ہر کام میں دخیل بنا کر اسلامی عظمت اور خودداری و خود مختاری کو مٹا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ہدایت نصیب کرے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

ہم حکومت حجاز کے وزیر اعظم کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر امریکہ سے قرضہ لیا گیا تو اس کی ادائیگی حجاز کے خزانہ سے نہ ہوگی، بلکہ اس کی وصولی ان لوگوں سے ہوگی جن کی اغراض کے لئے یہ روپیہ حاصل کیا جارہا ہے، اگر حکومت حجاز واقعی کوئی اصلاحی اور مفید کام کرنا چاہتی ہے تو وہ اس اسکیم کا بجٹ ہمارے سامنے پیش کرے تو وہ روپیہ سنی کانفرنس مہیا کرنے کے لئے تیار ہے مگر حجاز میں اپنے انتظام سے خرچ کرے گی ۔

اس قرارداد کی تائید مولانا ابو البرکات سید احمد ناظم انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے کی ۔

۴۔ زکوٰۃ بل :

یہ جلسہ یو۔ پی کونسل میں پیش ہونے والے زکوٰۃ بل کو نہایت ہی نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت مصیبت تصور کرتا ہے اور مسلم ممبران کونسل سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس مصیبت عظمیٰ سے بچائیں اور اس قانون کی مخالفت کرنے میں مسلم پبلک کا حق نیابت ادا کریں، وزیر اعظم اس مسلم کش قانون کو بحث میں لانے کی اجازت نہ دیں اور گورنر وائسرائے اس بے جا مداخلت فی الدین کو اپنی طاقت سے روک دیں ۔

۵۔ زمینداره بل :

یہ جلسہ یو۔ پی کونسل میں پیش ہونے والے زمیندارہ بل کو ظلم قرار دیتا اور اس پر اپنی کامل نفرت کا اظہار کرتا ہے ۔

یہ تمام بل صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس کی طرف سے پیش ہوئے اور اتفاق رائے سے پاس ہوئے ۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر۔ مجریہ ۲۱۔ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ ص ۸۔۹

جلسہ مذکورہ کی مفصل کارروائی مولانا سید محمود احمد رضوی نائب ناظم دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور نے اخبارات میں اشاعت کے لئے روانہ فرمائی۔ مندرجہ بالا اقتباسات اسی مفصل کارروائی سے اخذ کیے ہیں ۔(فقیر قادری عفی عنہ)

عرس سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ امر تسر

"قیام پاکستان پر موہوم خدشات تار تار"

انجمن تبلیغ الاحناف امر تسر کے زیر اہتمام سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا سینتیسواں سالانہ عرس مبارک ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء جامع مسجد میاں محمد جان مرحوم زیر صدارت امیر ملت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوا۔ اس عرس میں حسب ذیل علماء نے خطاب فرمایا :

۱ امیر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری
۲ خطیب الاسلام مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا ابو الحقائق عبد الغفور ہزاروی وزیر آباد۔
۴ مولانا سید ولایت حسین شاہ سرحدی ۵ مولانا قطب الدین جھنگوی
۶ مولانا سید محمود شاہ گجراتی ۷ مولانا غلام ربانی مدراسی
۸ مولانا محمد علی کالروی

ہزاروں عاشقان مصطفیٰ کریم ﷺ علماء و مشائخ کی تقاریر سے محظوظ ہوئے۔ اصلاح عقائد۔ اصلاح اعمال کی ترغیب اور حالات حاضرہ کے پیش نظر حصول پاکستان کی ضرورت اور کانگریسیوں کے لغو اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے گئے ۔

مولانا ابو الحقائق محمد عبد الغفور ہزاروی نے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا :

ہم نے غیر حنفی اور دیوبندی حضرات کی قیادت قبول کی ہے ؟ ہم پر یہ اعتراض بالکل لغو ہے ہم علمائے اہل سنت بہانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ ہم آل انڈیا سنی کانفرنس کے دستور اساسی کی روشنی میں پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں ۔

آپ نے فرمایا :

قائد اعظم ہمارے سیاسی رہنما ہیں جو اپنی عقل و فراست سے ہمارے پاکستان کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں جب پاکستان قائم ہو جائے گا تو اس میں آئین رائج کرنے کے لئے انہیں علماء کی طرف رجوع ہونا پڑے گا ۔

آپ نے دائرکٹ الیکشن کے متعلق فرمایا :

جب ہمیں قائد اعظم کا حکم ملے گا ہم سب حجروں کو خیرباد کہہ کر معرکہ پاکستان میں کود پڑیں گے مسلمان پاکستان حاصل کرنے کے لئے ایسی قربانیاں پیش کرے گا کہ کانگریس کی قربانی اس کے مقابلے میں ہیچ رہے گی ۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان

کا عظیم الشان جلسہ (۱۹۴۶ء)

پاکستان، فلسطین اور سنی کانفرنس سے متعلق چند اہم قرار دادیں

قرار داد نمبر :

۴ مسلمانان ملتان کا یہ اہم اور باوقار جلسہ قرار دیتا ہے کہ قبلہ اول بیت المقدس اور ارض مقدس فلسطین کا مسئلہ خالص اسلامی مسئلہ ہے۔ اگر اتحادی طاقتوں میں سے کسی طاقت نے اس کو یہودی سلطنت یا وطن الیہود بنانے اور عرب اکثریت وحاکمیت کے حق کو پامال کرنے کی جرأت کی اور برطانی وامریکی حکومتیں اپنی سامراجی چالوں اور یہود نواز پالیسی سے باز نہ آئیں اور تمام عالم اسلام نے ارض مقدس کے دفاع و تحفظ کے لئے متفقہ اعلان جہاد کر دیا اور مشرق وسطیٰ کا سوال تیسری ہولناک ترین جنگ عالمگیر کا پیش خیمہ ثابت ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری برطانیہ وامریکہ پر عائد ہوگی۔ لہذا یہ عظیم الشان اجتماع ہر دو حکومتوں کو انتباہ کرنا اپنا ملی واسلامی فرض تصور کرتا ہے۔

۵ مسلمانان ملتان کا یہ لاجواب اجتماع ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک مستقل اور جداگانہ قوم و ملت سمجھتا ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی اساس جمہوریت پر ان کی تنظیم کو اولین فرض ملی تصور کرتے ہوئے ملت و شریعت اسلامیہ کی بقاو تحفظ کے لئے صحیح معنوں میں حقیقی پاکستان کے مطالبہ و قیام کو ضروری سمجھتا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں تمام مسلمانوں سے مخلصانہ اور پر زور اپیل کرتا ہے کہ باہمی تصادم اور مناقشات سے اپنا دامن بچاتے ہوئے آنے والے الیکشن میں مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیکر اپنا قومی وملی فرض ادا کریں۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ اپریل ۱۹۴۶ء ص ۱۰

بزم پاکستان ریاست رامپور میں جلسہ میلاد النبی ﷺ

پاکستان کی حمایت میں اجلاس

۱۶ فروری ۱۹۴۷ء بزم پاکستان رامپور کے زیر اہتمام مولانا حافظ وجیہہ الدین احمد خان قادری جامع مسجد رامپور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا عبدالحامد قادری بدایونی، جناب فضل حسن صابری مدیر دبدبہ سکندری رامپور اور سید محمود شاہ نظامی وغیرہ علماء نے شرکت کی۔ مولانا عبدالحامد بدایونی نے نظریہ پاکستان، اس کی ضرورت اور اہمیت پر نہایت پر جوش تقریر کی۔ مولانا کی روح پرور تقریر کے بعد مطالبہ کیا گیا کہ ایسی تقریریں اگر ہر ہفتہ ممکن نہ ہوں تو کم از کم ہر ماہ ایک بار ضرور ہوں ۔ آخر میں سلام پڑھا گیا ۔(۱)

جلسہ عید میلاد النبی ﷺ

جالون میں سنی کانفرنس

۱۰ فروری ۱۹۴۷ء کو جالون میں عید میلاد النبی ﷺ کا شاندار جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا عبدالسلام قادری باندوی نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کا درس دیا گیا۔ صلوٰۃ و سلام پر جلسہ کا اختتام ہوا ۔ [۲]

۱۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

۲۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۶ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس کھر سیاں گنج، ریاست رائے گڑھ کا قیام اور اس کی چند تجاویز

یکم ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ\۲۳ فروری ۷ ۱۹۴۳ء کو حضرت مولانا عبدالمجود وجود قادری جبل پوری ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی و برار کی کوشش سے کھر سیاں گنج ریاست رائے گڑھ (سی پی) میں عید میلاد النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں حضرت مجاہد ملت نے نو کروڑ مسلمانوں کی واحد مذہبی تنظیم آل انڈیا سنی کانفرنس کے حالات بیان کئے۔ اس کے اغراض و مقاصد اور وقت کی دینی ضرورت کے پیش نظر اس کی مقامی تنظیم و تشکیل کی طرف رغبت دلائی۔ چنانچہ نعروں کی گونج میں سنی کانفرنس کا استقبال کیا گیا۔ حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا

۱	جناب محمد صدیق الہ آبادی ٹیلر ماسٹر	صدر
۲	جناب سیٹھ علی محمد صالح محمد متولی مسجد	نائب صدر
۳	جناب علاؤالدین	نائب صدر
۴	جناب علی محمد جبل پوری	نائب صدر
۵	جناب سیٹھ محمد ارمان خان قادری	ناظم
۶	جناب مولوی مدار بخش بہاری پیش امام مسجد	نائب ناظم
۷	جناب رحمت ٹیلر ماسٹر	نائب ناظم
۸	جناب محمد ارمان خان	خازن
۹	جناب انور علی	نگران کار

علاوہ ازیں سات ممبران مجلس عاملہ بھی منتخب ہوئے۔ (۱)

اجلاس میں چند تجاویز بھی متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ جن میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی واحد نمائندہ حیثیت کو تسلیم کیا گیا۔ اس کی قیادت اعلیٰ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اس کے حکم پر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا عہد کیا گیا۔

خان بہادر مسعود الزماں کے پیش کردہ زکوٰۃ بل کو مسلمانوں کے دین میں مداخلت تصور کیا

گیا اور اس کے خلاف نفرت اور غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ آخر میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے ترجمان اور اہل سنت کے محبوب اخبار دبدبہ سکندری رامپور کی مساعی جمیلہ کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ نیز اس کی اشاعت میں معاونت کا وعدہ کیا گیا۔ (۲)

سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) الہ آباد کی تشکیل نو

۱۵ فروری ۱۹۴۷ء کو مقام نخاس کہنہ الہ آباد میں ایک جلسہ منجانب شعبہ تبلیغ سنی کانفرنس منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت کو از سر نو منظم کرنے کی تحریک کی گئی۔ تبلیغ کے کام کو تیزی سے شروع کیا گیا۔ نیز سالانہ انتخابات بھی عمل میں آئے۔ (۳)

۱	مولانا حافظ محمد قاسم	صدر
۲	مولانا محمد اظہار الحق	نائب صدر
۳	مولانا سید نور الاسلام انور	ناظم
۴	مولانا باقی باللہ	نائب ناظم
۵	مولانا حکیم سید حشمت علی قادری	ناظم نشر و اشاعت

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۵ مارچ ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

(۲) ایضاً ص ۷

(۳) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپوری مجریہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

الہ آباد میں عظیم الشان جلسہ گیارہویں شریف
سنی کانفرنس کے مقاصد کی تبلیغ

۱۱ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ\۵ مارچ ۱۹۴۷ء کو سیٹھ عبدالرحمان، سیٹھ عبدالرحیم مالکان سٹیل ٹرنک فیکٹری اتالہ الہ آباد کے اہتمام سے گیارہویں شریف کا ایک جلسہ نہایت زیب وزینت سے منعقد ہوا۔ مقامی علماء اور اراکین سنی کانفرنس کے علاوہ مولانا عبدالمسجود وجود قادری جبل پوری ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی پی وبرار نے سیرت سیدنا غوث الورای رضی اللہ عنہ اور سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین کی صحت کے لئے دعائیں کی گئیں۔(۱)

سنی کانفرنس (شعبہ تبلیغ) الہ آباد کا جلسہ

۱۸ مارچ ۱۹۴۷ء کو احمد گنج متصل زنانہ ہسپتال ایک جلسہ سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان کرنے کیلئے منعقد کیا گیا۔ مولانا سید نورالاسلام باندوی ناظم اعلیٰ وناظم نشرواشاعت نے تبلیغ واشاعت کی ضرورت واہمیت واضح کی۔ اس وقت تک صدر محترم مولانا قاسم کی طرف سے اسی سے زیادہ جگہوں میں تبلیغی اجلاس ہو چکے ہیں۔(۲)

حسب دستور سنی کانفرنس کے شعبہ تبلیغ کا ایک اور جلسہ فاخر منزل دائرہ شاہ اجمل الہ آباد منعقد ہوا، اس میں مولانا محمد قاسم، مولانا سید نورالاسلام، مولانا ظہورالاسلام، مولانا حشمت علی قادری، مولانا عبداللہ، مولانا محمد خالد وغیرہ شریک ہوئے(۳)

۱۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۷ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص ۶

۲۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۷ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص ۶

۳۔ ایضاً ص ۶،۷

سنی کانفرنس ریاست رائے گڑھ (سی پی) کی تشکیل

۲۰ مارچ ۱۹۴۷ء کو ریاست رائے گڑھ میں جامع مسجد صدر روڈ میں زیر صدارت مولانا محمد عبدالمسجود وجود قادری ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی پی و برار مسلمانان رائے گڑھ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ صدر محترم نے سیرت حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شاندار تقریر کی۔ دوران تقریر آپ نے اہل سنت کی تنظیم اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی اہمیت اور اس کے اغراض ومقاصد بیان فرمائے۔ حاضرین نے مقامی سنی کانفرنس کی تشکیل کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ سنی کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ نیز چند اہم تجاویز بھی منظور ہوئیں۔ (۱)

جامعہ عربیہ ناگ پور کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد

سنی کانفرنس ناگ پور کا خصوصی اجلاس

۱۶ تا ۱۸ اپریل ۱۹۴۷ء کو جامعہ عربیہ ناگپور کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد زیر صدارت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر کے نامور علماء کرام اور صوبہ سی پی و برار کے صاحبان فضل و کمال نے شرکت کی۔ آخری روز فضلاء جامعہ کو دستار فضیلت پہنائی گئی۔ جلسہ میں حالات حاضرہ کے تقاضوں کے تحت تنظیم واتحاد اور آل انڈیا سنی کانفرنس سے اپنی وابستگی کو استوار رکھنے کا مشورہ دیا گیا۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۴- اپریل ۱۹۴۷ء - ص ۶

نوٹ:۔ مجلس منتظمہ کے منتخب حضرات معلوم نہ ہو سکے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء- ص ۵

(ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر مجریہ ۷ تا ۱۴ مئی ۱۹۴۷ء- ص ۹

سنی کانفرنس دین نگر پور ضلع مراد آباد کا عظیم الشان جلسہ

اہم تجاویز

۲۰، ۲۱ اپریل ۱۹۴۷ء کو دین نگر پور ضلع مراد آباد میں سنی کانفرنس کا ضلعی جلسہ منعقد ہوا اجلاس اول کی صدارت مولانا عارف اللہ قادری میرٹھی نے کی۔ جبکہ اجلاس ثانی کی صدارت مولانا مفتی محمد اجمل سنبھلی نے کی۔ ان اجلاسوں میں جلیل القدر علمائے کرام اور زعمائے ملت شریک ہوئے۔ چند اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں :

۱ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا وصی احمد سہسرامی
۳ مولانا شاہ صلیح الدین سہسرامی
۴ مولانا اختصاص الدین مراد آبادی
۵ مولانا غلام محی الدین
۶ مولانا محمد اطہر نعیمی
۷ مولانا محمد اسلام
۸ مولانا محمد حسین سنبھلی

سنی کانفرنس کے اس ضلعی اجلاس میں علمائے کرام نے حالات حاضرہ میں مسلمانوں کے لئے مفید لائحہ عمل، اتحاد و تنظیم و تعلیم کے بارے میں تقاریر کیں۔ قیام پاکستان کی راہ میں رکاوٹ کانگریس کی چالوں سے آگاہ کیا۔ چند اہم قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

عربی درس نظامی میں کانگریس کی دخل اندازی

۱ دین نگر پور ضلع مراد آباد کا یہ عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مولوی مفتی محمد اجمل شاہ صاحب بانی اجمل العلوم و مفتی سنبھل تجویز کرتا ہے کہ یوپی اسمبلی کے بعض اراکین عربی مدارس کے نصاب کے متعلق رائے زنی کرنا چاہتے ہیں یہ جلسہ درس نظامی کی حفاظت ضروری سمجھتا ہے اور اس میں دخل اندازی کو مسلمانوں کے دینی نظام میں بدترین رخنہ اندازی تصور کرتا ہے البتہ اگر اس نصاب میں دخل دیئے بغیر کوئی اختیاری و غیر لازمی اضافہ ملک کے معتمد اور مسلم افاضل حضرات مذکورہ ذیل کے منظور کریں تو گوارا کیا جا سکتا ہے۔

۱ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مفتی محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی، ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ حضرت محدث اعظم سید مولانا مفتی سید شاہ سید محمد صاحب اشرفی کچھوچھوی ، صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج شاہ مصطفی رضا خان قادری رضوی ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی
۴ حضرت فخر العلماء جناب الحاج مولانا مولوی مفتی شاہ محمد مظہر اللہ صاحب خطیب و امام شاہی مسجد فتح پوری ، مفتی اعظم دہلی۔
۵ حضرت صدر الشریعت مولانا الحاج مفتی امجد علی صاحب قادری رضوی اعظمی
۶ حضرت ملک العلماء جناب مولانا مولوی مفتی شاہ ظفر الدین صاحب قادری رضوی بہاری ، پٹنہ
۷ حضرت مولانا الحاج مفتی محمد عبد القدیر صاحب قادری بدایونی مفتی اعظم مملکت آصفیہ حیدر آباد دکن
۸ حضرت مولانا محمد اسلم صاحب فرنگی محلی لکھنوی
۹ حضرت مولانا مفتی سید وصی احمد صاحب محدث سہسرامی
۱۰ حضرت مولانا مولوی اجمل شاہ صاحب سنبھلی
۱۱ حضرت مولانا مولوی مفتی محمد عبد الحفیظ صاحب مفتی آگرہ
۱۲ حضرت مولانا الحاج مفتی شاہ سردار احمد صاحب صابری چشتی قادری رضوی صدر مدرس مدرسہ مظہر اسلام بریلی

۱۳ حضرت مولانا مولوی مفتی محمد عبد الرشید صاحب شیخ الجامعہ ناگپور

۱۴ حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین صاحب قادری جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ

۱۵ حضرت مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد

۱۶ حضرت مولانا الحاج مفتی ابو البرکات سید احمد صاحب امیر انجمن حزب الاحناف ہند ، لاہور

۱۷ حضرت مولانا الحاج مفتی احمد یار خان صاحب قادری نعیمی گجرات وغیرہم

علاوہ ازیں زکوۃ بل کی مخالفت اور راشن میں مسلمانوں کے دعوتی کے شامل کرنے کے خلاف بھی احتجاجی تحریکیں منظور ہوئیں (۱)

---

(۱)۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

سنی کانفرنس صوبہ بہار کے شاندار اجلاس

صوبہ بہار کے سنی کانفرنس کے شاندار اجلاس سربیلہ تھانہ سمری بختیار پور ضلع مونگیر میں ۱۵ تا ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ / ۸ تا ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء منعقد ہوئے۔ جس میں زعمائے ملت علمائے کرام کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ چند اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی
۴ مولانا مفتی عبد الحفیظ آگرہ
۵ مولانا قاضی احسان الحق بہرائچ
۶ مولانا مفتی محمد ابراہیم فریدی بدایونی
۷ مولانا رضی احمد دربھنگی
۸ جناب نذیر الحسن ایم ایل اے

ان اجلاسوں کو کامیاب بنانے میں اراکین سنی کانفرنس، متوسلین خانقاہ فریدیہ، عمائدین علاقہ بابو قیام الدین، حکیم سید اشرف مجیب بابو عبد الرشید منیجر، مولانا احمد اللہ، حافظ سلامت حسین بابو محی الدین پوسٹ ماسٹر، عبد المقتدر اور حضرت شاہ نثار احمد سجادہ نشین خانقاہ وغیرہ نے بہت محنت کی۔ علمائے کرام نے حالات حاضرہ کی روشنی میں مسلمانوں کے لائحہ عمل کو واضح کیا۔

مولانا عبد الحامد بدایونی نے اپنی تقاریر میں فرمایا:

ہم لوگ باوجودیکہ لیگ کو واحد نمائندہ جماعت مانتے ہیں پھر بھی ہمیں سنی کانفرنس کی ضرورت ہے۔

مولانا موصوف نے سنی کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت پر تبصرہ کرتے ہوئے قیام پاکستان کی شرعی، مذہبی اور سیاسی ضرورت کو بیان کیا۔

مولانا عبد الحفیظ مفتی آگرہ نے عقائد اہل سنت اور سنی کانفرنس کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا

مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی نے مسئلہ پاکستان کی پوری وضاحت کی۔

مولانا مفتی محمد ابراہیم فریدی بدایونی کے خطبہ میں حالات حاضرہ کا تجزیہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو اتحاد، تنظیم، تعلیم اور شریعت مصطفویہ پر سختی سے کاربند رہنے کی تلقین۔

آخر میں چند اہم قراردادیں منظور ہوئیں(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور بجریہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء ص ۶، ۷

سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کے شاندار اجلاس

مولانا محمد مجتبیٰ حسین منظر قادری اناوی کی اطلاع کے مطابق ۷۔ مئی ۱۹۴۷ء کو سنی کانفرنس ضلع مبارکپور کا شاندار جلسہ مبارکپور میں زیر صدارت حضرت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف علاقوں کے عمائدین، مقتدر حضرات اور عوام اہل سنت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

صدر محترم اور علماء نے حالات حاضرہ پر بصیرت افروز خطبہ دیا اور مسلمانوں کو نظم وضبط اور اپنے محبوب نصب العین پاکستان پر صداقت اور مضبوطی سے قائم رہنے کی تلقین کی۔

حاضرین کی تعداد چھ سات ہزار کے قریب تھی۔ حسب ذیل قرار دادیں نہایت جوش وخروش سے اتفاق رائے سے منظور ہوئیں:

۱ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس عام جمہوریت اسلامیہ کے ہائی کمانڈر صدر اعظم وناظم اعلیٰ واراکین پر اپنے دینی وروحانی مکمل اعتماد کا اعتراف کرتا ہے اور اپنی کامل اطاعت ووفاداری کا خراج عقیدت ان کی خدمت میں پیش کرتا ہے

محرک: مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی ناظم جمہوریت اسلامیہ ضلع اعظم گڑھ

موئید: مولانا شمس الحق اور مجمع عام

۲ ضلع سنی کانفرنس اعظم گڑھ کا یہ اجلاس عام حضرت سید زین الحسنات پیر صاحب مانکی شریف کی بے وجہ گرفتاری کو ظلم قرار دیتا ہے اور ان کی خدمت میں نیز دیگر علمائے اہل سنت وجماعت وعمائدین اہل سنت کی کانگریس شکن ملی خدمات کی بناء پر ان کی گرفتاریوں پر ہدیہ مبارک پیش کرتا ہے اور سرحد کی کانگریسی حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اسیران اسلام کو جلد ان کے مطالبات تسلیم کر کے آزاد کر دے ورنہ اس کے بھیانک نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ یہ اجلاس وائسرائے ہند سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ بے گناہ اسیران اسلام کو آزاد کرانے میں حکومت

سرحد میں مداخلت کر کے مسلمانان اہل سنت وجماعت کو مطمئن کر دیں۔

محرک و موئید: مذکورہ حضرات

۳ یہ اجلاس صوبہ بہار کے اس مطالبہ کی پر زور حمایت کرتا ہے کہ کمشنری بھاگل پور کے چار ضلع اور ضلع دربھنگہ کو حسب دستور سابق صوبہ بنگال میں ملحق کر دیا جائے۔

محرک: مولانا مظفر حق

موئید: مولانا مجتبیٰ حسین منظر قادری

۴ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس آل انڈیا ریڈیو کی اس غیر منصفانہ پالیسی پر سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے جس کے ذریعے ہندوستان خصوصاً یوپی کی ہمہ گیر اردو زبان کے ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ محرک: مولانا قاری محمد عثمان اعظمی

موئید: مولانا محمد حاتم اعظمی......وحاضرین

۵ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس عام محکمہ راشن کی اس متعصبانہ وغیر ذمہ دارانہ طرز عمل کی مذمت کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کانفرنس کے لئے غلہ کا بالکل ناکافی راشن ملا اور شکر اور تیل قطعی نہیں مل سکا، حالانکہ اس سے قبل ضلع میں متعدد کانفرنسیں ہوئیں جس میں کافی سے زیادہ راشن دیا گیا۔ لہٰذا یہ جلسہ حکومت سے بہت پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ حکام متعلقہ سے اس نامنصفانہ حرکت کی باز پرس کی جائے۔ محرک: شیخ محمد امین انصاری اعظمی

موئید: مولانا محمد یوسف اعظمی وحاضرین

۶ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس عام حکومت برطانیہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ برار کو اس کے جائز حق دار والی حیدر آباد کے حوالہ کر کے انصاف پسندی کا ثبوت دے اور جون ۱۹۴۸ء سے پیشتر سلطنت مغلیہ کی یادگار سلطنت آصفیہ کے فرمانروا کو بحیثیت ہز میجسٹی کے تسلیم کر کے اعلان کر دے۔

محرک: جناب شفیق جونپوری

موئید: مولانا مجتبیٰ حسین منظر قادری

۷ ضلع سنی کانفرنس کا یہ اجلاس سوت کی کمیابی کے باعث مومن برادری کی مصیبتوں پر اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پارچہ بافوں کے لئے حسب ضرورت سوت فراہم کرے اور چند کانگریسی آوردوں کے خودساختہ غیر ذمہ دار ادارہ ہینڈلوم ویورس بورڈ کے ذریعے سوت کی تقسیم فوراً بند کردے اور اس کی رشوت ستانی خویش نوازی اور دیگر بدعنوانی کی آزادانہ تحقیقات عمل میں لائی جائے۔

محرک: مولانا رشید حسن انصاری ناظم انجمن اہل سنت واشرفی دارالمطالعہ مبارک پور

مؤید: جناب عزیز الحسن سکریٹری مسلم لیگ قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور، مجریہ ۲۱ مئی ۱۹۴۷ء ص ۴

تجاویز منظور کردہ سنی کانفرنس صوبہ بہار

منعقدہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اجمادی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ / ۸ تا ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء

بمقام خانقاہ فریدیہ سربیلہ ضلع مونگر

(۱) سنی کانفرنس صوبہ بہار کا یہ اجلاس اس صوبے کے ان علماء و مشائخ کے حادثات رحلت پر جو اس قریب زمانہ میں واقع ہوئے ہیں، انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور جملہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور توقع کرتا ہے کہ ان کے خلاف اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔

(۲) صوبہ بہار سنی کانفرنس کا یہ اجلاس صوبہ بہار کے مشائخ و علماء اہل سنت اور عوام مسلمانوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حالات کی نزاکت و اہمیت کا اندازہ کرتے ہوئے ایک شیرازہ میں منسلک ہو جائیں۔ خانقاہوں اور مدارس کے نظام کو مضبوط کریں اور اپنی اپنی خانقاہوں سے روحانی تعلیم و تربیت کے ساتھ ایسے مبلغ تیار کئے جائیں جو جاہل اور غافل مسلمانوں اور دوسرے مذہب والوں کو دعوت اسلام دے سکیں۔ بزرگان دین اور اولیاء کرام کے عرسوں کے موقع پر خصوصیت کے ساتھ حضرات علماء اہل سنت کے مواعظ حسنہ کا اہتمام کیا جائے جن میں اطاعت نبویہ، صلحاء، علماء، اولیاء اللہ کے کارنامے پیش کئے جائیں اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے خصوصی اجلاس اجمیر شریف میں جو نظام نامہ تجویز کیا تھا اس کے مطابق اعراس میں نظم کیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس ضلع مونگیر، پورنیہ اور ان مقامات کے اطراف کی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے ضروری سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کے جہل کو دور کرنے اور ان کی موجودہ نسل کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے لئے ایک مرکزی دار العلوم جاری کیا جائے تاکہ مسلمانوں کے بچوں کو درس نظامیہ اور دین مہذب کی تعلیم سے باخبر کیا جائے۔ یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے مدرسہ کی ترقی و بقاء کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(۴) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مسلمان ہر جگہ تنظیم مساجد اور تحریک نماز باجماعت آغاز کریں اور کوشش کی جائے کہ مسجدیں لبریز ہوں اور ان مسجدوں میں امام علماء ہر روز ضروریات دین اور حالات حاضرہ سے آگاہ کر کے حق و صداقت کی دعوت دے سکیں۔ نیز یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ شادی بیاہ کے اخراجات کم سے کم کر دیں اور شادیوں کی رسوم مہلکہ کو قطعاً بند کر دیں اور ہر جماعت اپنے اپنے ہاں شادی کے اخراجات کا ایک ایسا معیار قائم کریں کہ غریب و امیر ہر شخص ان کو بآسانی انجام دے سکیں۔ ناچ گانا اور اس قسم کے دوسرے محرکات سے قطعاً احتراز کریں۔

(۵) یہ اجلاس صوبہ بہار کے ان غریب اور نہتے مسلمانوں سے جنہیں انتہائی بے دردی و ظلم کے ساتھ قتل کیا گیا اور ان مظلومین کی قیامت خیز تباہیاں ہوئیں، ان مظلومین اور شہداء کے ورثاء سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور کانگریسی حکومت کے اس طرز عمل پر جو اس نے مسلمانان بہار کے ساتھ اختیار کیا انتہائی نفرت و بے زاری کا اعلان کرتا ہے —————— کہ مسلمانان صوبہ بہار کو کانگریسی حکومت پر مطلق اعتماد نہیں اور یہ امر یقینی ہے کہ کانگریسی حکومت کی طرف سے فتنہ انگیزیوں کو ڈھیل دی گئی اور مجرموں کو نہ تو قرارواقعی سزائیں دی گئیں اور نہ ایسا موثر انتظام کیا گیا جس سے اس صوبہ کے بسنے والے مسلمانوں کو اطمینان و سکون حاصل ہوتا بلکہ اس وقت تک اکثر و بیشتر مقامات میں مسلمانوں کے خلاف سازشیں جاری ہیں حتی کہ بعض بعض ریلوے اسٹیشنوں پر مسلمان عورتوں کو جبر پکڑ کر مرتد بنانے کی ناپاک کوشش کی جارہی ہے۔ چنانچہ ۸ اپریل ۱۹۴۷ء کو ایک مسلمان عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ مقام گھاٹ سے آرہی تھی۔ بیرونی اسٹیشن پر اس کے شوہر سے چھین لیا۔ یہ اجلاس سپرنٹنڈنٹ پولیس سمستی پور اور ضلع مونگیر سے اپیل کرتا ہے کہ فوراً اس حادثہ کی دیانتداری کے ساتھ تحقیقات کریں۔

(ب) اور مسلمان عورت کو اس کے شوہر کے حوالہ کریں۔ نیز اجلاس ہذا حکومت بہار سے مطالبہ کرتا ہے کہ جن مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا اور بے شمار نقصان ہوئے، اس کا معقول معاوضہ دے۔ یہ روش کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسرے افراد کو ہتھیار رکھنے کی اجازت ہے اور مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ رکھنے کی اجازت نہیں قابل نفرت ہے۔ یا تو مسلمانوں کو بھی اسلحہ رکھنے کی اجازت دی

جائے ورنہ ہر قوم کے لئے اسلحہ رکھنے اور اسے استعمال کرنے کی قانونی ممانعت کردی جائے۔

(ج) یہ اجلاس مسلمانان صوبہ بہار سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کریں جہاں ہوں متحدہ طور پر رہ کر ناموس دین اور عزت نفس جان ومال ومساجد کی حفاظت کے لئے ہر ممکن جدوجہد کریں اور دامن اتحاد واتفاق کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی آبرو کو اپنی آبرو جانیں۔

(۶) یہ اجلاس صوبہ بہار کی کانگریسی حکومت کے اس طرز عمل پر کہ عام طور پر اکثر وبیشتر اضلاع کے مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے ظلم وستم کا شکار کیا جارہا ہے، انتہائی غم وغصہ کا اظہار کرتا ہے خصوصیت کے ساتھ مسلمانان بختیار پور کی آزادی سلب کرنے کے لئے حکومت نے یوم نجات کے جلوس میں شریک ہونے والوں کے جو وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے۔ نیز وہ مسلمان مہاجرین جو اس طرف کے مسلم قصبات میں نقل سکونت کررہے ہیں ان کے خلاف حکومت کے عمال طرح طرح کی رخنہ اندازیاں کررہے ہیں حتی کہ ان مہاجرین کو کپڑے کا راشن دینے سے انکار کیا جارہا ہے نیز کنٹرول کی اشیاء ۸۰ فیصد ہندوؤں کو دی جارہی ہیں اور مسلمانوں کو اہم ترین ضروریات دیئے جانے پر بے توجہی برتی جارہی ہے اور ہندو سکولوں کے لئے مسلمانوں سے جبر روپیہ وصول کئے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دھان ٹیکس کو مسلمانوں سے جبر وصول کرکے جو نقصان عظیم پہنچایا جارہا ہے اور اس سلسلے میں ایک ۸۰ برس کے بوڑھے مسلمان کو گرفتار کرکے دن بھر بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ کانگریسی حکومت اور اس کے عمال اس جابرانہ اور ہندو ذہنیت کے اس مکروہ طرز عمل پر کانفرنس سختی کے ساتھ احتجاج کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت اس قسم کے متعصبانہ طرز عمل ترک کرے ورنہ مسلمان اپنی حفاظت کا آئندہ انتظام کرے۔ نیز یہ کانفرنس اس قسم کے جابرانہ ٹیکسوں کے متعلق مسلمانوں کو ہدایت کرتی ہے کہ اپنے حلقہ کی مجلس عمل کی رائے پر عمل کریں۔

(۷) یہ اجلاس عام مجاہد ملت فخر اہل سنت حضرت پیر صاحب مانکی شریف رکن آل انڈیا سنی کانفرنس کی ان تمام مساعی جمیلہ کو قدر ومنزلت پر دیکھتے ہوئے ان کی بے گناہ گرفتاری پر جو کانگریس

کی سرحدی حکومت نے کی ہے، انتہائی غم کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سرحد کو متنبہ کرتا ہے کہ حضرت پیر صاحب مانکی شریف کی بے وجہ گرفتاری نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے علماء و مشائخ میں اضطراب عظیم پیدا کر دیا ہے اور تمام علماء اہل سنت سنی کانفرنس اجلاس بنارس کی تجویز کے مطابق پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں ادا کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ یہ اجلاس سرحد کے غیور بہادر مسلمانوں کو ان کی حالیہ کانگریس شکن تحریک پر مبارکباد دیتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ وہ اپنی مہم میں کامیاب ہوئے۔ یہ اجلاس حکومت سرحد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حضرت پیر صاحب مانکی شریف اور دوسرے زعماء کو فوراً رہا کرے اور مسلمانوں کے مطالبات پورا کرے۔

(۸) یہ اجلاس صوجاتی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سکھوں اور دوسرے مقررین کی ان اشتعال انگیز تقریروں کو ہرگز جاری رہنے نہ دیں، کیونکہ ملک کے اکثر و بیشتر حصے میں جس قدر حالیہ فسادات رونما ہوئے ہیں وہ تارا سنگھ جیسے غیر ذمہ دار مقرر کی اشتعال انگیزیوں کا نتیجہ ہیں، کاش ایسی تقریروں پر پہلے سے پابندی لگائی جاتی تو فسادات، ہنگامے نہ ہوتے، اگر فی الواقع حکومتیں امن وامان چاہتی ہیں تو ایسے بدلگام مقررین کی تقریروں پر پابندی عائد کریں۔

(۹) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ جلد ترین صوبائی کانفرنس کے عہدیدار منتخب کئے جائیں۔

(۱۰) یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اس صوبہ کے مسلم سکولوں اور ابتدائی مدارس کے طلباء میں قرآن کریم، سیرت نبویہ ﷺ اور حیات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیز اسلامی عنوانات پر تعلیم دینے کا خصوصی انتظام کیا جائے اور طلباء کے لئے مذہبی تعلیمات کے حصول کو لازم قرر دے دیا جائے اور ایک ایسا نصاب مروج کیا جائے جو اسلامی نظریات اور اصول دین کے مطابق ہو اور طلباء میں جذبہ دینی پیدا کرنے کا محرک ہو۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۱ مئی ۱۹۴۷ء ص ۶، ۷

آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک غیر معمولی اجلاس

جامعہ نعیمیہ مراد آباد کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت

جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت کے موقع پر ۱۷ تا ۱۹؍ جون ۱۹۴۷ء مراد آباد میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس ہوا۔

اس میں حسب ذیل علمائے کرام کے علاوہ دیگر علماء کرام بھی شریک ہوئے :

۱ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا محمد عبدالحفیظ مفتی آگرہ
۳ مولانا محمد عبدالرشید شیخ الجامعہ ناگ پور۔ سی۔ پی
۴ مولانا مفتی سید غلام جیلانی صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
۵ مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی
۶ مولانا شاہ عبدالمجود وجود قادری جبل پوری
۷ مولانا مفتی محمد اجمل بانی مدرسہ اجمل العلوم سنبھل
۸ مولانا مفتی آل حسن صدر مدرس مدرسہ ناگپور
۹ مولانا عزیز الدین بھاگل پور
۱۰ مولانا عبداللطیف سیکری ضلع مظفر نگر
۱۱ مولانا مسعود احمد
۱۲ مولانا محمد اسلام
۱۳ مولانا سیف الحق نعیمی
۱۴ مولانا محمد اشفاق صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ پالی میواڑ

دیگر قراردادوں کے علاوہ درج ذیل قرارداد منظور ہوئی :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ سپیشل اجلاس مولانا عابد شاہ صاحب کی گرفتاری پر گہرے رنج کا اظہار کرتا ہے اور حکومت رامپور سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے اور ریاست رامپور کو خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ انڈین کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی میں شریک ہو کر مسلمانوں کو رنجیدہ و ذلیل نہ کرے (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۲۳ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

سالانہ جلسہ عید میلاد سید الامجاد ، پھاٹک جش خان، دہلی

سنی کانفرنس کا خیر مقدم

جناب شیخ محمد عارفین ناظم مجلس تبلیغ الاسلام دہلی کی زیر قیادت عید میلاد النبی ﷺ کا گیارہواں سالانہ جلسہ ۲۹ تا ۳۱ مارچ ۱۹۴۶ء منعقد ہوا۔ حسب ذیل علمائے کرام نے فضائل مصطفوی بیان فرمائے ۔

۱ مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر واشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی صدر مجلس استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ مولانا محمد یعقوب ضیاء القادری بدایونی
۴ مولانا عبد الرؤف چشتی خطیب کلاں مسجد دہلی
۵ مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی
۶ مولانا صبغت اللہ فرنگی محلی لکھنوی
۷ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۸ مولانا مفتی ابو النصر محمد عابد شاہ مجددی بانی و محدث مدرسہ منبع العلوم رامپور
۹ جناب محمد فضل حسن صابری مدیر ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور(۱)
۱۰ مولانا مفتی محمد عبد الحفیظ قادری رضوی مفتی اعظم آگرہ

علمائے اہل سنت کے دل آویز بیانات کے علاوہ درج ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

انجمن تبلیغ الاسلام دہلی کا یہ نمائندہ اجلاس آل انڈیا سنی کانفرنس کا دلی خلوص کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہے اور سنی مسلمانوں کی اس تنظیم کو ملک وملت کے لئے انتہائی حد تک مفید تر یقین کرتا ہے(۲)

---

(۱) دبدبہ سکندری رامپور دو قومی نظریہ کا ترجمان ہفت روزہ تھا۔ مدیر محترم مسلم لیگ اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی حمایت میں مضامین اور اداریے لکھتے تھے۔ اس صاحب بانی اخبار زمیندار جناب ظفر علی خان نے دبدبہ سکندری کے بارے میں یوں کہا ؎

جس نے سکھائی ہے ہمیں رسم ورہ قلندری
ہے وہ صحیفہ مبین دبدبہ سکندری

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۳، ۵

خطبہ صدارت

مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری رُکن آل انڈیا سنی کانفرنس
وصدر مجلس استقبالیہ شہری مسلم لیگ پولٹیکل کانفرنس میرٹھ

۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء تا ۲ جنوری ۱۹۴۶ء کو شہری مسلم لیگ میرٹھ کی طرف سے پولٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی- اس کانفرنس کے مجلس استقبالیہ کے صدر مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے اجلاس اول ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء میں خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ خطبہ کی نقل سیکرٹری میرٹھ کے ذریعے اخبارات میں اشاعت پذیر ہوئی-

سنی کانفرنس کے تبلیغی مدارس

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد اور عزائم میں یہ امر شامل ہے کہ ملک میں تبلیغی مدارس قائم کئے جائیں جن میں ہر عمر کے افراد کی تعلیم کا انتظام ہو- اسی سلسلہ میں مختلف مقامات پر مدارس کے قائم کئے گئے- مولانا اشفاق حسین نعیمی نے ماڑواڑ میں تعلیم بالغان کے کام کے لئے مدرسہ قائم کیا- جس میں ۱۶ سال سے لے کر ۶۰ سال تک کی عمر کے افراد زیر تعلیم ہیں- درس میں داخل ہونے والوں کی تعداد ۶۵ ہے- ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ ترجمہ قرآن مجید کا درس بھی دیا جاتا ہے-(۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری رامپور" مجریہ ۱۵-فروری ۱۹۴۶ء-ص ۱۱

یوم فلسطین

۲۶۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء جامع مسجد مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں یوم فلسطین کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی الازہری(۱) نے فلسطین کی موجودہ صورت حال پر نہایت موثر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مناسب وضاحت کے ساتھ درج ذیل قرارداد پیش کی۔ حاضرین نے اتفاق رائے سے منظور کیا۔

۱ ہم تمام مسلمانان مبارک پور فلسطین کو وطن یہود بنانے کے سخت ترین مخالف ہیں اور پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ جدید یہودیوں کا داخلہ فوراً بند کردے۔

۲ ہم فلسطین کے عربوں کی سرگرمیوں کی دل سے حمایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے مقدس وطن کو یہودیوں کے ناپاک قدم سے نجس ہونے کے خلاف جہاد کررہے۔

۳ ہم تمام مسلمانان مبارک پور برٹش گورنمنٹ کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے سابق وعدوں پر قائم رہے۔ ورنہ نتائج کی ذمہ دار وہ ہوگی۔

---

(۱) صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ مصنف بہار شریعت وغیرہ کے فرزند ارجمند مولانا علامہ عبدالمصطفیٰ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ / اکتوبر ۱۹۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ مولانا احسان علی مظفرپوری، مولانا مفتی امتیاز احمد امیٹھوی، مولانا حکیم سید عبدالحی اور اپنے والد ماجد سے درسیات کی تعلیم مکمل کی۔ جامعہ ازہر سے ۱۹۳۷ء میں تکمیل کی۔ درس حدیث اپنے والد ماجد اور محدث جلیل مولانا محمد سردار احمد سے لیا۔ منظر اسلام بریلی، دارالعلوم حافظیہ سعیدیہ دادون ضلع علی گڑھ، دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے مدرس اور شیخ الحدیث رہے۔ قیام پاکستان کے بعد جامعہ محمدی جھنگ کے شیخ الحدیث بنے۔ مدرس بدرس دارالعلوم امجدیہ کراچی کے شیخ الحدیث رہے۔ تصانیف میں تفسیر قرآن مجید (پانچ پارے) مطبوعہ ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اپنے والد ماجد، مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا نوری بریلوی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی اور قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہم سے خلافت و اجازت تھی۔ ۱۹۷۰ء میں جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے قومی اسمبلی کا کامیاب الیکشن لڑا۔ تحریک رد قادیانیت ۱۹۷۴ء میں بھرپور کردار ادا کیا۔ قومی اسمبلی میں مسلمان کی متفقہ تعریف پیش کی۔ جس پر تمام اکابر کے علماء نے تصدیق کی۔

(تذکرہ علمائے اہل سنت، مولفہ مولانا محمد محمود احمد کانپوری۔ ص ۱۶۰، ۱۶۱)

۴ نیز ہم ان مسلمانوں کی بڑی قدر کرتے ہیں جو جزائر شرق الہند کو آزاد کرانے کے درپے ہیں- جو ہالینڈ کی حکومت کے جوئے کو اپنے کندھے سے اتار رہے ہیں- ہم گورنمنٹ برطانیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہندوستانی فوجوں کو فوراً وہاں سے واپس بلالے اور خود بھی ڈچ لوگوں کی کوئی امداد نہ کرے- اور مسلمانوں کی اس عظیم الشان مشرقی آباد کو آزادی دلانے کی پوری کوشش کرے-(۱)

گیارہویں شریف کی برکتیں

آل انڈیا سنی کانفرنس پر اعتماد

۱۵ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ-۱۹ مارچ ۱۹۴۶ء کو مدرسہ اسلامیہ گھوڑدوڑ ضلع مونگیر میں گیارہویں شریف کے موضوع پر مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ نے تقریر فرمائی- مدرسہ کی عمارت اور طلبہ کا معائنہ کیا- اسی اثناء میں آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اغراض ومقاصد بیان فرمائے- حاضرین نے صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی پر اعتماد اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے پروگرام سے دلچسپی ظاہر کی-(۲)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری 'رامپور' مجریہ ۱۴- نومبر ۱۹۴۵ء ص ۶- کالم ۳

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور 'مجریہ ۱۲' اپریل ۱۹۴۶ء- ص ۶

سنی کانفرنس الہ آباد (شعبہ تبلیغ) کا گورنمنٹ برطانیہ کو انتباہ

مولانا قطب الدین شاہ انچارج دفتر شعبہ تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس الہ آباد کی اطلاع کے مطابق مولانا سید نور الاسلام باندوی رکن خاص شعبہ تبلیغ (خلف اکبر ناصر الاسلام مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس) نے اپنے حالیہ بیان میں فرمایا ہے-

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ اغیار ہم کو صفحہ ہستی سے محو کر دینے میں کوشاں ہیں، ہر طرف سے دین محمدی کے قلعہ کو بیخ وبنیاد سے اکھاڑنے کی کوشش کی جارہی ہے، ہمارے مقابلہ میں فوج بندی کی جارہی ہے- ایسی صورت میں اگر ہمارے مطالبہ پاکستان کو نظر انداز کیا گیا، نیز مسئلہ فلسطین کو جلد از جلد طے نہ کیا گیا- اینگلو امریکی کمیشن کی شرانگیز رپورٹ عربوں کے ساتھ سراسر بے ایمانی، بے انصافی پر دال ہے- مسلمانان ہند نے اب عہد کر لیا ہے کہ اپنے فطری جذبات ابھارنے پر مجبور ہو جائیں گے-(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۲۷- مئی ۱۹۴۶ء- ص ۷

صدر جمہوریت اسلامیہ کا
پنجاب و سندھ و سرحد کا طوفانی دورہ

اعلیٰ حضرت مخدوم الملت مولانا العلام مفتی سید شاہ سید محمد شاہ صاحب قبلہ اشرفی جیلانی صدر اعظم جمہوریت اسلامیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) نے رمضان شریف کے بعد پھر پہلا سفر ضلع بہرائچ کا فرمایا۔ جہاں سنی کانفرنس کے کئی اجلاس ہوئے اور پھر یو۔پی کے بعض اضلاع کو دیکھتے ہوئے مرکزی دفتر مرادآباد کا معائنہ فرمایا۔ اور جمہوریت اسلامیہ کے ترقی یافتہ دستور اساسی میں منہمک رہے۔ پھر دہلی ہوتے ہوئے لاہور تشریف لائے اور صوبہ پنجاب سنی کانفرنس کی اہم میٹنگ کی۔ جس میں الفقیہ پر اعتماد کا اظہار کیا گیا اور بہ تحریک حضرت شیر حق مولانا ابوالحقائق مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی الفقیہ سے تعاون منظور کا کیا گیا اور مسجد وزیر خاں اندرون دہلی دروازہ کے اجلاس عام میں سنی کانفرنس کے موضوع پر شاندار تقریریں بھی ہوئیں۔ لاہور سے امرتسر تشریف لائے، جہاں تبلیغ الاحناف کے جلسہ میں سنی کانفرنس کی اشاعت فرمائی۔ پھر لاہور کانفرنس کی اہم میٹنگ میں شرکت فرمانے گئے۔

آج کل سندھ سنی کانفرنس کراچی کی مدد فرما رہے ہیں اور بہاولپور، ملتان، تونسہ شریف، سیال شریف، مانکی شریف وغیرہ کا پروگرام طے کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ صدر اعظم کا سایہ بصحت و عافیت دراز فرمائے اور ان کی انتھک کوششوں کو مثمر برکات فرمائے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر جلد ۲۹، شمارہ ۳۹-۴۰ مجریہ ۲۵ ذی قعدہ - ۳ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ - ۲۱، ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء ص ۱
مراسلہ جناب صفی اللہ مداری

نوٹ- اصل مراسلہ میں حضرت مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی اور مولانا عبدالغفور ہزاروی علیہما الرحمہ کے اسماء گرامی اسی طرح شائع ہوئے۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ، محدث علی پوری
کی خدمات دینیہ کا اعتراف

انجمن خادمان مصطفیٰ' خانقاہ محبوب آباد' حویلیاں ضلع ہزارہ کے صدر جناب سید عبدالقاضی شاہ مشہدی ہزاروی نے ایک سپاس نامہ حضرت امیر ملت کے حضور پیش کیا۔ ملک عبدالعزیز خان جنرل مرچنٹ شہر سیالکوٹ کی وساطت سے اخبارات میں شائع ہوا۔ اس سپاس نامہ میں ممدوح موصوف کی بعض خدمات دینیہ وسیاسیہ کا اعتراف کیا گیا ہے۔ چونکہ وہ خدمات تاریخ کا ضروری حصہ ہیں۔ اس تاریخی دستاویز کو ہم آپ تک پہنچا کر ایک خوشگوار فریضہ سے سبکدوش ہورہے۔ سپاس نامہ کی عبارت یہ ہے۔

بشرف ملاحظہ اعلیٰ حضرت 'نحمدو نصلی علی حبیہ سراپا یمن و سعادت' فخر سیادت' آفتاب شریعت' ماہتاب طریقت' عارف حقیقت' رازدار معرفت' پشت وپناہ اہل اسلام' قطب زماں' غوث دوراں' قیوم آواں 'سرکار عالی منزلت' قبلہ عالم' امیر ملت' سجادہ نشین علی پور شریف مدظلہ العالی۔

ہم جملہ اسلامیان سرحد ہی نہیں بلکہ سارے پاکستان کے باشندے اور ہماری نسلیں بھی اللہ تعالی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فضل وکرم کا شکریہ ادا نہیں کرسکتے جو ہم کو آپ کی مقدس ترین شخصیت سے شرف یاب فرمایا۔ جس نے اس نازک ترین حالت میں اسلامیان پاکستان کو انگریز اور ہندو کی غلامی کی لعنت سے چھڑانے میں اس پیرانہ سالی میں خاندان سمیت اور اپنے دس لاکھ سے زیادہ عقیدت مندوں کے ساتھ مالی جانی قربانیاں حضرت سراپا برکت مقبول بارگاہ رسالت فاتح پاکستان حضور قائداعظم ادام اللہ قیادتہا کی آواز مبارک پر سب سے پہلے نہ صرف علی الاعلان لبیک فرمائی بلکہ اور ہندوستان بھر کے مشائخ کرام اور علمائے عظام کو بھی میدان سعی وعمل میں لاکھڑا کیا اور نفس ودنیا کے پرستاروں کی لذتوں کا اس طرح مقابلہ کیا کہ فتح وظفر نے قدم چوم لئے۔ مخالف اور مخالفوں کے حیلے اور تمام مکروفریب نیست ونابود ہوکر رہ گئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

اے قیوم زمانہ! آپ نے اپنے اس جہاد میں بھی اسلامیان ہندوستان پر بے شمار احسانات

فرمائے تھے، جو فتنہ ارتداد کے زمانہ میں فرمایا اور ہنود کی بربریت آموز انسانیت سوز بے پناہ مظالم سے مسلمانوں کے جان و ایمان کو بچانے میں نہ صرف ذاتی خاندان بھر کی جانی مالی قربانیوں پر اکتفا فرمایا بلکہ اپنے ارادت مندوں سمیت یہ مالی خدمات انجام دی۔ یونہی زمانہ قحط میں باشندگان عرب شریف کی عموماً اور خوش نصیب ساکنان مکہ معظمہ، مدینہ منورہ کی خصوصاً لکھوکھا روپے سے امداد فرمائی۔ حتّٰی کہ مساکین و غربائے عرب شریف کہا کرتے تھے ﴿ابونا فی الهند﴾ (ہمارے مربی باپ ہند میں ہیں)

اگرچہ حضرت والا کی عمر شریف ہی ایسے قومی اور ملی قابل قدر کارناموں میں بسر ہوئی جسے زمانہ خوب جانتا ہے۔ لیکن موجودہ اسلامی سیاسی نازک ترین دور میں جبکہ انگریز اور ہندو کے ہاتھوں میں مسلمانانِ ہند کی سیاسی زندگی آخری سسکیاں لے رہی تھی اور بہتیرے نام نہاد علماء و خوانین سیاست اسلامیہ کے تباہ کرنے میں ہنود و نصاریٰ کے آلہ کار بنے ہوئے تھے، آپ نے نہ صرف خود، بلکہ علماء و مشائخ کرام پنجاب و سرحد کو ہمراہ لے کر مسلمانوں کی سیاسی حیات کو بچانے کی خاطر عین اس وقت پرجوش روشن ضمیرانہ عاقبت اندیش قدم اٹھایا اور مسلمانوں کی سیاسی حیات کو موت سے بچایا، یہ آپ کا وہ مقدس کارنامہ ہے جس کا بار احسان نہ صرف دس کروڑ اسلامیانِ ہند پر ہے بلکہ دنیا بھر کے چھتر کروڑ سے زیادہ مسلمان ممنون ہیں۔ چونکہ آپ نے اس حقیقت کو دنیا پر طشت از بام فرمایا کہ صوفیائے کرام نے ہی ہر زمانہ میں اسلامی سیاست و تمدن کی کشتی کو مہم ناک منجدھار سے کندھا دے کر پار لگایا۔ آخر ہم خدا تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کا شکر ادا کرتے ہوئے فتح پاکستان کی مبارک باد حضور والا و مشائخ کرام و حضرت قائد اعظم محمد علی جناح صاحب فاتح پاکستان کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ دنیائے اسلام عموماً اور سرزمین پاکستان خصوصاً آپ کے ممنون احسان ہیں کہ آپ نے اسلامی تاریخ کو زمانہ کے سامنے دہرا کر رکھ دیا ہے۔

﴿ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم﴾ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور، بحریہ ۳ جولائی ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

کاش حضرت امیر ملت اور دیگر مشائخ عظام و علمائے کرام کی قومی و ملی، سیاسی و دینی خدمات جلیلہ کو موجودہ دور کے مورخ بے غیر جانبدارانہ حیثیت سے نئی نسل کے سامنے پیش کرتے۔ اسلامی سلطنت کے قیام اور بقاء میں ان حضرات کی خدمات آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

جمعیت علماء اسلام کی پکار ------- علماء اہل سنت کے نام

جمعیت علماء اسلام کی تاسیس ۱۹۴۵ء کلکتہ میں ہوئی۔ اس کے قیام کا مقصد جمعیت علماء ہند کی کانگریس نوازیوں کے خلاف مسلمانوں کو متحد کرنا اور تحریک پاکستان کی کوششوں کو تیز کرنا تھا۔ اگرچہ اس میں علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی وغیرہ شامل تھے۔ مگر اہل سنت وجماعت کی شمولیت نے قیام پاکستان کے خواب کو ایک حقیقت بنادیا۔ مولانا منظور حسین القادری رکن جمعیت علماء اسلام شہر ہزاری باغ (بہار) انڈیا نے علماء بریلی، بدایوں، مراد آباد، فرنگی محلی سے التماس کی وہ متحد ہو کر

﴿جنگ پاکستان میں اپنے دشمنوں کو شکست دیں﴾

جن علماء کو مخاطب کیا گیا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱- حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد، مہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی
۲- صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
۳- صدر الشریعہ مولانا ابوالعلاء امجد علی اعظمی (مصنف بہار شریعت)
۴- ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین رضوی بہاری
۵- حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری 'حزب الاحناف ہند' لاہور
۶- حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری' لاہور
۷- جناب حکیم معراج الدین مدیر الفقیہ امر تسر
۸- مولانا عبدالمجید رضوی ٹانڈوی
۹- مولانا مفتی جمال میاں فرنگی محلی
۱۰- مولانا عبدالحامد بدایونی اور دیگر مقتدر علماء(۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ امر تسر ۷- ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء- ص ۷، ۸

جمعیت علماء اسلام کلکتہ

بنام

جمعیت علماء ہند ' دہلی

------علماء کا طبقہ جسم ملت میں بمنزلہ دماغ ہے اور یہی طبقہ امت کی دینی رہنمائی کر سکتا ہے ' مگر افسوس ہے کہ دہلی کی نام نہاد جمعیت العلماء کچھ عرصہ سے امت سے منقطع ہو گئی ہے اور نہ صرف جمہور امت بلکہ علمائے حق کے اصول مسلمہ کے خلاف حقیقی اسلامی نصب العین سے منحرف ہو کر ہندو کانگریس کی قومیت متحدہ واشتراکیت کی جاہلیت جدید کی حمایت کر رہی ہے۔

جمعیت علماء کانگریس کے اجلاس حالیہ منعقدہ سہارنپور کا خطبہ استقبالیہ اور خطبہ صدارت پڑھ کر علمائے حق ماتم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ آخر امت مسلمہ کا کیا حشر ہوگا؟ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کی امت مارکس 'لینن وگاندھی کی امت میں جذب ہو کر فنا ہو جائے گی؟

جمعیت علماء کانگریس علانیہ روسی دہریت وزندقہ اور کانگریسی اتحاد وضلالت کی تبلیغ کر رہی۔ ہے ایک کافر ومشرک ہندو کو اپنا لیڈر مان چکی ہے۔ جمعیت (علمائے ہند) دین وملت کو قربان کر کے ہندو کی سیاست کی پیروی کر رہی ہے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ سعادت، لائل پور مجریہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۴

تاریخی فتوے

آل انڈیا سُنّی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخین کا متفقہ فیصلہ

مُسلم لیگ کو ووٹ دے کر

کانگریس کو شکست دی جائے

ل انڈیا سنی کانفرنس مسلم لیگ کے ہر اُس طریقۂ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہ ہیے کہ الیکشن کے معاملہ میں کانگریس کو ناکام کرنے کی کوشش۔ اس میں مسلم لیگ جس مسلمان کو بھی اُٹھا نی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں۔ دوسروں کو اس کے ووٹ ینے کی ترغیب دے سکتے ہیں مسئلہ پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصہ میں آئین شریعت کے مطابق فقہی اصول حکومت قائم کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔

ضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ الحاج) مصطفےٰ رضا قادری (جانشین اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) ، (حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا یم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس ، (حضرت صدر الشریعت مولانا مفتی) امجد علی ، (حضرت مولانا شاہ) عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل ا ی کانفرنس ، (مفتی اعظم حضرت مولانا) محمد ابراہیم القادری (امام جامع بمبئی) ، (حضرت مولانا شاہ) سید صباح الحق سجادہ نشین پھپھوند ، (حضرت مولانا شاہ) عارف ا دری خطیب خیر المساجد میرٹھ ، (حضرت مولانا شاہ) محمد ابراہیم رضا جانشین حضرت مولانا حامد رضا خاں بریلوی ، (حضرت مولانا مفتی) محمد ابراہیم سمستی پوری صدر العلوم شمس العلوم و ناظم ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں ، (مولانا) تقدس علی خاں رضوی مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی ، (مولانا) عبد المصطفےٰ الازہری مبارکپور ولانا محمد اسمٰعیل محمود آبادی ، (مولانا) غلام جیلانی ، (مولانا) محمد ایوب قادری [illegible] ، (مولانا) ابو المعالی شمس الدین احمد جونپوری صدر المدرسین مد رق تاشہ ، (مولانا) محمد عبد الاکرم مراد آبادی ، (مولانا) غلام معین الدین نعیمی مہتمم آل انڈیا سنی کانفرنس ، (مولانا) ظہیر احمد مدرس عربیہ گجرات ، (مولانا امام مد المدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ ، (مولانا قاضی) احسان الحق نعیمی ناظم تبلیغ جامعہ نعیمیہ مراد آباد ، (مولانا) سید عبد الحق قادری اعظمی ، (مولانا) محمد شرفی نعیمی جموں کشمیر ، (مولانا) عبد المصطفےٰ مدرس دار العلوم اشرفیہ ، (مولانا) محمد ثناء اللہ مدرس مدرسہ حامدیہ بنارس ، (مولانا) اختصاص الدین نعیمی لانا) محمد مصطفےٰ علی مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ ، (مولانا) رفیق الدین ، (مولانا) غلام محی الدین مراد آبادی ، (مولانا) عبد الرحیم احمد آباد ، (مولانا ابو الفو رعلی آنوری ، (مولانا) سردار علی منظر اسلام بریلی ، (حضرت مولانا) محمد اجمل سنبھلی ناظم اجمل العلوم سنبھل ، (مولانا) محمد طفیل احمد مدرس مدرسہ فیروز پور ولانا الحاج) سردار احمد صدر المدرس منظر اسلام بریلی ، (مولانا) وقار الدین پیلی بھیتی ، مدرس مدرسہ قیصر الاسلام بریلی ، (مولانا) [illegible] شرفی سنبھل ، (مولانا) محمد سالم اعظمی ، (مولانا) عبد الغفور بھوجپور ، (مولانا) محمد شہاب الدین ، (مولانا) عبد الرشید مدرس ی نور سیوان سیالکوٹ ، (مولانا) محمد ابراہیم اعظمی ، (مولانا) عبد الغفور مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی ، (مولانا) محمد یٰسین مظفر پوری مولانا) فضل غنی مدرس منظر اسلام بریلی ، (مولانا) فضل الصمد سجادہ نشین پیلی بھیت ، (مولانا) محمد سلیمان صدر المدرسین مدرسہ مس المدارس کان پور ، (مولانا) محمد محبوب صدر المدرس کان پور ، (مولانا مفتی) عبد الرؤف صدر المدرس مدرسہ [illegible] مولانا) مختار احمد مدرس مدرسہ اہلسنت امرتسر ، (مولانا) احسان علی مظفر پوری مدرسہ منظر اسلام بریلی ، (مولانا) انوار احمد مدرسہ منظر اسلام بریلی ، (مولانا) محمد البدرے رضوی مظفر پوری ، (مولانا) محمد زکی [illegible] ، (مولانا قاضی) افضل غنی مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی ،

ناشر
محمد یعقوب حسین ضیاء القادری پروپیگنڈہ سکریٹری ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں یوپی
(مطبوعہ عادل الیکٹرک پریس بدایوں)

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

آل انڈیا سنی کانفرنس

کا عدیم النظیر اجلاس

بنارس

جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ اپریل ۱۹۴۶ء

﴿اقتباس﴾

ارباب بصیرت خوب جانتے ہیں کہ پورے ہندوستان میں حق پرستوں کی یہ واحد جماعت ہے جس نے کبھی بھی باطل کی ہم نوائی نہیں کی ہے۔ زمانے کا بڑے سے بڑا انقلاب ان کو جادۂ حق وصداقت سے منحرف نہ کر سکا۔ عصر حاضر میں جبکہ بڑی سے بڑی تقدس مآب شخصیتیں ہوس پرستی اور سیم وزر کے سیلاب کی نظر ہو گئیں اور ہوتی جا رہی ہیں۔ حرص وجاہ کے بتکدے میں جاکر اپنا دین وایمان تک پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ وہاں بحمد اللہ ٹوٹی چٹائیوں اور شکستہ بوریوں پر راتیں بسر کرنے والے ارباب حق علماء اہل سنت نے اپنی غیرت ملی اور سیاسی خودداری کی ایسی عدیم المثال حفاظت فرمائی ہے کہ حرص وہوس اور مکروفریب کی تلاطم انگیز موجوں میں ان کی جوتیوں۔۔۔۔۔۔۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور، مجریہ ۹۔ جنوری ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

تیاریاں

آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بنارس (انڈیا) میں منعقد کرنے کی تجویز کے مطابق ملک بھر میں کانفرنس کے مقاصد کی تبلیغ کے لئے درج ذیل علماء کرام کا ایک وفد ابتدائی طور پر مقرر ہوا۔

۱ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین، مرادآبادی صدر آل انڈیا سنی کانفرنس مرادآباد
۲ خطیب العلماء مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی۔
۳ مولانا اختصاص الدین مرادآبادی
۴ مولانا شائق حسین
۵ منشی شوکت حسین

علماء کا یہ وفد حضرت مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی کی سرکردگی میں ۱۰۔ مئی ۱۹۴۵ء / ۲۶۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۴ھ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پہنچا، تاکہ امیر ملت مولانا پیر سید جماعت علی محدث علی پوری، صدر آل انڈیا سنی کانفرنس سے بنارس میں کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت لی جائے۔ ان دنوں علی پور سیداں میں خدام الصوفیہ کے سالانہ اجلاس ہو رہے تھے۔ صدہا علماء و مشائخ، عمائدین ملت، زعماء قوم اور ہزاروں کی تعداد میں اسلامیانِ ہند جمع تھے۔

حضرت امیر ملت نے بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی اجازت دی۔ نیز خدام الصوفیہ کے اجلاس میں علماء و مشائخ اور حاضرین پر اس کے مقاصد واضح کر کے مجوزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ دین و ملت کے تحفظ، مذہب کے بقاو ترقی، سنیوں کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کرنا اور علماء ومشائخ سے اپنا ارتباط قائم رکھنا ضروری ہے۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر ۲۱ تا ۲۸ مئی ۱۹۴۵ء۔ ص ۱۱
مضمون " آل انڈیا سنی کانفرنس " از مولانا سید محمود احمد رضوی نائب ناظم سنی کانفرنس لاہور۔

خدام الصوفیہ کے سالانہ اجلاس علی پور سیداں میں آئے ہوئے صدہا علماء اور امر تسر، گجرات، جموں، سیالکوٹ وغیرہ کے زعماء بنارس کانفرنس کے مجوزہ انعقاد کے گرمجوشی سے مؤید ہوئے (۱)

بعد ازاں علماء کا مذکورہ وفد لاہور پہنچا اور علامہ مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد، خطیب وزیر خاں مسجد کے دولت خانہ اور انہی کی صدارت میں اجلاس میں شریک ہوا۔

لاہور کے اس اجلاس میں علماء، مشائخ اور روساء شہر موجود تھے۔ اس اجلاس میں یہ قرارداد منظور ہوئی کہ قریب ترین اوقات میں پنجاب کی سنی کانفرنس لاہور میں منعقد کی جائے۔ اس کے لئے مولانا سید ابو الحسنات محمد احمد قادری ناظم اعلیٰ مرکزی دار العلوم حزب الاحناف کو ناظم مقرر کیا گیا (۲)

بعد ازاں یہ وفد صوبائی کانفرنس بنگال کی تجویز لے کر بنگال روانہ ہوا۔

ہفت روزہ الفقیہ امر تسر ۲۱ تا ۲۸ مئی ۱۹۳۵ء ص ۱۱

(۱) ایضاً۔ ص ۱۱

(۲) (ا) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر ۱۵، ۸ جمادی الثانیہ ۱۳۶۴ھ / ۲۱ تا ۲۸ مئی ۱۹۳۵ء۔ ص ۱۱، ۱۲

(ب) ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ بجریہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۲

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک ضروری مراسلہ

" حضرات محترم دام مجدہم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

حضرات کرام مشائخ و علماء اہل سنت کے ارتباط و تنظیم کی شدید ترین ضرورت جناب سے مخفی نہ ہوگی۔ زمانہ کی موجودہ حالتوں میں یہ ضرورت جس قدر اہم ہوگئی ہے اس پر بھی آپ کی نظر ہوگی۔

یو۔ پی سنی کانفرنس کا اجلاس جو مرادآباد میں بتواریخ ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ جولائی ۱۹۴۵ء کو منعقد ہوا تھا اس میں قرار پایا کہ حضرات مشائخ و علماء اہل سنت سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنے علاقہ کے مشائخ و علماء کے اسماء تحریر فرما کر ارسال کریں تاکہ ان حضرات کی خدمت میں دستخط کے لئے قرطاس رکنیت بھیجے جائیں۔ اس لئے جناب والا سے درخواست ہے کہ اپنے علاقہ کے خالص سنی علماء و مشائخ کے اسماء کی فہرست بغور کامل تحریر فرما کر جس قدر جلد ممکن ہو، ارسال فرمائیں۔ یہ لحاظ ضروری ہے کہ جن حضرات کے نام تحریر فرمائے جائیں وہ قابل اعتماد سنی ہوں۔

سنی کی تعریف جو یو۔ پی سنی کانفرنس کے مذکورہ بالا اجلاس میں لکھی گئی ہے وہ نقل کرتا ہوں :

(۱) ممبری کے لئے سنی صحیح العقیدہ ہونا شرط ہے۔ کسی قسم کا بد مذہب اس جمیعت کا رکن نہیں ہو سکتا۔

(۲) سنی وہ ہے جو ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق ہو سکتا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفاء اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علماء دین سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت ملک العلماء بحر العلوم صاحب فرنگی محلی، حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی، حضرت مولانا شاہ فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین صاحب رامپوری، اعلیٰحضرت مولانا مفتی احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہم المولیٰ سبحنہ وتعالیٰ کے مسلک پر ہو۔ والسلام"

جواب کا منتظر : محمد نعیم الدین عفی عنہ ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس از مرادآباد (۱)

---

(۱) ا) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر، ۲۱ تا ۲۸ اگست ۱۹۴۵ء۔ ص ۹
ب) دبدبہ سکندری، رامپور۔ ۲۷۔ اگست ۱۹۴۵ء۔ ص ۷

ملی سرگرمیاں

آل انڈیا سنی کانفرنس کی رابطہ مہم

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے عدیم النظیر اجلاس کے انعقاد کے لئے برصغیر کے طول و عرض میں مشائخ کرام اور علماء عظام نے اہل سنت کو بیدار کرنے اور منظم کرنے کے لئے ان تھک محنت کی، دور دراز علاقوں کا دورہ کیا اور مسلمانوں کو احساس بیداری سے بہرہ ور فرمایا۔ ایسے رابطہ عوام سفروں کی تفصیل گاہے گاہے اخبارات کی زینت بنتی۔ ایک رپورٹ ملاحظہ ہو :

"سنی کانفرنس کا چوتھا وفد"

سنی کانفرنس کا چوتھا وفد حضرت مولانا مولوی قاضی احسان الحق صاحب نعیمی کی سرکردگی میں دھوراجی واقعہ کاٹھیاواڑ گیا تھا، بکرمہ تعالی کامیاب واپس آیا۔ اگرچہ بارش کی کثرت کے باعث کاٹھیاواڑ سے دوسرے مقامات کا دورہ نہ کر سکا۔ لیکن دھوراجی کے حامیان سنت کی بدولت، جن میں حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب صدر مدرس مدرسہ مسکینیہ اور جناب سیٹھ حاجی نور محمد صاحب (گھانی والے) اور جناب سیٹھ حاجی محمد یعقوب صاحب اور جناب مولوی حکیم علی محمد صاحب اشرفی نعیمی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ وفد کو بفضلہٖ تعالیٰ معقول کامیابی ہوئی۔ اور ان حضرات کی دیندارانہ واخلاص مندانہ سعی و توجہ سے کانفرنس کے لئے تین ہزار ایک سو ایک روپے (۳۱۰۱) کی گراں قدر رقم موصول ہوئی۔

سنی کانفرنس کے اراکین ان حضرات کے ممنون و مشکور ہیں اور جتنے حضرات ان کے ساتھ اس سعی میں شریک تھے، ان سب کے شکر گزار ہیں اور ان سب کے جملہ مقاصد دینی و دنیوی کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ صوبہ کاٹھیاواڑ کی سنی کانفرنس کا صدر مقام دھوراجی اور وہاں کی جمعیت اپنے صوبے میں مستعدی کے ساتھ کام کرے گی۔

وقت آگیا ہے۔ سنی بیدار ہو رہے ہیں۔ اگر آل انڈیا سنی کانفرنس (بنارس) کامیاب ہو گئی تو ہندوستان کی سر زمین میں اسلام کی بہاریں نظر آئیں گی۔ اور پھر دنیا میں دینداری کا چرچا ہو گا اور مسلمان اپنے اسلاف کے نمونہ پر دیکھے جائیں گے۔

خدا کرے کہ یہ امید بر آئے اور وہ دن جلد نصیب ہو۔ (۱)

(مولانا مولوی) محمد عمر (صاحب) نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس جامعہ نعیمیہ مراد آباد

(مرسلہ) فقیر قادری ابو البرکات سید احمد ناظم مرکزی انجمن حزب لاحناف ہند، لاہور

اکابر آل انڈیا سنی کانفرنس کا صوبہ بنگال کا دورہ

۲۶ فروری سے وسط مارچ ۱۹۴۶ء تک آل انڈیا سنی کانفرنس کے اکابر رہنماؤں نے صوبہ بنگال کا دورہ کیا۔ سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔ نیز پاکستان اور اس کے آئینی تمدنی فوائد بیان فرمائے۔

اس وفد میں درج ذیل علمائے کرام شامل ہیں۔

۱	مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۲	مولانا محمد عمر نعیمی	نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۳	مولانا غلام معین الدین	نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس
۴	مولانا نذیر الاکرم نعیمی مراد آباد	

علاوہ ازیں چھ علمائے کرام اور وفد میں شامل ہیں (۲)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۸/۲۱ اگست ۱۹۴۵ء۔ ص ۸، ۹

(ب) ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ مجریہ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء ص ۲

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۱۱۔ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس کا دعوت نامہ

مکرم و محترم.......... السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته ،

مزاج مبارک بخیر باد !

بحمد الله تعالی و کرمه۔ جمہوریت اسلامیہ (آل انڈیا سنی کانفرنس) کے عظیم الشان مبارک اجتماع کے لئے ۲۷،۲۸،۲۹،۳۰۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۲۴،۲۵،۲۶،۲۷۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ روز شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ، سہ شنبہ مقرر ہوئے۔ ان بابرکت ایام میں ملت اور اہل ملت کی حمایت و نصرت کے لئے اکابر اہل اسلام علماء کرام، مشائخ عظام اور تمام صوبوں کی سنی کانفرنسوں کے نمائندے ودیگر معززین تشریف لائیں گے۔

جناب والا سے التجا ہے کہ اس اہم دینی اجتماع میں شرکت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور اگر آپ کے یہاں سنی کانفرنس قائم ہو چکی ہے تو جناب بحیثیت نمائندے کے تشریف لائیں اور جتنے نمائندے آپ کی سنی کانفرنس تجویز کرے انہیں ہمراہ لائیں۔ ہمراہیوں کی تعداد اور تشریف آوری کے وقت سے ۲۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء تک مطلع فرمائیں۔

ان مسائل کا خلاصہ بھی ارسال کیا جارہا ہے جو سنی کانفرنس کے لئے غور طلب ہیں۔ ان امور کے متعلق اگر جناب کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو وہ بھی ۲۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء تک قلم بند فرما کر ارسال فرمائیں۔

اب صدر دفتر بنارس میں ہے اور ۳۰۔ اپریل تک یہیں رہے گا۔ لہذا خط و کتابت کے لئے صرف میرا نام اور سنی کانفرنس بنارس لکھ دینا کافی ہے۔

تار کا پتہ صرف اتنا ہے : اشرفی۔ بنارس کینٹ

میں آپ کی تشریف آوری سے بہت مسرور اور ممنون ہوں گا۔ والسلام مع الاکرام

دستخط مبارک حضرت قبلہ صدر الافاضل ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس

نوٹ : جو حضرات کسی مجبوری سے تشریف نہ لا سکیں وہ اپنی معذوری اور کانفرنس کے ساتھ اپنے کامل اعتماد واتفاق کا اظہار بذریعہ ڈاک یا تار فرمائیں۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء، ص ۵

مراسلہ صدر الافاضل

بنام

محدث اعظم پاکستان

مراسلہ نمبر ۱۴۵۶

۱۲۔ اپریل ۴۶ء

مولانا المکرم سلمہ

بنارس میں سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، اپریل ۴۶ء کو ہوں گے۔ آپ کی شرکت اس کانفرنس کی روح ہے،

۲۶۔ اپریل کی شام یا ۲۷ کے دن میں بنارس رونق افروز ہو جایئے،

حضرت مفتی اعظم دام مجدہم اور بریلی سنی کانفرنس کے اراکین کی خدمت میں بھی میری طرف سے التجائے شرکت کے لئے عرض کر دیں۔

والسلام
محمد نعیم الدین عفی عنہ
از بنارس کینٹ سٹیشن ڈیری

(پتہ)

بریلی محلہ بہاری پور، جد بی جی صاحبہ مرحومہ، مدرسہ مظہر اسلام،
بملاحظہ عالم جلیل مولانا الحاج مولوی سردار احمد صاحب صدر المدرسین
مدرسہ مذکورہ، BAREILLY در آمد

۲۵۲

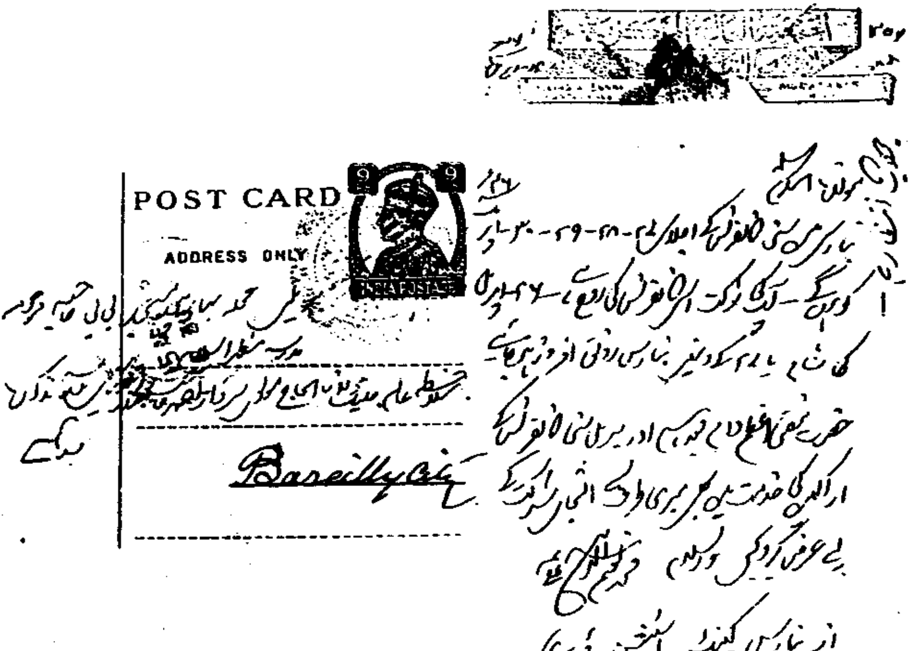

POST CARD

ADDRESS ONLY

INDIA POSTAGE

[illegible] محمد [illegible]

مدرسہ منظر اسلام

[illegible] اعلیٰ حضرت [illegible]

Bareilly U.P.

مولانا السلام علیکم

بنارس میں سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ اپریل

۱۹۴۶ کو ہونگے۔ آپکی شرکت اس کانفرنس کی رونق ہے ۲۶ اپریل

کی شام یا ۲۷ کو دن میں بنارس رونق افروز ہو جائیے

حضرت مفتی اعظم دام ظلہم اور ہر ایک سنی کانفرنس کے

ارکان کی خدمت میں بھی میری طرف سے التجا [illegible]

لیے عرض کردیں۔ والسلام   محمد نعیم الدین غفرلہ

از بنارس کینٹ اسٹیشن ڈیری

ایجنڈا

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں غور و خوض اور منظوری کے لئے پیش ہونے والے مسائل

۱ سنی کانفرنس کی تدابیر توسیع و تنظیم

۲ عہدوں کا معیار

۳ سنی کانفرنسوں کے لئے ضروری قواعد

تعلیم:

(۱) ابتدائی تعلیم کو عام کرنے کی تدابیر

(۲) ہر صوبہ میں وہاں کی رائج زبان میں دینی اخلاقی ابتدائی تعلیم کا انتظام

(۳) فارسی، عربی کی تعلیم کا بہترین نظام

(۴) ہر قسم کے نصاب بنانے کے لئے نصاب بنانے والی جماعت کی تشکیل

(۵) سنی مدارس کے اعداد حاصل کرنا

(۶) موجودہ مدارس کی نگرانی اور ان کی اعانت کی تدابیر

(۷) واعظین کے لئے نصاب

(۸) نکاح خوانوں کے لئے تعلیم کا انتظام اور ان کے لئے ضروری نصاب

(۹) انگریزی مدارس کے لئے دینی تعلیم کا انتظام

(۱۰) انگریزی خواں طلبہ کے لئے دینی معلومات بہم پہنچانے کے وسائل

(۱۱) تعلیم طب کا انتظام

(۱۲) مرکزی دار التصنیف کے قیام کی تدبیر

تبلیغ اسلام :

(۱) تبلیغ اسلام کی تدابیر اور اس مقصد کے لئے مرکزی نظام کی تربیت
(۲) تبلیغی مدارس اور اس مقصد کے لئے مفید تصانیف
(۳) نو مسلموں کی معاش کی تدابیر
(۴) اشاعت دین و تبلیغ اسلام و مقاصد کانفرنس کے لئے اخبار و رسائل
(۵) پریس

اصلاح اعمال :

(۱) نماز روزہ اعمال صالحہ کی ترغیب اور اس کے موثر طریقہ، ائمہ مساجد کا بہترین انتظام
(۲) مسلمانوں کے باہمی نزاعات کے تصفیہ اور ان میں اتفاق پیدا کرنا
(۳) یتیم خانوں، شفاخانوں، محتاج خانوں کی سرپرستی ۔
(۴) محافل میلاد مبارک کی توسیع، ترویج اور ان کے لئے بہترین تصانیف بہم پہنچانا تاکہ وہ تبلیغ اسلام و اصلاح اعمال و اخلاق کے لئے مفید تر ہو جائیں ۔
(۵) اعراس سے تبلیغی فوائد حاصل کرنے کی تدابیر اور واجب الاصلاح امور کی اصلاح
(۶) خانقاہوں کی حسب استطاعت دینی خدمت اور علم تصوف و سلوک کے رائج کرنے کی سعی۔

جسمانی و معاشی امور :

(۱) مسلمانوں کی تندرستی دم بدم خراب ہو رہی ہے۔ نئی نسلیں کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ نوجوانوں کے طبقے تعلیم یافتہ ہوں یا نا تعلیم یافتہ بالعموم اتنے کمزور ہیں کہ نہ وہ

اپنے معاش کے وظائف پورے کر سکتے ہیں نہ خانہ داری کے ، ان کی صحت اور جسمانی قوتوں کے لئے نافع و مفید ریاضتوں کی تجاویز۔

(۲) بے کار اور تنگ معاش افراد کے لئے وسائل معاش تلاش کرنا۔

(۳) قرضدار مسلمانوں کے لئے قرض سے خلاص حاصل کرنے کی تدابیر۔

حکومت کے قوانین :

(۱) حکومت کے جو قوانین مسلمانوں کی دینی زندگی پر اثر انداز ہوں اور ان سے خلاف شرع عمل پر مجبور ہونا پڑے ، ان میں ترمیم کرانے کی کوشش۔

(۲) جو مقدمات شریعت کے مطابق فیصلہ ہوتے ہیں ان کی سماعت کے لئے گورنمنٹ سے اسلامی کچہری (دار القضاء) کا مطالبہ ۔

نکاح :

(۱) نابالغی کے نکاحوں کے متعلق غور اور اس میں مفید رہنمائی۔

(۲) نکاح کے بعد کثیر الوقوع مشکلات کے سدباب کے لئے ایسے کابین ناموں کی ترتیب و تجویز جو عند الضرورت نافع و کار آمد ہوں۔

(۳) مسائل نکاح ، طلاق ، مہر ، عدت اور اس کے متعلقات پر مشتمل ایک ایسی کتاب مرتب کرنا جس کو کم علم بھی سمجھ سکیں اور نکاح خوانوں پر اس کا مطالعہ لازم کر دینا اور نکاح خوانی کے لئے کانفرنس کی طرف سے سند دینا۔ یہ سند اس شخص کو دی جائے جو کتاب کو اچھی طرح سمجھ کر امتحان میں کامیابی حاصل کرے۔

اوقاف :

(۱) اوقاف کے متعلق بہترین تجاویز

پاکستان :

آئین شریعت اسلامیہ کے مطابق فقہی اصول پر ایک آزاد با اختیار حکومت کا مطالبہ

مسلم لیگ :

(۱) تمام ایسے امور میں جس سے اسلام اور مسلمین کو فائدہ پہنچے سنی کانفرنس، مسلم لیگ اور ہر جماعت کی بے دریغ تائید کر سکتی ہے اور دینی امور میں سنی کانفرنس مسلم لیگ اور ہر جماعت کی اصلاح اور صحیح رہنمائی کا حق رکھتی ہے اور کسی کی غلط روی کی موئید نہیں۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپوری۔ مجریہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کا چشم تصور میں نظارہ اور اظہار اعتماد

ہندوستان کا صوبہ سی۔ پی (سنٹرل پروانس) ملک کا متوسط غالباً واحد صوبہ ہے جس میں ہندوؤں کی تعداد ۹۶ فیصد اور مسلمانوں کی تعداد ۴ فیصد ہے۔(۱)

لیکن علماء اہل سنت نے اس مسلمان اقلیتی صوبہ میں رہتے ہوئے بھی آل انڈیا سنی کانفرنس پر بھر پور اعتماد کیا۔ انہیں احساس ہے کہ مسلمان اکثریت والے صوبے پاکستان میں اور اقلیت والے صوبے ہندوستان میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ہندوستان پر کانگرس کا راج ہو گا۔ اسی کانگریس نے اپنے عارضی راج میں (۱۹۳۷ء تا ۱۹۳۹ء) میں سی۔ پی کے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے تاریخ کا وہ الم ناک باب ہیں۔ اس کے باوجود وہ آل انڈیا سنی کانفرس کے اجلاس بنارس (جس میں قیام پاکستان کے مطالبہ پر متفقہ لائحہ عمل دیا جائے گا) کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ اس اجلاس کو وہ دکھوں کا علاج اور دینی و دنیوی مشکلات کا حل تصور کرتے تھے۔

مولانا سید محمد مسعود مظہر جبل پوری ناظم شعبہ تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس ناگپور کے جذبات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

> آج دنیائے اعتقاد و ایمان پر کفر و ارتداد کے کالے کالے بادل ہر طرف سے آ آکر منڈلا رہے ہیں۔ الحاد و زندقہ کی تیز و تند آندھیاں، ہولناک سنسناہٹ کے ساتھ سمت مخالف سے بڑھ رہی ہیں۔ بدعت و ضلالت کا سمندر باطل کی سرکش موجوں سے کھیل رہا ہے۔ لا مذہبی و بے دینی کے ساعقے آفاق دہریت پر گرج رہے ہیں۔ ہائے افسوس کہ ایسے نازک وقت میں اسلام و سنیت کی کشتی ساحل سے کوسوں دور اور ڈگمگا رہی ہے۔

---

(۱) خطبہ صدارت از مولانا محمد برہان الحق رضوی صدر مجلس استقبالیہ مسلم کانفرنس ضلع مسلم لیگ جبل پور (۱۹۴۰)۔ ص ۱ اشاعت ثانی (۱۹۸۶ء) مکتبہ رضویہ لاہور

کیا ہے کوئی جو اس عقدہ کا حل بتائے ؟ نیا کو پار لگائے ؟ سنیت کی جان بچائے ؟ دشمن کو مار گرائے ؟ حق کو حق دکھائے ؟ باطل کو آگ لگائے ؟ ــــــــــــ نہیں ۔ کوئی نہیں ــــــــــــ

اگر ہے تو وہ تنہا سارے ہندوستان کے علماء و مشائخ کی دعوت عمل و ترغیب اتحاد دینے والی، بد مذہب و بے دین ملاحدہ و مرتدین کے دل ہلانے والی، پیغام اجل سنانے والی آل انڈیا سنی کانفرنس ہے جس کا انعقاد ماہ اپریل ۱۹۴۶ء کو مقام بنارس میں بڑے انتظام و اہتمام سے ہو رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب کہ ہم بنارس کی ہر گلی کوچہ، ہر مسجد و خانقاہ، ہر مکتب و مدرسہ، بلکہ ہر مسلمان کے گھر کو تجلیات احمدی کے پروانوں و ترقیات سرمدی کے دیوانوں سے بھرا ہوا دیکھیں گے۔ پارکوں اور میدانوں میں، اطراف ہند سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے خیمے اور کیمپ نصب ہوں گے۔

در حقیقت ہندوستان کے علماؤ مشائخ کے اتحاد و اتفاق کا یہ تصور اتنا عظیم الشان ہے کہ جس کی پردہ آس پر دھندلی سی صورت کی ایک جھلک کائنات سنیت کے تاریک ذروں کو جگمگا سکتی ہے۔

سنیت کے شیر خبردار ہو جائیں کہ پیکر باطل کے ٹکڑے اڑانے کا وقت آگیا ہے۔ مجاہدین ملت سے عرض ہے کہ دشمن کا مقابلہ جماعت سے ہٹ کر نہ کریں بلکہ ایک پلیٹ فارم اور ایک مرکز پر جمع ہو کر پورے زور و قوت سے دشمن کا شیرازہ ضلالت بکھیر دیں۔............(۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر
مجریہ ۱۴ر۷ جنوری ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱ کالم ۱، ۲، ۳

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کی تاریخ کا مسرت انگیز اعلان

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کی تیاریاں بہت دنوں سے ہو رہی تھیں۔ مگر تاریخ کا اعلان نہیں ہوا تھا۔ ابتدائی طور پر یکم اپریل ۱۹۴۶ء کی تاریخ مقرر ہوئی مگر ملک بھر میں غیر یقینی حالات کی پریشانی کے پیش نظر اس تاریخ کو ملتوی کر دیا گیا۔ (۱)

چند دنوں بعد نئی تاریخ کا اعلان کیا گیا۔ اس پر ہر طرف سے مسرت انگیز مناظر سامنے آئے۔ اخبارات نے جلی عنوانات سے نئی تاریخ کو نہ صرف شائع کیا بلکہ اس پر مضامین شائع کئے۔ اداریے لکھے۔ مختلف اجلاس میں اس پر مسرت و اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ استقبالی نظمیں لکھی گئیں۔ ترانے پڑھے جانے لگے۔ اس منظر کی ایک جھلک آپ بھی ماضی کے جھروکے سے دیکھیں،

> بنارس کانفرنس میں پانچ سو مشائخ عظام، سات ہزار علمائے اعلام اور دو لاکھ سے زائد سنی عوام نے شرکت کی۔ (۲)

اس تعداد کا تعین تو کانفرنس کے موقعہ پر ہوا۔ مگر انعقاد سے پہلے متوقع حاضری کے پیش نظر مختلف اندازے کئے گئے۔ مگر اندازے نہایت محتاط تھے۔ دور جدید کی مبالغہ آرائیاں علماء و مشائخ سے متصور نہیں۔

مولانا سید محمد مسعود مظہر جبل پوری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی و برار کی مسرت کا اندازہ ان کے درج ذیل ایک مضمون سے لگایئے :

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

(۲) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو :

(ا) "سات ستارے" مولفہ حکیم محمد حسین بدر۔ مطبوعہ لاہور ص ۸۳

(ب) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری۔ مطبوعہ لاہور ص ۱۰۸

"ایک ہزار علماء کی قیادت میں بے شمار حق پرستوں کا روح پرور اجتماع"

چمنِ جان پہ نسیمِ سحر انگیز چلی　　کشتِ امید پہ ابرِ طرب آثار آیا
بادۂ عیش سے مینائے تمنا رنگیں　　شوقِ ساغر مئے ذوق سے گلزار آیا

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور صبح فیروزی کا ایمان افروز خورشید خاور امید سے نکل کر کامرانی کے آسمان پر طلعت بار ہو گیا۔ یعنی جلسہ ہائے آل انڈیا سنی کانفرنس کی تاریخیں مقرر ہو گئیں۔ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس میں مسلسل چار ایسے اجلاس ہونے والے ہیں جن پر نہ صرف بنارس یا صوبہ یو۔ پی بلکہ پورے اسلامی ہندوستان کو جا طور پر فخر و مباہات سے سربلندی کا حق حاصل ہے آٹھ کروڑ اہل سنت کے ہزار ہا علماء و مشائخ کا ربانی گروہ بنارس کے اسٹیج پر ایک وقت میں جلوہ آرا ہو گا۔ بنگال و مدراس، پنجاب و بہار، سی۔ پی و یو۔ پی، سندھ و آسام، سرحد و بلوچستان، غرض بلاد مشرق کے طول و عرض سے شریعت و طریقت کے آفتاب و مہتاب نکل نکل کر آفاق بنارس کو ہدایت یافتوں کا مطلع انوار بنائیں گے۔ سنیوں کے اکابر کا یہ سب سے پہلا اتنا بڑا اجتماع ہو گا۔ جس کی ہیبت و جلالت سے دنیائے کفر کا دل دہل جائے گا۔ چشم فلک پھر ایک مرتبہ تاریخ اسلام کا فاروقی ورق الٹ کر سرزمین بنارس میں مطالعہ کرے گی۔ ملک کے اس تاریخی شہر میں سلاطین اسلام نے حق و باطل کے بہت سے معرکے سر کئے، لاکھوں سر فروشان ملت کا کوہ پیکر اجتماع آثار قدیمہ میں تازہ روح پھونک دے گا۔

آسمان ہند دیکھ لے گا کہ رہنمایانِ ملک و ملت ہر جانب سے فوج در فوج، موج در موج آ آکر ایک مجلس میں سر جوڑ کر قوم کے لئے انقلاب انگیز لائحہ عمل بنائیں گے۔ میں برادران وطن صوبہ سی۔ پی و برار کی ماتحت تمام کانفرنسوں کے صدر و ناظم حضرات کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ حتی الوسع مقامی تمام اہل سنت کو جلسہ ہائے مذکورہ کی تاریخ سے مطلع فرمائیں اور تجاویز سے متعلق امور ضروریہ سے صوبہ کے صدر دفتر کو آگاہ فرمائیں تاکہ صوبہ سے جانے والا علماء کا وفد ہماری کامل نمائندگی کر سکے۔"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۵، ۶

سنی کانفرنس کیا ہے؟

دبدبہ سکندری، رامپور کا اداریہ !

ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور نے اپنے اداریہ میں ”سنی کانفرنس“ کی اہمیت، مقاصد اور اغراض پر روشنی ڈالی۔ اکابر ورہنمایانِ سنی کانفرنس کی مساعی جمیلہ کو جس قدر کی نظر سے دیکھا گیا اس کے طویل اداریہ کا ایک حصہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یاد رہے دبدبہ سکندری، رامپور ۱۸۶۶ء میں جاری ہوا۔ اس کو پورے برعظیم میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ امراء ورؤساء سمیت ہر طبقہ میں پڑھا جاتا تھا۔ اس کی موثر آواز نے متعدد تحریکوں میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ اہل سنت کا محبوب ترجمان تھا۔

”اس نازک دور ابتلاؤ فتن میں جبکہ مسلمانوں کا شیرازہ ملی بکھر گیا ہے اور مسلمانوں میں اختلاف کروٹیں لینے لگا، مسلمان آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے تو حضرات علماء کرام کو بربادی ملت کا شدید احساس ہوا اور تمام سنیوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی سعی بلیغ میں مصروف ہو گئے۔

ہم سنیوں کے مستحق ہزار اروں احترام و عظمت حضرت جناب استاذ العلماء صدرُ الافاضل مولانا مولوی مفتی حکیم الحاج سید شاہ نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی اور دیگر حضرات اکابرین کرام بے شمار مبارکبادوں کے مستحق ہیں کہ انہوں نے قوم کی دکھتی ہوئی رگوں کو پہچان لیا، مسلمانوں کے اترے ہوئے چہرے کو بھانپ لیا اور ملت عالیہ کی کس مپرسی، ذلت، تباہی اور بربادی کا راز معلوم کر لیا اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی تشکیل فرمائی۔

چونکہ ملت اسلامیہ کے مفاد کو پیش نظر رکھ کر سنی کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی اور تنظیم اہلِ سنت اس کا مقصد تام ہے۔ اس لئے ہم نہایت مسرت سے دیکھ رہے ہیں کہ تمام ہند میں اس آفتاب عالمتاب کی شعاعیں پھیل گئیں اور ہر جگہ اس کا انعقاد ہونے لگا۔ جلسے جلوس میں مسلمانوں کے اتحاد واتفاق وغیرہ پر مل جل کر سوچنے کا موقع ملنے لگا۔ اخبارات ہمیں بتاتے ہیں کہ جس سرعت سے اس جمعیۃ عالیہ نے مسلمانوں کو اپنے دامن میں لے لیا وہ حقانیت کی دلیل بین ہے۔

مراد آباد، دہلی، بمبئی، لاہور، مین پوری، جنوبی ہند، کمایوں، بنارس، مبارک پور، کالپی، بھاگل پور، سلطان پور، میواڑ، جھانسی، چرگاؤں، جین پور (۱) وغیرہ میں بہت سے مقامات میں بحمد اللہ شاندار جلسے ہو چکے ہیں اور ماشاء اللہ ہو رہے ہیں اور سنی کانفرنس کے مقاصد کو عملی جامہ پہنایا جارہا ہے۔"

سنی کانفرنس کے مقاصد

سنی کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ اہل سنت میں تنظیم واتحاد، ربط وضبط کی روح پھونک دی جائے۔

- ☆ علوم کو عام کیا جائے
- ☆ سنیت کی تبلیغ کی جائے
- ☆ مخالفین کی چالوں سے سنیوں کو آگاہ اور خبردار کیا جائے اور ان میں دینداری کے جذبہ کو پیدا کرنا (۲)
- ☆ ارتداد کے سیلاب کو روکنا
- ☆ جو قومیں ابھی تک کلمہ بھی صحیح طریقہ سے نہیں پڑھ سکیں انکی رہنمائی کر کے انہیں سچا مسلمان بنانا۔
- ☆ مسلمانوں کی علمی، عملی، اخلاقی، ملی رہنمائی کرنا،

یہ ہیں زریں مقاصد سنی کانفرنس کے۔ (۳)

---

(۱) سنہ ۱۹۴۰ء تک ان مقامات میں سنی کانفرنس کے اجلاس منعقد ہوئے۔ بعد میں بے شمار مقامات پر سنی کانفرنس کے جلسے ہوئے اور سنی کانفرنس کی تشکیل ہوئی۔ تفصیل آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۲) مسلکی اور سیاسی طور پر اہل سنت کے مخالفین میں دیوبندی، احراری، غیر مقلد، قادیانی، شیعہ کانگریسی اور جمیعت علماء ہند کے راہنما شامل ہیں سنی کانفرنس نے مسلکی اور سیاسی اعتبار سے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ غیر متعصب مورخین ہمیشہ انہیں نمایاں طور پر بیان کرتے ہیں۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۳) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور جلد ۸۴۔ نمبر ۲ مجریہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۳ ۲۵۔ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ

بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا عظیم الشان اجلاس

(ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور کا اداریہ۔)

"........... موجودہ زمانہ ایسا ابتلاو مصائب کا زمانہ ہے جس میں اسلام اور مسلمانوں پر جو مصیبتیں نازل ہو رہی ہیں ان میں ہولناک اور مضرت رساں مصیبت یہ ہے کہ کچھ مسلمان قسم کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بے دینی اور لامذہبی کے بھیانک سمندر میں ڈبو دیں، ان کے دلوں سے محبت رسول، حب اولیاء کو زائل کر دیں اور ہندوؤں کے آسن پر لا کر بٹھا دیں۔ انہیں عیار اور شاطر مسلمانوں کی چالبازیوں کو دیکھ کر اسلام کے سچے علماء اور فدایان مذہب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور جماعت سنیت کو لادینی اور گمراہی کے سیلاب سے بچانے کے لئے ملک کے اکابر علماء اسلام نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد ڈالی۔ تاکہ ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہزارہا علمائے سنیت اور مسلمانوں میں رابطہ اتحاد پیدا کر کے انہیں منظم کیا جائے اور بے دینی و لامذہبی الحاد، بداعتقادی کے بپھرے ہوئے طوفان کو ہر امکانی کوشش سے روکا جائے اور مسلمانوں کو اسلام کی صراط مستقیم پر چلانے کی کوشش کی جائے۔ اور دشمنان اسلام کے حملوں اور چالبازیوں سے دنیائے اسلام کو آگاہ کیا جائے اور مخالفین کے دامن باطل کو تار تار کر دیا جائے۔

سنی کانفرنس کے یہ مقاصد ایسے مفید اور ہر دل عزیز تھے کہ سنی مسلمانوں نے اس کانفرنس کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا اور بڑھتے ہوئے طوفان کی طرح سارے ہندوستان کو تھوڑے ہی عرصہ میں سنی کانفرنس نے اپنے دامن میں لے لیا۔ ہندوستان کا وہ کون سا ایسا بڑا شہر اور اس کے زیر اثر دیہات و قصبات ہیں جہاں سنی کانفرنس قائم نہ ہو گئی ہو۔ یو۔ پی، سی۔ پی، بہار وغیرہ ہر جگہ کے سنی حضرات بیدار ہو چکے اور انہیں سنی کانفرنس کی رہنمائی پر پورا پورا اعتماد ہے۔ بہت ایسے مقامات ہیں جہاں سنی کانفرنس کے جلسے اور جلوس منعقد ہو چکے ہیں اور اب بھی جگہ جگہ منعقد ہو رہے ہیں اور بفضل مولیٰ الکریم آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔

بنارس میں !

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس کا اعلان تو ایک عرصہ سے ہو رہا تھا لیکن تاریخ و وقت کا تعین نہ ہو سکا تھا۔ اب ہمیں یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ جمعیت عالیہ کا یہ روح پرور عظیم الشان اجلاس ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو منعقد ہو گا۔ اس مہتم بالشان اجتماع میں جہاں سنیت کے قریب قریب تمام علماء کرام اور مشائخین عظام تشریف لا کر مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی تدابیر سوچیں گے اور مسلمانوں کے خلاف امنڈتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے متفقہ طور سے کوشش کریں گے۔

سنی بھائیوں سے گذارش :

تمام سنی بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ خواب غفلت سے خدارا بیدار ہو جائیں اور اپنی تنزلی، پستی کا احساس کریں اور جمعیت عالیہ کے دامن سے وابستہ ہو کر پھر دنیا کو اَنتُم الا علونَ کا چیلنج دے دیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مذکورۃ الصدر تاریخوں میں منعقد ہونے والے سنی کانفرنس کے اجلاس میں زیادہ سے زیادہ شرکت کی جائے اور اسے کامیاب سے کامیاب تر بنانے کی کوشش کی جائے کیونکہ یہی ایک ایسی جماعت ہے جو مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کر سکتی ہے۔..........."(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

طلوعِ صبحِ صادق

از مولانا رفیق الحسن، پھپھوند ضلع اٹاوہ

؎ للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردہ تقدیر پدید

کفر و شرک کی طغیانی اور مرتدین و مبتدعین کی بے ایمانی نے اس وقت ملت اسلامیہ کو نہایت خطرناک اور مہیب گرداب میں مبتلا کر دیا ہے۔ طاغوتی قومیں اور شیطانی طاقتیں ہر آن مٹانے کی فکر میں منہمک ہیں، وہ افراد ملت جو اپنی حیات کا مقصد اسلام پر جینا اور ایمان پر مرنا سمجھتے ہیں ایسی رہنمائی کے متلاشی و متجسس تھے جو جامع ظاہر و باطن، حاوی دین و دنیا ہو۔ سوائے آل انڈیا سنی کانفرنس ان کو دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔ لیکن اخبارات میں یہ پڑھ کر کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس ملتوی ہو گیا ہے۔ وہ قلب محزوں جو یہ سمجھ رہا تھا کہ اب اس کے مداوے کا وقت آگیا ہے اور حکمائے روحانی متفقہ طور پر نسخہ تجویز کرنے والے ہیں، التوائے اجلاس سے نڈھال ہو گیا، امید زیست منقطع ہو گئی۔ مگر ؎

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت

اور اسی عالم یاس و حسرت میں یہ خبر فرحت اثر سنائی دی کہ اسی ماہ اپریل میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بنارس میں قطعی طور پر ہو گا۔ خدا وہ وقت لائے کہ ہم ایک جگہ مجتمع ہوں اور علمائے ربانیین سے ایک پروگرام لے کر واپس ہوں۔ ایسا پروگرام جو کفر و شرک کے قلعوں کو نہ صرف متزلزل، بلکہ پاش پاش کر دے۔ میں تمام ہندوستان کے سنی کانفرنسوں کے اراکین سے گذارش

کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور اجلاس کو کامیاب بنائیں۔ نیز ان تمام اہل سنت سے بھی گذارش ہے جو پہلو میں دل، اور دل میں حمیت دینی اور غیرت ملی رکھتے ہیں اپنے یہاں سنی کانفرنس قائم کر کے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

حضرات! یہ اجلاس جن نازک حالات اور پر آشوب ماحول میں ہو رہا ہے وہ اس کی اہمیت اور اس کے فیصلوں کی وقعت کے لئے بہت کافی ہے۔ یہ اس گروہ کا اجلاس ہے اور اس جماعت کی کانفرنس ہے جس نے گذشتہ مہینوں میں تن، من، دھن کی بازی لگا کر ملت اسلامیہ کے علم کو سربلند رکھا۔ اس قوم کا اجلاس ہے، جس کے علماء و مشائخین و صوفیائے کرام نے نہ صرف قولاً بلکہ عملاً سپہ سالاری ملت اسلامیہ کی فرمائی۔ پس مکرر عرض ہے کہ موقع کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر ہر صوبے بلکہ ہر ہر شہر اور قصبے کے مسلمان بحیثیت نمائندہ شرکت کریں۔

قومے بجد و جہد گرفتند وصل دوست
قومے دگر حوالہ بتقدیر می کنند (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے انتظامات

مولانا قاضی احسان الحق نعیمی ناظم محکمہ تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس نے جو اطلاع دی ہے اور اخبارات میں کانفرنس کے انتظامات کی صورت حال ارسال کی وہ یہ ہے:

"مرکزی دفتر سنی کانفرنس بنارس میں آگیا ہے۔ چوک بازار میں صدر مقام پر قائم ہے جمیعت استقبالیہ پیہم جلسے کر رہی ہے۔ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل کو منعقد ہونے والے آل انڈیا اجلاس کے لئے، جو ٹاؤن ہال کے وسیع اور دل کشا مقام پر منعقد ہوگا۔ انتظامات کئے جارہے ہیں۔ ملک میں جہاں جہاں سنی کانفرنسیں قائم ہیں، ان کو اطلاعیں دی جارہی ہیں۔ کئی علماء بھی تشریف لے آئے ہیں۔ شہر بنارس اور اس کے اطراف میں بسلسلہ سنی کانفرنس ان کے جلسے ہو رہے ہیں، لسانِ ملت فخر ملک شیخ المحدثین حضرت ابو المحامد جناب مولانا شاہ سید محمد صاحب کچھوچھوی دامت برکاتہم رونق افروز ہیں اور تمام کارکن جماعتوں کی نگرانی فرمارہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ملک کے ہر گوشے سے کانفرنس کی شرکت کے لئے آنے والوں اور سنی کانفرنس کے نمائندوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچے گی۔"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۸

روح پرور اجتماع عظیم

(ہفت روزہ دبدبہ سکندری کا اداریہ)

کل ۲۷۔ اپریل یوم شنبہ ہے۔ جس میں بنارس کی تاریخی سر زمین پر حضرات علمائے کرام اہل سنت و مشائخ عظام کا وہ روح پرور اجتماع عظیم نظر آئے گا، جس کا مدت سے اس اجڑے اور بے رونق ایوانِ ملت کو انتظار تھا۔ اور جس کی گلشن اسلام کی خزاں دیدہ زمین کو عرصہ سے تمنا تھی۔ یہ روح پرور اجتماع عظیم آل انڈیا سنی کانفرنس کی صورت میں منعقد ہوگا۔

غلامان سرکار مصطفیٰ، فدایانِ محبوب کبریا دنیا کی بے ثبات زندگی میں ہر قسم کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے اور عالم آخرت کی حقیقی زندگی میں ہر قسم کے عذاب سے آزادی کامل حاصل کرنے کے لئے اور وہاں کا حقیقی پاکستان لینے کی مبارک غرض سے اپنے سچے اور حقیقی قائدین کرام اسلام کی ایمانی و عرفانی قیادت میں دائمی کامیابی کی تدابیر پر یکجا ہو کر غور کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ اس روح پرور اجتماع عظیم کے بے شمار عالمانِ سیاست اخروی اور رہنمایانِ طریقت مصطفوی کے دامن قیادت و ہدایت سے وابستہ ہونے والے سنی مسلمانوں کو ابد الاباد کی کامل و مکمل آزادی مل سکتی ہے۔

میں کمال ادب و احترام سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی ان جلیل القدر ہستیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جن کو حضور پر نور قائد کائنات فخر موجودات ﷺ کی اس مقدس مسند ہدایت و قیادت پر متمکن ہونے کا مبارک شرف حاصل ہے۔ جس پر بیٹھنے کے بعد ان کا مرتبہ قیادت و ہدایت میں انبیائے بنی اسرائیل کے مماثل و مشابہ ہوتا ہے۔ مولیٰ عزوجل مجھے بھی توفیق دے کہ ان عظیم البرکت ہستیوں کے دیدار فائز الانوار کی سعادت اور آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں جس کے مقاصد خالص مذہبی ہیں، شرکت کی مسرت حاصل کر سکوں۔ "(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ نمبر ۱۷۔ جلد ۸۴ مجریہ ۲۳۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ۔ ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجلاس بنارس

اسلامیانِ ہند کے لئے مبارک باد

مولانا غازی جبل پوری نے لکھنؤ سے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس سے متعلق اپنے تاثرات روانہ کئے۔ پڑھئے اور تاریخ کے جھروکے سے اہل سنت کی بیداری کی داستان ملاحظہ کیجئے:

بیداری احساس ہے ہر سمت نمایاں   بینائی ارباب نظر دیکھ رہا ہوں

الحمد للہ! آج ہندوستان میں اسلامی سیاسی بیداری کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے اندر خالص مذہبی اور دینی جذبات بھی بڑی سرعت کے ساتھ بیدار ہو رہے ہیں۔

صد شکر کہ ملت اسلامیہ کے وہ ہزاروں سربرآوردہ علماء کرام اور مشائخ عظام، جن کی مقدس اور متبرک ہستیاں نہ صرف ملتِ اسلامیہ کے لئے باعثِ فخر اور باعثِ برکت ہیں بلکہ جن کا وجود رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور علوم شریعت و طریقت کا خزینہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔

آج ملت اسلامیہ کے متزلزل ایوان کی تعمیر و استحکام اور نیم مردہ جسدِ اسلامی میں از سر نو روح عمل ڈالنے کے لئے سر فروشانہ جذبات کے تحت میدانِ عمل میں تشریف فرما ہیں۔

مژدہ باد اے جوانانِ ملت، مسعود و مبارک ہیں وہ اسلامی ہستیاں جن کو ایسے مقدس اور متبرک قائدین اسلام کی سرپرستی اور قیادت کا شرف حاصل ہے۔

آؤ اے مدت سے ملت اسلامی کی خالص مذہبی اور دینی بیداری اور دعوت عمل کا انتظار کرنے والے سنی مسلمانو! آؤ اور بنارس میں منعقد ہونے والی عظیم الشان اور فقید المثال آل انڈیا سنی کانفرنس میں شریک ہو کر اپنی خالص اسلامی بیداری کا ثبوت دو۔ جس کے سیاسی مقاصد وہی ہیں جو مسلم لیگ کے۔ لیکن جس کا مقصد اعظم سنی مسلمانانِ ہند میں وہ خالص مذہبی جذبہ عمل پیدا کرنا ہے۔ جو ان کو پوری طرح اسلامی اصول و قوانین کا پابند بنا کر دونوں جہان کی کامل آزادی دلا سکے اور ان کو دنیا کی ایک ایسی منظم قوم کہلانے کا مستحق بنا دے جو مذہبی اور سیاسی طور پر ہر لحاظ سے ایک زندہ اور مستقل قوم ہو۔” (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں پہنچنے کا راستہ

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس میں شرکت کے خواہش مند اسلامیانِ ہند کے لئے چند کلمات بطور راہنمائی، مولانا الحاج محمد عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس نے اخبارات میں شائع کئے:

"آل انڈیا سنی کانفرنس کا شہرہ عالم اجلاس جو ۲۷۔ اپریل ۱۹۴۶ء سے ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۶ء ٹاؤن ہال بنارس میں منعقد ہوگا۔ اس میں شرکت کے لئے جو حضرات تشریف لائیں خواہ وہ بڑی لائن سے آئیں یا چھوٹی لائن سے، بنارس کینٹ کا ٹکٹ لیں۔ یہی اسٹیشن قیام گاہ سے قریب ہے اور یہاں رضاکار موجود رہیں گے جن کے بازوؤں پر بیج کے نشان لگے ہوں گے اور وہ تشریف لانے والوں کو امکانی سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ کوشش کی جائیگی کہ سنی کانفرنس کی طرف سے سواریاں بھی موجود رہیں۔ عام شائقین ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۶ء تک اپنے بنارس پہنچنے کی اطلاع دے دیں تو بہت بہتر ہے۔" (۱)

تمام مجالس ہائے سنی کانفرنس کو مژدہ روح افزا

از مولانا سید محمد عبد السلام قادری باندوی ناظم تبلیغ آل انڈیا سنی کانفرنس

"جس کا انتظار چشم اختر شمار کو تھا، جس کی تمنا جاں آرزو کو تھی۔ وہی ساعت، وہی وقت آپہنچا۔ یعنی آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس ۲۷ سے ۳۰۔ اپریل تک بڑی دھوم دھام سے اور اہتمام و انتظام سے منعقد ہو رہے ہیں۔

حضرت صدر الافاضل فخر الاماثل استاذ العلماء جناب مولانا الحاج حکیم حافظ سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب مد ظلہ العالی مہینوں قبل سے مصروف اہتمام تھے۔ حضرت ناظم اعلیٰ، نیز خطیب الہند حضرت قبلہ ابو المحامد سیدی مولانا مولوی مفتی شاہ سید محمد صاحب قبلہ محدث کچھوچھا شریف دامت برکاتہم العالیہ کی پیرانہ سالی دیکھئے اور اس اہم ترین کام کی انجام دہی اور شب و روز کی مصروفیات، اگر اللہ تعالیٰ ہمارے تمام علمائے اہل سنت کے جذبات حضرت قبلہ محدث صاحب کچھوچھوی مد ظلہ العالی کے ایسے کر دے تو یقیناً باطل صفحہ ہستی سے معدوم و نیست و نابود ہو جائیگا۔

دعا گو تمام سنیوں کو آواز دیتا ہے کہ: دوڑو .... چلو .... بنارس چلو (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

مسلم لیگ کی طرف سے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کی تائید

۱۷۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو باغ خالص تحصیل سگرائی ضلع اعظم گڑھ میں زیر اہتمام دفتر مسلم لیگ، سنی کانفرنس کا ایک جلسہ عام زیر صدارت سید سلیمان رکن مسلم لیگ منعقد ہوا۔ ۷، ۸ دیہات کے ایک ہزار کے قریب فرزندان توحید شریک ہوئے۔

مولانا مظہر جبل پوری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی نے تقریر کی۔ آپ نے تاریخ ہند پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی اور وزارتی مشن کو متنبہ کیا کہ مطالبہ پاکستان کے خلاف اس کا ہر قدم نامناسب سمجھا جائے گا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں سنی کانفرنس کی طرف سے کانگریس کو کھلا چیلنج پیش کرتا ہوں کہ وہ جب اور جس حیثیت سے چاہے مسئلہ پاکستان پر بزور استدلال ہم سے نبرد آزمائی کرے۔

آخر میں مرزا احسن اللہ بیگ رکن مسلم لیگ نے درج ذیل قرارداد پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

> " سنی کانفرنس کا یہ جلسہ بنارس میں ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ اپریل کے ہونے والے آل انڈیا اجلاس کی بزور تائید کرتے ہوئے پاکستان کے لئے جانی ومالی ہر قسم کی قربانی پر مکمل آمادگی ظاہر کرتا ہے۔" (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر کا انتخاب

آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس کے اجلاس منعقدہ ۲۷۔ ۲۸، ۲۹، ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۶ء کے موقع پر آل انڈیا سنی کانفرنس کے نئے صدر کے طور پر حضرت مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی (سابق صدر مجلس استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس) کا انتخاب عمل میں آیا۔ سابق صدر امیر ملت سید جماعت علی محدث علی پوری اپنی پیرانہ سالی اور نقاہت کے باعث صدارت کے فرائض کما حقہ ادا کرنے سے معذور ہیں۔ مگر انہوں نے حسب سابق آل انڈیا سنی کانفرنس کی سرپرستی کا وعدہ فرمالیا ہے۔ اس سلسلہ میں جناب محمد فضل حسن صابری مدیر دبدبہ سکندری، رامپور، نے جو بنارس کانفرنس میں حاضر تھے۔ اس خبر کو شائع کیا، خبر یہ ہے:

> "ایک غیر معمولی مسرت یہ لے کر آئے کہ آئندہ کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کا صدر حضرت سیدی محدث اعظم کچھوچھوی مولانا سید محمد صاحب قادری اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کو منتخب کیا گیا۔ جن کی صدارت میں ہمیں پوری توقع ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس آسمان عزو وقار کی مہر منیر ثابت ہوگی۔ کیونکہ حضرت سیدی صدر کچھوچھوی کو دنیائے شریعت و طریقت میں مقبولیت و سرفرازی تامہ حاصل ہے اور حضرت اپنی خصوصیات علم و عمل کے لئے ہماری ملت منیف کے ایک جلیل المرتبت اور عظیم المنزلت رہنما ہیں۔ یہ انتخاب ہندوستان بھر کے مشاہیر علماء و فضلاء و مشائخ نے اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلۂ عالم سیدنا الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ محدث علی پوری مدظلہ العالی کی پیرانہ سالی کی نقاہت و معذوریاں سامنے رکھتے ہوئے کیا اور ساتھ ہی ساتھ وعدہ لیا کہ اعلیٰ حضرت امیر ملت مدظلہ اسی طرح آل انڈیا سنی کانفرنس کی سرپرستی فرماتے رہیں گے جس طرح حضرت والا اب فرما رہے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس اعلیٰ حضرت امیر ملت مدظلہ کے ظل عاطفت کو نعمت الٰہی تصور کرتی ہے" (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۷۔ جمادی الاخری ۱۳۶۵ھ / ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے شاندار اجلاس

مدیر دبدبہ سکندری رامپور جناب فضل حسن صابری کے چشم دید حالات !

"الحمد لله علی احسانہ بنارس میں ۲۷ لغایت ۳۰ر اپریل ۱۹۴۶ء آل انڈیا سنی کانفرنس کے شاندار اجلاس ہو گئے۔ ٹاؤن ہال کے وسیع میدان میں پنڈال بنایا گیا تھا اور عورتوں کے لئے بھی جداگانہ محفوظ پردہ دار مقام تھا۔ مہمانان کانفرنس فاطمان شاہی باغ کی وسیع عمارت میں ٹھہرائے گئے تھے۔ جس میں ڈیرے، خیمے، چھولداریاں، شامیانے نصب تھے۔ جلسہ گاہ اور شاہی باغ میں ٹیلی فون بھی لگایا گیا تھا۔ جس کے ذریعے ہر مقام اور اسٹیشن سے بات چیت کی جا سکتی تھی۔ بنارس کینٹ پر ہر ٹرین پر رضاکاروں کی کثیر تعداد مہمانوں کے خیر مقدم کے لئے موجود رہتی تھی۔ برقی روشنی، لاؤڈ اسپیکر کا بھی معقول انتظام تھا۔ اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلہ عالم سیدنا پیر حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری مدظلہ العالی صدر منتخب آل انڈیا سنی کانفرنس اجلاس کے آغاز سے قبل ہی تشریف فرمائے بنارس ہو گئے تھے۔

اعلیٰ حضرت (موصوف) نے باوجود پیرانہ سالی و ضعف ونقاہت کے ہر اجلاس کی کرسی و مسند صدارت کو زینت بخشی۔ تمام جزوی وکلی انتظامات اجلاس کے لئے حضرت قبلہ صدر الافاضل استاد العلماء جناب مولانا الحاج حکیم حافظ سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس اور مجلس استقبالیہ کے صدر محترم فخر ملت امام المتکلمین حضرت سیدی جناب مولانا مولوی مفتی شاہ سید محمد صاحب محدث اعظم کچھوچھوی مدظلہم کی جس قدر تعریف کی جائے، کم ہے۔ بلکہ ہم یہ کہے دیتے ہیں کہ ان دونوں ہندوستان کے اسلامی ملت کے مایہ ناز بزرگوں اور آپ کے دست وبازو اراکین کرام کے محاسن انتظام و سعی ملی وجد وجہد دینی کی تعریف ہماری مقدرت سے باہر ہے۔

جو اہم رزولیوشن زیر غور وبحث و تمحیص آئے وہ دنیائے ملت کو حیات نو سے سرفراز کئے بغیر نہ رہیں گے۔ بشرطیکہ ان پر عمل کی سعادت نصیب ہو۔ ہم ان رزولیوشنوں کو آئندہ پیش کریں گے۔ جن کا مرکزی دفتر سے انتظار ہے۔

اجلاس کے آغاز پر خطبہ استقبالیہ حضرت قبلہ جناب صدر مجلس استقبالیہ مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی علمائے اعلام میں اور تمام شرکائے کرام میں دھوم مچ گئی۔ میں اس کی بلاغت وندرت پر

نظر کرتا ہوں، تو اپنے الفاظ کو تبصرہ سے قاصر پاتا ہوں۔ اس کے نکات علیہ پر توجہ کرتا ہوں تو قلم کہہ دیتا ہے کہ میں باوجود دو زبان ہونے کے اس کی توصیف سے عاجز ہوں۔ بہتر راہ یہی ہے کہ آپ اصل خطبۂ صدارت کی نقل کا انتظار فرمائیں۔

جن آنکھوں نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس دیکھے اور کانوں نے مقررین کی تقریریں سنیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ اجلاس ہر حیثیت سے کامیاب اور بہترین ثابت ہوئے۔ میں صرف ٹاؤن ہال کے وسیع پنڈال کی تزین میں قلم اٹھاؤں تو اس مختصر صفحات میں گنجائش نہیں پاتا۔ اتنا سن لیجئے کہ جلسہ گاہ میں ایک نئی دنیا نظر آتی تھی۔ سج دھج کی تعریف عظیم الشان مجمع کا ذکر، علمائے کرام کی نورانی صورتیں، غرضیکہ ان مناظر سے اتنا دل خوش ہوا اور اتنی مسرتیں حاصل ہوئیں کہ بنارس کا اجلاس فراموش نہ کیا جا سکے گا۔ حضرات کرام رونق افزائے کانفرنس کی جو عنایتیں، بالخصوص حضرت قبلہ صدر الافاضل مدظلہ کی جو مخصوص مہربانی اڈیٹر دبدبہ سکندری پر ہوئی وہ تادیر یاد رہے گی۔ اور سنی کانفرنس کا یہ آل انڈیا اجلاس جس میں ایک ہزار سے زائد ہندوستان کے ہر گوشہ سے حضرات علمائے کرام اُمنڈ آئے تھے اور اپنی مقامی سنی کانفرنسوں کی نمائندگی فرما رہے تھے، دلوں سے محو نہ ہوگا۔

اس اجلاس نے تعلیم و تبلیغ اسلام و اصلاح اعمال و جسمانی و معاشی امور اور حکومت کے قوانین، نکاح و اوقاف و پاکستان و مسلم لیگ کے ایسے اہم مسائل پر ایسی خوبی سے تجاویز منظور فرمائی ہیں کہ آپ جب ان کو پڑھیں گے تو آپ کی روح وجد کرنے لگے گی۔ فقیر صابری (مدیر دبدبہ سکندری) نے تو یہ سمجھ لیا ہے کہ سنیوں کا ہندوستان کے گوشے گوشے میں ڈنکا بجے گا۔ جس کے لئے ہم اس کے بانی حضرت قبلہ صدر الافاضل مدظلہ کو انتہائی مسرت و صمیم قلب سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔.........." (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۴ شمارہ ۱۸، ۱۹ مجریہ ۷ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ۔ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۳ کالم ۱، ۲

مجلس استقبالیہ

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس

۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کے عہدیداران واراکین

۱ رئیس المتکلمین راس المحدثین مولانا سید محمد اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی صدر مجلس استقبالیہ
۲ عالی جناب مرزا جہانگیر بخت رئیس اعظم نائب صدر
۳ عالی جناب حاجی جلال الدین رئیس اعظم خازن
۴ عالی جناب ماسٹر عبداللہ کنٹریکٹر ڈیری اسٹیشن بنارس کینٹ ناظم رسل ورسائل
۵ عالی جناب اثیر الدین، تاجر پارچہ بنارسی ناظم مالیات ۶ عالی جناب خواجہ عبدالحمید ناظم اسٹیج
۷ عالی جناب داروغہ سبحان علی ناظم قیام گاہ ۸ عالی جناب مسٹر لاڈلے امیر المعسکر
۹ عالی جناب نذیر الدین سوداگر پارچہ بنارسی نائب ناظم مالیات
۱۰ عالی جناب عبدالقیوم تاجر پارچہ بنارسی رکن اعظم
۱۱ عالی جناب حافظ محمد اسحاق رکن اعظم ۱۲ عالی جناب عبدالعزیز ناظم مطبخ
۱۳ عالی جناب مولوی سلیم اللہ رکن ۱۴ عالی جناب منظور احمد خاں رکن
۱۵ عالی جناب عبدالغفور رکن ۱۶ عالی جناب مرزا معظم بخت رکن

یہ ہیں وہ چند درویش، جنہوں نے بنارس میں وہ کر دکھایا کہ سارا ہندوستان حیرت میں پڑ گیا۔

فحزاهم الله تعالی عنا وعن سائر اهل السنة و الحماعة احسن الحزا

امین امین اللہم امین بجاہ نبیک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ اجمعین۔ (۱)

---

(۱) (ا) خطبہ صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء
مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی، مطبوعہ مراد آباد۔ ص ۲۶ مشمولہ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس۔ ص ۲۸۰
(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء، ص ۵،۴

مجلس استقبالیہ

آل انڈیا سنی کانفرنس، بنارس (۱۹۴۶ء) کے بعض اراکین کا تعارف

از مولانا سید محمد کچھوچھوی صدر مجلس استقبالیہ !

"ہماری مجلس استقبالیہ کے نائب صدر مرزا جہانگیر بخت لال قلعہ دہلی کے حقدار وارث اسی بنارس میں رہتے ہیں۔" (۱)

"یہ شہر (بنارس) برطانوی اعلان واصطلاح میں تقریباً ایک لاکھ مدعیان اسلام پر مشتمل ہے جو عموماً تجارتی و صنعتی دنیا کے ماہر ہیں اور جن میں اہلِ سنت وجماعت کی تعدادی برتری بعونہ تعالیٰ نوے فیصدی ہے۔ دینی جذبہ کا اندازہ اس سے کیجئے کہ اس شہر کے مشہور سوداگر پارچہ ہماری مجلس استقبالی کے ناظم مالیات جناب اثیر الدین صاحب اور نائب ناظم جناب نذیر الدین صاحب جو آل انڈیا سنی کانفرنس کے روح رواں ہیں، وہ شہر کے دینی لیڈر بھی ہیں ــــــــــــ اور ہماری مجلس استقبالیہ کے ناظم رسل ورسائل اور ہمارے برادر طریقت شیخ عبداللہ صاحب کنٹریکٹر ڈیری اسٹیشن بنارس کینٹ بازوے ہمت پر جس کی مکمل ذمہ داری ہے اس شہر میں عربی علوم کے لئے دو مشہور مدرسے ہیں۔ ابتدائی دینی تعلیم کے لئے ایک درجن سے زیادہ مکاتب ہیں۔ مدرسہ حمیدیہ رضویہ، مدرسہ فاروقیہ انجمن اشاعت الحق، اہل سنت وجماعت کے مستقل ادارے ہیں ۔

جن میں سے پہلا مدرسہ ہمارے محترم خازن اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے اصل داعی حاجی جلال الدین صاحب اور ہماری مجلس استقبالی کے رکن اعظم جناب عبدالقیوم صاحب صدر مدرسہ کی حوصلہ مندیوں اور دوسرا مدرسہ ہمارے سنی کانفرنس بنارس مدن پورہ وارڈ کے ناظم حاجی عبدالغفور صاحب کی جانکاہوں کا نمونہ حسنہ ہیں ــــــــ اسی خاندان (مولانا شاہ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان) تاج کے چشم وچراغ ہماری مجلس استقبالی کے رکن اعظم حافظ محمد اسحٰق صاحب ہیں"۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۴، شمارہ ۲۵، ۲۶ مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۵۔ کالم ۱۔

(ب) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری مطبوعہ مکتبہ رضویہ، گجرات (۱۹۷۸ء)۔ ص ۷

(۲) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۴۔ شمارہ ۲۵، ۲۶۔ مجریہ ۳ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

فقیرانہ انتظام

عظیم المرتبت مشائخ عظام، جلیل القدر علمائے کرام اور ہزاروں زعمائے ملت، جو آل انڈیا سنی کانفرنس کی دعوت پر بنارس میں تشریف لائے تھے، ان کی قیام گاہ، رہائش، خوراک وغیرہ کے انتظام کس سادگی سے کئے گئے وہ درج ذیل اقتباس سے عیاں ہے۔

جنگ عظیم دوم کے باعث ملک بھر میں راشن بندی تھی۔ محکمہ راشن نے درخواست کے باوجود کانفرنس کے وسیع انتظام اور شرکاء کے لئے راشن دینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ خود اہل سنت حضرات بھی اتنے متمول نہ تھے کہ کانفرنس کے شایان شان انتظام کے لئے وافر مقدار میں چندہ فراہم کر کے مصارف برداشت کرتے۔

اندریں حالات مصارف کی کمی اور منتظمین کی مجبوریاں واضح تھیں۔ مولانا سید محمد، اشرفی جیلانی کچھوچھوی نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اس کا اعتراف یوں کیا ہے:

> "ہمارے دعوت نامے بالکل صحیح طور پر آہ مظلوماں کی شرح تھے۔ ورنہ ہندوستان نے بلکہ ساری دنیا نے کب دیکھا تھا کہ دعوت دی گئی اور اس شرط سے کہ ہم آپ کو سوکھی روٹی بھی نہ دے سکیں گے۔ قیام گاہ درختوں کے سوا ہمارے پاس نہیں۔ جس دن محکمہ راشن نے ہم کو راشن دینے سے انکار کر دیا اور ہم کو اعلان کر دینا پڑا کہ ہم ایک نوالہ بھی کھلا نہیں سکتے۔
>
> آپ اپنا کھانا ساتھ لائیے تو ہماری حالت عجیب تھی۔ آپ کی عظمت کا دربار ہمارے سامنے تھا۔ جہاں ہم مجرم کی طرح شرمندہ سر نیچا کئے کھڑے تھے۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ہم آپ کو کیا منہ دکھائیں......" (۱)

---

(۱) (ا) خطبہ صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس۔ مولانا سید محمد اشرفی، مطبوعہ مرادآباد (۱۹۲۵ء)۔ ص ۵

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۳/ جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۴ کالم ۲

.........اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم نے مرنے سے پہلے آپ حضرات کو ایک مقام پر جمع کر دیا۔ نہ ہم میزبان ہیں اور نہ آپ مہمان۔ بلکہ ہم مریض جان بلب ہیں اور آپ مسیحا دم ہیں۔

آپ ہماری کراہ سے نہ گھبرائیں۔ آپ ہماری بے چینی سے چیں بجبیں نہ ہوں۔ ہم آپ کی خاطر کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس کھلانے کو روٹی کا ایک سوکھا ٹکڑا بھی نہیں ہے۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو ٹھہرانے کے لئے ہمارے خانہء دل کی ویرانیاں ہیں اور آپ کی خاطر کے لئے جان حاضر ہے۔ جگر حاضر ہے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ سر حاضر ہے۔ (۱)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۴ شمارہ ۲۹ ۔ مطبوعہ ۲۳/جولائی ۱۹۴۶ء۔ ص ۲۔ کالم ۱

(ب) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری ۔ مطبوعہ مکتبہ رضویہ گجرات (۱۹۷۸ء) ۔ ص ۲۶۷

برکات آل انڈیا سنی کانفرنس

جناب حافظ محمد سلیم قادری نیاپورہ بھنڈ (ریاست گوالیار) کی اطلاع کے مطابق مولانا سید محمد عبدالمسجود وجود قادری جبل پوری ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی وبرار نے مسلمانان صوبہ بھنڈ ریاست گوالیار کی مسلسل درخواستوں اور دعوت پر بھنڈ ریاست گوالیار میں ایک ماہ بیس یوم تبلیغی جلسوں سے خطاب فرمایا۔ آپ کے اس تبلیغی پروگرام کی برکت سے !

۱ ہر روز قرآن خوانی اور ایصال ثواب کی محفل منعقد ہوتی۔

۲ اہل عقیدت کی ملاقات، مسلمانوں کے باہمی نزاعی معاملات، خاندانی جھگڑوں، اور نااتفاقی کے باعث رنجشوں کا تصفیہ کیا گیا۔

۳ ہر روز بعد عصر ایک مختصر روحانی محفل منعقد ہوتی جس میں مسائل دینیہ کے احکام شریعت بیان ہوتے۔ دریافت کرنے والوں کو مسائل سے آگاہ کیا جاتا۔

۴ بعد نماز مغرب حلقہ ذکر شریف قادریہ پورے آداب کے ساتھ ہوتا۔ جس میں ذوق ایمانی وعرفانی حاصل ہوتا۔

۵ بعد نماز عشاء وعظ مبارک ہوتا۔ ہر روز کسی خاص موضوع پر دین کامل کی برکتوں، رحمتوں کا ذکر خیر ہوتا اور قوم کی اصلاح اور شریعت کی پابندی کی ہدایت ہوتی۔

۶ ہر تقریر میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے پروگرام کے مطابق مسلمانوں کو متحد اور منظم طور پر احکام شریعت مطہرہ، تعلیم دین، حفظان صحت کے لئے ورزش، کسب حلال کی تاکید شدید کی جاتی۔ خلاف شرع حرکات ورسوم، حرام کاموں، شراب خوری، زنا، قماربازی، سود خوری اور دیگر افعال خبیثہ سے باز رہنے، چھوڑنے اور توبہ کرنے کی اخلاص سے اپیل کی جاتی۔ برے اعمال کے نتائج بد سے بچنے کی تاکید کی جاتی۔

چنانچہ مولانا موصوف کی پر خلوص دعوت، پاکیزہ وعظ اور تبلیغی بیانات سے کثیر تعداد میں لوگوں نے گناہوں سے توبہ کی۔ شریعت مطہرہ کے فرائض کی ادائیگی کا اقرار کیا۔ بعض حضرات نے اپنے گناہوں سے خفیہ توبہ کی۔ ان کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ جن مسلمانوں نے اعلانیہ گناہوں سے توبہ کی ان کی تعداد کچھ یوں ہے !

۱ اکتالیس (۴۱) جوئے بازوں نے جوا کھیلنے سے توبہ کی ۔

۲ پانچ شراب نوشی کے عادی حضرات نے شراب نوشی ترک کر کے سچی توبہ کی۔

۳ تین سود خوروں نے سود خوری کے گناہ سے توبہ کی۔ سود کا جو روپیہ مسلمانوں سے لیا تھا وہ ان کو واپس کر دیا۔ اور سود خوری سے ہمیشہ سے بچنے کا عہد کیا۔

۴ چار (۴) شہرہ آفاق طوائفوں نے خوف الٰہی اور احترام شریعت کے نیک جذبہ کے تحت زنا، غنا، رقص و سرود سے ہمیشہ کے لئے توبہ کی۔ اللہ و رسول سے گریہ وزاری سے مجمع میں معافی مانگی۔

۵ مسلمانوں کے باہمی خاندانی، تجارتی اور نفسانی انیس (۱۹) جھگڑوں کے شرعی احکام کی روشنی میں ایسے منصفانہ فیصلے فرمائے جس سے فریقین بہ رضا ور غبت آپس میں بغل گیر ہوئے۔ آپس کے خون خرابہ اور کچہریوں میں دولت، عزت اور وقت کی بربادی سے بھی بچ گئے۔

۶ نماز باجماعت کی پابندی کی تاکید پر مسجدوں میں نمازیوں سے بہار پیدا ہوئی اور عام دنوں میں رمضان المبارک کا ساسماں پیدا ہو گیا۔

۷ ترپن (۵۳) حضرات سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے۔

۸ اہل خیر نے جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگ پور کے لئے بذریعہ منی آرڈر ایک سو اکیس روپے بطور امداد تعلیم دین روانہ کئے۔

۹ طے پایا کہ ہر جمعرات کو حلقہ ذکر قادری اور مجلس درود خوانی منعقد ہو گی۔

۱۰ مقامی سنی کانفرنس قائم ہوئی۔

۱۱ زکوٰۃ بل کے خلاف ایک احتجاجی تجویز پاس ہوئی۔

جس میں کہا گیا شیخ مسعود الزماں ایم۔ ایل۔ سی کا تجویز کردہ زکوٰۃ بل مداخلت فی الدین ہے یہ مسلمانوں کے لئے مصیبت عظمیٰ سے کم نہیں ۔ (۱)

---

(۱)۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۳۶ء۔ ص ۶، ۷

تجاویز

منظور کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس

اجلاس بنارس

تجاویز منظور کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس

منعقدہ ۲۷ تا ۳۰/ اپریل ۱۹۴۶ء بمقام بنارس
بموجودگی ہزارہا علماء و مشائخ و نمائندگان صوبجات ہند

مجلس اول: ۲۷/ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۵ بجے تا ۶ بجے اندرون باغ فاطمان بنارس
تلاوت قرآن مجید، بعد ازاں سید انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے حضور صلوٰۃ و سلام اور بزرگان دین و ملت کو ایصال ثواب۔

مجلس دوم: ۲۸/ اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے صبح تا ۱۲:۳۰ بجے دوپہر اندرون باغ فاطمان بنارس
بعد تلاوت قرآن پاک و ایصال ثواب، حسب ذیل تجاویز باتفاق آرا منظور ہوئیں۔

۱۔ تعلیم:

آل انڈیا سنی کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ تمام صوبجاتی سنی کانفرنسیں اپنی ماتحت کانفرنسوں کو آمادہ کریں کہ ہر مقام کی سنی کانفرنس کے اراکین کی ایک جماعت، اور جہاں سنی کانفرنسیں قائم نہ ہوئی ہوں وہاں کے منتخب افراد امام مسجد یا کسی بااثر شخص کی رہنمائی میں ابتدائی تعلیم کو لازمی و ضروری قرار دینے پر مسلمانوں کو مجبور کریں اور ہر ہر گھر کے بچوں کی تعلیم کی نگرانی رکھیں۔

ابتدائی تعلیم سے مراد حرف شناسی سکھانا، عبارت خوانی بتانا، اور ابتداء ہی سے ایمانیات ضبط کرانا اور اوامر و نواہی کی ترغیب و ترہیب اور نبی کریم ﷺ اور مشہور انبیاء کے مختصر معجزات اور حالات سے باخبر کرنا، یہ ابتدائی تعلیم میں داخل ہے۔

۲۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس صوبائی کانفرنسوں کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی زبانوں میں متذکرہ بالا اصول کے مد نظر ابتدائی تعلیم کا انتظام کریں اور اس کی جس قدر درسگاہیں ممکن ہو سکیں، جاری کریں۔

۳۔ کوشش کی جائے کہ مسلمانوں کے ہر بچہ کو معتدبہ اردو، فارسی ضرور پڑھادی جائے۔ تاکہ وہ اردو اور فارسی کتابوں کو دیکھ کر مطلب حل کر سکے، اور جو علوم کی کتابیں اردو، فارسی زبان میں ہیں ان سے فائدہ حاصل کرے۔

۴۔ عربی تعلیم :

عربی تعلیم کے لئے تین حصے مقرر کئے جائیں۔ ایک ان لوگوں کے لئے جو بہت کم وقت تعلیم کے لئے دے سکتے ہیں۔ ایک ان کے لئے جو علوم وفنون میں تکمیل چاہتے ہیں، اور ایک متوسطین کے لئے۔

۵ ۔ نصاب اور نصاب ساز کمیٹی :

اس لحاظ سے ہر قسم کے نصاب بنانے کے لئے ایسی جماعتوں کی تشکیل کی جائے جو نصاب تجویز کریں اور ان کو غور وخوض کے لئے کافی وقت دیا جائے۔ اس نصاب ساز جماعت کی حسب ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے ۔

۱ حضرت مولانا شاہ سید ابوالحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی
۲ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب
۳ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مولوی شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب
۴ حضرت مولانا مولوی شاہ عبد الحامد صاحب قادری بدایونی
۵ حضرت ملک العلماء مولانا مولوی شاہ ظفر الدین صاحب رضوی بہاری

ان حضرات کو اختیار دیا جاتا ہے کہ ہر صوبہ سے قابل ترین اشخاص کو منتخب کر کے اپنی کمیٹی میں شامل کر لیں۔

۶۔ مدارس اہل سنت کے اعداد :

یہ اجلاس مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس کو اختیار دیتا ہے کہ وہ سنی کانفرنس کی شاخوں

کے ذریعہ تمام ہندوستان کے مدارس اہل سنت کے اعداد و شمار اور ضروری معلومات بہم پہنچائے، تاکہ مدارس دینیہ اہل سنت میں باہم ربط پیدا ہو، اور اعانت کی تدابیر عمل میں لائی جائیں۔

۷۔ ائمہ مساجد کی تعلیم :

ائمہ مساجد کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا جائے ۔

۸ ۔ تعلیم طب و علوم معاش :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مدارس عربیہ اہل سنت میں حتی الوسع شعبۂ طب بالخصوص اور بالعموم اور دیگر حصول معاش کے اضافہ کی سعی کی جائے۔

۹۔ دار التصنیف :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ جلد از جلد ایک ایسا دار التصنیف کھول دیا جائے جو ہر قسم کی مفید تصانیف مرتب کرے اور بہم پہنچائے۔

مجلس سوم : ۲۹/اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے صبح تا ایک بجے دوپہر اندرون باغ فاطمان، بنارس حسب ذیل تجاویز باتفاق آراء منظور ہوئیں ۔

۱ ۔ پاکستان :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں، اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔

۲۔ کمیٹی برائے اصول پاکستان :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ اسلامی حکومت کے لئے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے ۔

۱ حضرت مولانا شاہ ابوالمحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند کچھوچھوی
۲ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب
۳ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مولوی شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب
۴ حضرت صدر الشریعہ مولانا مولوی محمد امجد علی صاحب
۵ حضرت مبلغ اعظم مولوی عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی
۶ حضرت مولانا مولوی عبد الحامد صاحب قادری بدایوانی
۷ حضرت مولانا مولوی سید شاہ دیوان آل رسول علی خاں سجادہ نشیں اجمیر شریف
۸ حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب لاہور
۹ حضرت مولانا شاہ قمر الدین صاحب سجادہ نشیں سیال شریف
۱۰ حضرت پیر سید شاہ عبد الرحمان صاحب بھر چونڈی شریف (سندھ)
۱۱ حضرت مولانا شاہ سید زین الحسنات صاحب مانکی شریف
۱۲ خان بہادر حاجی بخش مصطفیٰ علی صاحب (مدراس)
۱۳ حضرت مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد صاحب، لاہور

۳ یہ اجلاس کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ مزید نمائندوں کا حسب ضرورت و مصلحت اضافہ کر لے۔ یہ لازم ہوگا کہ اضافہ میں تمام صوبجات کے نمائندے لئے جائیں۔

۴ ۔ فلسطین :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مجاہدین فلسطین کے اس مطالبہ کی پر زور تائید کرتا ہے کہ

ارضِ مقدس فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو بند کر دیا جائے۔ کیونکہ یہودیوں نے فلسطین کی تمام اراضیات پر اپنا قبضہ کر کے عربوں کی زندگی کو تباہ کر دیا ہے۔

۵ یہ اجلاس حکومت برطانیہ اور قوت متحدہ امریکہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ فلسطین سے یہودیوں کو خارج کر دیا جائے اور مزید داخلہ کو روک دیا جائے۔

۶ طے پایا کہ تجویز کی نقل فلسطین اور عربی اخبارات کو بھی روانہ کی جائے۔

۷۔ خانقاہیں :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ حضرات مشائخ کرام کی خانقاہوں کو حضرات صوفیائے عظام کے قدیم طریقہ رشد وہدایت اور تبلیغ کا مرکز بنایا جائے۔

۸ اعراس مبارک کے مواقع پر ایسا نظام نامہ تیار کیا جائے کہ جو زائرین کے قلوب میں ایک عملی ولولہ ء دین وطریقت پیدا کر دے اور اس نظام کے کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ مرکزی دفتر کی جانب سے تمام خوانوادہائے طریقت سے مراسلت کی جائے اور عہدیداران کانفرنس اعراس کے مواقع پر خود شرکت کر کے اس نظام نامہ کی دعوت دیں۔

۹۔ مرکزی دارالافتاء :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے آستانہ پر حضرت مفتی اعظم ہند کے زیر قیادت ایک مرکزی دارالافتاء کا انتظام کیا جائے جس میں کم از کم چار جید عالموں کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اور فقیہ اعظم صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب دامت برکاتہم اس کی سرپرستی ونگرانی فرمائیں۔

۱۰ ملک کے کسی مقام پر جس کسی کو فتویٰ میں تردد یا اختلاف پیش آئے، آخری حکم معلوم کرنے کے لئے اس دارالافتاء میں بھیجا جائے۔ دینی ومذہبی رسائل چھپنے سے قبل یہاں بھیج کر تصدیق وتصحیح بھی کرائی جاسکتی ہے۔ اس طرح نظام انتشار واختلاف سے محفوظ رہے گا۔

۱۱ اس دارالافتاء کے مصارف کے لئے اسلامی ریاستوں سے اور اہل ثروت مسلمانوں سے

امداد یں طلب کی جائیں۔

۱۲۔ اسلامی مدارس اس دار الافتاء کے لئے حسب حیثیت ماہانے مقرر کریں۔

۱۳۔ خانقاہوں کے اوقاف سے اعانتیں مقرر کرائی جائیں۔

محرک: حضرت مولانا مولوی محمد عمر صاحب نعیمی محدث، صدر سنی کانفرنس ضلع مراد آباد

۱۴۔ اصلاح اعمال:

یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی زندگی بنائیں اور تمام منہیات و محرماتِ شریعت سے پرہیز کریں، شادی بیاہ کی بے جا رسوم ممنوعہ کو ترک کریں، شراب نوشی، قماربازی اور دوسرے خرافات سے محترز رہیں۔

۱۵۔ یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ ہر سنی کانفرنس کے ماتحت رضاکاران کی جماعتیں منظم کی جائیں جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بالعموم اور ترغیبِ نماز کی خدمت خاص اہتمام کے ساتھ انجام دیں۔

۱۶۔ تعطیل جمعہ برائے نماز:

دیکھا جاتا ہے کہ بعض دفاتر حکومت اور کچہریوں میں مسلمان ملازمین کے لئے جمعہ کی نماز ادا کرنے کا انتظام نہیں کیا جاتا، یہ اجلاس حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمان ملازمین کو نماز جمعہ کی چھٹی دی جائے۔

۱۷۔ طباعت رپورٹ و خطبہ استقبالیہ:

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ عظیم الشان کانفرنس کی رپورٹ کو مرتب کرکے جلد شائع کیا جائے اور ملک کے گوشہ گوشہ میں نشر کیا جائے۔ اسی طرح مجلسِ جمیعتِ استقبالیہ کے خطبہ کو طبع کرا کر شائع کیا جائے۔

۱۸۔ سنی کانفرنسوں کا انعقاد :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس تمام صوبجاتی طبقات کو متوجہ کرتا ہے کہ ہر صوبہ اور ضلع میں سنی کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔

۱۹۔ دارالمبلغین :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مسلمانوں کی اہم ضرورتوں پر نظر کرتے ہوئے تجویز کرتا ہے کہ ایک دارالمبلغین قائم کیا جائے۔ جس میں نیک واعظین و مبلغین پیدا کئے جائیں جو تبلیغ و اشاعت کا بہترین کام کر سکیں۔ اس دارالمبلغین میں فارغ التحصیل یا ادنیٰ درجہ کے عربی و فارسی جاننے والوں کو داخل کیا جائے جو تقریر و مکالمہ کا مذاق رکھتے ہوں۔ نیز ایسے اشخاص کو بھی داخل کیا جا سکتا ہے جو مغربی تعلیم سے واقف ہوں۔ تاکہ نصاب کی تعلیم مکمل کر کے مغربی طبقات میں بآسانی تبلیغ کر سکیں۔ اس دارالمبلغین کا نصاب مرتب کرنے کے لئے حسب ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔

۱ حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی
۲ حضرت علامہ صبغۃ اللہ صاحب شہید انصاری فرنگی محلی
۳ حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی

۲۰۔ مولانا عبدالحامد صاحب قادری اس کمیٹی کے ناظم ہوں اور دارالمبلغین کا مرکز بدایوں ہو۔

۲۱۔ یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء کے لئے مناسب وظائف کا انتظام کیا جائے۔

مجلس چہارم : ۳۰ راپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے صبح تا ایک بجے دوپہر۔ اندرون باغ فاطمان بنارس

حسب ذیل تجاویز باتفاق آراء منظور ہوئیں!

۱۔ غیر مسلموں کے ہاتھوں سے قرآن کریم کی طباعت و تجارت :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت ہند سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ غیر مسلموں کے لئے قرآن کریم کی طباعت و اشاعت ممنوع قرار دے دے۔ کیونکہ غیر مسلموں کے ہاتھوں میں جاکر قرآن کریم کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ جسے مسلمان کسی وقت بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

۲۔ سنی کانفرنس ہائے صوبجاتِ ہند :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ علماء و مشائخ کرام جلد از جلد اپنے حلقہ جات میں صوبہ وار اور ضلع وار سنی کانفرنسوں کی تشکیل و قیام کا کام جلد شروع کر دیں اور جو تجاویز کانفرنس منظور کر رہی ہے ان پر عمل کرانے کے لئے سنی کانفرنس کی شاخیں عمل پیرا ہوں۔

۳۔ محافل میلاد مبارک :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ محافل میلاد مبارک کی توسیع و ترویج کی جائے اور ان کے لئے بہترین تصانیف بہم پہنچائی جائیں۔ تاکہ وہ اصلاح اعمال و اخلاق کے لئے مفید تر ہو جائیں۔

۴۔ اصلاح ادارہ جات :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ یتیم خانوں، شفاخانوں اور مسافروں، جیل خانوں کی نگرانی کے ضروری انتظامات کئے جائیں تاکہ جو مضرات ان اداروں سے ہوتے رہتے ہیں ان سے یتیموں، بیماروں، قیدیوں کو محفوظ رکھا جاسکے اور جیل خانوں میں قیدیوں کے اندر اصلاح اعمال کی تبلیغ کی جائے۔

۵۔ حج :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت ہند سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ سفر حج مبارک

کے لئے جہازوں کی تعداد کا جلد انتظام کرے اور جہازوں کے اندر حاجیوں کی سہولت کے معقول انتظام کرے۔

۶۔ حکومت سعودیہ کا مکروہ طرز عمل :

یہ اجلاس حکومت سعودیہ کے اس مکروہ طرز عمل پر کہ وہ حجاز مقدس کے اندر حاضر ہونے والے ان زائرین اور حجاج کو جو اعتقاداً نجدیوں کے ہم مشرب نہیں ہیں، اعتقادی امور کی ادائگی سے روکے، نیز اس رویہ پر کہ حکومت نجدیہ کی طرف سے کھلے بندوں تحریراً تقریراً نجدی عقائد نہ رکھنے والوں کو مکروہ الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے، سختی سے احتجاج کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے حرمین طیبین سے دنیائے اسلام کا جو تعلق ہے، اس لحاظ سے حکومت نجدیہ کو یہ حق ہرگز نہیں پہنچ سکتا کہ وہ اپنے مخالف عقائد رکھنے والوں کے ساتھ مذکورہ بالا طرز عمل اختیار کرے۔

۷۔ یہ اجلاس بعض مطوین کے طرز عمل اور اس ناجائز وناواجب ٹیکس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتا ہے، جو ادائے فریضہ حج وزیارت پر حکومت نجدیہ کی طرف سے جبر وصول کیا جاتا ہے اور نہ دینے کی شکل میں حج سے روکا جاتا ہے، جس کی مقدار سال گزشتہ تقریباً ایک ہزار روپیہ فی کس تھی

۸۔ اس تجویز کی نقل حکومت نجدیہ کو بھی بھیج دی جائے۔

محرک: مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی

۹۔ جسمانی ورزش :

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مسلمانان ہند کے لئے ضروری ہے جلد از جلد اپنی جسمانی حالت کو درست کریں اور فنون قدیم کسرت، بنوٹ، ورزش، تیر اندازی، غلہ اندازی وغیرہ جیسے مبارک فنون کو فروغ دیں تاکہ ان کی صحت جسمانی ترقی کر سکے۔

۱۰۔ یہ اجلاس تمام ماتحت شاخوں سے اپیل کرتا ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں ان مبارک فنون کی

ترویج وترقی کے لئے ہر ممکن سعی شروع کردیں، نیز یہ اجلاس تمام مدارس عربیہ کے نظماء سے اپیل کرتا ہے کہ ہر مدرسہ کے اندر طلباء کو فنون شریفہ کے سکھانے کا نظم کیا جائے۔

١١۔ دار القضاء کا مطالبہ :

یہ اجلاس حکومت ہند سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ جو مقدمات قانون شریعت کے مطابق فیصل کئے جاتے ہیں جیسے کہ نکاح، طلاق، مہر، نفقہ زوجہ کو حاصل کرنا، ہبہ، وقف، میراث وغیرہ ـــ اس کے لئے اسلامی عدالتیں قائم کی جائیں، تاکہ ہمارے ناموس وعزت اور دین کا پورا تحفظ ہو سکے۔ ان عدالتوں کے لئے بجز علماء دین ہی مقرر کئے جائیں اور وکالت بھی علماء ہی کریں۔

١٢۔ نکاح :

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس حسب ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تجویز کرتا ہے جو نکاح کے بعد کثیر الوقوع مشکلات کے سدباب کے لئے ایک ایسے کابین نامے ترتیب و تجویز کرے، جس کی رو سے عورت عند الضرورت خلاصی حاصل کر سکے !

☆ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب
☆ حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی صاحب
☆ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب
☆ حضرت مولانا ملک العلماء ظفر الدین صاحب بہار شریف
☆ حضرت شیر بنگال مولانا عزیز الحق صاحب
☆ حضرت مولانا مفتی عبد القدیر صاحب بدایونی حیدر آباد
☆ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب بدایونی بمبئی
☆ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب سمستی پوری بدایوں
☆ حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب لاہور

- ☆ حضرت مولانا مفتی امتیاز احمد صاحب اجمیر شریف
- ☆ حضرت مولانا مفتی قدیر بخش صاحب بدایونی جے پور
- ☆ حضرت مولانا عبد الباقی صاحب ہمایوں ضلع سکھر (سندھ)
- ☆ حضرت مولانا سراج احمد صاحب وزیر خاں بہاولپور
- ☆ حضرت مولانا محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں
- ☆ حضرت مولانا مفتی عبد العزیز خاں صاحب کاٹھیاوار
- ☆ حضرت مولانا مفتی مظہر اللہ صاحب فتح پوری، دہلی
- ☆ حضرت مولانا مفتی عبد الحفیظ صاحب آگرہ
- ☆ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اڑیسہ
- ☆ حضرت مولانا وصی احمد صاحب سہسرام
- ☆ حضرت مولانا مولوی مفتی عبد الرشید خاں صاحب نعیمی ناگپور
- ☆ حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی، گجرات

یہ حضرات دیگر مفتیان عظام سے بھی مشورہ استصواب فرمائیں ۔

۱۳۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس نکاح خواں حضرات کے لئے ضروری سمجھتا ہے کہ ان کی ضروری تعلیم اور معلومات کا فوری انتظام کیا جائے اور ایک ایسی کتاب تیار کر دی جائے جس سے قلیل عرصہ کی مہلت میں مسائل نکاح سے باخبر ہو کر اس سنت کی انجام دہی کا کام کر سکیں۔ ایسی کتاب کا مطالعہ جدید نکاح خوانوں کے لئے لازم کر دیا جائے اور جس وقت وہ مسائل نکاح محفوظ کر کے امتحان میں کامیابی حاصل کر لیں، سند نکاح خوانی دی جائے ۔

۱۴۔ جمعیت آئین ساز

چونکہ سنی کانفرنس ابتدائی دور سے ترقی کر کے کافی وسعت اختیار کر چکی ہے، اس لئے اس

کے آئین میں مزید اضافوں پر کافی غور کرنے کے لئے ایک مجلس ترتیب دی جائے جو کم از کم سات ارکان پر مشتمل ہو۔ اس آئین کی نقلیں جملہ ارکان کے پاس بھیج دی جائیں۔ جب وہ اس پر کافی غور کر لیں، اس وقت تک مجلس منعقد کر کے منظوری لی جائے۔ جب سالانہ جلسہ ہو اس وقت تک اس آئین منظور کردہ جمعیت عاملہ پر عمل ہوگا۔

ارکان:

- ☆ حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھا شریف (سید محمد، محدث)
- ☆ حضرت صدر الافاضل صاحب (مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی)
- ☆ حضرت صدر الشریعہ صاحب (مولانا محمد امجد علی اعظمی)
- ☆ حضرت ملک العلماء صاحب (مولانا ظفر الدین بہاری)
- ☆ حضرت مفتی اعظم ہند صاحب (مولانا محمد مصطفیٰ رضا بریلوی)
- ☆ حضرت مولانا عبد الحامد صاحب
- ☆ حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی

۱۵۔ اظہار تہنیت:

آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی محمد نعیم الدین صاحب مد ظلہ، ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس، و حضرت فخر ملت و طریقت مولانا سید ابو المحامد سید محمد صاحب محدث اعظم ہند، و حضرت مولانا عبد الحامد صاحب قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت کی ان مساعی جمیلہ پر، جو سنی کانفرس کے لئے فرمائی ہیں، انتہائی اخلاص و عقیدت کے ساتھ مبارک باد دیتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ ان حضرات کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ سنی کانفرنس آج اس بلند معیار پر پہنچ رہی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور آئندہ بھی کانفرنس کو ان کی رہنمائی و مساعی سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

مجلس پنجم : ۳۰/اپریل ۱۹۴۶ء بوقت ۵ تا ۶ بجے شام اندرون باغ فاطمان مدارس

حسب ذیل تجویز باتفاق آرا منظور ہوئی !

ا۔ آئندہ عہدیداران :

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ آئندہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے لئے صدر حامی ملت ناصر سنت رأس المحدثین رئیس المتکلمین فرزند رسول نور نگاہ بتول حضرت مولانا سید شاہ سید محمد صاحب محدث اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہٗ قرار دیئے جائیں اور ناظم اعلیٰ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا مولوی حافظ حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب مدظلہٗ مراد آبادی بدستور رہیں اور ناظم نشرواشاعت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مقرر ہوں ۔

محرک : مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی میرٹھی۔

نوٹ: (ا) مندرجہ بالا قراردادیں حضرت مولانا المحدث سید محمد محدث کچھوچھوی کے مطبوعہ خطبہ صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس مدارس (مطبوعہ اہل سنت برقی پریس مراد آباد) کے آخر میں درج ہیں۔ وہیں سے اخذ کی گئی ہیں۔

ملاحظہ ہو: خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مرتبہ محمد جلال الدین قادری مکتبہ رضویہ، گجرات (۱۹۷۸ء)۔ ص ۲۸۱ تا ۲۹۰

(ب) دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۰/مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۳، ۴

آل انڈیا سنی کانفرنس

کی تائید

علماء و مشائخ کی طرف سے

امیر ملت حضرت مولانا پیر سید جماعت علی محدث علی پوری کا ارشاد گرامی !

"اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں نے فقیر کو امیر ملت تسلیم کر لیا۔ اب جملہ مسلمانانِ ہند کو اپنے امیر ملت کی راہنمائی پر عمل کرنا واجب ہے۔ یہ امیر فقیر اپنی طرف سے پیش نہیں کرتا بلکہ نص قطعی سے ثابت ہے کہ جس نے اپنے امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کی اور جس نے امیر سے نافرمانی کی اس نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے نافرمانی کی اور جس نے اپنے رسول کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ پس اس بنا پر فقیر جمیع مسلمانانِ ہند سے اپیل کرتا ہے کہ جس طرح فقیر نے شملہ کانفرنس کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانانِ ہند کی واحد سیاسی جماعت ہے۔ اب چونکہ جدید انتخابات ہونے والے ہیں اس موقع پر جیسا کہ قائد اعظم محمد علی جناح صاحب نے مسلمانانِ ہند سے اپیل کی تھی کہ ہر ایک مسلمان کو مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینا چاہیئے اور اپنی حیثیت سے زیادہ چندہ بھی دینا چاہیئے۔ فقیر بھی بہ حیثیت امیر ملت قائد اعظم محمد علی جناح کی اس اپیل کی پرزور تائید کرتا ہے۔ اور جمیع مسلمانانِ ہند سے عموماً اور اپنے یارانِ طریقت سے خصوصاً جو لاکھوں کی تعداد میں ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ہیں۔ مکرر پرزور اپیل کرتا ہے کہ اس موقع پر ہر طرح سے مسلم لیگ کی امداد کریں اور میرے متوسلین انشاء اللہ تعالیٰ مسلم لیگ کی امداد کرتے رہیں گے۔

المشتہر: سید محمد حسن زیدی۔ سالار تبلیغ مسلم اسکاؤٹس، دہلی (۱)

---

(۱)۔ ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ : جلد ۸۳، شمارہ ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳ مطبوعہ ۸ ذی قعدہ ۱۳۶۴ھ / ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔

(ب): ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر ۷ تا ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص: ۱

مسلمانان ہند کا دینی اور قومی فرض

حضرت دیوان سید آل رسول علی خان چشتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اجمیر شریف کا اہم پیغام

”برادران اسلام! آپ بے خبر نہ ہوں گے کہ اس وقت ہندوستان کی سیاست جس نازک دور سے گزر رہی ہے اس میں نجی طور پر یہ خطرہ ہے کہ اس ملک کی دوسری قومیں سرکار برطانیہ کو ایک ایسی حکومت قائم کرنے پر مجبور کر دیں جو مسلمانوں کی قومی ہستی کا خاتمہ کر دے اور جس میں اس امر کی مطلق گنجائش نہ ہو کہ وہ ازروئے شریعت اپنی سیاست، اپنی معاشرت اور اپنے معاملات، تہذیب یا تمدن دینی۔ غرضیکہ پورے اجتماعی نظام کو عملی شکل دے سکیں۔ ظاہر ہے کہ اس موقع پر نہایت صریح اور واضح مطالبہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کی دوسری قوموں کی طرح ہمیں بھی اپنے ایمان اور اپنے اعتقاد کے مطابق زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہندوستان میں جو بھی دستور نافذ ہو ہمیں اس امر کا پورا اختیار ہونا چاہئے کہ ہم اپنی اکثریت کے صوبوں میں اپنے دینی اصولوں کے مطابق الگ تھلگ اور دوسری قوموں کے حقوق میں دست اندازی کئے بغیر ازروئے عدل وانصاف جیسا کہ اسلام کا اصول اولین ہمیشہ سے رہا ہے اپنی حکومت قائم کر سکیں۔ یہ مقصد صرف پاکستان ہی کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور مقام مسرت ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے ٹھیک اس وقت جبکہ موجودہ الحاد بیدینی کے دور نے مشترکہ قومیت اور وطنیت کے پردے میں آزادی اور جمہوریت کا نام دے کر مسلمانوں کی سیاسی اور دینی ہستی کو نیست ونابود کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا، ملت کو بتایا کہ اسے خطرہ درپیش ہے اور اس کا رخ صحیح اسلامی سیاست کی طرف موڑ دیا۔

ہمارے نزدیک آل انڈیا مسلم لیگ ہی مسلمانان ہند کی واحد اور حقیقی معنوں میں نمائندہ سیاسی جماعت ہے، وہی موجودہ حالات میں ہمارے سیاسی معاملات کو سمجھتی اور ان کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کر سکتی ہے۔ خدا کے فضل سے مسلم لیگ کو اسلام کے سیاسی اور اجتماعی نصب العین کا خوب

احساس ہے۔ مسلم لیگ نے بروقت آواز بلند کی کہ مسلمان آزادی دین وایمان کے لئے ایک الگ قوم ہیں۔ ان کی قومیت میں جو صرف کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مبنی ہے۔ کسی مشترکہ قومیت کا پیر نہیں لگ سکتا ہے نہ آزادی و جمہوریت کا نام لے کر انہیں اپنے حقیقی مقصد سے باز رکھا جا سکتا ہے۔ صحیح آزادی وہی ہے کہ جس میں اسلام آزاد ہو اور یہ بجز ایک جداگانہ اسلامی حکومت یعنی پاکستان کے ناممکن ہے۔ ایسے ہی صحیح جمہوریت صرف اسلام کی جمہوریت ہے۔ جس میں امیر و غریب اور بلند و پست کی کوئی تمیز نہیں اور جو صرف شریعت حقہ اسلامیہ ہی کے نفاذ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس وقت دولت برطانیہ کی خواہش ہے کہ ہندوستان کی آئندہ طرز حکومت کا مسئلہ طے کرنے کے لئے صوباتی اور مرکزی اسمبلیوں کے انتخابات ازسر نو کئے جائیں۔ گویا یہ انتخابات ہیں جن کے نتیجہ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا کہ مسلمانوں کا مطالبہ پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کو قائم کرنے کا حق تسلیم کیا جائے گا۔ چونکہ مسلم لیگ نے اصول پاکستان کو سامنے رکھتے ہوئے انتخابات لڑنے کا اعلان کر دیا ہے اسی لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان دل و جان سے اس کے ساتھ ہو جائے اور اس کی حمایت کو اپنا دینی فرض تصور کرے۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ مسلمانوں کا اصل مقصد صرف اعلائے کلمتہ اللہ ہے اور اس کے رسول کو جاننا ہے اس کی راہ میں دنیا کی کوئی ترغیب و تحریص حائل ہو سکتی ہے نہ کسی بڑی سے بڑی طاقت اور قوت کا ڈر۔ بفضل تعالیٰ مسلمانان ہند وقت کی نزاکت کا بخوبی احساس کرتے ہیں۔ ہماری استدعا ہے کہ وہ اپنی تمام کوششیں آل انڈیا مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے صرف کر دیں۔" (ا)

(ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مطبوعہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۳

(ب) ہفت روزہ سعادت، لائل پور مطبوعہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۷

آل انڈیا سنی کانفرنس کے صفِ اول کے راہنما

شیخ القرآن مولانا ابو الحقائق محمد عبد الغفور ہزاروی علیہ الرحمہ اور پاکستان اسکیم

"۲۹۔ جون (۱۹۴۵ء) سٹی مسلم لیگ وزیر آباد کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بعد جمعہ جامع مسجد (وزیر آباد) میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبد الغفور صاحب ہزاروی نے ویول اسکیم پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ویول اسکیم کے متعلق کانگرس کا رویہ ملک کے لئے سخت نقصان دہ ہے اور مسلمانوں کے خلاف معاندانہ ہے۔ مولانا نے اپنی تقریر میں کانگرسی مسلمانوں کی موجودہ روش پر سخت تنقید کی۔

مرزا البشیر احمد بی۔ اے سیکریٹری نے اپنی تقریر میں یونینسٹ وزارت کی موجودہ پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ وزارت کی تشکیل ہمارے ووٹوں کے غلط استعمال کا نتیجہ ہے۔ جلسہ میں وزارت پنجاب کے اس اعلان کی سخت مذمت کی گئی جس کے ذریعہ رمضان میں کھانڈ کے کوٹہ بڑھانے پر بندش عائد کی گئی ہے۔ (۱)

---

(۱) برعظیم میں جنگ عظیم دوم کے دوران مٹی کے تیل، کھانڈ، کپڑے اور غلہ کی قلت کے پیش نظر راشن بندی کی گئی۔ یہ اشیاء راشن ڈپو کے ذریعے فروخت ہوتی تھیں۔ ان بیانات اور قراردادوں میں مسلمانوں کے خلاف اسی معاندانہ سلوک کی مذمت کی گئی ہے۔ اسی دور میں بعض مزاحیہ نظمیں لکھیں گئیں۔ "کشف زعفران" کے عنوان کے نام سے ایک نظم ہفت روزہ سعادت، فیصل آباد مجریہ ۸۔ جولائی ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی۔

بوریاں خربوزکی پر پیش ساماں ہو گئیں   عشق کی بدبختیوں کا گویا درماں ہو گئیں
ان کا حلوہ، ان کا ہی زردہ ہے، ان کی فیرنی   جن کی گٹھڑیاں کھانڈ لینے میں پریشاں ہو گئیں
ان کے بدلے کے بجلو آگ سلگائیں گے ہم   ماچسیں بازار میں ہر جا پہ پنہاں ہو گئیں
سیر کی سوچی ہے کیا پٹرول حاصل ہو گیا   موٹروں کی ٹائریں کیا آج ارزاں ہو گئیں
ہو گرانی کھدا اب پوچھتا کوئی نہیں   آج آٹو اور وڑیاں کھو لریاں ہو گئیں
لینے کو ململ گیا جس دم میں سی۔ایس او کے پاس   یاد تھیں خوشامدیں جو صرف درباں ہو گئیں
کھانڈ کا خوگر ہو انساں تو مٹ جاتا ہے گز   مشکلیں، جو مل گیا پرمٹ تو آساں ہو گئیں
پانچ گز ململ ملے اور آٹھ گز لٹھا ملے   میں یہ سمجھوں گا کہ امیدیں درخشاں ہو گئیں
اب تو لوٹے کام آئیں گے دواتوں کی جگہ   کیونکہ شیشے کی دواتیں طاق نسیاں ہو گئیں
اے مچھندر تن کی عریانی بدن کا ہو لباس   یہ قمیضیں، پگڑیاں جب تک نہ ارزاں ہو گئیں

سول سپلائی افیسر ☆:

ایک ریزولیوشن کے ذریعے وارڈوار تیل مٹی کے ڈپو کھولنے اور ڈپو والوں سے حساب چک کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

جلسہ نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، مسلم لیگ، پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے درمیان ختم ہوا۔"(۲)

---

(۲) ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ مجریہ ۸۔ جولائی ۱۹۴۵ء۔ ص ۱

نوٹ: ہفت روزہ سعادت کے مدیر اور مالک ناغ سیٹھی ۱۹۔ مارچ ۱۹۱۸ء کمالیہ ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ؁۱۹۳ء سے پہلے لاہور اور دہلی کے مختلف اخبارات سے وابستہ رہے۔ ؁۱۹۳ء میں اپنے شہر سے ہفت روزہ سعادت اخبار جاری کیا۔ ان دنوں تحریک پاکستان ابتدائی مراحل میں داخل تھی۔ آپ نے اپنی زندگی کو تحریک پاکستان کے لئے وقف کر دیا۔ کمالیہ میں مجلس پاکستان قائم کی۔ بعد میں اسے مسلم لیگ میں مدغم کر دیا۔ زندگی میں بارہا مسلم لیگ کے عہدیدار رہے۔ ان کے ہفت روزہ کا نصب العین اس کے سرورق پر اس طرح درج ہوتا تھا۔

"شمالی ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے احیاء کا علمبردار"

علماء اہل سنت سے قریبی تعلق رہا۔ ظاہر ہے اس کی وجہ بھی دونوں کا حصول پاکستان کی کوششوں میں مشترکہ لائحہ عمل تھا۔ چنانچہ اپنے ہفت روزہ کے ذریعے علماء کرام اور مشائخ عظام کے بیانات اور پیغامات کو جلی انداز میں شائع کرتے۔ علماء کی خدمات کا اعتراف اپنے ہفت روزہ کے خصوصی ایڈیشنوں کے ذریعے کیا۔ ہفت روزہ کو پہلے کمالیہ، لائل پور سے شائع کرنا شروع کیا۔ بعد میں اسے روزنامہ میں تبدیل کر لیا اور اس کی اشاعت کو وسیع کرنے کے لئے لائل پور (فیصل آباد) کے علاوہ لاہور سے بھی جاری کیا صحافت کی دنیا میں دیانت اور جرأت سے نام پیدا کیا۔ تحریک پاکستان میں ان کی خدمات ہمیشہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے جلسوں کی کارروائی اور اس کے مقاصد کی اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

امیر ملت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری علیہ رحمۃ الباری کا مسلم لیگ پر اظہارِ اعتماد

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب امیر ملت علی پوری نے لارڈ ویول (وائسرائے ہند) کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ:

"مسلم لیگ مسلمانانِ ہند کی واحد نمائندہ اور قائداعظم محمد علی جناح ان کے واحد لیڈر ہیں اور ایگزیکٹو کونسل کے مسلم ارکان نامزد کرنا مسلم لیگ اور قائداعظم کا کام ہے طول و عرض ہندوستان میں میرے لاکھوں مرید مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔

پنجاب کے دیگر تمام صوفیائے کرام اور سجادہ نشینوں نے اسی قسم کے خطوط اور تاریں وائسرائے اور قائداعظم کے نام ارسال کئے ہیں۔"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ سعادت، لائل پور مجریہ ۸۔ جولائی ۱۹۴۵ء۔ ص ۴

نوٹ :۔ پنجاب کے طول و عرض میں مسلم لیگ اور قائداعظم کی حمایت میں تاروں اور جلسوں کا لامتناہی سلسلہ جاری رہا۔ چند جلسوں اور بیانات کی رپورٹ کے لئے دیکھئے صوفیہ اور علماء نے واضح طور پر اظہار کیا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

تفصیل ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ مجریہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۴۵ء۔ ص ۲ میں ملاحظہ کریں۔ (فقیر قادری عفی عنہ۔)

مولانا شاہ معین الدین احمد فریدی

سجادہ نشین حضرت بیلا فریدی رجب پور ضلع مراد آباد کا اعلان

"مسلم لیگ کی تائید میں"

مجھ سے میرے محبین استفسار فرمارہے ہیں کہ میں اپنی رائے کا اظہار کر دوں کہ موجودہ حالات (۱۹۴۶ء میں ہونے والے انتخابات، جن کی بنیاد پر قیام پاکستان کا جواز بنا تھا) کے پیش نظر ہمیں کونسی مسلم جماعت کے زیر قیادت کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک اس وقت مسلم لیگ ہی مسلمانوں وہ مقتدر جماعت ہے کہ جس میں مسلمانوں کی اکثریت شامل ہے ۔

مسلم لیگ کے علاوہ جو جماعتیں بھی اس وقت کام کر رہی ہیں وہ محض کانگریس کی آلہ کار ہیں۔ مخالف نے ایسی ہی نام نہاد جماعتوں کے ذریعہ سے مسلمانوں کی ہستی کو نیست ونابود کرنے کا تہیہ کر لیا ہے ضرورت ہے کہ اس وقت بہت سوچ سمجھ کر کام کیا جائے اگر ہماری ذاتی آپس کی رنجشیں ہوں تو انہیں ہرگز جماعتی نہ بنایا جائے اس وقت ہماری ذرا سی لغزش آئندہ کے لئے مہلک ثابت ہوگی۔ ہندوستان کے اکثر وبیشتر پیشوایان طریقت جن میں خصوصیت سے عالی جناب حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ اجمیر شریف (۱) کا نام نامی قابل ذکر ہے۔ نہایت واضح طور پر اعلان فرما چکے ہیں کہ مسلمانوں کو قطعی طور پر مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے اور ان کی تمام کوششیں آل انڈیا مسلم لیگ کی کامیابی کے لئے صرف ہونی چاہئیں۔

لہذا میں بھی اپنے جملہ محبین ومعتقدین سے عموماً اور اپنے فریدی بھائیوں سے خصوصاً یہ عرض کروں گا کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ ہی کو اپنی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرتے ہوئے جو کچھ کر سکتے ہوں، کریں دوسری مخالف مسلم جماعتوں کے دھوکے سے بچیں اور ان سے اس وقت تک جب تک کہ الیکشن ختم نہ ہو جائے کوئی تعلق نہ رکھیں۔

میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہمیں اپنے اخلاق کو ہر گز ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے مرتبہ شناسی ہر حالت میں ملحوظ رکھی جائے۔ دیہات میں مسلم لیگ کے پروپیگنڈے کی بہت ضرورت ہے۔ جہاں تک ہو سکے، ٹھوس کام کرنے کی ضرورت ہے۔

خدا مسلمانوں کی لاج رکھے اور جو ہمارے بھائی مخالف کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں ان سے نجات عطا کرے۔ وما علینا الا البلاغ (۲)

---

(۱) فخر المشائخ سید آل رسول اجمیری سجادہ نشین اجمیر مقدس کے بیان کی طرف اشارہ ہے۔ یہ بیان اخبارات اور رسائل میں شائع ہو چکا ہے۔ ملاحظہ ہو:

(ا) ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ مجریہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۷

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۳

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۵۔ نومبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۶

حمایت پاکستان، تفسیر قرآن کی روشنی میں

حسب دستور ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء جمعۃ المبارک کو بعد نماز مغرب خطیب الاسلام مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد خیر نگر میرٹھ نے تفسیر قرآن مجید بیان کرتے ہوئے آیات مقدسہ واحادیث نبویہ کی روشنی میں پاکستان کے قیام اور کانگریس کی مخالفت پر روشنی ڈالی۔

حضرت ممدوح نے یہ بھی بتایا کہ ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء میں مسلمانان ہند نے اپنے فطری جذبہء آزادی کے حصول کے لئے مشرکین ہند سے جس اتحاد واتفاق کا ثبوت دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ (۱) لیکن کانگریس کی طرف سے ہمیشہ مسلمانوں کو شدھی (کرنے) اور سنگٹھن کے فتنے ظہور میں آئے۔ مساجد کے سامنے باجہ بجانے کا حق ثابت (کرنے) اور قربانی گاؤ کا جائز حق پامال کرنے کے پیچھے رہے۔ کانگریسی ڈھائی سالہ (۲) وزارتوں نے جو ظلم وستم کئے وہ آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ نظر بر آں بمصداق حدیث (ترجمہ) "مومن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔"

مسلمانان ہند کو موجودہ انتخاب میں کانگریس کا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں اور کانگریسی افراد کی آواز پر لبیک کہنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

ختم تقریر پر مسلمانوں کی فتح ونصرت اور کانگریسیوں کی شکست ونکبت کی دعا کی گئی۔ (۳)

---

(۱) تحریک ترک موالات، تحریک خلافت اور تحریک ہجرت کے دور میں بعض مسلمان لیڈروں نے حصول آزادی کی خاطر ہندو مشرکین سے اتحاد کا درس دیا اور اس کے لئے عملی کوششیں کیں۔ یہ غیر اسلامی اور غیر فطری اتحاد ہمیشہ کی طرح ناکام رہا اور اس کے نقصانات کی تفصیل مورخین نے بیان کردی۔ اس کی ایک جھلک کتاب ہذا کے متعلقہ ابواب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ فقیر قادری عفی عنہ

(۲) ۱۹۳۵ء انڈیا ایکٹ کے انتخاب کے نتیجے میں بننے والی صوبائی وزارتوں نے مسلم حقوق کی پامالی میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔

(۳) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور نمبر ۴۵،۴۶۔ جلد ۸۳ مجریہ ۵۔ نومبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۵

"مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی جماعت ہے"

مفتی اعظم آستانہ حضرت خواجہ غریب نواز مولانا ابو الاعجاز امتیاز احمد انصاری مفتی
دار العلوم درگاہ معلیٰ اجمیر شریف

"راقم الحروف ہندو مسلم جائز اتفاق اور باہمی خوشگوار تعلقات کا نہ کبھی پہلے مخالف تھا اور نہ اب مخالف ہے لیکن کانگریسی پارلیمنٹ کی ممبری کو چند وجوہ کی بناء پر جن کا انکشاف وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے ہمیشہ شک وشبہ کی نظر سے دیکھتا رہا ہے ایک وقت یہ بھی دیکھا تھا جس میں علی برادران جیسے عاقل اور تجربہ کار کانگریسی ممبران نے اپنے تجربات واقعی اور غور و تامل کامل کے بعد کانگریس کے اصلی مقصد کو سمجھ کر اور خلاف اسلام یقین کر کے اس سے اعلانیہ علیحدگی اختیار کرلی۔ جس سے کانگریس کی مضرت رساں اور غیر منصفانہ پالیسی طشت ازبام ہو گئی۔ بقول شخصے !

انصاف ہو کس طرح سے، دل صاف نہیں ہے
دل صاف ہو کس طرح سے، انصاف نہیں ہے

اب جبکہ بتدریج یہ مسلم آزار پالیسی روز روشن کی طرح نمایاں ہو چکی ہے اور اس وجہ سے اس جماعت کے تجربہ کار و ہوشیار ممبر روز اس سے علیٰحدہ ہو رہے ہیں اور بمقابلہ اس کے جماعت مسلم لیگ سواد اعظم یعنی مسلم ممبران کے لحاظ سے بہ نسبت کانگرسی مسلمانوں کے کئی حصہ زیادہ اور بڑی جماعت ہے۔ جو بعد غور و تامل اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ کانگریس اپنی ہندو اکثریت اور دولت کا رعب جما کر اور مسلمانوں کو مرغوب و مغلوب کر کے اپنا ہی غلبہ اور وقار قائم کرنا چاہتی ہے۔

لہٰذا ایسی حالت میں کانگریس کے مسلمان ممبروں کو اس کی ممبری سے علیٰحدہ ہو جانا اور مسلمانوں کو اس سے علیٰحدہ رہنا ہی واجب اور باعث نجات ہے اور بمقابلہ اس کے مسلمانوں کی بڑی جماعت (مسلم لیگ) کی پیروی اور حمایت فرض ہے اور ضروری ہے۔

فرمایا خداوند عالم حکیم و شفیق امت رسول اکرم ﷺ نے :

اِتَبِعُوا السَّوَادَ لاَعظَمَ

یعنی بوقت اختلاف آرا بڑی جماعت اور کثرت آرا کا اتباع اور اس سے موافقت کیا کرو اور اسی کے ساتھ فرمایا کہ

مَن شَذَ شُذَ فِی النَارِ

جو شخص اکثریت سے مخالف ہو کر جماعت سے نکلا اور اقلیت میں شریک ہو کر اکثریت کی مخالفت کی وہ ناجی نہیں بلکہ ناری اور دوزخی ہے۔

اب جبکہ کانگریس نے اپنا غلبہ حاصل کرنے اور ہمیں زک دینے کے لئے مقابلہ کی ٹھان لی ہے اور اس کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان ممبر پر اس سے مستعفی ہو جانا اور بڑی جماعت کی قائم کردہ رائے اور تجویز کی حمایت کرنا بحالت موجودہ اسلامی فرض ہے۔ اس کے خلاف کسی غلط فہم اور کانگریسی زیر بار احسان عرفی عالم کا فتویٰ شرعی فتویٰ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک بے اختیاری رائے ہے۔

اگر اس موقع پر مسلمان مغلوب ہو کر ہار گئے تو وہ اس کا ذلیل اور مہلک قوم و مذہب خمیازہ ایسا لیں گے جس کا پھر کوئی علاج نہ ہو سکے گا۔ یہ مسلمانوں کے امتحان کا وقت ہے اس لئے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس موقع پر کسی نفسیاتی لذت و فانی فائدہ کے لئے حق سے خاموشی یا ضمیر فروشی دائمی ایمان فروشی کے مترادف اور باعث عذاب عظیم ہے۔ مجھے اس کے ساتھ ہی یہ التماس بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ میں کم فرصتی کے باعث کسی ایسی جماعت کا ممبر نہیں ہوں اور میں نے یہ مضمون یا فتویٰ کسی کے آمادہ کرنے یا انعام، صلہ، اُجرت کی خواہش سے نہیں لکھا۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ کوئی صاحب فقیر راقم الحروف کو اپنی زبان یا قلم کے تیر ملامت کا نشان نہ بنائیں گے۔ بلکہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کر کے عمل پیرا ہوں گے۔ نیز اس سے زیادہ ضروری قابل اظہار امر یہ ہے کہ باہمی اختلاف آرا کی حالت میں ضرورت سے زیادہ قابل نفرت و شکایت جوش و خروش بد زبانی اور سب و شتم، جیسا کہ بعض متعصب جوشیلے ہندو اخبارات کا شیوہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے اپنے مہذب، امن طلب مذہب کی رو سے کوئی جہاد نہیں بلکہ باہمی رنجش اور اختلافات کا مزید ناجائز سبب فتنہ و فساد، جو اسلام جیسے صلح جو اور امن پسند مذہب میں سخت گناہ اور ممنوع چیز ہے۔

واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل

نوٹ: فقیر راقم الحروف نے تحریر ہٰذا دربار خواجہ علیہ الرحمہ میں بطور استخارہ پیش کر کے شائع کی ہے۔ مسلمانوں سے امید عمل و قبول ہے۔

ابوالاعجاز امتیاز احمد انصاری نائب صدر و مفتی دار العلوم درگاہ معلّٰی اجمیر شریف۔(۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری رامپور۔ مطبوعہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۲۲

"آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک میں ہمت، جرأت اور ذوق ایمانی سے حصہ لیں"

حضرت دیوان سید آل رسول علی خان سجادہ نشین آستانہ عالیہ اجمیر شریف کا اہم اعلان

"یہ حقیقت مخفی نہیں ہے کہ مسلمانوں کا سواد اعظم یا بالفاظ دیگر اہل سنت و جماعت کی ملک میں ہمہ گیری عمومیت و اکثریت حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ، اور مالکیہ مذاہب اور چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ و سہروردیہ وغیرہ طرق و ملل پر مشتمل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ان میں باہمی نظم نہ ہونے کے سبب ان کا شیرازہ غیر محکم ہے۔ اس جماعت کے تمام افراد صحیح عقائد سے بے خبر ہیں اور وہ عقائد حقہ اور باطلہ کے درمیان امتیاز کی پوری قابلیت نہیں رکھتے اور کوئی مکمل تنظیم نہ ہونے کے باعث ادنیٰ ادنیٰ ترغیب پر صراط مستقیم سے بھٹک کر لامذہبیت اور گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ روزبروز ان کی تعداد کو نقصان پہنچ رہا ہے اور ان کا وقار کم ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر و احسان ہے کہ اس اہم ترین فریضہ کا احساس سب سے پہلے ہمارے حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی الحاج حافظ حکیم محمد نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کو پیدا ہوا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس کا بیڑا اٹھایا ہے کہ ملک بھر میں امکانی تدابیر کے ساتھ اس عظیم الشان جماعت کی مکمل تنظیم کی جائے۔ اس کے افراد کو لامذہبیت اور گمراہی سے بچایا جائے۔ تبلیغ و اشاعت کے ذریعے عقائد حقہ کی ترویج و حفاظت کی جائے۔ ان کے باہمی اختلافات مٹا دیئے جائیں۔ اتحاد و اتفاق اور اخوت و عمل کے ساتھ اس جماعت کے وقار کو زندہ کیا جائے۔ مختصر یہ کہ احکام شرعیہ اور معمولات دین حقہ کو مسلمانوں کے ہر شعبۂ زندگی کا جزو لاینفک بنایا جائے۔

اس مقصد کے لئے حضرت ممدوح نے "آل انڈیا سنی کانفرنس" کی انعقادی اطلاعات اخبارات اور پوسٹروں کے ذریعہ جاری فرمادی ہیں۔ اس کا پہلا (۱) آل انڈیا اجلاس بمقام بنارس شہر

میں منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں جملہ خط و کتابت حضرت مولانا موصوف کے نام نامی پر صدر دفتر مراد آباد، جامعہ نعیمیہ، سنی کانفرنس مراد آباد کے پتہ سے ہونی چاہئے۔ اس کے لئے تمام ملک میں ضلع وار صوبہ وار انجمنیں قائم ہو رہی ہیں۔ ان سب کو ایک مرکز کے ساتھ منسلک کیا جائے۔ تاکہ آئندہ بمصداق "بنیان مرصوص" اس جماعت کی ایسی محکم شیرازہ بندی ہو جائے کہ پھر کوئی مخالف قوت اس کو صدمہ نہ پہنچا سکے اور نہ اس کے سیلاب ترقی کو روک سکے یقین ہے کہ عامۃ المسلمین تمام اہل مذہب و ملت اس اہم ترین اصلاحی تحریک میں کامل سرگرمی ہمت و جرأت اور ذوق ایمانی کو کام میں لاکر حصہ لیں گے اور اس مبارک تحریک کی تعمیر و تکمیل میں کوئی فرو گذاشت نہ فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ بانی تحریک کو جزائے خیر دے اور اس خاص دینی تحریک کو جلد قبولیت تامہ عطا فرمائے۔

آمین

خیر اندیش، فقیر دیوان سید آل رسول علی خاں سجادہ نشین آستانہ عالیہ
سلطان الہند غریب نواز اجمیر شریف (راجپوتانہ)(۲)

---

(۱) آل انڈیا سنی کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء کو مراد آباد میں زیر صدارت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری رضوی علیہ الرحمہ ہوا۔ بعد ازاں یہ جماعت روایتی عدم توجہ کا شکار رہی۔ ۱۹۳۵ء میں اسے دوبارہ فعال بنایا گیا۔ اور اس کا مرکزی اجلاس مارچ ۱۹۳۶ء میں بنارس میں ہوا۔ یہاں اس بنارس کے اجلاس کی طرف اشارہ ہے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۲) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور۔ مطبوعہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ ص ۷

"آئندہ انتخاب (۱۹۴۵ء) میں صرف مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دو"

حضرت پیر سید محمد حسین شاہ زیب آستانہ غوثیہ سکھو چک ضلع گورداسپور کا حضرت صوفی پیر سید محمد غوث شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقعہ پر اعلان

حضرت استاذ العلماء مفتی اعظم مولانا محمد سردار احمد شیخ الحدیث بریلی شریف، مولانا محمد یوسف سیالکوٹی، مولانا غلام جیلانی ہزاروی اور دیگر علماء کرام کی موجودگی میں !

"میں آج سے مسلم لیگ میں شامل ہوتا ہوں اور تمام مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ مسلمانانِ ہند کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہی ہے۔ جس کے متعلق حضرت امیر ملت قبلہ عالم مولانا الحاج حافظ پیر سید جماعت شاہ علی پور شریف اور باقی سجادہ نشینان ہند بھی اعلان فرما چکے ہیں کہ ہندوستان میں اگر کوئی مسلمانوں کی سیاسی جماعت ہے تو وہ واحد مسلم لیگ ہی ہے۔ لہٰذا اب مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہونے کے سوا کوئی راہ تجویز نہیں کرنی چاہیے۔

تمام مسلمانوں نے، شملہ کانفرنس میں جو تجاویز کانگریس نے پیش کی تھیں؛ سن لیا ہے کہ وہ تمام تر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی تھیں۔ اور جنھیں ہمارے محبوب قائد اعظم نے بڑی اچھی طرح جانچ کر مسلمانوں کو قعر مذلت سے بچایا۔ اب میں تمام غیور مسلمانوں کو بالعموم اور ارادت مندان دربار غوثیہ کی خدمت میں بالخصوص اپیل کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ کیونکہ نئے انتخابات میں مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو چکا ہے۔"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ جلد ۸۔ نمبر ۲۸ مجریہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۱

حضرت صاحبزادہ محمد ظہور الحق چشتی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ گورداسپور کا اعلان

" آئندہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں مسلم لیگ کے امیدوار کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور جملہ اصحاب کو جو دربار سراجیہ (۱) سے اظہار عقیدت رکھتے ہیں مسلم لیگ کے حلقہ میں شامل کر کے انتخابات کو کامیاب بنانے کی مساعی کریں گے۔"(۲)

حضرت پیر سید فضل شاہ امیر حزب اللہ جلال پور، ضلع جہلم کا اعلان

حضرت پیر سید فضل شاہ امیر حزب اللہ جلال پور ضلع جہلم نے مسلم لیگ میں شامل ہو کر اعلان کیا ہے کہ صرف مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس پر مسلمانانِ ہند پورا اعتماد کر سکتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی صحیح طور پر سیاسی نمائندگی کر سکتی ہے۔ (۳)

---

(۱) حضور خواجہ شاہ سراج الحق چشتی کرنالوی ثم گورداسپوری قدس سرہ اپنے معاصرین علماء و مشائخ میں عمدہ مقام رکھتے تھے آپ کے مریدوں میں علماء کرام کی خاصی تعداد شامل ہے۔ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد قدس سرہ آپ کے خلفاء میں سے ہیں۔

(۲) ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ مجریہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ا مجریہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء ۔ ص ا

(۳) ایضاً۔ ص ا

نوٹ: امیر حزب اللہ حضرت پیر سید فضل شاہ سجادہ نشین حضرت پیر سید حیدر شاہ چشتی قدس سرہما جلال پور ضلع جہلم کے بے شمار مریدین پنجاب وغیرہ میں موجود ہیں۔ آپ نے دیگر تحریکات کے علاوہ تحریک آزادی ہند اور قیام پاکستان میں بھر پور عملی حصہ لیا۔

حضرت خواجہ میاں علی محمد سجادہ نشین درگاہ حضرت میاں محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہما بسی نو، ضلع ہوشیار پور نے درج ذیل اعلان جاری فرمایا :

”پنجاب میں عنقریب انتخابات شروع ہونے والے ہیں۔ بہت سے اصحاب اس سلسلہ میں مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔ ان سطور کے ذریعے میں تمام اہل محبت سے استدعا کرتا ہوں کہ ان انتخابات میں مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنا کر اپنی ملی یک جہتی کا ثبوت دیں۔ اس آزمائش میں ہماری لغزش اغیار کے ناپاک ارادوں کو کامیاب بنا کر ہندوستان میں مسلمانوں کے مستقبل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناکامی اور ذلت کی بے پایاں گہرائیوں میں گرا دے گی۔ پنجاب ہمارے مقصد اعلیٰ پاکستان کا قلب ہے۔ اگر قلب کی حرکت جواب دے جائے گی تو باقی جسم کی حالت ظاہر ہے۔ مجھے امید ہے پنجاب کے مسلمان اس امتحان میں دشمنانِ ملت کے ارادوں کو خواہ وہ کوئی لبادہ اوڑھ کر آئیں ، ہر گز ہر گز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔“ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ سعادت لائل پور مجریہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۱

شیخ العصر حضرت میاں علی محمد قدس سرہ مجمع علم و عرفان سلسلہ چشتیہ کے ممتاز بزرگ تھے۔ حسن صورت و حسن سیرت کا مرقع۔ ملکی سیاست سے تعلق نہ رکھا۔ البتہ تحریک پاکستان کے ایام میں آپ نے مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان فرمایا۔ اس طرح امرتسر سے چودھری نصر اللہ اور ہوشیار پور سے رانا نصر اللہ خان محض آپ کی حمایت سے کامیاب ہوئے۔ آپ نے ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء کو وصال فرمایا اور پاک پتن میں آپ کا مزار ہے۔

حضرات علمائے اہل سنت اور مشائخ کرام کا پیام

مسلمانوں کے نام

پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت اشد ضروری ہے

"ہندوستان کے ان صوبجات میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، خصوصاً اور دوسرے مقامات میں عموماً اسلامی حکومت کا قیام اور قرآن کریم کی روشنی میں مسلمانوں کی حکومت کا عزم و مطالبہ یقیناً ایک ایسا مطالبہ ہے جس کی دعوت حضرات علماء و مشائخ کرام صدیوں سے دیتے چلے آئے ہیں ان کا مقصد حیات ہی ہمیشہ یہ رہا کہ مسلمانوں میں اسلامی احکام کی ترویج ہو اور ایک ایسی آزاد اسلامی حکومت قائم کر سکیں جو اغیار و اجانب کی مداخلت و غلامی سے پاک و صاف ہو۔

اس خصوص میں آل انڈیا مسلم لیگ نے اس طرف چند برس سے جو مساعی اسلامی حکومت یعنی پاکستان کے حصول کے لئے جاری کر رکھی ہیں انہیں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس سے لے کر ہندوستان کے ہزاروں مشائخین و علمائے اہل سنت کی عملی تائید حاصل ہے اور سنی کانفرنس کے اکابر علماء، مشائخین پوری قوت کے ساتھ پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں اور اسلامی حیثیت سے کفار و مشرکین کے اندر مدغم ہو جانے کو کسی طرح بھی روا نہیں رکھتے۔ کانگریس جماعت یقیناً مسلمانانِ ہند کے وجود ہی کو جداگانہ حیثیت سے تسلیم نہیں کرتی۔ اس نے اپنے زمانہ اقتدار میں کھلے بندوں مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت کی اور ناروا مظالم کئے۔ نیز اس نے اپنی تمام تر کوششیں مسلمانوں کی حیات کے ختم و برباد کرنے میں صرف کیں۔ مسلمانوں کے لئے ان حالات میں کسی طرح بھی اس کے ساتھ مل کر کام کرنا اور کام بھی وہ جو مسلمانوں کی طاقت و شیرازہ کو منتشر اور ختم کر دے، ناجائز ہے۔ بلاشبہ موجودہ انتخابات کی مہم اور اس کے نتائج اس کا ثبوت دیں گے کہ مسلمانانِ ہندوستان اسلامی حکومت چاہتے ہیں یا نہیں؟ یہ سنٹرل اسمبلی کے انتخابات میں جس طرح

مسلمانوں نے مسلم لیگ کی حمایت کی اسی طرح صوبائی انتخابات میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ مسلم لیگ کی امداد کرے اور اسے کامیاب بنائے۔ احرار و خاکسار، مسلم بورڈ نیشنلسٹ مسلمانوں کی جماعتیں دراصل کانگریس کی بنائی ہوئی جماعتیں ہیں۔ جو مسلمانانِ ہند کی سربلندی کو مشرکین کے اشارہ سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تمام صوبوں کے مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسے نازک موقع پر صرف مسلم لیگ کی حمایت کر کے اس کے امیدواروں کو رائے دیں۔

۱	(حضرت مولانا) شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری	پروپیگنڈا سکریٹری آل انڈیا سنی کانفرنس
۲	(حضرت مولانا) محمد ابراہیم سمستی پوری	ناظم سنی کانفرنس ضلع بدایوں
۳	(مولانا) یعقوب حسین ضیاء القادری	ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس ضلع بدایوں
۴	(مولانا) حکیم عبدالناصر	نائب صدر سنی کانفرنس ضلع بدایوں
۵	(مولانا) محمد طاہر قادری بدایونی	نائب ناظم سنی کانفرنس ضلع بدایوں
۶	(حضرت مولانا شاہ) عارف اللہ میرٹھی	رکن آل انڈیا سنی کانفرنس و خطیب خیر المساجد
۷	(حضرت مولانا) سید محمد طاہر اشرفی جیلانی	رکن سنی کانفرنس صوبہ دہلی
۸	(حضرت مولانا) محمد صدیق اللہ بنارسی	رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
۹	(حضرت مولانا مفتی) عبدالحفیظ	مفتی آگرہ و رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
۱۰	(حضرت مولانا مفتی) عزیز احمد قادری	مفتی اعظم گڑھی شاہو، لاہور
۱۱	(مولانا) نذیر حسین دہلوی	
۱۲	(مولانا شاہ) عبدالمعبود قادری جبل پوری	رکن سنی کانفرنس
۱۳	(حضرت مولانا) ابوالہاشم بہاری	رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
۱۴	(مولانا) محمد احمد قادری	نائب صدر سنی کانفرنس صوبہ بمبئی (۱)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مطبوعہ ۱۶۔ جنوری ۱۹۴۶ء۔ ص ۲

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷/۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱، ۱۲

”سلاطینِ اسلام نے ہر عہد میں پاکستان قائم کرنے کی کوشش کی“

اگڑی پاڑہ بمبئی کے عظیم الشان جلسہ میں مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی کی تقریر منیر

۱۲۔ دسمبر ۱۹۴۵ء اگڑی پاڑہ بمبئی میں سیاسیاتِ حاضرہ اور مسلمانانِ ہند کے موضوع پر مولانا محمد عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد میرٹھ نے اپنی یادگار تقریر میں تاریخی حوالہ جات سے ثابت کیا کہ دور نبوت اور دور خلافت و حکومت میں سلاطین اسلام نے پاکستان قائم کرنے کی کوشش کی۔ اور بحالات موجودہ اسلامی طرز زندگی گذارنے کا طریقہ صرف ”حصول پاکستان“ ہے۔ تاریخ ہند کے حوالہ سے آپ نے یقین دلایا کہ

> ”جس طرح پاکستان مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اسی طرح غیر مسلمانوں کے لئے بھی نفع بخش ہے“

مولانا موصوف نے ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء میں تحریک خلافت، تحریک ترک موالات اور تحریک ہجرت کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانانِ ہند نے خلاف شریعت اتحاد المشرکین کا وہ نظارہ پیش کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن ہندوؤں نے اس کے جواب میں شدھی اور سنگھٹن کے جراثیم پھیلا دیئے۔ ذبحہ گاؤ بند کرانے کی کوشش کی۔ مساجد اور قرآن کریم کی توہین کی گئی۔ اپنی اڑھائی سالہ وزارتوں میں وہ بے پناہ مظالم ڈھائے جو اپنی وحشت و بربریت کی بنا پر ناقابل فراموش ہیں ان حالات کے پیش نظر چند ضمیر فروش اور غدار قوم مسلمانوں کے علاوہ کوئی خود دار مسلمان کانگریس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ یہ بھی بتایا کہ ہندوستان کے علماؤ مشائخ کی اکثریت مسلم لیگ کی حمایت میں ہے۔

مولانا موصوف نے نظریہ قومیت پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ مسلمان قوم کی تعمیر وطن، نسل، رنگ، زبان وغیرہ امتیازات کو چھوڑ کر دین سے ہوتی ہے۔

آخر میں آپ نے نوجوانوں کو خاص طور پر مخاطب بنایا اور طلباء مسلم یونیورسٹی علی گڑھ و فیض عام کالج میرٹھ کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے صوبائی انتخابات میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جلسہ صلوٰۃ و سلام کے فلک شگاف نعروں پر ایک بجے شب ختم ہوا۔ (۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۵۔ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ / ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۵
مضمون: جناب لیاقت حسین سیکرٹری مجلس کمیٹی اگڑی پاڑہ بمبئی

عرس آستانہ عالیہ حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن میں مسلم لیگ پر اعتماد کا اظہار

۵۔ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ / ۱۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء حسب دستور قدیم عرس حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی محفل خواجہ معین الدین احمد فریدی سجادہ نشین کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

اس موقعہ پر آپ نے تمام محبین و متوسلین کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے آپ کے ارشاد کے موافق مرکزی اسمبلی میں ووٹ مسلم قوم کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کے امیدواروں کو دیئے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ آئندہ صوبجاتی الیکشن میں سب حضرات اپنے پورے اثر سے کام لیکر مسلم لیگ ہی کے امیدوار کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔"(۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری رامپور بجریہ ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۵ء ص ۶

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء ومشائخ کا متفقہ فیصلہ

آل انڈیا سنی کانفرنس، مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف نہ ہو، جیسے کہ الیکشن کے معاملہ میں کانگریس کو ناکام کرنے کی کوشش۔ اس میں مسلم لیگ جس سنی مسلمان کو بھی اٹھائے سنی کانفرنس کے اراکین وممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں۔ مسئلہ پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصہ میں آئینِ شریعت کے مطابق فقہی اصول پر حکومت قائم کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔"

دستخط کرنے والے حضرات علمائے کرام۔ مشائخ عظام ومفتیان ذیشان

۱ (حضرت مفتی اعظم سید مولانا شاہ الحاج) مصطفیٰ رضا قادری
(جانشین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ)
۲ (مولانا شاہ) ابو المحامد سید محمد (محدث کچھوچھوی)
۳ (حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا) نعیم الدین مرادآبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس
۴ (حضرت صدر الشریعہ مولانا مفتی) امجد علی (قادری رضوی اعظمی)
۵ حضرت مولانا شاہ) عبد الحامد قادری بدایونی، ناظم نشرواشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۶ (مفتی اعظم حضرت مولانا) محمد ابراہیم القادری بدایونی، بمبئی
۷ (حضرت مولانا شاہ) سید مصباح الحسن (سجادہ نشین پھپھوند)
۸ (حضرت مولانا شاہ) عارف اللہ قادری خطیب خیر المساجد میرٹھ
۹ (حضرت مولانا شاہ) محمد ابراہیم رضا خاں بریلوی
۱۰ (حضرت مولانا مفتی) محمد ابراہیم سمستی پوری، صدر المدرسین دار العلوم شمس العلوم وناظم ڈسٹرکٹ سنی کانفرنس بدایوں
۱۱ (مولانا) تقدس علی خاں رضوی مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی
۱۲ (مولانا) عبد المصطفیٰ ازہری مبارک پوری
۱۳ (مولانا) محمد اسمٰعیل محمود آبادی

۱۴ (مولانا) غلام جیلانی
۱۵ (مولانا) محمد ایوب قادری ٹانڈوی
۱۶ (مولانا) ابوالمعالی شمس الدین احمد جونپوری، صدر المدرس مدرسہ منظر حق ٹانڈہ
۱۷ (مولانا) نذیر الاکرم مراد آبادی
۱۸ (مولانا) غلام معین الدین نعیمی منصرم آل انڈیا سنی کانفرنس
۱۹ (مولانا) ظہیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گجرات
۲۰ (مولانا) غلام جیلانی، صدر المدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
۲۱ (مولانا) قاضی احسان الحق نعیمی ناظم تبلیغ جامعہ نعیمیہ مراد آباد
۲۲ (مولانا) سید عبدالحق قادری اعظمی
۲۳ (مولانا) محمد مختار اشرفی نعیمی جموں کشمیر
۲۴ (مولانا) عبدالمصطفیٰ مدرس دارالعلوم اشرفیہ
۲۵ (مولانا) محمد ثناء اللہ مدرس مدرسہ فاروقیہ بنارس
۲۶ (مولانا) اختصاص الدین نعیمی
۲۷ (مولانا) محمد مصطفیٰ علی مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
۲۸ (مولانا) رفیق الدین
۲۹ (مولانا) غلام محی الدین مراد آبادی
۳۰ (مولانا) عبدالرحیم احمد آباد
۳۱ (مولانا ابوالفرح) محمد علی آنولوی
۳۲ (مولانا) سردار علی منظر اسلام، بریلی
۳۳ (حضرت مولانا) محمد اجمل سنبھلی، ناظم اجمل العلوم سنبھل
۳۴ (مولانا) محمد طفیل احمد مدرس مدرسہ فیروز پور
۳۵ (مولانا الحاج) سردار احمد صدر المدرس منظر اسلام بریلی
۳۶ (مولانا) وقار الدین پیلی بھیتی مدرس مدرسہ قیصر الاسلام بریلی

۳۷ (مولانا) محبوب حسین اشرفی سنبھل

۳۸ (مولانا) محمد عالم اعظمی

۳۹ (مولانا) عبدالغفور بھوجپور

۴۰ (مولانا) محمد شہاب الدین

۴۱ (مولانا) عبدالرشید مدرس علی پور سیداں سیالکوٹ

۴۲ (مولانا) محمد ابراہیم اعظمی

۴۳ (مولانا) عبدالغفور مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی

۴۴ (مولانا) محمد یٰسین مظفرپوری

۴۵ (مولانا) فضل غنی مدرس منظر اسلام بریلی

۴۶ (مولانا) فضل الصمد سجادہ نشین پیلی بھیت

۴۷ (مولانا) محمد سلیمان صدر المدرسین احسن المدارس کان پور

۴۸ (مولانا) محمد محبوب صدر المدرس کان پور

۴۹ (مولانا مفتی) عبدالرؤف صدر المدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ

۵۰ (مولانا) مختار احمد مدرس مدرسہ اہل سنت امرتسر

۵۱ (مولانا) احسان علی مظفرپوری مدرسہ منظر اسلام بریلی

۵۲ (مولانا) انوار احمد مدرسہ منظر اسلام بریلی

۵۳ (مولانا) نورالہدیٰ رضوی مظفرپوری

۵۴ (مولانا) محمد ذکی نعیمی کچھوچھوی

۵۵ (مولانا قاضی) فضل غنی مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی (۱)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

(ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر

(ج) فتویٰ ہذا کو اشتہار کی شکل میں شائع کیا گیا ملاحظہ ہو۔

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری۔ ص ۹

مولانا محمد عبد المتین بہاری کا فتویٰ

مولانا محمد عبد المتین بہاری شیخ الفقہ مدرسہ عزیزیہ۔ محلہ بیاربجہ، مقام سوہ سرائے ضلع پٹنہ، بہار سے مسلم لیگ اور کانگریس کے مختلف موقف کے بارے میں استفتاء ہوا کہ ان میں کون حق پر ہے اور مسلمانوں کی نمائندگی کا حق کس کو ہے ؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے اور اس کی تائید مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔

استفتاء اور اس کا جواب ملاحظہ ہو :

سوال: باقی جو جھگڑا کانگریس اور مسلم لیگ کا شروع ہوا تھا۔ بعض مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ یہ دینی جھگڑا ہے۔ اس اختلاف کے بارے میں شریعت مطہر کے لحاظ سے کون سا گروہ سچا ہے۔ بیان فرمائیں۔

جواب : مسلم لیگ خاص مسلمانوں کی جماعت ہے اور کانگریس ہندوؤں کی جماعت۔ مسلمانوں کو اپنی تنظیم کرنی لازم ہے اور مسلمانوں کا ساتھ دینا ضروری۔ ناسمجھ مسلمانوں پر زجر و توبیخ کر کے انہیں مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہونے کی تلقین کی جائے تو مضائقہ نہیں۔ (۱)

مولانا مفتی محمد عبد المتین بہاری سے ایک سوال ہوا۔ اس کا جواب یہ دیا :

سوال : ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں اور محمد علی جناح کی شخصیت کے بارے میں آپ کی ذاتی رائے کیا ہے۔ مسلمانوں کا خیر خواہ اور قوم کا رہبر صحیح معنوں میں کس کو قرار دیا جا سکتا ہے۔

جواب : دونوں ہی خیر خواہ قوم و رہبر ہیں۔ مگر دو اعتبار سے۔ مولانا حشمت علی خاں صاحب دینی معاملات کے رہبر و ہادی ہیں اور مسٹر محمد علی جناح دنیاوی معاملات کے رہبر ہیں۔ چونکہ دنیاوی قوانین کے جاننے اور ان کے مفید و مضر ہونے کی واقفیت ان کو بہت زیادہ ہے اور دشمنوں کی چال کا جواب ان کو خوب معلوم ہے۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص۔۱

(۲) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ جون ۱۹۴۶ء۔ ص ۹

مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمۃ نے دینی حیثیت سے مسلم لیگ کی لغزشوں اور کوتاہیوں کی نشان دہی کرنے میں کبھی مصلحت سے کام نہ لیا۔ اس لئے بالعموم یہ سمجھا گیا کہ وہ مسلم لیگ یا مسلمانوں کی تنظیم کے مخالف ہیں۔ حالانکہ یہ امر خلاف واقعہ ہے۔

الفقیہ اخبار کے ایک خریدار نے مولانا موصوف سے مسلم لیگ اور کانگریس کے بارے میں دو سوال کئے کہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کس جماعت میں مسلمانوں کو شمولیت کرنی چاہئیے۔ اور کس جماعت کا ساتھ دینا چاہئیے۔ مولانا نے جو جواب دیئے وہ ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر میں شائع ہوئے۔ دونوں سوال اور ان کے جواب ملاحظہ ہوں:

سوال (۲): ہمارے یہاں پر کانگریس کا زیادہ زور ہے۔ یہاں پر کانگریس کی طرف سے بڑے بڑے لوگ آتے ہیں اور وعظ و تقریر کرتے ہیں تقریر ختم ہونے کے بعد عام لوگوں سے جے کا نعرہ لگواتے ہیں۔ ایسی محفل میں ہم مسلمان شامل ہو سکتے ہیں یا کہ نہیں؟

سوال (۳): مسلم لیگ کا ساتھ دینا چاہئیے کہ نہیں۔

جواب (۲): کانگریسی مسلمان ہندوؤں سے ملے ہوئے ہیں اور ہندو سے وظیفہ پاتے ہیں۔ عام مسلمانوں کو ان کے جلسے میں شریک نہ ہونا چاہیے۔ چونکہ فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ خاص لوگ یہ پتہ لگانے کو شریک ہو سکتے ہیں کہ کانگریسی کیا تقریر کرتے ہیں اور کیا پاس کرتے ہیں۔ تاکہ اس کا جواب دے سکیں۔

جواب (۳): مسلمانوں کو مسلم جماعت کا ساتھ دینا ازبس ضروری ہے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴، ۲۱ تا ۲۸ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۱۰

نوٹ: مولانا مفتی محمد عبد المتین کے فتاویٰ جات ہفت روزہ الفقیہ میں ایک مدت دراز تک شائع ہوتے رہے۔ مولانا موصوف کے فتاوی ادلہ شرعیہ سے مزین ہوتے۔ قرآن شریف کا قاعدہ خلاصۃ العقائد، خزینۃ الفرائض، کنز المسائل، اسلامی تعلیم وغیرہ نافع کتاو کے مصنف ہیں۔ کاش کوئی محقق مولانا موصوف کے فتاویٰ کو جمع کر کے ملت پر احسان کرے۔ یقیناً مولانا موصوف کا مجموعہ فتاو تاریخ الفقہ میں ایک عظیم سرمایہ ہوگا۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

پیغام

صوبہ سی۔ پی وبرار کی سنی کانفرنسوں کے نام

از مولانا سید محمد عبدالمسجود وجود قادری ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی وبرار

گرامی قدر حضرات صدور وناظم صاحبان عزت نشان قصباتی، شہری وضلع سنی کانفرنس ہائے صوبہ سی۔ پی وبرار!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس حقیقت سے آپ حضرات اچھی طرح واقف ہیں کہ آپ کی پاکیزہ مذہبی تحریک یعنی آل انڈیا سنی کانفرنس اب سارے ملک میں عالمگیر شان کے ساتھ مقبولیت حاصل کر چکی ہے اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وہ ہندوستان کے نو کروڑ اہل سنت صحیح العقیدہ مسلمانوں کی مذہبی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ کیونکہ ہمالہ سے راس کماری تک اور آسام سے سرحد تک بائیس ہزار سے زائد علماء دین، مشائخ اور سجادہ نشین حضرات آل انڈیا سنی کانفرنس کے سبز گنبد والے نورانی پرچم کے نیچے جمع ہو کر اس مبارک جماعت کے رکن بن چکے ہیں اور ملک کے سارے برادران اہل سنت رضاکارانہ طور پر کثیر تعداد میں شریک ہو چکے ہیں اور اس کی صوبائی وضلع وار، شہری وقصباتی ہزاروں کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ جو اپنے اپنے مقام پر بدلہ ہر سنی مسلمان کو سنی کانفرنس کا رکن بنا رہی ہیں اور مرکزی دفتر کے احکام پر سرگرمی سے عمل پیرا ہیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ہم اور آپ بھی عملی میدان میں ملک کی کسی کانفرنس سے جدوجہد میں پیچھے نہ رہیں۔ بلکہ جذبات دینی ومذہبی سے سرشار ہو کر اپنی زندگی کی قیمتی گھڑیاں تبلیغ اسلام اور احیائے سنت حضور علیہ السلام میں صرف کریں اور اس دور لامذہبیت والحاد وہریت میں، جبکہ مذہب فروشی وملت کشی کا بازار گرم ہے، اپنے پیارے دین اور سچے مذہب کی نہایت بے جگری ومستعدی سے خدمات انجام دیں۔

مغربی تہذیب وملحدانہ تعلیم کے قصر کو اپنے جوش عمل سے ڈھا کر اسلامی تہذیب اور شریعت مطہرہ کی تعلیم کا باعظمت ایوان تعمیر کریں۔ اپنے نوجوان فرزندان اسلام کو بالوں کی آرائش و

نسوانی نزاکتوں سے ہٹا کر اسلامی فن سپہ گری سے آراستہ کر کے میدان شجاعت کا شہسوار بنائیں اور مسلم خواتین سے جہالت دور کریں۔ ان کو عریانیت اور بے حجابی و بے حیائی سے روکیں۔ انہیں مغربی تعلیم و تہذیب اور بازاری زینت و فیشن پرستی کی لعنت سے بچا کر اسلامی، مذہبی تعلیم و تہذیب کا دلدادہ بنائیں اور اسلام کی مقدس بیبیوں۔ عفت و عصمت مآب خواتین اسلام کے نقش قدم پر چلائیں مساجد میں نماز باجماعت کا باقاعدہ انتظام اور آسان طریقہ پر قرآن عظیم و ابتدائی مذہبی تعلیم کا ہر بالغ و نابالغ مرد و عورت کے لئے مدارس روزینہ و شبینہ کا اہتمام کریں۔ ورزش بنوٹ کے اکھاڑے قائم کریں۔ ان میں غلیل بازی، تیر اندازی کی مشق کا ضرور انتظام فرمائیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے صوبائی دفتر اور مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کو برابر اپنے مقامی حالات سے باخبر کرتے رہیں اور وہاں سے آنے والے احکام کی نہایت مستعدی کے ساتھ تعمیل کریں۔ فی الحال آپ کی خدمت میں میری صوبائی خادم ہونے کی حیثیت سے صرف دو مخلصانہ گزارشیں ہیں۔ امید ہے کہ شرف قبولیت عطا فرمائیں گے۔

دو ضروری گزارشیں

(۱) آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس بنارس کا مطبوعہ خطبہ صدارت، جو ملک کا سب سے بلیغ، تاریخی، بے نظیر، باطل سوز، حقیقت افروز خطبہ ہے بلکہ یورپ و ایشیا کی تمام مخالفین اسلام قوموں، مذاہب اور جماعتوں کو اسلامی حقانیت کا کھلا ہوا چیلنج ہے۔ جسے کانفرنس کے شاہانہ پنڈال میں قریب ڈیڑھ لاکھ فرزندان توحید اور ساڑھے تین ہزار علمائے اسلام کے روح پرور اجتماع میں شہنشاہ خطابت محدث اعظم ہند موجودہ صدر اعظم آل انڈیا سنی کانفرنس حضرت الحاج سید محمد صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی نے خود ارشاد فرمایا۔ یہ تاریخی خطبہ اگر آپ کی سنی کانفرنس کے دفتر میں اب تک نہیں پہنچا ہے تو یہ پوسٹ آفس کی ہڑتال کا کرشمہ ہے۔ لہٰذا آپ بلا انتظار فوراً اس کے حصول کے لئے اپنے دفتر سے ایک درخواست خدمت اقدس حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مفتی حکیم الحاج السید محمد نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس دفتر مرکزی، اندرون احاطہ

جامعہ نعیمیہ بازار دیوان مراد آباد یو۔ پی کو روانہ فرمائیں تاکہ جلد آپ کو یہ نعمت مل جائے اور کانفرنس کے مبارک مقاصد و عزائم اور ضروری احکام مفصل طور پر معلوم ہو جائیں۔

(۲) آل انڈیا سنی کانفرنس کے وقتی پروگرام اور فوری قابل نشر احکام واطلاعات کی اشاعت اور ہندوستان کی تمام سنی کانفرنسوں کے حالات ، اجلاسوں کی مکمل کارروائیاں پوری ذمہ داری و مستعدی کے ساتھ اہل سنت کا محبوب اخبار دبدبہ سکندری رامپور سے شائع کرتا ہے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کا سچا ترجمان اور واحد آرگن ہے۔ اس کے مدیر و مفکر پختہ کار اڈیٹر حضرت مولانا شاہ فضل حسن صاحب صابری رامپوری جمہوریت اسلامیہ کے مخلص علمبردار اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی نغات سے لے کر اب تک برابر کانفرنس کی تحریری تائید میں مشغول ہیں۔ بڑی ناحق شناسی ہوگی اگر ہم موصوف کی گراں قدر خدمات و مساعی کو نظر انداز کر دیں۔ لہٰذا میری مخلصانہ اپیل ملک کی تمام سنی کانفرنسوں کے ذی اثر ارکین سے بالعموم اور صوبہ سی۔ پی و برار کے احباب سے بالخصوص ہے کہ اخبار دبدبہ سکندری کی توسیع خریداری کی ہر ممکن کوشش فرمائیں اور مخیر حضرات کو اخبار کی ترقی کے لئے ہر تقریب خوشی کے موقع پر مالی اعانت کے موثر طریقہ پر ترغیب دیں۔ اپنے مقام پر متعدد اخبار جاری کرائیں تاکہ آپ کی کانفرنس کا پروپیگنڈا کافی ہو سکے۔ آپ کے مقامی دفتر سنی کانفرنس میں لازمی طور پر اخبار آنا چاہیئے۔ اور گاہے گاہے اپنے مقام کی ضروری خبریں بھی اخبار کو شائع کرنے کے لئے صاف تحریر کر کے بھیجا کریں۔ اگر آپ نے مل کر اس طرح اخبار کی مالی اعانت وامداد فرمائی تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ دبدبہ سکندری سنی کانفرنس کے آرگن کے امتیاز......(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۶۔ اگست ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

نوٹ: آخری چند سطریں پڑھی نہ جاسکیں اس لئے ان کی نقل ممکن نہ ہوئی۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

"سنی کانفرنس کی حمایت اور خدمت غلامی مصطفیٰ کا ایک شعبہ ہے"

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس ۱۹۴۶ء کے انعقاد کا وقت جوں جوں قریب آرہا تھا اہل سنت کے چند حضرات نے اس کی مخالفت کی۔ اگرچہ ان کی مخالفت کی وجوہات نظر انداز کرنے کے لائق نہیں تاہم مجموعی اعتبار سے اس وقت کا تقاضا وہی تھا جو اکابر آل انڈیا سنی کانفرنس کا موقف تھا۔

مخالفت کرنے والوں میں ہفت روزہ الفقیہ امرتسر بھی تھا۔ اہل سنت کے اس اخبار میں مخالفین کے بیانات شائع ہوتے تھے۔ اگرچہ مدیر حکیم ابوالریاض معراج الدین احمد تاثر غیر جانبداری کا دیتے تھے۔ مگر ان کے رسالہ میں مخالفانہ بیانات سے اہل سنت کو یک گونہ انتشار کا سامنا تھا۔ ان حالات میں مدیر ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور محمد فضل حسن صابری نے مدیر ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر سے اپیل کی کہ سنی کانفرنس کی حمایت کریں اور مخالفین کی حوصلہ شکنی کریں۔ ان کے بیان کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> "میں سمجھ رہا ہوں کہ ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء کے آغاز سے مخالفین و معاندین سنی کانفرنس نے جو دس پندرہ خریدار چار چار روپے کے عنایت فرمائے تھے وہ خریدار نہ رہیں گے۔ مگر مجھے اپنے نظریہ سے اس کی شہ برابر پرواہ نہیں کہ ۱۹۰۳ء سے ذاتی طور پر دبدبہ سکندری کی غیبی حمایت کے کرشمے دیکھتا آرہا ہوں۔ آیئے آیئے ہم اور آپ دونوں بالکل یک جہتی ہو کر سنی کانفرنس کی قلمی خدمت کا علم ہاتھ میں لیں اور یک سو ہو کر صرف سنی کانفرنس کے آرگن بن جائیں اور دنیا کو دکھا دیں کہ پرستاران سرکار مصطفیٰ اپنے آقا کے نام پر کس طرح قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ آپ کی حمایت محیر العقول طریقہ سے ہوگی۔ میں سنی کانفرنس کی حمایت و خدمت کو غلامی مصطفیٰ کا ایک شعبہ تصور کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہر مسلمان غلامی مصطفیٰ کے لئے سرگرم عمل نظر آئے۔
>
> خدا سر دے تو سودا لوے تیری زلف پریشاں کا
> جو آنکھیں ہوں تو نظارہ ہو تیرے روئے تاباں کا (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۳۔ نمبر ۵ مجریہ ۵۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۳ (اداریہ)

آل انڈیا سنی کانفرنس

کی چند

ملی وسیاسی خدمات

مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان خطۂ اتصال

آل انڈیا سنی کانفرنس کی بروقت رہنمائی

برعظیم کے مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کی تحریک بڑی جدوجہد اور عظیم قربانیوں کے بعد بالآخر نتیجہ خیز ثابت ہوئی اور حکومت برطانیہ نے مسلمانوں کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا کہ جن صوبوں اور علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان صوبوں اور علاقوں پر مشتمل ایک اسلامی ریاست "پاکستان" قائم کر دی جائے جس کا نظم و نسق مسلمان اپنی اسلامی روایات، تمدن، تہذیب اور فقہی اصولوں کے مطابق کر سکیں ۔

۴۔ جون ۱۹۴۷ء کو کانگریس اور سکھوں نے بھی قیام پاکستان کی تجویز کو قبول کر لیا۔ (۱)

مسلم اکثریت والے صوبوں میں اسلامی حکومت کے قیام کے اصول پر پاکستان کم از کم دو خطوں میں قائم ہوا۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔

مغربی پاکستان صوبہ پنجاب، صوبہ سرحد، صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان پر مشتمل تھا جبکہ مشرقی پاکستان بنگال کے ایک حصہ، بہار اور سلہٹ کے علاقوں پر مشتمل تھا۔ لیکن دونوں خطوں کے درمیان طویل فاصلہ حائل تھا۔ یہ طویل فاصلہ نظام مملکت میں نقص کا باعث ہو سکتا تھا۔ جب تک دونوں مجوزہ خطوں کے درمیان خطہ اتصال نہ ہو گا آمد و رفت، ملکی نظام، تجارت، دفاع وغیرہ معاملات میں دشواری حائل رہتی۔ اس صورت حال کی اصلاح کے لئے سب سے پہلے آل انڈیا سنی کانفرنس نے مطالبہ کیا کہ دونوں خطوں کو ملانے کے لئے ایک خطہ اتصال ضروری ہے۔ مسلم لیگ نے اس ضرورت کو بہت بعد میں محسوس کیا۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر معظم مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی کا یہ بیان ہماری توجہ اپنی مبذول کراتا ہے :

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۹ر جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

"اس مرکز نے ہندوستان کے مشرقی و مغربی رقبہ پاکستان کے اتصال کو اسی وقت ضروری قرار دیا جبکہ مسلم لیگ نے اس کو نظر انداز ہی نہیں بلکہ اس کے قابل اعتنا افراد نے ناممکن سمجھا تھا۔ مگر آج صدر مسلم لیگ نے تصریح کردی کہ یہ اتصال ضروری ہے" (۱)

کاش آل انڈیا مسلم لیگ کے مقتدر رہنما تحریک پاکستان کے ابتدائی ایام میں اس خطہ اتصال کا مطالبہ بھی کرتے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کی آواز کے ہمنوا ہو جاتے تو مشرقی پاکستان کے سقوط کا سانحہ نہ دیکھتے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر نے مسلمانوں کی بروقت رہنمائی کا فریضہ باحسن طریق پورا کیا۔ صوبہ سرحد سے لے کر آسام تک ہر جزئیہ کے متعلق مستقل فیصلہ کیا۔ تازہ بہ تازہ حالات کا تجزیہ کر کے ملک و ملت کی برمحل اور نہایت اہم رہنمائی فرمائی۔ بڑی مسرت کی بات یہ ہے کہ مرکز کی رہنمائی کو ملک بھر میں تسلیم کر لیا گیا۔

یاد رہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے عمائدین اور زعماء سب ہی اس برمحل رہنمائی پر اعزاز کے مستحق ہیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر صاحب بصیرت تھا۔ مگر صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی ذات سب سے نمایاں ہے۔ موصوف ذیابیطس، اختلاج قلب اور بخار کے ایک ساتھ حملہ سے شدید متاثر تھے۔ ضعف و نقاہت کا یہ عالم تھا کہ اس کے سوویں حصہ (۱۰۰/۱) ہونے پر ڈاکٹروں کی ہدایت کے موافق بڑے بڑے لیڈر خاموش آرام گاہ میں جا لیٹے ہیں اور تبدیلی آب و ہوا کے لئے خوشگوار فضا کو تلاش کیا جاتا ہے۔ آپ کی صحت مندی اور قوت و طاقت کے لئے اخبارات میں مسلسل دعاؤں کی التجا جاری رہی۔ (۲)

مگر متعدد امراض، ضعف و نقاہت کے باوجود آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم مصروف کار رہے۔ آپ کی مسلسل محنت اور بصیرت ایمانی نے اسلامیان ہند کی برمحل رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ ملت اسلامیہ آپ کی خدمات کی زیر بار احسان ہے۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۹/ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۵

(۲) ملاحظہ ہو: ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۸۔ مئی ۱۹۴۷ء۔ ص ۱

نظریہ پاکستان کو بین الاقوامی طور پر متعارف کرانے میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا کردار

حصول پاکستان کی منزل کو آسان اور قریب کرنے کے لئے مسلم لیگ نے ایک وفد ترتیب دیا جس کی غرض وغایت یہ تھی کہ ہندوستان سے باہر کی دنیا کو مسلمانوں کا نظریہ پاکستان واضح کر کے اس کی حمایت حاصل کی جائے۔ اس وفد میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم نشرواشاعت مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی بطور کنونیر اور مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رکن آل انڈیا سنی کانفرنس شامل تھے۔

یہ وفد پہلی مرتبہ حجاز مقدس روانہ ہوا۔ ملک ابن سعود سے ملاقات کر کے اسے نظریہ پاکستان کی وضاحت کی اور حجاز مقدس میں حجاج کرام پر ناجائز ٹیکس کی واپسی پر آمادہ کیا۔ دو ہفتے کے قیام کے بعد ۳۱۔ دسمبر ۱۹۴۶ء کو یہ وفد وطن واپس پہنچا۔ کامیاب دورہ کی واپسی پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

دوسری مرتبہ یہ وفد آخر جنوری ۱۹۴۷ء کو مصر، فلسطین، شام، عراق اور دیگر ممالک اسلامیہ کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں بھی یہ وفد اپنے مقاصد میں پوری طرح کامیاب ہوا۔ ان ممالک کے شاہان اور عوام نے نظریہ پاکستان کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھا اور مطالبہ پاکستان کی مکمل حمایت کی۔ اس طرح آل انڈیا سنی کانفرنس کے زعیم شہیر کی شرکت سے پاکستان کے حصول کے مطالبہ کی مسلم لیگ کو پزیرائی ہوئی۔ (۱)

مولانا عبدالحامد بدایونی نے حجاز مقدس سے واپسی پر یہ بیان اشاعت کے لئے جاری فرمایا:

آل انڈیا مسلم لیگ کا وفد حجاز میں دو ہفتے مقیم رہا۔ حکومت سعودیہ کا وفد کے ساتھ بہت اچھا طرز عمل رہا۔ تسہیل حجاج کے لئے وفد نے جس قدر بھی تجاویز پیش کیں اکثر کو قبول کیا۔ نفس ٹیکس کی حرمت کو جلالۃ الملک نے تسلیم کر لیا۔ مگر فرمایا کہ اس کی معافی غور طلب ہے۔ انشاء اللہ اس کا بھی آخری فیصلہ جلد ہو جائے گا۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

ملک الحجاز نے تحریک پاکستان سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے مسلمانان ہند کو پیغام دیا کہ وہ خدا پر بھروسہ کریں۔ مشرکین ہند پر قطعاً اعتماد نہ کریں۔ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ صبر سے کام لیں۔ خدا ان کی ضرور مدد کرے گا۔ وفد نے عالم اسلامی کے ہر ملک کے زعماء کو مسئلہ پاکستان پوری طرح سمجھایا۔ (۱)

اور مسلمانان ہند کے سیاسی موقف سے بخوبی واقف کیا۔ عالم اسلامی کے زعماء، علماء نے مسلمانان ہندوستان کی تائید کا وعدہ کیا اور وفد کو عالم اسلامی میں آنے کی دعوت دی اور اس بات پر زور دیا کہ تمام ممالک اسلامیہ میں مسلم لیگ کے وفود آنے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے عوام بھی پاکستان کو بخوبی سمجھ سکیں۔ عالم اسلام کے ان مشاہیر نے اس کا بھی وعدہ کیا کہ وہ واپس جا کر اسلامیان ہند کے مسائل ذہن نشین کرائیں گے اور مسلم لیگ سے اپنا رابطہ اتحاد قائم کریں گے۔ مولانا عبدالعلیم صاحب صدیقی آف میرٹھ مدینہ طیبہ ٹھہر گئے ہیں اور واپسی پر وہ مصر وغیرہ جائیں گے، میرا عزم بھی ہے کہ آخر جنوری (۱۹۴۷ء) تک ممالک اسلامیہ کے دورہ پر روانہ ہو جاؤں۔ (۲)

---

(۱) وفد حج کے مبارک موقعہ پر حرمین شریفین میں حاضر ہوا۔ عالم اسلام کے مقتدر نمائندے اس مبارک موقعہ پر موجود ہوتے ہیں۔ یہ حج کی برکات ہیں کہ بغیر اہتمام کے بھی عالم اسلام کی رابطہ مہم پوری ہو سکتی ہے۔ کاش ہر سال اس مبارک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عالم اسلام اجتماعی مفادات کے لئے مفید اور قابل عمل لائحہ عمل اختیار کر لیا جائے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

پیر طریقت حضرت لا ثانی میاں غلام اللہ قدس سرہ العزیز

برادر حقیقی و سجادہ نشین شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ

کا مسلم لیگ کی حمایت میں سخت ترین اقدام

جناب غلام احمد طور بی۔ اے، ساکن ۳۶۶ ب گ، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد اپنے مکتوب میں بڑے وثوق واعتماد سے لکھتے ہیں:

"............ اس کے بعد ۱۹۴۶ء کے الیکشن کا وقت آن پہنچا۔ ضلع فیروز پور کی تحصیل زیرہ سے مسلم لیگ کی طرف سے نواب (ممدوٹ) الیکشن میں امیدوار تھے جبکہ نواب صاحب کے مقابلہ میں سرور یودلہ تھا۔ قبلہ شاہ صاحب کرماں والے (۱) رحمۃ اللہ علیہ نے سرور یودلہ کو الیکشن میں تعاون کا وعدہ فرمایا۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے خاتمہ کے بعد قبلہ حضرت لاثانی میاں صاحب (۲) رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیٹھک کے دروازہ کے سامنے کسی وجہ سے کھڑے تھے۔

---

(۱) ۔ حضرت مولانا پیر سید محمد اسماعیل شاہ قدس سرہ، فیروز پور (بھارتی پنجاب) کے مضافات موضع کرمانوالہ میں ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد کا نام سید علی شاہ بخاری کاظمی تھا۔ سید مخدوم قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید پڑھا۔ مولانا رحمت علی جویہ، مولانا محمد الدین سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اعلیٰ دینی کتابیں حضرت پیر غلام حیدر جلالپوری۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، جامعہ نعمانیہ لاہور اور مدرسۃ الاسلام دہلی کے اساتذہ سے پڑھیں۔ تحصیل علوم کے بعد حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی قدس سرہٗ سے بیعت حاصل کی۔ بعد ازاں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی۔ تقسیم ملک کے بعد پاکستان تشریف لائے اور مضافات اوکاڑہ میں قیام فرمایا۔ اس بستی کا نام بھی کرمانوالہ رکھا۔ بے شمار لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ شریعت مطہرہ کے احکام کی پابندی فرماتے۔

قیام پاکستان کے سلسلہ میں آپ کی مساعی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ/ ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار کرمانوالہ میں مرجع فیض ہے۔ ملاحظہ ہو: تذکرہ اکابر اہل سنت مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

(۲) ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری ۱۳۰۹ھ/ ۱۸۹۱ء کو شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے برادر اکبر شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہٗ سے تیس سال چھوٹے تھے۔ شیر ربانی نے آپ کی تربیت فرمائی۔ وصال سے پہلے آپ کو خلافت اور جانشینی کا شرف بخشا۔ آپ کی گفتگو بڑی پُر تاثیر ہوتی تھی۔ آپ نے شیر ربانی کے طریقہ کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ اس کو ترقی دی۔ حضرت ثانی لاثانی کے فرزند میاں غلام احمد اور میاں جمیل احمد آپ کے طریق پر قائم ہیں اور دین متین کی خدمت کر رہے ہیں۔

آپ کے پاس غلام ہارون اور شیخ مقبول الٰہی (جو بابا جی کرمانوالہ کا چہیتا مرید تھا) کھڑے تھے۔ اُدھر سے نواب ممدوٹ، میاں دولتانہ اور شیخ کرامت علی حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی "قبلہ! تحصیل زیرہ ضلع فیروز پور کی فضا کو مسلم لیگ کے حق میں ہموار کرنے کے لئے آپ ہمارے ہمراہ کرمانوالہ میں شاہ صاحب کے پاس چلیں" قبلہ (حضرت لاثانی) نے فرمایا: "مَیں نہیں جاسکتا" انہوں نے کہا: "غلام ہارون کو ہمارے ساتھ بھیج دیں" آپ نے فرمایا: "نہیں، البتہ میرا رقعہ لے جاؤ" اس پر شیخ مقبول الٰہی اوورسئیر نے کہا: " شاہ صاحب نے تو سرور بودلہ کے ساتھ تعاون کا وعدہ کر رکھا ہے وہ اب کیسے بدل سکتے ہیں" اس پر قبلہ حضرت صاحب بڑے ناراضی کے عالم میں آگئے اور سختی سے فرمایا:

"اسماعیل شاہ بودے کو ووٹ سے تو سہی، ہم اسے طریقت سے خارج کر دیں گے"

چنانچہ آپ نے دستی حکم نامہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ان ہی کی معرفت بھیجا اور پھر شاہ صاحب قبلہ نے نواب صاحب کے حق میں بھر پور مہم چلائی اور آپ کے دونوں صاحبزادگان محمد علی شاہ صاحب موجودہ سجادہ نشین آف کرمانوالہ اور عثمان علی شاہ نے مسلم لیگ کا جھنڈا تھامے قریہ اور گاؤں گاؤں کا دورہ کیا۔ (۱)

(بقیہ حاشیہ سابقہ صفحہ) ۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ / ۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو وصال فرمایا اور اپنے برادر حقیقی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہٗ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

تحریک پاکستان میں آپ کی مساعی قابل قدر ہیں۔ مسلم لیگی زعماء آپ کے تدبر، سیاسی بصیرت، ملکی حالات سے آگاہی اور علمی معیار کے قائل ہیں۔ آپ نے بڑی دلیری اور جرأت سے مسلم لیگ کی حمایت کی۔ اس سلسلہ میں حکومت وقت کی ناراضی کی بھی پروانہ کی۔

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: تذکرہ اکابر اہل سنت مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

(۱) مکتوب جناب غلام احمد طور بنام فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ محررہ ۱۳ر فروری ۱۹۸۵ء

نظریہ پاکستان کی تائید، ملک الحجاز ابن سعود کی طرف سے

مولانا عبدالحامد بدایونی کی مساعی جمیلہ

۲۰۔ اپریل ۱۹۴۷ء کو ریاست میسور کی مسلم لیگ کانفرنس کا پانچواں اجلاس بمقام شموگا منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی نے بھی خطاب کیا۔ آپ مسلم لیگ کے اس وفد میں شامل تھے جو مشرق وسطیٰ کا دورہ کر کے قیام پاکستان کی ضرورت کو اجاگر کرنے گیا تھا۔ آپ نے بتایا:

> "میں اس دورہ میں ابن سعود ملک حجاز کی خدمت میں بھی حاضر ہوا۔ اور ابن سعود کو پاکستان کا نظریہ بتایا۔ جس کی انہوں نے گرم جوشی سے تائید کی اور مسٹر جناح کے سیاسی تدبر کا اعتراف کرتے رہے۔"

مولانا بدایونی نے مزید بتایا کہ

> مصر اور دیگر بلاد اسلامیہ کے اکابر کا بھی یہی نظریہ ہے اور وہ سب کے سب کہہ رہے ہیں کہ مسٹر جناح دنیائے اسلام کے قائداعظم ہوں گے۔

ایک قرارداد کے ذریعے کانگریس سے اپیل کی گئی کہ مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان کو تسلیم کرے اور فسادات کی روک تھام میں ہمارے ساتھ تعاون کرے۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس و کنوینر وفد حجاز مقدس کی ایک ملاقات

۳۔ مئی ۱۹۴۷ء کو مولانا عبد الحامد قادری بدایونی کنوینر وفد حجاز مقدس نے قائد اعظم محمد علی جناح سے ایک ملاقات فرمائی۔ ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ جس میں نہایت اہم موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوا۔ قائد اعظم سے مولانا موصوف نے اسلامی حکومت کے دستور و آئین پر بھی گفتگو کی۔ قائد اعظم نے فرمایا:

"میں اس امر سے کلیتاً متفق ہوں کہ پاکستان کا دستور وہی ہوگا جو اسلام و قرآن کریم کے مطابق ہو۔ سوشلزم اور مغرب کے قوانین ہمارے مرض کا علاج نہیں۔ ایک وقت آئے گا جبکہ ساری دنیا قرآن و اسلام کی جامعیت کو تسلیم کرے گی۔"

قائد اعظم نے حضرت مولانا کی ان خدمات پر جو آپ نے عرب و حجاز مقدس میں جاکر فرمائیں۔ مبارکباد دی۔ سیاسی مسائل میں بھی کافی مذکرہ رہا۔(۱)

صدر آل انڈیا مسلم لیگ قائد اعظم محمد علی جناح سے ملاقات کے بعد مولانا عبد الحامد قادری بدایونی نے ایک بیان اخبارات میں اشاعت کے لئے روانہ فرمایا۔ اس بیان میں آپ نے فرمایا:

"انشاء اللہ وہ وقت قریب آچکا ہے جبکہ مسلمانان ہند اپنے قائد کی کامیاب سیاست، وکالت کے بہترین نتائج دیکھیں گے۔ الحمد للہ کہ قائدِ ملت ہندیہ مسٹر محمد علی جناح انتہائی تدبر سے معاملات پر اپنی قوت صرف فرما رہے ہیں۔ سب سے زیادہ یہ امر باعث مسرت ہے کہ قائد کے قلب میں یہ چیز جاگزین ہو چکی ہے کہ جو نیا دستور وضع ہو وہ قرآنی نظام کے ماتحت ہو چنانچہ میں نے ۳ر مئی کو ایک گھنٹہ کی ملاقات میں اس اہم جزو پر کافی تبادلہ خیالات کیا اور میں اس ملاقات میں جو نقش لے کر واپس ہوا وہ کسی طرح فراموش نہیں ہو سکتا۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۱۔ مئی ۱۹۴۷ء۔ ص ۸

قائداعظم نے میرے خیالات کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اسلام ایک ایسے مکمل قانون کا نام ہے جس میں دین و دنیا کا تمام نظام موجود ہے۔ ہمیں مطلقاً اس کی ضرورت نہیں کہ ہم بالشویزم یا مغرب کے دوسرے قوانین کی تقلید کریں۔ ہمارا مستقبل اور ہمارا دور حکومت وہی کامیاب ہوگا جو قرآنی دستور کے مطابق ہو۔ قائد ملت نے فرمایا کہ اب دنیا کے ممالک کے سینوں میں اسلام اور اس کے قوانین پر عمل کرنے کے لئے ایک نیا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔

مَیں نے اندازہ کیا کہ مسٹر جناح اس طرف اسلامی و قرآنی سیاسیات کے مطالعہ پر بھی وقت صرف فرما رہے ہیں اور الحمدللہ کہ ان کے حسیات و جذبات میں اسلامی قوانین کا رنگ غالب آرہا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب ہم مغرب کی غلامی سے نکل کر اسلام کے دامن میں آکر اسلامی حکومت کریں اور اس کے لئے مسلم لیگ کے نظام میں رہ کر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اور اپنی تنظیم کو مظبوط سے مظبوط کرتے رہیں۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۱۔ مئی ۱۹۴۳ء۔ ص ۸

”مشائخ اہل سنت کو مطالبہ پاکستان کی سزا ؟ “

تحریک پاکستان کے دوران علمائے کرام اور مشائخ عظام اہل سنت نے نہایت وقار اور متانت سے مطالبہ پاکستان کی حمایت میں ان تھک کوششیں کیں۔ اگرچہ ان حضرات کی مساعی جمیلہ انتہائی مصلحانہ اور مذہبی حیثیت سے انتہائی اہمیت کی حامل تھیں۔ مگر سفید سامراج اور ہندو بنئے اس پر سیخ پا تھے۔ انہیں ان حضرات کی عظمت اور احترام بھی مد نظر نہ رہی۔ کانگریسی اور انگریزی سامراج یہ بھول گئے کہ یہ حضرات جمہور مسلمانوں کے مذہبی رہنما ہیں۔ ان کی ایذا رسانی سے مسلمان سراپا احتجاج بن جائیں گے۔ مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر انگریزی سامراج نے کانگریسی سازشوں کو پروان چڑھاتے ہوئے بعض مشائخ عظام اہل سنت کو ناکردہ گناہوں کی پاداش میں گرفتار کیا۔ اور انہیں قید و بند کی ”سہولتیں“ بھی مہیا کیں۔ مصلّی اور منبر کے وارثوں کو ان کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا۔ یہ سب کچھ وہ خوشی قبول کر رہے تھے۔ مقصد صرف یہ تھا کہ ان کی قربانیوں سے ملت اسلامیہ کو آزادی اور اسلامی اقتدار نصیب ہو۔

چنانچہ اس طرح کے واقعات میں سے صرف چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے یہ علماء اور مشائخ آل انڈیا سنی کانفرنس کے حامی و موئید بلکہ مبلغ تھے۔ ان کی قربانیاں آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک کا روشن اور تابناک باب ہیں۔

(۱) حضرت پیر صاحب مانکی شریف کی گرفتاری

۲۸۔ مارچ ۱۹۴۷ء کو مولانا پیر سید امین الحسنات قادری سجادہ نشین مانکی شریف، پشاور کو مسلم لیگ کے صوبائی دفتر پشاور سے گرفتار کیا گیا۔ پیر صاحب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اپنے مریدین میں جنگ آزادی اور مسلم لیگ کی حمایت کی روح پھونک دی ہے۔ (۱)

یاد رہے کہ پیر صاحب مانکی شریف کے بے شمار مریدین صوبہ سرحد اور آزاد قبائل میں موجود ہیں۔ صوبہ سرحد کی کانگرسی حکومت کی موجودگی میں ان کے مریدین نے ان کے ایما پر استصواب رائے میں پاکستان میں شمولیت کی رائے دی ہے۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۷۔ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص (ب)

پیر صاحب گرفتاری کے وقت مسکرا رہے تھے اور آپ نے فرمایا کہ وہ کانگرسی وزارت کے خلاف اپنی جنگ آزادی کو برابر جاری رکھیں اور مسلم لیگ نیشنل گارڈ کو تقویت پہنچائیں۔ "(۱)

پیر صاحب مانکی شریف کی گرفتاری پر مسلمانوں میں شدید ردِّ عمل ہوا۔ تمام مسلمانوں نے اس خبر کو غم و غصہ کے ساتھ سنا۔ فوری طور پر پچاس طلبہ اپنی کتابوں اور بائیسکلوں سمیت جیل جا پہنچے۔ (۲)

(۲) پیر صاحب زکوڑی شریف کو قید سخت کی سزا:

ڈیرہ اسماعیل خان کی جنگی کونسل کے ڈکٹیٹر حضرت پیر صاحب زکوڑی شریف کو چوبیس معززترین رفیقوں کے ہمراہ دفعہ ۴۰ ضابطہ تعزیرات ہند کے تحت گرفتار کر کے پشاور جیل میں ایک ایک سال کی قید سخت سنائی گئی۔ (۳)

مطالبہ پاکستان کی حمایت اور استصواب سرحد میں مسلمانوں کو پاکستان میں شمولیت پر آمادہ کرنا، ان کا "جرم" ہے۔

(۳) پیر صاحب سیال شریف کی گرفتاری:

شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سجادہ نشین سیال شریف ضلع سرگودھا کو ۲۹۔ جنوری ۱۹۴۷ء کو مسلم لیگ کی سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے کے "جرم" میں گرفتار کیا گیا۔ (۴)

(۴) علاوہ ازیں مسلم لیگ کی حمایت کے "جرم" میں پیر صاحب گولڑہ شریف، مولوی ابراہیم علی چشتی، سجادہ نشین تونسہ شریف، پیر صاحب مکھڈ شریف اور دیگر اکابر اہل سنت کو گرفتار کیا گیا۔ اگرچہ ان حضرات کے بے شمار مریدین اور جانثاروں کے شدید احتجاج پر انہیں رہا کرنا پڑا۔ (۵)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۷۔ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص (ب)

(۲) ایضاً۔ ص (ب) (۳) ایضاً۔ ص (ب)

(۴) صحیفہ لاہور شمارہ نمبر ۶۲۔ مجریہ جنوری ۱۹۷۳ء۔ ص ۹۲

(۵) صحیفہ لاہور۔ شمارہ ۶۲۔ مجریہ جنوری ۱۹۷۳ء۔ ص ۹۲ تا ۱۰۷

ان حضرات کی ناحق گرفتاری اور قید و بند کی سزا کے خلاف آل انڈیا سنی کانفرنس نے جماعتی حیثیت سے احتجاج کیا۔ کانفرنس کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے اپنے غم و غصہ اور احتجاج کے اظہار کے لئے اخبارات میں ایک مراسلہ بھی شائع کرلیا۔ ذیل میں آپ اس مراسلہ کو ملاحظہ کریں۔

> "تمام دنیائے سنیت اس خبر سے مغموم ہے کہ پیر صاحب مانکی شریف اور اس طبقہ کے دوسرے بزرگ گرفتار کیے گئے ہیں۔ پیر صاحب کی جدوجہد بہت مصلحانہ ہے اور یہ طبقہ مسلمانوں میں مذہبی حیثیت سے بہت ہی محترم سمجھا جاتا ہے اور مسلمانوں کی عقیدتیں عام طور پر انہیں سے وابستہ ہیں۔ حکومت نے انہیں گرفتار کر کے مسلمانوں کو رنج و صدمہ پہنچایا ہے اور جب تک یہ حضرات رہانہ کیے جائیں گے مسلمان مغموم اور مضطرب رہیں گے۔ حکومت کا یہ فعل عام مسلمانوں کی نگاہ میں قابل ملامت اور ناعاقبت اندیشانہ ہے۔ ہم حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد ان حضرات کو چھوڑ کر مسلمانوں کے آتش رنج و غم کو سرد کردیں"(۱)

دستخط مبارک حضرت قبلہ ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس

سنی کانفرنس ضلع اعظم گڑھ کے اجلاس منعقد مبارک پور مورخہ ۷ر مئی ۱۹۴۷ء میں ایک قرارداد کے ذریعے سید زین الحسنات پیر صاحب مانکی شریف کی ناروا گرفتاری پر احتجاج کیا گیا۔(۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص ۵

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۱۔ مئی ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

صاحبزادگان والاشان گنج مراد آباد کو مسلم لیگ کی حمایت کرنے کی سزا

قیام پاکستان کی بنیاد جن انتخابات پر استوار ہوئی ۱۹۴۵ء، ۱۹۴۶ء کے مرکزی اور صوبائی انتخابات میں بالعموم تمام علمائے اہل سنت اور مشائخ کرام نے مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کیا۔ یہ بات کانگریس کو ناگوار گزری۔ چنانچہ انہوں نے جہاں بھی ممکن ہوا اور جتنا بھی ممکن ہوا علماء اور مشائخ کے خلاف نفرت کا اظہار کیا، ہر ممکن ایذا رسانی کا موقعہ ضائع نہ کیا۔

بے بنیاد الزامات سے ان کو مطعون کیا۔ اس سلسلہ کی ایک خبر جناب قاضی یوسف حسن رحمانی بدایونی کے حوالہ سے پڑھیئے۔ اس خبر میں بتایا گیا کہ صاحبزادہ مولانا بھولے میاں سجادہ نشین آستانہ گنج مراد آباد کو ایذا رسانی اور بے بنیاد الزامات سے نوازا گیا۔ مگر اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ یہ بے بنیاد الزامات انہیں مسلم لیگ کی حمایت کرنے کی بدولت ملے۔ اس حوالہ سے ان حضرات کی بے لوث خدمات تاریخ پاکستان کا روشن باب ہیں۔ مورخ کو ان کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہیئے۔

۴۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو مسلم لیگ اور کانگریس کا الیکشن ہو رہا تھا۔ صاحبزادہ والاشان گنج مراد آباد پولنگ کے موقعہ پر ہونے والے فسادات میں موجود نہ تھے۔ جب مسلم لیگ کو سولہ سو ووٹ ملے اور کانگریسی امیدوار کو دو سو چالیس ووٹ ملے تو کانگریسی ایک گروہ کثیر کے ساتھ آوازے کستے ہوئے پولنگ کی جگہ پر آئے اور "قبرستان پاکستان" کا نعرہ لگاتے ہوئے آئے۔ مسلم لیگ کی طرف سے نعرہ بلند ہوا: "بٹ کے رہے گا ہندوستان، لے کہ رہیں گے پاکستان" کانگریسیوں نے پتھراؤ کیا مگر موقع پر موجود انچارج سب انسپکٹر نے حالات کو قابو کر لیا۔ اور پولنگ حسب معمول جاری رہی۔ لیکن چند روز کے بعد ایک سازش کے تحت مخالفین نے صاحبزادہ مولانا بھولے میاں کے خلاف رپورٹ درج کرائی یہ صاحب ہنگامہ میں موجود تھے بلکہ ان کے ایماء پر ہنگامہ ہوا۔

یہ مقدمہ، جن بنیادوں پر قائم کیا گیا وہ قطعاً بے بنیاد ہیں اور ساری کہانی خود ساختہ ہے بہر حال مقدمہ کو وکلاء نے چیف کورٹ میں منتقل کرنے کی درخواست دے دی ہے۔"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۷۔ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۸

مارچ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں حلقہ گنج مراد آباد ضلع اناؤ میں مسلم لیگ کے امیدوار احتشام محمود علی اور کانگریسی امیدوار حبیب الرحمٰن کے حامیوں کے درمیان معمولی تکرار ہوئی۔ نعرہ بازی ہوئی۔ معاملہ خشت بازی تک پہنچا۔

مگر یہ کچھ پولنگ اسٹیشن کے احاطہ سے باہر ہوا۔ فوری کوشش کی صورت میں تکرار اور الجھاؤ رفع ہو گیا۔ مگر دو روز بعد حضرت صاحبزادہ مولانا شاہ افضال رحمٰن عرف بھولے میاں سجادہ نشین درگاہ گنج مراد آباد کے خلاف کانگریسیوں نے زیر دفعہ ۱۸۸/ ۱۵۳ مقدمہ دائر کر دیا اور الزام لگایا کہ مولانا موصوف کے ہاتھ اس وقت ایک موٹا ڈنڈا تھا حالانکہ اس وقت دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔

مقدمہ کے سترہ ماہ بعد ۱۷ جولائی ۱۹۴۷ء کو مولانا موصوف کو اس الزام سے باعزت بری کر دیا گیا۔ کیونکہ استغاثہ الزام ثابت نہ کر سکا۔ (۱)

مولانا صاحبزادہ بھولے میاں کو یہ "سزا" اور "ایذا" مسلم لیگ کی حمایت اور پاکستان کی تائید کے "جرم" میں اٹھانا پڑی۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد رحمت اللہ میاں رحمانی سجادہ نشین گنج مراد آباد کا بیان پڑھنے کے لائق ہے۔

> "۱۷ ماہ لیگ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ برخوردار مولوی شاہ افضال رحمٰن عرف بھولے میاں سلمہ مقدمہ فوجداری میں حیران رہا اور صدہا روپیہ صرف ہوا۔ اللہ اللہ کر کے ۱۸۔ جولائی ۱۹۴۷ء کو بریت ہوئی۔ وہ ہمیشہ سے لیگ کا سرگرم رکن رہا۔ ہندوستان میں بکثرت مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنوایا اور زحمتیں و تکالیف مزید بر آں۔ ایک حبہ لیگ سے نہ لیا۔ بلکہ اپنا ہی صرف کیا" (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۳۰/ جولائی ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۰۔ ستمبر ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

تحریک پاکستان کے دور میں مسلم لیگ نے علمائے اہل سنت کے ملی کردار کو خراج تحسین پیش کیا

حصول پاکستان یعنی ہندوستان کے ایک حصہ میں اسلامی حکومت کا قیام اور اس میں فقہی اصولوں کے مطابق قوانین کا رواج و نفاذ، علمائے اہل سنت کا طرہ امتیاز رہا۔ ان حضرات کی مساعی جمیلہ سے قیام پاکستان کی منزل آسان ہوئی۔ انہوں نے قیام پاکستان کو شرعی حیثیت سے ضروری قرار دیا۔ مرکزی اور صوبائی انتخابات میں رائے عامہ کو حصول پاکستان کے حق میں ہموار کرنے میں ان کی شبانہ روز کوششیں تاریخ کا ان مٹ اور سنہری باب ہیں۔ چنانچہ مسلم لیگ کی طرف سے ان کوششوں کو تسلیم کیا جاتا رہا اور متعدد مواقع پر ان کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اسی نوعیت کے واقعات میں سے ایک واقعہ آپ پڑھیں اور عظمت علماء کا جلوہ ملاحظہ کریں۔

جناب سید مبشر حسین اختر الوری، الور سے تحریر کرتے ہیں:

"دنیائے اسلام میں یہ جانکاہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت الحاج مولانا مولوی مفتی سید محمود الحسن صاحب زیدی نقشبندی قادری الوری صدر انجمن خادم الاسلام الور نے دو سال کی طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے پروردگار کے جوار رحمت میں جگہ پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (۱۸۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو بروز پنجشنبہ بوقت ۵ بجے شام) ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء کو بروز جمعہ ۹ بجے صبح بیرون لاوید دروازہ متصل مسجد آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ مسلم لیگ کے سبز علم کے زیر سایہ آپ کا مقدس جنازہ چل رہا تھا۔ شہر کے جملہ مشائخین و عمائدین و عامتہ المسلمین جلوس جنازہ کے ہمراہ تھے۔ مسلمان دکانداروں نے مکمل ہڑتال کی ہوئی تھی۔ ریاست کے سول اور ملٹری ملازمین کو شرکت جنازہ کی اجازت سرکاری طور پر مل چکی تھی۔ میونسپل بورڈ کی لاریاں اور شہر کے سقے جنازے کی گذرگاہوں پر چھڑکاؤ کر رہے تھے۔ عورتیں اور بچے چھتوں پر جلوس جنازہ دیکھنے کے لئے چڑھے ہوئے تھے۔ حد نگاہ تک مسلمان ہی مسلمان نظر آرہے تھے۔ لوگوں کو کندھا دینے میں سہولت ہو، مسجد توپ خانہ کے متصل نماز جنازہ ہوئی اور آپ کو دفن گاہ تک پہنچایا گیا"(۱)

جنازہ میں مسلم لیگ نے اپنا پرچم شامل کرکے جماعتی حیثیت سے مولانا کی عظمت کا اقرار کیا۔

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۲

مسلم لیگ کی فتح عظیم اور کانگریس کی عبرتناک ہزیمت

مسرت آمیز خبر

جمہوریت عالیہ سنی کانفرنس کا پہلا کامیاب قدم

ہندوستان بھر میں کانگریس دو فیصدی ووٹ حاصل نہ کر سکی۔

ہندوستان کے اکثر و بیشتر ضلعوں میں سنی کانفرنسیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان کا پہلا قدم یہ تھا کہ کسی طرح کانگریس کامیاب نہ ہو اور مسلمانوں کی تائید اسے حاصل نہ ہو ۔ الحمد للہ اس پہلے کارنامہ میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ ہر جگہ کے اراکین سنی کانفرنس نے قریہ قریہ گشت کر کے کانگریس کے دام تزویر سے بھولے بھالے مسلمانوں کو محفوظ اور ہر جگہ کی سنی کانفرنس نے ببانگ دہل اعلانات کر کے کانگریس کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے اخبارات میں شائع کرائے ۔

صوبہ پنجاب، صوبہ یو۔ پی، صوبہ بہار، صوبہ کاٹھیاواڑ، صوبہ بنگال، صوبہ بمبئی، صوبہ دہلی وغیرہ صرف مسلمانوں کے انتخابات میں انتہائی ذلت سے کانگریس ناکام رہی۔"(۱)

ضلع مین پوری کی کوششوں سے اس ضلع میں کانگریس دو فیصدی بھی ووٹ حاصل نہ کر سکی۔ ملک کے اکثر مقامات سے ایک ووٹ سے بھی محروم رہی۔ اس وقت ثابت ہو گیا کہ کانگریس کا یہ دعویٰ کہ وہ تمام ہندوستانیوں کی واحد نمائندہ ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ (۲)

---

(۱)(ا) اخبار دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۷؍ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۱۹، ۲۰

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۱ تا ۲۸؍ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۹

(۲) (ا) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۷؍ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۲۰

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۱ تا ۲۸؍ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۹

مسلمانان میواڑ کا متفقہ فیصلہ

"مسلمانان میواڑ نے متفقہ طور سے اعلان کر دیا ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سنی کانفرنس کا ممبر بنے اور اپنے دین و سنت کی حمایت میں سرگرم عمل ہو جائے اور دشمنان اسلام کو اپنی اپنی شوکت و شان دکھا دیں اور بتا دیں کہ اب مسلمانان ہند میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔

وہ تر نوالہ نہیں رہے ہیں کہ جلدی ہضم کیا جا سکے۔ کانگریس اور اس کے ہر بر آوردہ سے جہاں تک ہو سکے اظہار بیزاری میں کوتاہی نہ کریں اور غداران اسلام سے اجتناب فرض جانیں"(ا)

(ا) (ا) اخبار دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۲۰

(ب) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر مجریہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۹

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تشکیل پاکستان میں مساعی جمیلہ

آل انڈیا مسلم لیگ کا اعتراف

آل انڈیا سنی کانفرنس نے صوبائی اور مرکزی انتخابات منعقدہ ۱۹۴۵ء، ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کے امیدواروں کے حق میں رائے عامہ ہموار کی۔ ان انتخابات کے نتیجہ میں قیام پاکستان کی راہ ہموار ہوتی تھی۔ علمائے اہل سنت نے پورے ملک میں اہل سنت کو متحد کیا۔ کانگریس کے خطرناک عزائم کو واشگاف کیا اور بتایا کہ مسلمانوں کا مستقبل مسلم لیگ اور پاکستان سے وابستہ ہے۔

اسی سلسلہ میں مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر واشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس کے ایک دورہ کی خبر جوائنٹ سیکریٹری مسلم لیگ بہرائچ نے اخبار کو ارسال کی۔ اس خبر میں انہوں نے موصوف کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

"حضرت مولانا عبد الحامد قادری بدایونی پروپیگنڈہ سیکرٹری آل انڈیا سنی کانفرنس ۲۵۔ فروری (۱۹۴۶ء) کو محمود نگر لکھنو کے جلسہ عام میں شریک ہو کر نانپارہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۶۔ فروری کو نانپارہ پہنچے۔ اسی دن سہ پہر کو نانپارہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منجانب مسلم لیگ منعقد ہوا۔ پنجاب کے اراکین وفد کی تقریروں کے بعد حضرت مولانا عبد الحامد صاحب قادری نے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ حاضرین نے راجہ صاحب نانپارہ کی حمایت وتائید کا عہد واثق کیا۔ شب کو مدرسہ مصباح العلوم کے جلسہ میں حضرت مولانا بدایونی کی تقریر کا نظم کیا گیا۔

راجہ صاحب نانپارہ نے بھی حضرت مولانا کی تقریر کی سماعت کے لئے تمام وقت صرف فرمایا۔ سیرت نبویہ پر آپ نے زبردست تقریر فرمائی۔ حضرت مولانا قاضی احسان الحق صاحب نعیمی نے نہایت عالمانہ پر مغز خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضرت مولانا بدایونی ۲۷۔ فروری کو جناب ظہیر الدین صاحب فاروقی کے حلقہ میں تقاریر کریں گے اور ۲۸۔ فروری کو پھر نانپارہ واپس ہو کر راجہ صاحب نانپارہ کی حمایت میں متعدد مقامات پر تقاریر کریں گے اور ۲۔ مارچ کو بریلی پہنچ کر مولوی عزیز احمد خاں صاحب وکیل کے حلقہ میں کام کریں گے"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء

سنی کانفرنس پھپھوند ضلع اٹاوہ کی مساعی جمیلہ کا اعتراف، مسلم لیگ کی طرف سے

جناب ظہیر السجاد سیکرٹری پروپیگنڈا کمیٹی مسلم لیگ نے سنی کانفرنس ضلع اٹاوہ کی مساعی جمیلہ کا اعتراف کھلے دل سے کیا اور واضح کیا کہ اس ضلع میں مسلم لیگ کی کامیابی علماء اہل سنت کی مرہون منت ہے۔ ان کے اعتراف کے کلمات یہ ہیں ۔

"ہمارے ضلع اٹاوہ میں مسلمانوں کی بہت کم آبادی ہے اور زیادہ تر غریب ہیں۔ نہ کوئی بڑا زمیندار ہے اور نہ رئیس۔ اس لئے کانگریس نے مسلم لیگ کے مقابلہ میں اپنے ٹکٹ پر امیدوار کھڑا کیا ہے۔ جس کے لئے دو مہینہ سے شب و روز دوڑ دھوپ ہو رہی ہے اور جوں جوں وقت قریب آتا جا رہا ہے ویسے ہی پروپیگنڈا تیز ہوتا جاتا ہے۔ لاریاں دوڑ رہی ہیں۔ دیوبندی مولوی وعظ کہتے پھرتے ہیں۔ کانگریسی مسلمان ہر گاؤں پہنچ رہے ہیں۔ مسلم لیگ کا پروپیگنڈا برائے نام ہے۔ انہیں حالات سے متاثر ہو کر سنی کانفرنس پھپھوند نے منشی اللہ بخش کو ۲۰۔ جنوری (۱۹۴۶ء) سے دورہ پر روانہ کیا۔ ۲۷۔ جنوری کو واپس ہو کر انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد سے حسب ذیل حضرات ضلع کا گشت کر رہے ہیں :

۱ منشی اللہ بخش
۲ جناب یار محمد خاں
۳ جناب منشی قدرت اللہ
۴ جناب شیخ عبداللطیف قریشی
۵ جناب منشی لیاقت حسین انصاری
۶ جناب ڈاکٹر اشفاق حسین قیصری
۷ جناب منشی سفیر خاں

یہ حضرات ۸۔ فروری تک دورہ ختم کر کے واپس آئیں گے اور ۱۰، ۱۱ فروری کو سنی کانفرنس کے عظیم الشان اجلاس میں شرکت کریں گے۔"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور ۲۸۔ فروری ۱۹۴۶ء۔ ص ۹، ۱۰ جلد ۸۴۔ نمبر ۱۱/۱۰

سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی کا خصوصی اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کا علمائے اہل سنت پر اعتماد

۱۷۔ فروری ۱۹۴۶ء سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی و برار کا خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد عبدالرشید مفتی اعظم سی۔ پی منعقد ہوا۔ جس میں اضلاع صوبہ سی۔ پی کے لئے تبلیغی دورہ کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ چند دیگر امور پر غور کے علاوہ مرکزی پارلیمنٹری بورڈ آل انڈیا مسلم لیگ کے حالیہ فیصلہ اور اسمبلی اسٹیٹ حلقہ جبل پور کے لئے حضرت مولانا الحاج محمد برہان الحق (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی) کے دوبارہ منتخب ہونے پر اظہار خوشی کرتے ہوئے حسب ذیل تجویز تہنیت اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

> تجویز: جمہوریت اسلامیہ صوبہ سی۔ پی و برار کا یہ اجلاس خصوصی فخر ملت مفتی اعظم حضرت مولانا الحاج محمد برہان الحق صاحب صدر مسلم لیگ جبل پور مد ظلہ العالی کی خدمت میں مسلمانان صوبہ کی بالعموم و حلقہ جبل پور اور منڈلہ کی بالخصوص مذہبی و ملی رہنمائی کے لئے اسمبلی ممبر شپ کا ٹکٹ ملنے پر صمیم قلب سے ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے اور مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ صوبہ سی۔ پی و برار و مرکزی پارلیمنٹری بورڈ آل انڈیا مسلم لیگ کے اس مدبرانہ انتخاب و فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور اسمبلی میں ایسے مفکر و متبحر عالم دین کی موجودگی کو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی حفاظت اور مسلم لیگ کے مقاصد کی حمایت کا غیر معمولی ذریعہ تصور کرتا ہے۔"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی اور انتخابی مہم

احمد رضا متعلم ہائی سکول جاورہ کی اطلاع کے مطابق مولانا شاہ محمد عبد الحامد قادری بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس بہرائچ، نانپارہ اور لکھنؤ کے حلقہ جات انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت میں تقریریں کرنے کے بعد اجین تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے ایک بڑے مجمع کو مخاطب ہوتے ہوئے مسئلہ پاکستان پر زبردست تقریر فرمائی۔

۳۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو مہو چھاؤنی میں قیام فرمایا:

۸۔ مارچ کو جاورہ سے اجمیر شریف اور ریاست جے پور کے دورے پر روانہ ہوئے۔ جے پور سے نانپارہ کی مجلس یازدہم میں شرکت فرما کر ۱۷۔ مارچ کو واپس دہلی روانہ ہو جائیں گے۔(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور ۱۸۔ مارچ ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی کی خدمت میں !

سید اوصاف نبی جنرل سیکریٹری انجمن اہل سنت وجماعت وصدر سٹی مسلم لیگ مین پوری کا سپاس نامہ

حضرت محترم !

اطراف واکناف ہند میں آپ کی تبلیغی خدمات، غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کے واقعات آفتاب سے زیادہ روشن ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے جون ۱۹۴۴ء میں انجمن اہل سنت وجماعت مین پوری کی استدعا پر ہمارے ضلع کو رونق بخشی اور اپنے ایمان افروز مواعظ سے تشنگان علوم کو سیراب فرمایا۔ آپ کی پر کیف ونورانی صحبتوں نے وہ درس حقیقت دیا جو ناقابل فراموش ہے۔

اے طبیب ملت !

آپ نے اپنی جس فراست ایمانی وقوت عرفانی سے اس ضلع کے مسلمانوں کی نبض شناسی فرمائی اور جو علاج تجویز فرمایا' اس کا اعتراف ہم نہ صرف زبانوں سے بلکہ ضلع سنی کانفرنس کے شاندار وبلند پایہ اجلاس کے مظاہروں سے کر رہے ہیں۔ آپ نے اس وقت جبکہ کشتی ملت گرداب ضلالت میں پھنسی ہوئی تھی بد مذہبی وبیدینی کا فتنہ ابھر رہا تھا' ہمارے عقائد کے استحکام وبقا کے لئے ضلع سنی کانفرنس کی داغ بیل ڈالی۔ اپنے زریں مشوروں سے نوازا۔ ہماری سیاسی ودینی زندگی کے لئے نظام عمل مرتب فرمایا۔ نظر براں آج ہم مسلمانان مین پوری کے اس اجتماع عظیم کی طرف سے آپ کی خدمات ایمانیہ سے لبریز خدمات اور دین متین کی مجاہدانہ سرگرمیوں پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

والا جاہ !

ہم میں سے ہر مسلمان کی دلی تمنا یہ ہے کہ آپ اپنی درویشانہ دعا میں ہمیں یاد رکھیں اور آپ نے اس نازک دور میں جو دین کی تڑپ پیدا فرمائی اس پر خدائے بزرگ و برتر جل و علا آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

والا مرتبت!

اب ہم کو رخصت ہوتے ہوئے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ !

آنکھ میں آنسو ہیں اظہار ارادت کے لئے
دل کے ٹکڑے لائے ہیں نذر عقیدت کے لئے

ہم ہیں :

۱ مولانا محمود علی خاں چشتی صابری، صدر انجمن اہل سنت و جماعت
۲ مولوی حکیم محمد احمد علوی، صدر مجلس استقبالیہ
۳ (جناب) سید لوصاف نبی جنرل سیکریٹری انجمن اہل سنت و جماعت و صدر سٹی مسلم لیگ
۴ حکیم قاضی محمد اسماعیل امام جامع مسجد مین پوری
۵ محمد ابراہیم خاں صدر خدام ملت

جملہ ممبران انجمن اہل سنت و جماعت مین پوری

سپاس نامہ کے جواب میں مولانا ممدوح نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ موجودہ دور میں مسلم لیگ کی حمایت کی جائے۔(۱)

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور (شہید اعظم نمبر) جلد ۸۴ شمارہ ۱ مجریہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۱۸

قیام پاکستان کی تاریخ

علماء و مشائخ اہل سنت کی ان تھک اور بے لوث کوششوں سے غلامی کی زنجیر ٹوٹی۔ اسلامیان ہند کو ایک صدی بعد آزادی کا سانس لینا نصیب ہوا۔ وہ لمحات کیسے دل افروز تھے جب کہ ان حضرات کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ مسرت کے ان لمحات میں بھی یہ حضرات خدا اور رسول کی یاد سے غافل نہ رہے اور یہ کیسے ممکن تھا کہ ان حضرات کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، دن رات غرضیکہ ہر لمحہ اور ہر حرکت ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم ﷺ کی رضاجوئی کی خاطر تھا۔

برعظیم کی آزادی اور قیام پاکستان کی تجویز کی منظوری (۳؍جون ۱۹۴۷ء) کے بعد علماء اہل سنت نے نظم و نثر میں آزادی کے ترانے پڑھے۔ اور جن حضرات کو تاریخ گوئی میں ملکہ حاصل تھا انہوں نے قطعات تاریخ کہے۔ ذیل میں چند تاریخی مادے اور قطعات تاریخ درج ہیں جنہیں مولانا الحاج حامد حسن قادری پروفیسر سینٹ جانس کالج آگرہ نے ترتیب دیا ہے۔ ممدوح موصوف حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے عقیدت مند اور خلیفہ ہیں۔ ان کی روحانی تربیت حضرت امیر ملت نے فرمائی۔

"تاریخ اساس نیک پاکستان"

۱۹۴۷ء

"کُنتُم خَیرَ اُمَّتٍ"

۱۳۶۶ھ

ہوا قائم جو پاکستان آخر کھلی قسمت تھی ہندوستان کی واللہ
سمجھتے ہیں اسے وہ مژدہ امن جو اسلام اور مسلم سے ہیں آگہ
یہ دنیا کو ہے آزادی کا پیغام شب تاریک میں ہے مشعل راہ
مساوات واخوت کا علم دار سکون و عافیت کا پیش خیمہ
ریاست کی مثال بے مثالی سیاست کا زمانے کو نمونہ
سناؤں قادری قرآن سے تاریخ بتاؤں اس کی ایک وجہ موجہ
مسلمانوں کا پاکستان حق تھا کہ تھا ارشاد "کُنتُم خَیرَ اُمَّتٍ" (۱)

۱۳۶۶ھ

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۲ر جولائی ۱۹۴۷ء۔ ص ۲

آل انڈیا سنی کانفرنس

اور

ابن سعود

ابن سعود اور آل انڈیا سنی کانفرنس

محمد بن عبد الوہاب نجدی ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء تا ۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء بارھویں صدی کی ابتدا میں نجد میں پیدا ہوا۔ حضور ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق اس نے ملت اسلامیہ میں افتراق وانتشار کا دروازہ کھولا۔ اہل اسلام کے معمولات، جو قرآن وحدیث، تعامل صحابہ واجماع امت کے مطابق ان میں رائج تھے، اس نے ان کو کفر وشرکت اور بدعت وضلالت قرار دیا۔ انبیاء واولیاء، ملائکہ اور صلحاء کی توہین کو رائج کیا۔ اس کے متبعین عرف عام میں وہابی کہلائے۔ اور وہابی کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ (۱)

محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اپنے عقائد کی تبلیغ تشدد کے طور پر شروع کی۔ اس نے اپنے سوا باقی تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ ان کا قتال اور ان کے مال لوٹنے کو جائز قرار دیا۔ (۲)

ابن تیمیہ کے اس ہمنوا نے چند صحابہ کرام کے مزارات کو گرادیا۔ مسلمانوں سے قتال شروع کیا۔ اسی عرصہ میں درعیہ کا امیر محمد بن سعود بھی اس کے ہتھے چڑھ گیا۔ ابن سعود کی تلوار اور ابن عبد الوہاب نجدی کی پر تشدد تبلیغ نے مسلمانوں میں افتراق وانتشار کی خلیج کو اور گہرا کر دیا پہلے میں جو حشر مسلمانوں کا ہوا وہی حشر اب نجد وحجاز کے علاقوں میں وہابی کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو وہابی بنانے کے لئے لاتعداد دولت لٹائی جا رہی ہے۔ (۳)

وہابی تحریک کا علمبردار اور موجود مملکت سعودی عرب کا بانی ابن سعود ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء سے لے کر ۲۵ء دسمبر ۱۹۲۵ء تک خلافت عثمانیہ ترکیہ اور اس کے حلیفوں سے بر سر پیکار رہا۔ اس دوران بد قسمتی سے ترک اتحادی فوجوں کے ساتھ بین الاقوامی جنگوں میں الجھا رہا۔ ادھر ابن سعود کو برطانوی استعمار سے نقد روپیہ اور اسلحہ کی وافر مقدار ملتی رہی۔ لارنس آف عربیہ نے عرب قومیت کے پروپیگنڈا کو خوب ہوا دی۔ ترکوں کی داخلی کمزوری اور وہابی نجدی طاقت کے بڑھنے سے ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء کو تمام جزیرہ عرب پر ابن سعود کی سلطنت کا اعلان کر دیا گیا۔ (۴)

---

(۱) (ا) محمد بن الوہاب نجدی، مولفہ شیخ علی طنطاوی مصری (متوفی ۱۳۵۸ھ) ص ۱۳

(ب) عنوان المجد فی تاریخ نجد، مولفہ عثمان بن بشیر نجدی (متوفی ۱۲۸۸ھ)۔ ص ۶۔ ج ۱

(۲) محمد بن الوہاب نجدی، مولفہ شیخ علی طنطاوی۔ ص ۱۹

(۳) نجدی عقائد اور وہابی تحریک کے تفصیلی حقائق معلوم کرنے کے لئے تاریخ نجد وحجاز مولفہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی، مطبوعہ رضا پبلی کیشنز لاہور کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۴) تاریخ نجد وحجاز، مولفہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ص ۲۰۳

ابن سعود نے اپنے مقبوضہ جات کا نام مملکت نجد و حجاز رکھا

برعظیم کے مسلمانوں نے ابن سعود پر زور دیا کہ وہ سرزمین حجاز میں بادشاہ نہ بنے بلکہ بلادِ اسلامیہ کے علماء اور زعماء کے مشورہ سے اس علاقہ کا نگران رہے۔ تمام قبہ جات اور مزارات جو اس نے مسمار کر دیئے تھے انہیں از سر نو تعمیر کیا جائے۔ شروع شروع میں ابن سعود مسلمانوں کے مطالبات پورا کرنے کا وعدہ کرتا رہا لیکن آہستہ آہستہ وہ تمام وعدوں سے منحرف ہو گیا۔(۱) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے تمام مزارات گرادیئے اور ۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء کو اس نے مطلق العنان بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا اور اپنی سلطنت کا نام سعودیہ عربیہ رکھ دیا۔(۲)

ابن سعود کے حجاز پر غاصبانہ قبضہ، ظالمانہ رویہ اور جارحانہ طرز عمل کے خلاف پورے عالم میں بالعموم اور برعظیم میں بالخصوص شدید رد عمل ہوا۔ علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام نے محراب و منبر اور مدرسہ و خانقاہ سے اس کے خلاف اپنی آواز بلند کی۔ چونکہ ابن سعود کو برطانوی سامراج کی ہر طرح کی امداد اور حمایت حاصل تھی اس لئے برعظیم میں برطانوی اقتدار کے دور میں ابن سعود کے خلاف آواز بلند کرنا درحقیقت برطانوی سامراج کے خلاف بغاوت کے مترادف تھا۔ مگر علماء حق نے بر وقت کلمۂ حق بلند کیا۔ اس دور میں غیر مقلدین نے اور اکثر دیوبندی حضرات نے اس کے حق میں تحریک چلائی اور ابن سعود کو "غازی" تک کا لقب دیا۔

---

(۱) ابن سعود کے وعدوں اور اس سے انحراف کی داستان ہم مکتبہ دیوبند کے فاضل مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے قلم سے علیحدہ شامل کر رہے ہیں اسے پڑھئے اور سامان عبرت حاصل کیجئے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۲) تاریخ نجد و حجاز، مولفہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مطبوعہ رضا پبلی کیشنز، لاہور۔ ص ۴۱۱، ۴۱۲

نوٹ: ہر سال ۲۲ ستمبر کو سعودیہ عربیہ میں "عید الوطنی" کے نام سے خادم الحرمین خلافت عثمانیہ ترکیہ سے آزادی کی یاد میں خوشی منائی جاتی ہے۔ یہ "خوشی کا دن" "سعودی عرب میں "مملکت سعودی عربیہ" کے یوم تاسیس کے طور پر منایا جاتا ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت کی مخالفت کرنے والی حکومت عید الوطنی کے نام سے سالانہ یادگار منانا کیوں جائز سمجھتی ہے؟

یاد رہے کہ ابن سعود کا انتقال ۹۔ نومبر ۱۹۳۵ء کو ہوا۔

حرمین شریفین اور حجاز مقدس سے اہل سنت والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ اس کی حفاظت اور احترام کی خاطر وہ ہر قربانی کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ تحریک ترک موالات اور "ہندو مسلم متحدہ قومیت" کی تشکیل کے لئے ناپاک کوششوں کا دور ہندو مسلم کشیدہ تعلقات اور پھر اسلامیان ہند کے درمیان فرقہ وارانہ اختلافات ایک حقیقت تھے۔ ان کا حل ضروری تھا۔ مگر اہل سنت کے نزدیک حجاز مقدس کی حفاظت اور بحالی احترام ان سب سے اہم امر تھا۔ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی (مدیر ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا) کا یہ بیان پڑھنے کے لائق ہے :

> "ہم سے کہا جاتا ہے کہ صبر کرو اور عرب کے فتنوں سے ہندوستان کی سر زمین کو بچاؤ۔ یہ مشورہ اس بنا پر ہے کہ مسلمانوں اور بے دینوں کا تصادم کانگریس کی چول ہلا دے گا اور سوراج کا خواب پریشاں ہمیشہ کے لئے گوشۂ قبر میں سو رہے گا۔ یہ مشورہ خود کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو لیکن اوس قلب مضطرب کو کیا بھائے جو نجدی فتنہ کو ستیاناس کرنے میں ہندوستان کی مصلحتوں کو روڑا نہیں بنا سکتا۔ بلکہ بڑی خوشی کے ساتھ حرمین کے احترام کی خاطر ہندوستان کے عروج کو پھونک دینے کے لئے بلا دلیل تیار ہے۔ اور مصلحت و پالیسی اگرچہ اس کے لئے تریاق عراق ہو، مگر وہ حجازی خار مغیلاں کا شیدا اس بات پر مجبور ہے کہ وہ ان اجزا کو اپنے لئے سم قاتل باور کرے۔ (۱)

اس سلسلہ میں زعماء اہل سنت کے کردار کی ایک جھلک ملاحظہ ہو :

مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری (خلف اصغر و خلیفہ امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرھما) نے ایک وفد کی ترتیب تجویز فرمائی جو حجاز مقدس جاکر اور ابن سعود سے مل کر اسلامیان ہند کے جذبات اس تک پہنچائے اور حجاز مقدس میں ہونے والے مظالم کا تدارک کرا سکے۔ وفد کے اخراجات کے لئے خود اپنی جیب سے پانچ سو روپے نقد عطا کئے۔ (۲)

---

(۱) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا (ضلع فیض آباد) انڈیا مجریہ جمادی الاولی ۱۳۴۳ھ / دسمبر ۱۹۲۴ء۔ ص ۶

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا مجریہ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۳ھ / جنوری ۱۹۲۵ء

نوٹ : حجاج کرام پر لگائے جانے والے سعودی حکمرانوں کے جبری ٹیکس کی جس طرح مخالفت کی وہ ان کی کتاب طرد الشیطان سے ظاہر ہے۔ وجوب حج اور التوائے حج کے سلسلہ میں ان کی کتابیں "تنویر الحجہ بالتواء الحج" اور "حجتہ واہرہ بوجوب الحجہ الحاضرہ" دیکھنے کے لائق ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو : محدث اعظم پاکستان۔ مولفہ فقیر قادری عفی عنہ۔ جلد اول۔ ص ۹۰

آل انڈیا سنی کانفرنس کے ایک اشتہار نے، جو مارچ ۱۹۲۵ء سے پہلے شائع ہوا، ابن سعود کے بارے میں یہ تبصرہ شائع کیا:

"نجدی وہابی (ابن سعود) کے وظیفہ خوار یا مداح خواں اخبارات نے کچھ دنوں سے اپنے مربی یا ممدوح کو "غازی" لکھنا ترک کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ شروع سے ہم لکھ رہے ہیں اور اب معزز اخبارات وکیل امرتسر وغیرہ میں غیر مسلم حکومتوں سے ابن سعود کے خفیہ معاہدہ کا راز طشت ازبام ہونے پر مسلم پبلک سے وہ شرما گئے ہیں۔ جی جناب! شریف حسین تو غدار تھا ہی۔ کہو اپنے غازی ممدوح کا کیا نام رکھو گے۔ جس نے خفیہ معاہدہ کے ذریعہ آنے والی ذریات کو بھی غیروں کے ہاتھ رہن کر دیا ہے" (۱)

شیخ المشائخ مولانا سید علی حسین اشرفی جیلانی زیب آستانہ کچھوچھا مقدسہ، ضلع فیض آباد نے آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد منعقدہ شعبان ۱۳۴۳ھ / مارچ ۱۹۲۵ء کے خطبہ صدارت میں فرمایا:

"اسی طرح شقی ابن سعود کی سفاکیوں اور بے حیائیوں کو دیکھ کر ہندی وہابیوں نے مسلمانوں پر فقرے کسنے شروع کر دیئے ہیں.............." (۲)

موصوف الصدر اسی خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"...... پیارے عزیزو! اگر ہم اسی حالت میں ہوں اور ہم پر قیامت برپا کر دی جائے اور سب سے پہلا سوال یہ ہو کہ اعدائے اسلام مملکت اسلامیہ کی دھجیاں اڑاتے تھے۔ ابن سعود نجدی حرم پاک کی بے حرمتیاں اور عتبات عالیہ کو منہدم کرتا تھا۔ عراق اور حجاز یعنی مقدس جزیرۃ العرب کا احترام خطرہ میں تھا۔ تمہارے پڑوس میں وہابیوں کا زور شور تھا اور ان کے فتنوں کا بازار گرم تھا ...... اس وقت تم نے اے اسلام کے مدعیو! ..... بولو کہ تم نے ہمارے بتائے ہوئے طریقہ پر کیا کیا؟........" (۳)

---

(۱) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری عفی عنہ مطبوعہ مکتبہ رضویہ، گجرات (۱۹۷۸ء)۔ ص ۸۳

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا مقدسہ۔ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ۔ ص ۷

(۳) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا مقدسہ۔ مجریہ شوال المکرم ۱۳۴۳ھ۔ ص ۱۰

نوٹ: خطبہ صدارت کا عکس ماہنامہ اشرفی کے حوالہ سے خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین قادری میں شامل کر دیا گیا ہے۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری نے آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد منعقدہ شعبان ۱۳۴۳ھ / مارچ ۱۹۲۵ء کے خطبہ صدارت میں ابن سعود اور اس کے ظالمانہ کردار پر تفصیل سے گفتگو کی۔ آپ کے ارشاد کا ایک حصہ یوں ہے:

"برادران اسلام! ادھر تو مسلمانانِ ہند اپنی زبردست ہمسایہ قوم کے مقابلے میں فتنہ ارتداد کا سدباب کرنے میں مصروف تھے۔ اُدھر ناگاہ ان کے زخمی اور مجروح دلوں پر ایک اور کاری زخم لگا(۱) یعنی عرب کی سرزمین اور حرم شریف میں جہاں ہر قسم کا جدال و قتال شرعاً منع ہے جس جگہ داخل ہو جانے والے کے لئے امن کی ضمانت خداوند کریم نے دی، فرمایا ہے:

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ہزاروں بے گناہ بندگانِ خدا اور غلامانِ رسول مقبول ﷺ کو تہ تیغ کیا گیا مردوں ہی کو نہیں بلکہ جیسا کہ بعض اخباروں میں درج ہے نجدیوں نے معصوم بچوں، بوڑھوں اور بے گناہ عورتوں کو بھی تلوار کے گھاٹ اتار دیا..........

خدا کی شان! وہ سرزمین مقدس جہاں بال تک کاٹنا، ناخن تک تراشنا اور جوں تک مارنا منع ہو، وہاں جو لوگ بے گناہ غلامان سرکار دوعالم کو ذبح کریں، ان کے اس فعل شنیع و نامشروع کو کچھ لوگ استحسان کی نظر سے دیکھیں اور مبارک باد کے تار دیں، گویا حرم شریف کی بے حرمتی اور شعائر اسلام کی مخالفت کرنے کو جائز قرار دیا جائے۔ افسوس صد افسوس!!(۲)

رئیس المتکلمین مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے بحیثیت صدر جماعت استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ / اپریل ۱۹۴۶ء میں اپنے خطبہ استقبالیہ میں ارشاد فرمایا:

"حجاز مقدس، جو ہم سنیوں کے ایمانیات کا گہوارہ ہے اور جس کے ذرہ ذرہ سے سنیوں کی دینی روایات وابستہ ہیں، اُس پر نجدی فتن و زلازل کو مسلط کر دیا گیا ہے۔ وہ ارض مقدس اب تک ان فتنوں کا آماجگاہ ہے......"(۳)

---

(۱) فتنہ ارتداد ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء برعظیم میں شروع ہوا۔ ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء میں حجاز میں ابن سعود کی سفاکیاں عروج پر تھیں۔ انہی حالات کی طرف اشارہ ہے۔ فقیر قادری عفی عنہ فتنہ ارتداد کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: فتنہ ارتداد اور علمائے حق مولفہ محمد جلال الدین قادری

(۲) خطبہ صدارت سید جماعت علی، ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء مندرجہ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری۔ ص ۲۱۱، ۲۱۲

(۳) خطبہ صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس۔ مطبوعہ مراد آباد۔ ص ۸، ۹

نوٹ: خطبہ مذکورہ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین قادری میں شامل کر دیا گیا ہے۔

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس منعقدہ اپریل ۱۹۴۶ء میں بے شمار علماء و مشائخ کی موجودگی میں جو قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں وہ جمہور اہل سنت کی آواز تھی۔ ان میں حکومتِ سعودیہ کے مکروہ عمل سے متعلق قرارداد کے الفاظ یہ تھے۔

> "یہ اجلاس حکومت سعودیہ کے اس مکروہ طرز عمل پر کہ وہ حجاز مقدس کے اندر حاضر ہونے والے ان زائرین اور حجاج جو اعتقاداً نجدیوں کے ہم مشرب نہیں ہیں۔ اعتقادی امور کی ادائیگی سے روکے۔ نیز اس رویہ پر کہ حکومت نجدیہ کی طرف سے کھلے بندوں تحریراً تقریراً نجدی عقائد نہ رکھنے والوں کو مکروہ الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے، سختی سے احتجاج کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ حرمین الطیبین سے دنیائے اسلام کا جو تعلق ہے اس لحاظ سے حکومت نجدیہ کو یہ حق ہرگز نہیں پہنچ سکتا کہ وہ اپنے مخالف عقائد رکھنے والوں کے ساتھ مذکورہ بالا طرز عمل اختیار کرے۔" (۱)

تقسیم ہند سے قبل حکومت سعودیہ نے حج مبارک کے مصارف کی جو تفصیل شائع کی اس میں چھیاسٹھ روپے (۶۶/-) فیس قرنطینہ جدہ کے علاوہ مبلغ چار سو چھیاسی روپے آٹھ آنے چھپائی حج ٹیکس لگانا تجویز ہوا۔ جس کے ادا کئے بغیر کوئی حاجی ارض مقدس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں پچاس عازمین حج کو جدہ میں صرف اس لئے روک لیا گیا کہ ان کے پاس حج ادا کرنے کے لئے رقم نہ تھی۔ (۲)

حج پر کوئی ٹیکس لگانا شریعت کے اصولوں کے منافی ہے۔ ہر حاجی بغیر کسی ٹیکس کی ادائیگی کے حج کر سکتا ہے۔ اس ٹیکس سے مسلمانوں میں پریشانی پھیل گئی۔ اور حجاج کرام کو ناروا مصارف کا متحمل بنا دیا گیا۔

---

(۱) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری مطبوعہ مکتبہ رضویہ، گجرات۔ ص ۲۸۷

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳/ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۲

آل انڈیا سنی کانفرنس کے مقتدر رہنماؤں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے بااختیار حضرات جناب محمد اسماعیل اور لیاقت علی خاں سیکریٹری مسلم لیگ سے اس صورت حال پر مشورہ کیا۔ چنانچہ باہمی مشاورت سے طے پایا کہ ضرورت پاکستان اور حج ٹیکس کی ناروا پابندی پر گفتگو کے لئے ایک وفد تشکیل دیا جائے۔ وفد میں اس امر کا لحاظ رکھا جائے کہ

۱ اسے مسائل حاضرہ میں درک ہو اور وہاں کی زبان جانتا ہو۔
۲ اپنے مصارف سفر کا خود کفیل ہو۔

اس صورت حال کے پیش نظر حسب ذیل حضرات پر ایک وفد حجاز مقدس بھیجنا منظور ہوا:

۱ مولانا محمد عبد الحامد قادری بدایونی، ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس
۲ مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی رکن آل انڈیا سنی کانفرنس
۳ شیخ عبد اللطیف حیدر، بمبئی (۱)

اس وفد نے ابن سعود کے پاس جا کر جو تجاویز پیش کیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

۱ کعبہ معظمہ کا دروازہ کھولنے کے بعد حاجی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ملتی جب تک کہ ایک رقم معینہ نہ پیش کر دے اور اس میں شک نہیں کہ یہ طریقہ نہایت نامناسب اور شرعاً ناجائز ہے۔ یہی حال استلام حجر کے وقت ہوتا ہے۔

۲ ابن سعود کے ارادہ طواف بیت اللہ کے وقت پولیس کے سپاہی حجاج و طائفین کو بری طرح جبر و قوت اور غایت بے دردی کے ساتھ مطاف سے نکالتے ہیں اور مطاف کو خالی کراتے ہیں۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۲

ابن سعود کی حفاظت نفس اور شاہانہ مقام کے اعتبار سے اگر یہ ضروری سمجھا گیا ہو تو ارادہ طواف کرنے والے ابن سعود کے مسجد حرام میں پہنچنے سے قبل ہی مطاف کو خود بخود خالی کر دیں گے۔

۳۔ صفا اور مروہ کے درمیان موٹروں کا ہجوم اور پھر بازار مسعٰی میں خریداروں کی زیادتی بالخصوص دو سبز ستونوں کے درمیان جہاں حاجی کو دوڑنا پڑتا ہے، سعی کرنے والوں کے لئے انتہائی تکلیف و تشویش کا سبب ہوتا ہے۔ (۱) اس لئے :

۱ حج ٹیکس ختم کر دیا جائے۔
۲ حجاج کی شکایت سننے اور نگرانی کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر ہو۔
۳ مطاف خالی کرانے کا انسداد کیا جائے۔
۴ داخلی کعبہ پر ٹیکس اور استلام حجر کے وقت رشوت کا انسداد کیا جائے۔
۵ مسعٰی میں موٹروں کی بھیڑ بھاڑ اور بھاگ دوڑ کا انسداد کیا جائے۔

اس سلسلہ میں وفد کے اراکین نے ابن سعود کو وہ کلمات بھی یاد دلائے جن کی اطلاع دیوان ابن سعود کی طرف سے مولانا شوکت علی کو پہلے دی گئی تھی :

> "ہم نے حجاز مقدس میں صرف اس لئے دست اندازی کی ہے کہ اسلامی مقامات کو غیر مسلم مداخلت سے محفوظ رکھ کر عبادات میں سہولت بہم پہنچائیں اور حجاج کو آرام دے کر تمام دنیائے اسلام کے اطمینان کا باعث بنیں۔" (۲)

پھر وفد نے ابن سعود کو یہ بھی یاد دلایا کہ ابن سعود کی طرف سے مولانا شوکت علی کو اطلاع دی جا چکی ہے :

> "قرآن کریم کے ارشاد اور سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے میں تین اعلان کرتا ہوں کہ میں مکہ معظمہ پر قبضہ کرنے نہیں جا رہا ہوں۔ بلکہ اس ارض مقدس پر قدم رکھنے والوں کو مظالم اور نا قابل برداشت ٹیکسوں کی مصیبت سے نجات دلانے جا رہا ہوں کہ شریعت خداوندی کا احیاء کروں اور اپنے قوت بازو سے احکام الٰہی کو نافذ کروں ۔" (۳)

---

(۱) حرم مکی کی موجودہ توسیع سے پہلے صفا اور مروہ مسجد کی حدود سے الگ تھے۔ آج کل صفا اور مروہ کو مسجد حرام کے ساتھ ملحق کر دیا گیا ہے اور وہاں سعی بغیر کسی رکاوٹ کے ممکن ہے۔

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

(۳) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

ابن سعود نے وفد کو ٹیکس کے بارے میں جو جواب دیا وہ بڑا مضحکہ خیز تھا، جواب یہ تھا:

"میں جانتا ہوں اور قطعاً جانتا ہوں کہ رسوم حکومت اور جبر ک یقیناً حرام ہے۔ یقیناً حرام ہے۔ مگر میں وفد کے ارکان اور دنیائے اسلام سے کہتا ہوں کہ مجھے اس بلا سے چھڑاؤ۔ یقیناً یہ بڑا گناہ ہے جو میرے سر پر ہے مگر میں کیا کروں؟"(۱)

وفد نے مختلف سوالات و جوابات کے بعد چند تجاویز پیش کیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ "عالم اسلام کی ایک منتخب جماعت ابن سعود کے احکام و مشورہ سے اس امر پر مامور کی جائے کہ وہ مصالح حرمین کا مطالعہ کرے۔ اقتصادی علم و تجربہ رکھنے والے افراد کو عالم اسلامی سے منتخب کر کے ایسی تجارتی کمپنی کی داغ بیل ڈالی جائے جس کے حصص تمام عالم اسلامی پر تقسیم کئے جائیں (۲)

اور اس کمپنی کا رأس المال ایک ہزار ملین ریال عربی سو کروڑ ہو اور پہلی قسط دس کروڑ عربی ریال رکھی جائے۔ اس کے چند حصے مصالح دینی و عمرانی حرمین شریفین اور میزانیہ حجاز کے لئے عالم اسلامی کے حساب پر مخصوص کئے جائیں اور منافع میں بھی ایک خاص حصہ مقرر کیا جائے اگر اس پر عمل کیا گیا تو مملکت سعودیہ بہت جلد مساعدت کی طلب سے مستغنی ہو جائے گی۔"(۳)

وفد نے جو تجاویز پیش کیں حکومت سعودیہ نے اس پر عمل کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر معلوم ہوا کہ باوجود وعدے کے اگلے سال ۱۹۴۷ء میں حکومت سعودیہ نے حاجیوں پر دوبارہ ٹیکس لگا دیا(۴)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

(۲) عالم اسلام کے مشترکہ بینک کی تجویز پر بہت بعد میں عمل ہوا۔

(۳) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

نوٹ: اسلامی بینک اور حرمین شریفین کے مصالح کے مصارف کے لئے تجویز اس وقت پیش کی گئی جب سعودی عرب تیل کی دولت سے ناآشنا تھا۔ اب تیل کی بے پناہ دولت کے باوجود سعودیہ حج پر ٹیکس لگانے کا جواز نہیں رکھتی۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

(۴) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳

علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ حج پر ٹیکس لینا حرام ہے۔ فتاویٰ ظہیریہ میں ہے:

"جو شخص حج پر قدرت رکھتا ہے، اگر حج پر ٹیکس لیا جائے تو اسے حج سے روک دیا جائے،"

اسی پس منظر میں اس وقت بعض علمائے کرام نے حج کی عارضی منسوخی کا حکم دیا۔ (۱)

عالم اسلام میں مسلمانوں کی حالت زار کو بیان کرتے ہوئے آل انڈیا سنی کانفرنس کے خصوصی اجلاس اجمیر مقدس منعقدہ رجب ۱۳۶۵ھ / جون ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر معظم مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی نے فرمایا:

"کعبہ میں فریضۂ حج پر ایک ایک ہزار کا ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔" (۲)

حج ٹیکس کے بارے میں مولانا عبد الحامد قادری بدایونی کا تفصیلی بیان ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۷/ جولائی ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا ہے۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور کے مدیر مولانا محمد حسن صابری نے اپنے ادارتی نوٹ میں لکھا:

"لہٰذا اس دور انتشار و کرب میں ہم مسلمانان ہند سے یہ گذارش کیوں نہ کریں کہ جب تک حکومت سعودیہ اس لعنت کو ختم نہ کردے۔ اس وقت تک احتجاجاً کوئی مسلمان حج کرنے نہ جائے ورنہ کہیں ابن سعود کی دیکھا دیکھی دوسری حکومتیں بھی اس پر ٹیکس نہ لگا دیں اور حج جیسی روح افزا عبادت ایک تاوان بن کر رہ جائے۔"

(ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۳)

(۲) خطبہ صدارت آل انڈیا سنی کانفرنس اجمیر مقدس۔ مطبوعہ مرادآباد

نوٹ: خطبہ مذکورہ کا عکس خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری میں شامل کر دیا گیا ہے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

ایفاءِ عہد اور سلطان نجد کہتے کیا تھے، اور کرتے کیا ہیں؟

(از جناب مولوی عبدالماجد صاحب دریاآبادی صدر اودھ خلافت کمیٹی)

آج ہندوستان کے طول و عرض میں سلطان ابن سعود کا ہواخواہ و ہمدرد مولانا ثناء اللہ امرتسری سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ہو۔ آج سے دو برس قبل انہیں مولانا نے اپنے اخبار میں فرمایا تھا:

"امیر نجد نے اپنے ایجنٹ کی معرفت اعلان کیا ہے کہ میری غرض حجاز کی مقدس زمین پر قبضہ کرنے کی نہیں بلکہ میں اس کے نالائق حکمرانوں کو نکال کر دنیا بھر کے مسلمانوں کو دعوت دوں گا کہ وہ اپنے نمائندے بھیج کر حجاز کا انتظام کریں۔" (اہل حدیث۔ ۳ر اکتوبر ۱۹۲۴ء)

چند ماہ کے بعد فاضل امرتسری کے الفاظ یہ تھے:

"نجدیوں نے اعلان پر اعلان کیا ہے اور وہی کیا ہے جو مسلمانان دنیا خاص کر مسلمانان ہندوستان عرصہ سے چاہتے تھے کہ مکہ معظمہ کی خدمت میں تمام مسلمان برابر حصہ دار ہوں۔ اس قسم کا اعلان امیر نجد نے خاص مکہ معظمہ کی تقریر میں کیا۔" (اہل حدیث۔ ۳۰ر جنوری ۱۹۲۵ء)

ایک اور شہادت انہیں بزرگوار کی ملاحظہ ہو:

"سلطان نجد اپنے سابقہ اعلان پر قائم ہیں کہ میں خطۂ پاک حجاز پر حکومت کرنے نہیں آیا۔ بلکہ اس کو ظالموں کے پنجہ سے چھڑا کر مسلمانان دنیا کے حوالے کرنے آیا ہوں۔"

(اہل حدیث۔ ۲۹ر مئی ۱۹۲۵ء)

دسمبر ۱۹۲۵ء میں فاضل موصوف نے ایک، مستقل رسالہ مسئلہ حجاز پر شائع فرمایا تھا اس میں یہ سوال کر کے کہ حجاز کی خدمت آئندہ کس کے سپرد ہونی چاہیئے، الفاظ ذیل سپرد قلم فرمائے تھے

"اب ایک صورت باقی ہے جس پر جمہور مخالفوں کی طرف سے زور دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حجاز میں کسی خاص شخص یا قوم کی حکومت نہ ہو، بلکہ دنیائے اسلام کے سب مسلمان خدمت کریں

یعنی اسلام جمہوری حکومت ہو۔" مخالفین کی یہ تجویز ان کی تجویز نہیں بلکہ خود سلطان ابن سعود کی پیش کردہ تجویز ہے۔ جس روز انہوں نے تسخیر حجاز کا تہیہ کیا اس روز یہ اعلان کر دیا تھا کہ میں حجاز پر حکومت کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ بلکہ ظالموں، سفاکوں سے پاک کرنے چلا ہوں بعد اس کے میں موتمر اسلامی کانفرنس بلاؤں گا۔ جو بھی وہ انتظام کرے گی اس کی پابند ہو گی۔"

(مسئلہ حجاز پر نظر۔ صفحہ ۲۱، ۲۲)

سلطان نجد کے اس وقت دوسرے بڑے سرگرم وکیل وحامی، ہمدرد وہوا خواہ مولوی ظفر علی خان صاحب ہیں۔ دسمبر ۱۹۲۴ء میں صوبہ پنجاب خلافت کانفرنس کا جو اجلاس انہی کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا اور جس میں بہت سے وہ حضرات بھی شریک تھے جو باوجود غیر مقلد ہونے کے آج سلطان کے مقلد بنے ہوئے ہیں۔ اس کانفرنس میں سب کی اتفاق رائے سے جو تجویز پاس ہوئی تھی وہ حسب ذیل الفاظ میں تھی:

"اس اجلاس کی رائے میں ارض پاک حجاز میں موتمر اسلام کے مشورہ سے خلفائے راشدین کے اسوہ حسنہ کے مطابق نظام حکومت قائم کیا جائے۔ یہ اجلاس سلطان نجد کو مبارک باد دیتا ہے کہ ممدوح نے ابتداء سے لے کر اب تک برابر اس امر کا اعلان کیا ہے کہ وہ حجاز میں اپنی یا کسی اور کی ذاتی حکومت قائم کرنی نہیں چاہتے بلکہ ہمیشہ کے لئے ارض پاک کو سلاطین کی حکومت سے نجات دلا کر سب کی گردنوں کو شریعت اسلام کے سامنے جھکانا اور حکومت حجاز کو موتمر اسلام پر چھوڑنا چاہتے ہیں۔"

خود زمیندار کو سلطان ہی کے مواعید کی بنا پر اس بین الملی موتمر اسلامی کے انعقاد اور آپ کے ذریعے سے حکومت حجاز کی ضرورت متعین ہونے کا کمال اشتیاق وانتظار تھا۔

"جدہ کی تسخیر کے بعد عالم اسلام کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ جلد سے جلد مکہ معظمہ میں بین الملی اسلامی موتمر منعقد کی جائے اور اس میں مستقبل حجاز کا فیصلہ کیا جائے۔ موتمر کے سامنے

سب سے بڑا اور سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ حجاز کے آئندہ نظام حکومت کی صورت کیا ہو۔ عام رائے جمہوریت کے حق میں ہے اور سلطان ابن سعود غازی مکہ معظمہ میں حجازی مجلس شوریٰ قائم کر کے جمہوریت کی طرف قدم اٹھا چکے ہیں۔ موتمر جلد منعقد ہونی چاہیئے۔ اس میں سب سے پہلے حجاز کے آئندہ نظام حکومت کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔"

(زمیندار۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۵ء)

"ہم حجاز میں اسلامی جمہوری حکومت کے خواہاں ہیں۔ سلطنت قائم کرنی نہیں چاہتے۔ ساری دنیائے اسلام مل کر شریعت کے قوانین اور امت کے مصالح کے لحاظ سے حجاز کے لئے ایک ایسا نظام حکومت مرتب کرے۔"

(زمیندار۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۲۵ء)

"اس کی صورت یہ ہے کہ جدہ جلد فتح ہو جائے۔ اس کے بعد سلطان سے ایفاء عہد کا مطالبہ کیا جائے۔"

(زمیندار۔ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۵ء)

"مولانا حسرت موہانی کوئی ایسی طاقت بنائیں جو حجاز کو غداروں کے تسلط سے محفوظ رکھنے کی ضامن بن جائے۔ ہم آج سلطان ابن سعود کی تائید چھوڑ کر حجاز کی مقدس امانت اس حکومت کی حفاظت میں دینے کے لئے تیار ہیں۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن مسلمانوں کے اتحاد وارتباط کی خاطر یہ بے انصافی گوارا کی جاسکتی ہے۔

(ایضاً)

۵ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو مولانا محمد علی نے جامع مسجد دہلی میں تقریر فرمائی تھی۔ اس میں ارشاد ہوا تھا:

"ابن سعود نے مکہ معظمہ پر حملہ کرتے وقت اس کا صاف اعلان کر دیا ہے کہ ان کا مقصد مکہ معظمہ میں کوئی سلطنت قائم کرنے کا نہیں۔ بلکہ اس معاملہ کے تصفیہ کا حق جمیع مسلمانانِ عالم کو حاصل ہے۔"

(ہمدرد۔ ۷ر دسمبر ۱۹۲۴ء)

شاہ فواد مصری کے بھیجے ہوئے وفد حجاز کی جو رپورٹ وسط اکتوبر ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی تھی اس کی عبارت ملاحظہ ہو:

"سلطان ابن سعود نے حجاز پر قابض ہونے کے ارادہ سے قطعاً انکار کیا اور کہا کہ اُن کا مقصد صرف یہ ہے کہ سرزمین حجاز کو ہاشمیوں سے نجات دلائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلمانان عالم شاہ فواد کی سرپرستی میں ایک کمیشن حجاز بھیج کر اس امر کی تحقیقات کرا سکتے ہیں کہ اہل حجاز کسے حکمران بنانا چاہتے ہیں۔" (ہمدرد۔ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

مولانا ابو الکلام نے بہ حیثیت صدر خلافت کانفرنس دوبارہ حکومت حجاز سلطان کے مسلک کی جو توضیح کی تھی وہ بہ الفاظ زمیندار حسب ذیل ہے:

"سلطان ابن سعود نے حجاز کو زیر تصرف رکھنے کا ارادہ کبھی نہیں کیا۔ بلکہ ان کا دعویٰ ہے کہ شریفی حکومت سرزمین عرب کے لئے ایک مصیبت ہے۔ لہٰذا بہ حیثیت مسلمان اور عرب ہونے کے میں نے شریف علی کو نکال دیا۔ جس دن عالم اسلام کی کوئی نمائندہ جماعت کہہ دے گی کہ تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے میں حجاز سے نکل جاؤں گا۔" (زمیندار۔ ۳۱/ دسمبر ۱۹۲۵ء)

خلافت کمیٹی نے سلطان کی جب جب تائید کی ان کی فتوحات پر جب جب مبارک باد پیش کی ہمیشہ یہی سمجھ کر کی اور اسی نیت سے کی کہ سلطان موتمر اسلامی کے لئے راستہ صاف کر رہے ہیں اور حکومت حجاز کو بجائے اپنے ہاتھ میں لینے کے، اس کا فیصلہ عالم اسلام پر چھوڑنے والے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں مرکزی خلافت کمیٹی نے جو تجویز اس بارے میں منظور کی اس کی تشریح میں مولانا شوکت علی فرماتے ہیں:

"حجاز میں کسی بادشاہ امیر یا شریف کی گنجائش نہیں۔ وہاں شرعی اسلامی حجازی حکومت ہو، جس کے حجاز کے منتخب شدہ بھائی موتمر اسلامی کی نگرانی اور امداد سے چلائیں۔ جس کے معنی صریحاً یہ ہیں کہ ہم کو سلطان ابن سعود کی حکومت حجاز قبول نہ تھی۔" (خلافت۔ ۱۱/ ستمبر ۱۹۲۵ء)

اخبارات خلافت، ہمدرد کے ایڈیٹوریل حصوں میں بڑی کثرت سے اس خیال کو دہرایا گیا ہے۔ خلافت کانفرنس کانپور کے موقع پر سلطان نجد کی تہنیت کی جو تجویز مولانا حسین احمد صاحب کی تحریک اور غازی عبدالرحمٰن، مولوی ظفر الملک صاحبان کی تائید سے پاس ہوئی، اس کا آخری جزو یہ تھا :

" یہ کانفرنس اس مسلک پر اپنا پورا اطمینان واعتماد ظاہر کرتی ہے، جو حجاز کے مستقبل کی نسبت سلطان موصوف اپنے تمام اعلانات میں ظاہر کر چکے ہیں اور امید کرتی ہے کہ تمام عالم اسلامی ان کی دعوت پر لبیک کہے گا اور حجاز کے مستقبل کے فیصلے کے لئے بین القومی موتمر اسلامی جلد از جلد منعقد ہوگی۔ "

یہاں تک تمام تصریحات، سلطان کے دوستوں، ہمدردوں اور ہواخواہوں کی زبانی ہے۔ اب بالواسطہ نہیں، براہ راست سلطان کے عہد و پیمان ملاحظہ ہوں۔

اکتوبر ۱۹۲۴ء میں جب مکہ معظمہ پر حملہ کی غرض سے سلطان روانہ ہوتے ہیں تو حسب ذیل تقریر تمام اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ میں اس کے الفاظ "اہل حدیث" سے نقل کرتا ہوں۔

(۵/دسمبر ۱۹۲۴ء)

میں مکہ معظمہ پر قبضہ کرنے نہیں جارہا ہوں۔ بلکہ اہل مکہ کو گرانبار ٹیکسوں اور حکومت ہاشمیہ کے مظالم سے نجات دلانے جارہا ہوں۔ مکہ معظمہ کو بین الاسلامی مرتبہ حاصل ہے اس لئے وہاں کی پالیسی کی بنیاد دنیائے اسلام کی رضائے عامہ پر ہوگی۔ موتمر اسلامیہ کا انعقاد مکہ معظمہ میں ہوگا۔

چند ہفتوں کے بعد جب مظفر و منصور، کامیاب و فتح مند ہو کر سلطان مکہ معظمہ کے اعیان اشراف کے سامنے تقریر ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کی رپورٹ ہمیں "اہل حدیث" ہی سے مل جاتی ہے۔

(۲۳/جنوری ۱۹۲۵ء)

"اس جنگ سے مقصد یہ نہیں کہ نجد کے ملک میں جدید ملک کا اضافہ کیا جائے بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اللہ کے دین کو بلند کیا جائے۔ انشاء اللہ ہماری فوجیں بہت جلد مکہ معظمہ اور حجاز سے رخصت ہو جائیں گی اور یہاں ایک ایسی عمدہ اور ترقی پزیر حکومت قائم کی جائے گی جو حجاز کی خوش حالی کی ضامن ہو۔ عالم اسلام کو اس پر اعتماد ہو اور تمام دنیا کے مسلمان اس پر اعتماد کریں۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ اس حقیقت کا اعادہ کرتا ہوں کہ میرا مقصد توسیع سلطنت نہیں۔ ہاں ہمارا مقصد صرف اعلائے کلمۃ الحق ہے۔"

خط کشیدہ عبارتوں کے بعد کیا کسی مزید ضمانت نامہ کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ اگر انہیں اعلانات کو پڑھ کر ہم خادمان خلافت سلطان ابن سعود کی تائید کرنے لگے تھے۔ تو کیا اس پر بھی عالم الغیب والشہادۃ کے دربار میں ہم سے مواخذہ ہوگا؟ ستمبر ۱۹۲۵ء میں جب ہندوستان میں ریوٹر کا وہ مشہور تار مسجد نبوی پر گولہ باری سے متعلق موصول ہوا ہے اور ملک میں ایک ہلچل پڑ گئی ہے۔ اس وقت کونسل آف اسٹیٹ اور اسمبلی مسلمان ممبروں نے ایک تار تحقیق حال کے لئے سلطان کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں سلطان کا جو مکتوب بذریعہ حکومت ہند موصول ہوا تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو:

"ہرگز ہرگز ہماری قوم کا ارادہ حرمین شریفین پر تسلط کرنے کا نہیں ہے۔ ہمارا ارادہ اعلائے کلمۃ اللہ اور نشر سنت نبوی کے سوا نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ مطمئن ہو جائیں گے اور نیز ہمارے ہندی مسلمان بھائیوں کو سمجھا دیں گے کہ ہم اس طرح اپنے عہد و پیمان پر قائم ہیں جیسا کہ اللہ سے اور مسلمانوں سے ہم معاہدہ کر چکے ہیں اور مسلمانان عالم و علماء محققین کے مقاصد سے باہر نہیں ہو سکتے۔"

اس قدر واضح تصریحات ہیں کسی تبصرہ وحاشیہ آرائی کی محتاج ہیں؟ کسی بغیر بدگمانی کی معصیت میں پڑے ہوئے اتنے واضح بیانات پر بے اعتباری ممکن تھی؟ ۸۔ ربیع الاخر ۱۳۴۴ھ نجم

۲۷ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کو سلطان نے جو اعلان عام مسلمانان عالم کے نام شائع فرمائے ہیں، اس کی عبارت سب سے زیادہ قابل دید ہے۔ ارشاد ہوتا ہے :

"میں اس ذات پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے حجاز پر تسلط اور قبضہ کا کبھی ارادہ نہیں کیا۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ حجاز میرے ہاتھ میں اس وقت تک ایک امانت ہے، جب تک حجازی اپنے میں ایک ایسا حاکم منتخب کر لیں جو عالم اسلامی کی رائے کے سامنے سرنگوں اور اقوام اسلام اور ان اقوام کی زیر نگرانی ہو جنہوں نے مسلمانان ہند کی طرح غیرت ملی اور حمیت دینی کا ثبوت دیا ہے۔ ہم ایک استفتاء عام نکالنے والے ہیں جس میں دنیا کے مسلمانوں سے حاکم حجاز کے متعلق رائے لی جائے گی کہ کس شخص کو مندوبین عالم اسلام کی نگرانی میں حاکم بنایا جائے۔"

(ہمدرد ۔ ۱۲۱۴ر دسمبر ۱۹۲۵ء)

کیا اس سے زیادہ موکد و صریح و قطعی وعدہ کسی مسلمان کے لئے، کسی انسان کے لئے ممکن تھا؟ فرنگی سلطنتوں کے مدبرین و سیاستین، جو وعدہ خلافیوں میں ضرب المثل کا درجہ رکھتے ہیں، کیا ان میں بھی کسی نے قطعیت، اس وضاحت، اس صراحت کے ساتھ اللہ کو اپنی جھوٹی گواہی میں پیش کرنے کی جرأت ہوئی ہے؟ یا یہ امتیاز دنیا کی تاریخ معلوم میں، اس مسلمان، اس متبع مسلمان، اس پابند شریعت مسلمان، اس اللہ کے گھر میں بسنے والے مسلمان کے لئے مخصوص رہے گا؟

اس مضمون میں صرف ملوکیت سے بھری ہوئی بیزاری سے متعلق سلطان کے مواعید کا ذکر کیا گیا ہے۔ باقی مدینہ منورہ کی حرمت ملحوظ رکھنے، دوسرے اسلامی فرقوں کے ساتھ رواداری برتنے، گرائی ہوئی عمارتوں کو از سر نو بنوا دینے وغیرہ کے متعلق سلطان کے جو صریحی وعدہ تھے، ان کے تذکرہ کے لئے علیحدہ صحبت کی ضرورت ہے : (۱)

---

(۱) ماہنامہ صوفی پنڈی بہاء الدین (موجودہ منڈی بہاء الدین) مجریہ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ / ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء ۔ ص ۶ تا ۹

آل انڈیا سنی کانفرنس

اور

مظلومین بہار

کہتا ہے صُوبۂ بہار سلام

از حضرت ناصر الاسلام مولانا عبد السّلام قادری باندوی
ناظمِ تبلیغ آل اِنڈیا سُنّی کانفرنس

بزمِ مولیٰ کے تاجدار سلام
اے رسُولوں میں افتخار سلام
آپ پر صدقے لاکھ بار درُود
اَور نچھاور مَیں بے شمار سلام
ہے بہُت مضطرب تری اُمّت
بے قراروں کو دے قرار سلام
آفتِ ارضی و سماوی کے
ٹوٹے ہیں ہم پہ کوہسار سلام
غمِ اُمّت میں رونے والے رسُول
تیری اُمّت ہے دلِ فگار سلام
ہر طرف سے ہے نَرغۂ اَعدا
ہم ہوئے جاتے ہیں شکار سلام
ہوئے لاکھوں شہید تیرے غلُام
کہتا ہے صُوبۂ بہار سلام
دستگیری ہو یا رسولَ اللہ
دُور غم کیجئے غم گسار سلام
انتشارِ قلوبِ مُسلم کو
شانۂ زلف سے سنوار سلام
فاتحِ بَدرؐ دے فتح ہم کو
ہوویں کُفّار شرمسار سلام
فتح مکہّ کا صدقہ پاکستان
ہند میں دیجئے اقتدار سلام
بَد ہیں آقا مگر نہیں باغی
تم پہ کرتے ہیں جاں نثار سلام
ھم کو بامِ عروج پر پہُنچا
شبِ اسرا کے شہسوار سلام
کیوں نہ بھیجے سلام عبدِ سلام
بھیجا جب ربّ نے بار بار سلام

فسادات صوبہ بہار کے شہدا اور مظلومین کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کی اعانت

بر عظیم میں عبوری حکومت ۱۹۴۶ء کے دوران ملک بھر میں مسلمانوں پر حملوں اور قتل وغارت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پنجاب اور بہار کے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ہندوؤں کے گروہ جو ہزاروں پر مشتمل ہوتے تھے مسلمانوں کے دیہات اور محلوں پر حملے کرنے لگے۔ ایک اندازے کے مطابق صرف ایک ماہ میں صوبہ بہار میں پچاس ہزار مسلمان قتل کر دیئے گئے اور زخمیوں کی تعداد کا کوئی شمار نہیں۔ ڈیڑھ لاکھ مسلمان وطن سے بے وطن کر دیئے گئے۔ ان مقتولوں، زخمیوں اور بے گھر مسلمانوں پر جو مظالم کئے گئے ان کی تفصیل سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ (۱)

ایسے حالات میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس نے ایک مراسلہ کے ذریعہ ملک بھر میں سنی کانفرنس کی شاخوں کو ہدایت کی کہ صوبہ بہار کے مظلومین کی بھرپور مالی اعانت کریں۔ آپ کا مراسلہ اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ ذیل میں آپ مذکورہ مراسلہ پڑھیں اور آپ کا احساس ذمہ داری ملاحظہ فرمائیں۔

> ”میں تمام صوبجات کی سنی کانفرنسوں کے اعلیٰ عہدیداران سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ صوبہ بہار اور دیگر صوبجات کے شہیدانِ ظلم وجفا کے لئے قرآن کریم اور کلمے شریف کا ختم کر کے ایصال ثواب کریں اور جو مظلومین اس وقت مصیبت کی حالت میں ہیں ان کی امداد واعانت کے لئے حوصلہ مندی کے ساتھ چندے کر کے روپیہ بھیجیں۔ یہ یاد رہنا چاہیئے کہ سنی کانفرنس کے رکن اعظم ملک العلماء مولانا شاہ ظفر الدین صاحب پروفیسر مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ خاص ایسے مقام (پٹنہ) میں مقیم ہیں جہاں ہزار ہا خانماں برباد مسلمان پناہ گزین ہیں۔ ان کے ذریعہ سے روپیہ مظلومین کی امداد میں خرچ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ذریعہ مناسب معلوم ہو تو اس سے کام لیا جائے۔ میں منتظر ہوں کہ ملک کی سنی کانفرنسیں ان خدمات میں اپنی اولوالعزمی کا کس طرح اظہار کرتی ہیں؟
>
> محمد نعیم الدین ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد (۲)

---

(۱) تاریخ نظریہ پاکستان، مولفہ پیام شاہجہانپوری۔ مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور (۱۹۷۰ء)۔ ص ۴۴۸

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری۔ رامپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

مصیبت زدگان بہار کی امداد

بے خانماں خاندانوں کی آباد کاری

مولانا محمد عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کی اطلاع کے مطابق، سنی کانفرنس مراد آباد کی طرف سے حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس بتاریخ ۲۔ جنوری ۱۹۴۷ء مبلغ چار سو روپیہ کی رقم بذریعہ بمہ حضرت ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین صاحب بہاری پروفیسر شمس الہدیٰ کالج پٹنہ کی خدمت میں مصیبت زدگان بہار کی اعانت کے لئے ارسال کی گئی ہے اور جناب ممدوح سے یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ جو مظلومین بے کس ونادار رہ گئے ہیں۔ خواہ مرد ہوں یا عورتیں یا بوڑھے ہوں یا جوان بچے، انہیں ایک محدود تعداد میں یہاں بھیج دیا جائے ان کا انتظام کر لینے کے بعد پھر دوسری جماعت طلب کی جائے گی۔ (۱)

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ جمہوریت اسلامیہ سنی کانفرنس مراد آباد نے ابتدائی طور پر بہار کے پچیس (۲۵) اور گڈھ میکٹیسر کے دس (۱۰) بے کسوں کی آباد کاری کے لئے مولانا ظفر الدین بہاری سے آمادگی ظاہر کی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی ریلیف کمیٹیوں سے درخواست کی گئی ہے کہ اپنی تمام اطلاعات متعلقہ آباد کاری بے کس بہار وغیرہ صدر دفتر مراد آباد میں روانہ کریں، نیز جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں ان شہداء کے لئے قرآن خوانی اور ایصال ثواب کی محفلیں منعقد کی گئیں۔ (۲)

پٹنہ سے مولانا محمد ظفر الدین بہاری کے ایک مکتوب بنام صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین سے معلوم کہ مذکورہ بالا رقم انہیں موصول ہو گئی ہے اور انہوں نے یہ رقم مظلومین کی حالی میں جناب سید صبیح الحق سجادہ نشین خانقاہ عمادیہ صدر سنی کانفرنس پٹنہ اور مولانا سید ابو سلمان محمد عبد المنان مدرس اول مدرسہ محمدی جان، نائب ناظم، مولانا سید عاشق حسین نائب صدر سنی کانفرنس

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۴۷ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۲۸/۲۱ جنوری ۱۹۴۷ء۔ ص ۱۱

(۲) (ا) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۲۸/۲۱ جنوری ۱۹۴۷ء۔ ص ۱۱

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۷۔ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۸

بانکی پور اور دیگر ممبران کے مشورہ سے خرچ کی ہے۔ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس کی اپیل پر سب سے پہلے جناب مولانا وحی احمد صدر سنی کانفرنس سمری بختیار پور ضلع مونگیر نے لبیک کہی اور مبلغ پچیس روپے کا عطیہ بطور امداد مظلومین بہار ارسال کیا۔ (۲)

مظلومین بہار کی مالی امداد کے لئے

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی محدث علی پوری کا اعلان

"میں اپنے جملہ مریدوں اور معتقدوں کو بذریعہ اعلان ہذا واضح کرتا ہوں کہ وہ سب ایک مرکز پر اپنا تمام چندہ پتہ ذیل پر سیٹھ احمد الدین صاحب پنشنر تحصیل دار گجرات کو، جنہوں نے اپنے ذاتی چندہ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ کے علاوہ ایک لاکھ روپیہ اور بنا کر قائد اعظم صاحب کو بھیجنے کا عزم کیا ہوا ہے اس کار خیر میں بھیج کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جو حضرات پانچ سو روپیہ چندہ دیں گے۔ ان کو میں سنہری تمغہ، جس پر کلمہ شریف ثبت ہوگا اپنی طرف سے دوں گا۔ میرا کوئی مرید کم از کم ایک روپیہ چندہ سے خالی نہ رہے۔ پتہ یہ ہے جس پر روانہ کیا جائے۔ سیٹھ احمد الدین بہار ریلیف اکاؤنٹ بھارت بینک!

یا پنجاب نیشنل بینک گجرات، پنجاب (۳)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۷۔ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۷۔ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

(۳) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

آستانہ بابا فریدی رجب پور ضلع مراد آباد پر شہدائے بہار و گڈ مکتیسر کی یاد میں بہار ریلیف فنڈ میں نذر سجادہ کا ۱۰/۱ گراں قدر عطیہ

حسب روایات سابقہ رجب پور ضلع مراد آباد میں حضرت شاہ بہاؤالدین معروف بابا فریدی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ۷ تا ۹ جون ۱۹۴۷ء منعقد ہوا۔ عرس مبارک کی تقریبات حسب دستور خیر و خوبی سے انجام پائیں۔

صاحب سجادہ خواجہ معین احمد صابری فریدی نے نہایت عاجزی سے شہدائے بہار اور گڈھ مکتیسر کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ بے کس مظلومین کی اعانت کے لئے حاضرین سے وعدہ لیا۔ اور نذرانہ میں حاصل ہونے والی کا ۱۰/۱ حصہ قائداعظم کے بہار ریلیف فنڈ میں عطا کیا۔ اس طرح آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک کے مطابق کسی سجادہ نشین کی طرف سے ملنے والی امداد میں سے یہ رقم قابل ذکر ہے۔ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۷۔ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

مظلومین بہار کی امداد

فدائے قوم حاجی سیٹھ احمد الدین گجرات نے پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپے کی رقم بہار ریلیف فنڈ میں گذشتہ پندرہ یوم میں (نومبر ۱۹۴۶ء) کے اندر حبیب بینک دہلی کو ارسال کی جس کا اجمالی حساب یوں ہے

(۱)	معرفت سٹی مسلم لیگ گجرات جس کے وہ سکریٹری بھی ہیں بشمول اپنے ذاتی چندہ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ کے۔	۱۰,۰۰۰
(۲)	اپنے چار چچازاد بھائی پسران حاجی محمد الدین گجرات، از بمبئی و کلکتہ	۱۲,۰۰۰
(۳)	اپنی برادری انجمن اصلاح خواجگان بمبئی کا چندہ جو بمبئی میں کاروبار کرتے ہیں۔	۱,۵۰۰
(۴)	اپنے متفرق احباب کا چندہ	۱,۵۰۰
	میزان	۲۵۰۰۰ (۱)

مصیبت زدگان بہار کے لئے چندہ

جناب حکیم سید بہار شاہ ناظم سنی کانفرنس ضلع گجرات، پنجاب کی اطلاع کے مطابق ۱۵۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد حاجی پیر بخش میں مولانا سید محمود شاہ نائب صدر سنی کانفرنس ضلع گجرات نے مسلمانان صوبہ بہار کے مصائب پر روشنی ڈالی۔

اور بے کسوں کے لئے چندہ کی اپیل کی۔ چنانچہ حاضرین نے چندہ دیا۔ چندہ کی یہ رقم (تقریباً ڈیڑھ سو روپے) سٹی مسلم لیگ کے دفتر میں جمع کرادی گئی تاکہ وہ اس رقم کو مظلومین بہار کی اعانت میں صرف کریں۔ آخر میں شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

مظلومین بہار کی امداد منجانب سنی کانفرنس ادری ضلع اعظم گڑھ

جناب مجیب الاسلام نسیم ناظم سنی کانفرنس ادری ضلع اعظم گڑھ کی اطلاع کے مطابق سنی کانفرنس ادری نے ۲۱ نومبر ۱۹۴۶ء کو مبلغ دو سو چالیس روپے بذریعہ ڈرافٹ نمبر ۲۶۵۴۴۲ بنام ایجنٹ حبیب بینک چاندنی چوک دہلی، قائداعظم فنڈ میں روانہ کئے گئے۔ نیز سنی کانفرنس ادری کی طرف سے جمیع اقوام عالم، خصوصاً جمیع افراد ہند سے مظلومین بہار کی مالی اعانت کے لئے اپیل کی گئی۔ شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ امن کی بحالی کے لئے ہر ممکنہ کوشش کریں۔ (۱)

آل انڈیا قادری مشن سلور جوبلی

یعنی کل ہند مجلس غرباء مسلمین کا جشن سیمیں

بمبئی، کلکتہ، احمد آباد، گجرات، خصوصاً محشرستان بہار کو سامنے رکھ کر ملتوی کر دیا گیا۔

جناب احمد۔ ای۔ گھانچی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پروپیگنڈا سیکریٹری آل انڈیا قادری مشن سلور جوبلی کمیٹی، کراچی کی اطلاع کے مطابق سندھ سنی کانفرنس کراچی کے عظیم الشان اجلاس میں مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی قادری میرٹھی اور مولانا عبدالحامد قادری بدایونی پروپیگنڈا سیکریٹری آل انڈیا سنی کانفرنس کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا تھا۔ اس سپاس نامہ میں ظاہر کیا گیا تھا کہ آل انڈیا قادری مشن کی سلور جوبلی عنقریب منائی جائے گی۔ لیکن شومئی قسمت کہ مسلم خون کی ارزانی، مسلم بستیوں کی تباہی، خانہ بربادی، بے گناہ خورد سال بچوں بوڑھوں، جوان ہزارہا مرد و عورتوں کی شہادت کی خبر وحشت اثر سن کر یہ مسرت غم جان گداز سے بدل گئی۔ اور سلور جوبلی کمیٹی نے اپنی میٹنگ میں جشن کو ملتوی کرنے کی قرارداد منظور کر لی۔ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ نیز سلور جوبلی پر خرچ ہونے والی رقم کاٹھیاوار، مالیا اسٹیٹ کے ساڑھے چار ہزار روپے اہل سنت وجماعت غریب ونادار مسلمانوں کی اولاد کی تعلیم وتربیت کے لئے منظور کئے گئے۔ (۲)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۴

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۱۴/ ۷ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص۔ ۱

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

آل انڈیا سنی کانفرنس

اور

مسلم زکوٰۃ ایکٹ

مسلم زکوٰۃ ایکٹ

مسلمانوں پر ایک نئی مصیبت

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس کا ردِّ عمل

شیخ مسعود الزمان ممبر لیجس لیٹو اسمبلی صوبہ یو۔ پی نے مسلم زکوٰۃ ایکٹ کے عنوان سے ایک مسودہ قانون منظوری کے لئے اسمبلی میں پاس کیا۔ جس کی رو سے صاحب نصاب مسلمانوں سے زکوٰۃ جبراً وصول کی جائے گی اور گورنمنٹ اپنی مرضی سے اسے خرچ کرے گی۔ اس مسودہ قانون کے خلاف مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے اس مسودہ قانون کے مضمرات کے پیش نظر اپنے قلبی قلق و اضطراب اور ردِّ عمل کا اظہار ایک مراسلہ کی صورت میں کیا۔ جسے دبدبہ سکندری، رامپور نے اپنے ادارتی نوٹ اور تائید سے شائع کیا۔ حضرت صدر الافاضل کی تجویز کے مطابق آل انڈیا سنی کانفرنس کی شاخوں نے ملک بھر سے احتجاج کا مظاہرہ کیا۔ ذیل میں حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب درج ہے:

مکرمی۔ السلام علیکم۔ مزاج مبارک خیر باد!

ایک نئی مصیبت اور بلائے ناگہانی رونما ہوئی ہے وہ مسلم زکوٰۃ ایکٹ ہے جو خان بہادر شیخ مسعود الزمان ممبر لیجسو لیٹو کونسل یو۔ پی متوطن باندہ نے پیش کیا ہے اور یو۔ پی کے تمام صوبہ پر اس کا نفاذ تجویز کیا ہے اس قانون کی رو سے زکوٰۃ بھی مالگزاری کی طرح گورنمنٹ کا ایک ایسا مطالبہ قرار دی جائے گی جس کو گورنمنٹ کے حکام بجبر وصول کریں گے۔ زکوٰۃ کی ڈگریاں ہوں گی۔ ڈپٹی کلکٹر یا اس حیثیت کا کوئی افسر تشخیص کے لئے مقرر ہوگا۔ وہ اہل زکوٰۃ کے نام نوٹس جاری کرے گا اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو ایک مجرم کی طرح اس کے سامنے حاضر ہو کر بیان دینا ہوگا۔ پھر یہ افسر زکوٰۃ کی رقم مقرر کرے گا۔ کسی شخص کو اختیار نہ رہے گا کہ اپنی زکوٰۃ اپنی مرضی سے خرچ کرے۔ ہر شخص کو اپنے اموال کا پورا حساب داخل کرنا ہوگا اور غیر ظاہر اموال کے متعلق حلفی بیان دینا ہوگا۔ اس کے

خلاف کی صورت میں زکوۃ والوں کو قید سخت بھی ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا اور دونوں سزائیں بھی ہو سکیں گی۔ اس قانون کے ذریعہ سے جو بیت المال بنایا جائے گا وہ زکوۃ کے علاوہ اور دوسرے صدقات تک بھی حاوی ہوگا۔ اس قانون کے کامیاب کرنے کے لئے بکثرت انسپکٹر اور دوسرے عہدیدار مقرر کئے جائیں گے۔ جن کی گراں قدر تنخواہوں کا بار گراں اسی زکاتی روپیہ سے ادا کیا جائے گا۔ یعنی زکوۃ کا روپیہ اہل حاجت پر خرچ ہونے کی بجائے امراء اور دولت مندوں پر خرچ ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ زکوۃ کا روپیہ اور بھی بہت سے ناجائز مصارف پر خرچ ہونے کی صورتیں نظر آرہی ہیں۔

آپ خیال فرمائیں یہ قانون کیسی بلائے عظیم ہوگا اور ہر مسلمان جو ساڑھے باون تولے چاندی کا مالک ہوگا اس قانون کا شکار بنے گا۔ پھر محکموں کے اہل کاروں کا برتاؤ تجربہ سے سب کو معلوم ہے۔ کیسا کیسا پریشان کرتے ہیں۔ بہر حال یہ قانون مصیبتوں اور بلاؤں کی ایک فوج ہے جو ہر مسلمان پر ٹوٹی ہوتی ہے۔ یہ ایکٹ مخصوص لوگوں کے دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی اشاعت نہیں ہوئی۔ تمام کثیر الاشاعت اخباروں میں نہیں چھپا۔ چپکے چپکے پاس کر کے جاری کر دیا جائے گا اور پاس ہونے کے بعد مسلمانوں کی کوئی فریاد نہیں سنی جائیگی۔ خود انہیں کو ملامت کی جائیگی کہ پہلے سے کہاں سو رہے تھے۔ قانون کے پاس ہونے کے بعد مخالفت کرتے ہو۔ ہم کبھی گوارہ نہیں کرتے، کوئی گورنمنٹ ہمارے دینی امور میں ذرا بھی دخل دے۔ زکوۃ عبادت ہے۔ اس سے گورنمنٹ کو واسطہ اور مطلب ؟

لہذا بہت ضروری ہے کہ ہر سنی کانفرنس، اور جہاں کانفرنس نہ ہو وہاں کے سنی مسلمان جس قدر اجتماع ممکن ہو، چھوٹا یا بڑا جلسہ کر کے اظہار ناراضی کریں۔ اس کی اطلاع اخباروں کو بھی دیں اور صوبہ یو۔ پی کی لیجسلیٹو کونسل کو بھی، وزیر اعظم کو بھی اور مسلم وزراء کو بھی، وائسرائے کو بھی اور مسٹر جناح کو بھی۔ ہرگز اس میں تاخیر نہ کیجئے اور جلد سے جلد جلسے کر کے تجویزیں پاس کر کے تاروں کے ذریعہ سے مذکورہ بالا صاحبوں کو بھیج دیجئے اور جہاں سے تاروں کا انتظام نہ ہو سکے وہ اصحاب ڈاک کے ذریعہ سے ہی روانہ کریں اور اپنی کارروائی سے براہ کرم آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر دفتر مراد آباد کو بھی مطلع فرمائیں۔ وہ تجویز جو مسلم ممبران کونسل، وزراء، وزیر اعظم، گورنر، وائسرائے، مسٹر جناح

اور نواب محمد اسماعیل صاحب صدر یو۔ پی مسلم لیگ میرٹھ اور اخبارات کو بھیجی جائے اس کا مضمون یہ ہوگا۔

"مسلمانان (مقام فلاں) کا یہ جلسہ وبتاریخ (فلاں) زیر صدارت (فلاں) منعقد ہوا۔ زکوٰۃ ایکٹ پیش کردہ خاں بہادر شیخ مسعود الزمان صاحب ایم۔ ایل۔ سی کو مسلمانوں کے حق میں نہایت بھیانک بلا اور ناقابل برداشت مصیبت تصور کرتا ہے اور خاں بہادر کی تجویز کو نہایت نفرت وحقارت اور رنج وغصہ کی نظر سے دیکھتا ہے اور مسلم ممبران کونسل اور مسلم وزراء سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اس مصیبت عظمیٰ سے بچائیں اور اس قانون کی مخالفت کرنے میں مسلم پبلک کا حق نیابت ادا کریں۔ وزیراعظم اس مسلم کش قانون کو حث میں لانے کی اجازت نہ دیں۔ گورنر اور وائسرائے اس بیجا مداخلت فی الدین کو اپنی طاقت سے روک دیں۔ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک پر

سہاور ضلع ایٹہ میں زکوٰۃ بل کے خلاف جلسہ

۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو مسلمانان قصبہ سہاور ضلع ایٹہ (یو۔ پی) کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام مسلم لیگ جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد منعقد ہوا۔ صدارت چودھری محمد شعیب خاں رئیس اعظم سہاور نے کی۔ جناب چودھری عبدالواحد خاں صدر ضلع مسلم لیگ نے مفصل تقریر کے بعد مجوزہ زکوٰۃ بل کے خلاف تجویز پیش کی جو اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

ناگپور میں سنی کانفرنس کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل کی مخالفت

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو ناگ پور میں زیر صدارت مولانا محمد عبدالرشید خاں صدر سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی وبرار ایک جلسہ منعقد ہوا۔ دیگر مقررین کے علاوہ صدر جلسہ نے خان بہادر شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کے تجویز کردہ زکوٰۃ بل کی مخالفت میں تقریریں کیں۔ اور مذکورہ بل کی مخالفت میں وہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ جس کو آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین نے تجویز کیا۔ (۱)

سنی کانفرنس ضلع گجرات کا خصوصی اجلاس

مسلمانان گجرات کا زکوٰۃ بل کے خلاف اظہار بیزاری

مسلمانان گجرات (پنجاب) کا ایک اہم جلسہ زیر صدارت پیر سید ولایت علی شاہ بروز جمعہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء مسجد حاجی پیر بخش مرحوم منعقد ہوا۔ جس میں صاحبزادہ سید محمود شاہ نائب صدر سنی کانفرنس ضلع گجرات نے زکوٰۃ بل پیش کردہ شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کے خلاف تقریر کی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی ہدایت کے مطابق قرارداد مخالفت پیش کی جسے حاضرین نے اتفاق رائے سے منظور کیا۔ اس قرارداد کی نقلیں متعلقہ صاحبان تک ارسال کیں۔ (۲)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۱۴/ ۷ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۲

(۲) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور مجریہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۶،۵

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر مجریہ ۱۴/ ۷ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۲

سنی کانفرنس میرٹھ کا خصوصی جلسہ

احتجاج بربنائے مداخلت فی الدین

مولانا حافظ غلام محمد صابری ناظم سنی کانفرنس میرٹھ کی اطلاع کے مطابق مسلمانان میرٹھ کا ایک جلسہ صوفی شاہ محمد ادریس، خیر المساجد میرٹھ میں منعقد ہوا۔ جس میں زکوٰۃ بل پیش کردہ شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کو مسلمانوں کے حق میں خوفناک بلا اور ناقابل برداشت مصیبت تصور کیا گیا۔ مسلمانوں نے اس کے خلاف اپنے غم وغصہ اور رنج والم کا اظہار کیا۔ مطالبہ کیا گیا کہ تمام ممبران کونسل اس ایکٹ کی مخالفت کر کے اسے نامنظور کر دیں۔ اس لئے یہ بل مسلمانوں کے حق میں مداخلت فی الدین ہے۔ (۱)

مسلم زکوٰۃ ایکٹ سے اظہار ناراضی

سنی کانفرنس قصبہ مورانواں ضلع اناؤ کا خصوصی جلسہ

مولانا محمود خاں وارثی رکن سنی کانفرنس مورانواں ضلع اناؤ کی اطلاع کے مطابق مسلمانان قصبہ کا ایک خصوصی اجلاس ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء زیر صدارت مولانا اشفاق حسین منعقد ہوا۔ جس میں زکوٰۃ بل پیش کردہ شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی کو مسلمانوں کے لئے خطرناک مصیبت تصور کیا گیا۔ حاضرین نے اس بل کی مخالفت کی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد نعیم الدین کی تجویز کردہ قرار داد کی حمایت کی گئی۔ اس قرار داد کی نقلیں متعلقہ صاحبان تک پہنچائیں گئیں۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(۲)(ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۱۱۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

سنی کانفرنس آگرہ کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل کے خلاف صدائے احتجاج

جناب محمد فیاض الدین قادری اشرفی ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس آگرہ کی اطلاع کے مطابق نومبر ۱۹۴۶ء جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ جامع مسجد آگرہ میں مقامی سنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا مفتی قمر الدین صدر سنی کانفرنس آگرہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے مولانا مفتی محمد عبد الحفیظ قادری رضوی مفتی شہر نے زبردست تقریر کی۔ جس میں زکوٰۃ بل کے نقصانات بیان فرمائے۔ بعد ازاں آل انڈیا سنی کانفرنس کی ہدایت کے مطابق ایک قرارداد محمد فیاض الدین اشرفی نے پیش کی۔ افتخار علی، عبد الغنی کے علاوہ دیگر حاضرین نے اس کی تائید کی۔ باتفاق رائے حسب ذیل قرارداد احتجاج منظور ہوئی۔

"مسلمانان آگرہ کا یہ عظیم الشان جلسہ زکوٰۃ ایکٹ کی سخت مذمت کرتا ہے اور زکوٰۃ ایکٹ کو شرعی نقطہ نظر سے مداخلت فی الدین قرار دیتا ہے۔ اور خان بہادر مسعود الزمان صاحب ایم۔ ایل۔ سی کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اس ریزولیوشن کو فوراً واپس لے کر حمیت اسلامی کا ثبوت دیں۔

نیز یہ جلسہ قائد اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے اپیل کرتا ہے کہ صاحب موصوف اس خلاف مذہب و ملت زکوٰۃ ایکٹ کے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کریں"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

بدایوں میں زکوٰۃ ایکٹ پر احتجاجی جلسے

جناب محمد قریش میردہ محلہ اور محمد رضا صدیقی سید باڑہ بدایوں کی اطلاع کے مطابق ۹۔ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ / ۴۔ نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب محلہ میردہ کی مسجد میں جلسہ زیر صدارت جناب عبدالصمد رئیس میردہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مفتی محمد ابراہیم فریدی صدر مدرس نے شیخ مسعود الزمان صاحب کے زکوٰۃ ایکٹ پر تبصرہ فرماتے ہوئے آل انڈیا سنی کانفرنس کی مجوزہ تجویز کی تائید کی۔ سامعین نے بڑی حقارت و نفرت سے خان بہادر شیخ مسعود الزمان صاحب کے اس اقدام کو دیکھا اور اس پر سخت بیزاری ظاہر کی۔

۱۰۔ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ / ۵۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو نماز عید کے پہلے مسجد خیاطاں سید باڑہ بدایوں میں مولانا محمد ابراہیم فریدی سستی پوری نے زکوٰۃ ایکٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ شرعی حیثیت سے حق سے دور چیز ہے۔ ضرورت یہ تھی کہ خلع بل کی ترمیم پیش کرتے اور منظور کراتے۔۔۔۔۔۔۔" (۱)

خانقاہ دیوان شاہ ارزاں پٹنہ کا سالانہ عرس

سنی کانفرنس پٹنہ شہر کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل کے خلاف صدائے احتجاج

مولانا سید عاشق حسین فاضل شمسی ولی عہد خانقاہ دیوان شاہ ارزاں پٹنہ کی اطلاع کے مطابق ۲۸ ذی قعدہ سے ۳ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ / ۲۴۔ اکتوبر سے ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء تک حضرت دیوان شاہ ارزاں قدس سرہ کا سالانہ عرس مقدس زیر صدارت سید عابد حسین شاہ قادری سجادہ نشین درگاہ منعقد ہوا۔ اس عرس مقدس کی تقریب میں صوبہ بہار کے علاوہ دیگر علاقوں کے علماء اور اہل سنت حاضر ہوئے۔

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۲۳ نومبر۔ ص ۷

عرس کے موقعہ پر ۲۸۔ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ / ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو پٹنہ سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری خلیفہ امام احمد رضا بریلوی نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کی آزادروی اور شریعت مطہرہ سے بے توجہی پر افسوس کا اظہار کیا اور خان بہادر شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل۔ سی باندا کے پیش کردہ زکوٰۃ بل کے متعلق اظہار نفرت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجوزہ زکوٰۃ بل مسلمانوں کے دین میں مداخلت کے مترادف ہے اسے مسلمان کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ آپ نے ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور کی اشاعت ۲۵۔ ذی قعدہ ۱۳۶۵ھ / ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کے حوالہ سے وہ قرارداد پیش کی جس کو صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس نے سنی کانفرنسوں کے لئے تجویز کیا ہے۔ حاضرین نے اس قرارداد مذمت کی بھرپور تائید کی۔ (۱)

سنی کانفرنس شہر کالپی،
مجوزہ زکوٰۃ بل کے خلاف احتجاج

۹۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو شفاء الملند حکیم ڈاکٹر امداد علی صدر سنی کانفرنس کالپی کے مکان پر سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مولانا الحاج سید محمد عبد الرب مبلغ اعظم صوبہ سی۔ پی و برار منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں !

۱ مولانا سید عبد السلام قادری باندوی
۲ مولانا سید عبد المسجود وجود قادری جبل پوری
۳ مولانا سید مظہر قادری جبل پوری
۴ مولانا حکیم غازی
۵ مولانا قاری عبد المعبود جبل پوری
۶ مولانا محمد انور اور
۷ مولانا حافظ سعید الدین سجادہ نشین

نے شرکت کی۔ علماء اہل سنت و مشائخ عظام نے متفقہ طور پر زکوٰۃ بل مجوزہ شیخ مسعود الزمان کی مخالفت میں قرارداد منظور کی۔ اس قرارداد کی نقلیں متعلقہ صاحبان تک پہنچائی گئیں۔ (۲)

---

(۱)(ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷،۸
(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۱۴/ ۷ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰
(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۸

سنی کانفرنس چرگاؤں ضلع جھانسی کا خصوصی اجلاس

مجوزہ زکوۃ بل کی مخالفت

جناب سید پیر بخش ناظم سنی کانفرنس چرگاؤں ضلع جھانسی کی اطلاع کے مطابق سنی کانفرنس چرگاؤں کا ایک خصوصی اجلاس ۸۔ نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب نعمت خاں منعقد ہوا۔ جلسہ کا اہتمام جناب رسول بخش نے کیا۔ اس جلسہ میں زکوۃ بل مجوزہ شیخ مسعود الزماں کو ایک بھیانک بلا اور ناقابل برداشت مصیبت تصور کیا گیا۔ اس لئے اس مجوزہ بل سے اظہار نفرت کیا گیا۔ مطالبہ کیا گیا کہ اس مجوزہ بل کو مداخلت فی الدین سے بچنے کی خاطر واپس لیا جائے۔

یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ (۱)

عرس خانقاہ فریدیہ سربیلہ

کے موقعہ پر سنی کانفرنس سربیلہ کا خصوصی اجلاس

مولانا منظور الحسن خانقاہ فریدیہ سربیلہ کی اطلاع کے مطابق ۱۱۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو خانقاہ آباد انیہ فریدیہ سربیلہ میں حضرت شاہ مصلح الدین قدس سرہ کے عرس کے موقعہ پر مقامی سنی کانفرنس کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت شاہ نثار احمد قادری فریدی منعقد ہوا۔ جس کی غرض وغایت مجوزہ زکوۃ بل سے اظہار نفرت تھا۔ مولانا محمد خالد سربیلوی نے مجوزہ زکوۃ بل کی خرابیوں کو واضح طور پر بیان کیا۔ ایک متفقہ قرارداد میں بل مذکورہ سے اظہار نفرت کیا گیا اور کہا گیا یہ بل صریحاً مداخلت فی الدین اور مسلمانوں کے لئے مصیبت عظمیٰ ہے لہٰذا یہ بل واپس لیا جائے۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۸

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۹

مجوزہ زکوۃ بل کی مخالفت

مسلمانان دھوراجی کا احتجاج

جناب ناظم مدرسہ مسکینہ دھوراجی کاٹھیاواڑ کی اطلاع کے مطابق ۱۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو مدرسہ مسکینہ دھوراجی میں مسلمانان دھوراجی کثیر تعداد میں جمع ہوئے اور ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا مفتی عبدالعزیز خان منعقد ہوا۔ جس میں

- ☆ مولانا احمد میاں (۱)
- ☆ مولانا عبدالحق
- ☆ مولانا علی محمد

اور جناب صدر محترم نے مجوزہ زکوۃ بل کی خرابیوں کو پیش کیا۔ اور حاضرین کی اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس میں مجوزہ بل کے بارے میں نفرت اور غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ یہ بل واپس لیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں سے یہ تازہ مصیبت ٹل جائے۔ (۲)

سنی کانفرنس الہ آباد کا خصوصی اجلاس

زکوۃ بل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

نومبر ۱۹۴۶ء کو سنی کانفرنس الہ آباد کا ایک خصوصی جلسہ سید نور الاسلام قادری باندوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانان الہ آباد نے مجوزہ زکوۃ بل کو اپنے دین میں مداخلت قرار دیا اور ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ اس بل کو واپس لے کر اطمینان کا سامان مہیا کریں۔ اس قرارداد کی نقلیں متعلقہ صاحبان تک ارسال کی گئیں۔ (۳)

---

(۱) مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی صدر جمعیت علماء پاکستان، صدر ورلڈ اسلامک مشن مراد ہیں۔ آج کل آپ کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

(۲)(ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۹

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

(۳) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۹

سنی کانفرنس انگس ضلع ہگلی کا خصوصی اجلاس

مولانا محمد اسماعیل ناظم سنی کانفرنس انگس ضلع ہگلی کی اطلاع کے مطابق ۲۷۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو جامع مسجد انگس میں ایک جلسہ عام حضرت مولانا حافظ حکیم محمد عطاء الرحمٰن مظفر پوری خطیب جامع مسجد و صدر سنی کانفرنس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں شیخ مسعود الزمان ایم۔ ایل سی کے مجوزہ زکوٰۃ بل کے نقصانات کو واضح کیا گیا۔ حاضرین نے اس بل کے خلاف ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی۔ (۱)

سنی کانفرنس مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل پر احتجاج

۸۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز جمعہ جامع مسجد میں سنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں

۱ مولانا حافظ عبدالعزیز مراد آبادی
۲ مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری اور
۳ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی

نے زکوٰۃ ایکٹ کی خرابیوں کو مدلل طور پر بیان فرمایا اور اتفاق رائے سے آل انڈیا سنی کانفرنس کی مجوزہ قرارداد کو منظور کیا۔ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

(۲) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۶

سنی کانفرنس اوری، ضلع اعظم گڑھ کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل کے خلاف صدائے احتجاج

۲۔ نومبر ۱۹۴۶ء جامع مسجد اوری میں سنی کانفرنس کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مجیب الاسلام اعظمی نے زکوٰۃ بل کی خرابیوں کو مدلل طور پر بیان کیا۔ تمام حاضرین نے اس بل کے خلاف آل انڈیا سنی کانفرنس کی مجوزہ قرارداد مذمت و نفرت منظور کی۔ (۱)

سنی کانفرنس پرال، اسلام آباد کشمیر کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل کی مخالفت

۴۔ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ / ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو سنی کانفرنس پرال، اسلام آباد کشمیر کا ایک خصوصی جلسہ مولانا واعظ قاضی محمد قمر الدین سنی کانفرنس کے دفتر میں منعقد ہوا۔

جس میں زکوٰۃ بل کو مسلمانوں کے حق میں نہایت بھیانک اور ناقابل برداشت مصیبت بتایا گیا۔ اس بل کے خلاف قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ (۲)

علاوہ ازیں وزارتی مشن کی تجویز قبول کرنے اور اس پر مرتب ہونے والی حکومت میں وہابیہ دیوبندیہ کی شرکت پر اظہار نفرت کیا گیا۔

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

(۲) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

سنی کانفرنس باندا کا زکوۃ بل کے خلاف احتجاج

۴۔ نومبر ۱۹۴۶ء مسجد شیخ سرور باندا میں سنی کانفرنس کا جلسہ زیر صدارت مولانا سعید الدین سجادہ نشین خانقاہ مسعودیہ منعقد ہوا۔ مولانا عبدالسلام قادری نے زکوۃ بل کی خرابیوں کی بابت شرعی دلائل دیئے۔ مسلمانان باندا نے ایک قرارداد منظور کی جس میں مجوزہ زکوۃ بل پر اظہار نفرت کیا گیا۔ (۱)

زکوۃ بل پر انجمن حزب اللہ اپلیٹا کا احتجاج

نومبر ۱۹۴۶ء میں انجمن حزب اللہ اپلیٹا کی مجلس شوریٰ کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمد ظفر علی نعمانی صدر مدرس مدرسہ حنفیہ اہل سنت اپلیٹا منعقد ہوا۔ جس میں زکوۃ بل کے متعلق تفصیل سے وضاحت کی گئی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک مطابق حکیم سید سلیمان مسیح کی یہ تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی کہ خان بہادر مسعود الزماں خاں ایم۔ ایل۔ سی باندوی کی یو۔ پی اسمبلی میں تجویز کے خلاف غصہ و نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ہم گورنر یو۔ پی اور وزیر اعظم اور جملہ مسلم ممبران اسمبلی سے التجا کرتے ہیں کہ اس بل کو ہرگز پاس نہ ہونے دیں اور خان بہادر کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسی مداخلت فی الدین سے باز آکر اپنی عاقبت سدھاریں۔ (۲)

---

(۱)(ا) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۲۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء ص ۷

(۲) (ا) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۷

سنی کانفرنس شاہجہانپور کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل کے خلاف احتجاج

حسب الحکم مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک خصوصی جلسہ زیر صدارت حکیم سید سلطان احمد شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ جس میں مولانا دانش علی فریدی نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے زعماء خصوصاً محدث کچھوچھوی، صدر اور صدر الافاضل ناظم اعلیٰ پر کلی اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ نیز زکوٰۃ بل کی نہایت سختی سے مخالفت کی گئی مولانا موصوف نے فرمایا کہ زکوٰۃ ایکٹ پاس کرنا مسلمانوں کے جذبات روحانیہ کو دعوت مبازرت دینا ہے۔ مسلمان اس ناپاک اور ملعون ایکٹ کو نہایت غضب آلود نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ (۱)

مجوزہ زکوٰۃ بل سے تمام مسلمان بیزار ہیں

مختلف مقامات کی سنی کانفرنسوں اور سنی اجتماعات کی روداد

مولانا غلام محمد ناظم سنی کانفرنس اسلام آباد کشمیر کی اطلاع کے مطابق نومبر ۱۹۴۶ء میں مسلمانان اسلام آباد کشمیر نے مجوزہ زکوٰۃ بل کے خلاف گہرے رنج اور غم و غصہ کا اظہار کیا۔ ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ اس بل کو پاس نہ کیا جائے۔ یہ بل، مسلمانوں کے دین میں مداخلت کا موجب ہے۔ (۲)

سنی کانفرنس جموں کشمیر کا خصوصی اجلاس

مولانا محمد مختار اشرفی نعیمی کی اطلاع کے مطابق حسب الحکم مرکزی دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس، جموں کی سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں زکوٰۃ بل سے بیزاری کی قرارداد منظور کی گئی۔ (۳)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء ص ۱۰

(۲) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷۔ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰

(۳) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰

سنی کانفرنس جالون کا خصوصی اجلاس

نومبر ۱۹۴۶ء بروز جمعہ جالون میں سنی کانفرنس کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر کی تحریک پر مجوزہ زکوٰۃ بل کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا۔

ایک متفقہ قرارداد کے مطابق مطالبہ کیا کہ زکوٰۃ بل کو پاس نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس کے نفاذ سے دینی امور میں مداخلت ہوگی۔

جلسہ کی صدارت مولانا برکت اللہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ جالون نے کی۔ (۱)

سنی کانفرنس سہسرام بہار کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل کے خلاف احتجاج و اظہار نفرت

سنی کانفرنس سہسرام کا ایک خصوصی جلسہ مولانا سید صبیح الدین سجادہ نشین کی رہائش پر نومبر ۱۹۴۶ء میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مولانا سید وصی احمد محدث نے فرمائی۔ جلسہ میں مجوزہ زکوٰۃ بل کی خرابیوں کو شرعی دلائل سے واضح کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ یہ بل مسلمانوں کے دینی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔ ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے تمام حاضرین نے اس بل کے خلاف احتجاج اور اظہار نفرت کیا۔ (۲)

درج ذیل شہروں میں سنی کانفرنس اور دیگر سنی اجتماعات میں زکوٰۃ بل کی شدید مخالفت میں جلسے ہوئے اور قراردادیں نفرت کے اظہار کے لئے پاس ہوئیں۔

☆ بدایوں ☆ فیض آباد ☆ بریلی
☆ فتح پور ☆ نال نرجا ☆ باندا
☆ سرہیلہ ضلع مونگیر ☆ ریاست ریواں ☆ چراگاؤں ضلع جھانسی
☆ جبل پور وغیرہ (۳)

---

(۱)(ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰

(۲) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۹، مجریہ ۱۰ جنوری ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰، ۱۱

(۳) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

سنی کانفرنس کانپور کا خصوصی اجلاس

زکوٰۃ بل کے خلاف احتجاج

جناب ناظم سنی کانفرنس کانپور کی اطلاع کے مطابق مدرسہ احسن المدارس کانپور میں ۲۱۔ نومبر ۱۹۴۶ کو سنی کانفرنس کانپور کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا محمد محبوب اشرفی مبارک پوری صدر سنی کانفرنس کانپور منعقد ہوا۔ جس میں صدر محترم اور دیگر علماء نے زکوٰۃ بل کی خرابیوں کو دلائل شرعی سے بیان کیا۔ حاضرین نے متفقہ قرارداد کے ذریعے اس بل کے خلاف اظہار نفرت کیا۔ (۱)

مسلمانان قصبہ منوہر تھانہ ریاست کوٹہ راجپوتانہ کا احتجاجی جلسہ

زکوٰۃ بل کے خلاف اظہار نفرت

۵۔ نومبر ۱۹۴۶ء کو مسلمانان قصبہ منوہر تھانہ کوٹہ راجپوتانہ کا ایک احتجاجی جلسہ زیر صدارت قاضی شہر مولانا مجیب الاسلام نسیم منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر کی تحریک کے مطابق مجوزہ زکوٰۃ بل کی خرابیوں کو بیان کیا گیا۔ حاضرین نے علماء کے بیان کے مطابق اسے مداخلت فی الدین سمجھا۔ ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے اس بل کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا۔ (۲)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۶، دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۱

(۲) (ا) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(ب) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱۰

سنی کانفرنس کھر دہ ضلع ۲۴ پرگنہ بنگال کا ایک خصوصی جلسہ

زکوٰۃ بل کے خلاف اظہار نفرت

۲۴۔ مارچ ۱۹۴۷ء مسلمانان کھر دہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا ابو الوریٰ فصیحی غازی پوری منعقد ہوا۔ جس میں مولانا حکیم شائق احمد نعیمی اور مولانا مشتاق احمد قادری کے علاوہ دیگر مقررین نے اپنی تقاریر میں زکوٰۃ بل کی خرابیوں کو بیان فرمایا۔ مولانا حکیم شائق احمد کی تقریر سے مسلمانوں میں زکوٰۃ بل کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا:

"اگر یہ قانون گورنمنٹ نے پاس کر دیا تو سارے مسلمانوں میں ایک ہیجان پیدا ہو جائے گا اور مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگے گی۔"

چنانچہ مسلمانوں نے بآواز بلند اس مجوزہ بل کی مخالفت کی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مجوزہ قرار داد حاضرین نے اتفاق رائے سے منظور کی۔ (۱)

حسب ذیل اراکین کا انتخاب مجلس منتظمہ سنی کانفرنس عمل میں لایا گیا۔

۱	مولانا تجمل حسین	صدر	۲	عبداللہ سردار	نائب صدر
۳	سردار حاجی جمال الدین	نائب صدر	۴	آس محمد	نائب صدر
۵	مولانا حکیم شائق احمد نعیمی	ناظم	۶	نعمت اللہ	نائب ناظم
۷	ماسٹر عبدالرشید	نائب ناظم	۸	عبدالغفور	نائب ناظم
۹	محمد اسماعیل سردار	ناظم نشرواشاعت			
۱۰	شبراتی میاں	خازن			
۱۱	علی جان	محاسب		(۲)	

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۴۔ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۷۔ اپریل ۱۹۴۷ء۔ ص ۷

”حفظ جان ومال اور ناموس کے لئے مسلمانوں کو ہتھیار رکھنے میں آزاد کر دیا جائے“

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تحریک

مرکزی اور صوبائی انتخابات کے نتیجے میں ہندوستان بھر میں صوبائی اور مرکزی حکومتوں میں کانگریسی وزارتوں کی اکثریت تھی۔ ان کانگریسی وزارتوں کی پشت پناہی میں انتہاپسند ہندوؤں نے ملک بھر میں ہندو مسلم فسادات کالامتناہی سلسلہ شروع کر دیا۔ جس کی غرض وغایت یہ تھی کہ بر عظیم سے مسلمانوں کا وجود ختم کر دیا جائے (نعوذباللہ)۔ بہار، اڑیسہ، یو۔ پی، پنجاب، بنگال وغیرہ صوبوں میں مسلمانوں کا بے پناہ نقصان ہوا۔ لاکھوں بے گناہ مسلمان شہید ہوئے، املاک کے نقصان کا اندازہ حساب سے باہر ہے۔ معصوم بچوں، ضعیفوں اور عورتوں کو بے دردی سے ذبح کیا گیا۔ مسلمان عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔ مزید بر ان مسلمانوں کو اپنی حفاظت کرنے کا قانوناً حق نہ تھا۔ اپنی حفاظت کے لئے مسلمان معمولی سے معمولی ہتھیار نہ رکھ سکتا تھا۔

(یاد رہے اس دور میں تلوار، برچھی وغیرہ ہتھیاروں کا رواج تھا۔ بندوق اور رائفل وغیرہ پاس رکھنے کے لئے بڑے سرمایہ کی ضرورت تھی اور مسلمان اس سہولت سے محروم تھے)

اس صورت حال کے پس منظر میں آل انڈیا سنی کانفرنس نے مسلمانوں کو مزید تباہی سے بچانے، بے گھروں کی آبادکاری، مظلوموں کی اعانت، اور نہتے مسلمانوں کو حفاظت خود اختیاری کے لئے عملی اقدام کئے۔ سنی کانفرنس کی یہ تحریک تھوڑے ہی عرصہ میں ہمہ گیر اور ملک گیر بن گئی۔ تمام اسلامی تنظیموں نے اس آواز پر لبیک کہی اور مسلمانوں کی حفاظت خود اختیاری کی تحریک کی ہمنوائی کی۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی کا تحریری بیان ملاحظہ ہو:

”جمہوریت اسلامیہ ہند (آل انڈیا سنی کانفرنس) کے مرکز نے حکومت سے ماہ نومبر ۱۹۴۶ء میں مطالبہ کیا تھا کہ مسلمانوں کو مسلح کر دیا جائے اب مئی ۱۹۴۷ء میں جسے دیکھو وہ اس تحریک کا علمبردار نظر آرہا ہے۔“(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ شمارہ نمبر ۲۳، ۲۴۔ جلد نمبر ۸۵ مجریہ ۹ / جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۵ کالم ۱

آل انڈیا سنی کانفرنس نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو انتباہ کیا اور مطالبہ کیا کہ دیگر اقوام ہند کی طرح بلا امتیاز مسلمانوں کو بھی ہتھیار رکھنے کی اجازت دے دی جائے۔ اور اگر حکومتیں اسے اپنے لئے خطرہ محسوس کریں اور امن پسند، جو مسلمانوں کے ہتھیار رکھنے کو فسادات کا باعث گردانیں تو قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ ہندوؤں اور دیگر دہشت گردوں کو بھی غیر مسلح کر دیں۔ اس سلسلہ میں گورنر پنجاب، گورنر سندھ، گورنر بلوچستان، گورنر اڑیسہ، گورنر یو۔ پی، گورنر بنگال، گورنر بہار، گورنر آسام، گورنر مدراس، گورنر بمبئی اور مرکزی عارضی حکومت کے عہدیداروں، مسٹر جواہر لال نہرو، مسٹر پٹیل، مسٹر لیاقت علی خان، مسٹر عبدالرب نشتر، مسٹر محمد علی جناح، مسٹر راجہ غضنفر علی خان اور وائسرائے ہند کے نام تار روانہ کئے گئے۔ جن میں مطالبہ کیا گیا کہ مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے معمولی ہتھیار رکھنے کی اجازت دی جائے۔"

مولانا محمد عمر نعیمی نائب ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس نے اس تار کا مضمون اخبارات کو اشاعت کے لئے ارسال کیا۔ تار کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

"گذارش ہے کہ مسلم اقلیت غریب و نادار بھی ہے، صلح پسند بھی ہے۔ حکومت کے اہلکاروں اور افسروں میں بھی اس کا عنصر بہت قلیل ہے۔ اکثریت تعصب کے ہولناک مظاہرے کر چکی ہے۔ اس لئے مسلمان نہایت خوف زدہ ہیں اور ان کے پاس حفاظت جان و مال و مسکن و عیال و اطفال کا کوئی ذریعہ بھی نہیں۔ اکثریت اور اس کے موافقین کے پاس تباہ کاریوں کے کثیر سامان ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں اور اپنی حفظ جان و مال اور ناموس کے لئے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کو ہتھیار رکھنے کا دینی حکم بھی ہے۔ ورنہ ہندوستان سے مسلمانوں کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ اگر کسی وجہ سے حکومت ہتھیار رکھنے کی اجازت نہ دے تو فوج اور پولیس کے سوا سب کے ہتھیار اور تباہی انگیز سامان ضبط کر لئے جائیں اور اس میں کسی کا استثنا نہ ہو۔"

سید محمد (محدث) صدر آل انڈیا سنی کانفرنس
محمد نعیم الدین ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس

از مرکزی دفتر مراد آباد۔" (۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۹/ جون ۱۹۴۷ء۔ ص ۸.

آل انڈیا سنی کانفرنس کی مخالفت، محرکات، اسباب، تجزیہ،

آل انڈیا سنی کانفرنس کی مخالفت

محرکات ، اسباب ، تجزیہ

آل انڈیا سنی کانفرنس کا تاسیسی جلسہ عام مراد آباد میں ۲۰تا۲۳ر شعبان المعظم ۱۳۴۳ھ / ۱۶تا۱۹مارچ ۱۹۲۵ء کو ہوا۔ اس وقت بر عظیم کے مسلمانوں کی مذہبی ، سماجی ، معاشرتی ، معاشی اور تعلیمی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ انگریزی سامراج کے مظالم کا نشانہ زیادہ تر مسلمان ہی تھے۔ ہندو کا تعصب اپنے نقطۂ عروج پر تھا۔ وہ مسلمانوں کو ہر حیثیت سے مٹانے کے در پے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان بر عظیم کو چھوڑ کر سمندر پار کہیں جا رہیں اور اگر وہ یہیں رہنا چاہتے ہیں تو ہندو تہذیب و تمدن کا حصہ بن کر رہیں اپنے اسلامی تشخص کو بھول جائیں۔ شدھی تحریک ، سنگھٹن ، ذبیحہ گاؤ پر پابندی ، اذان کہنے پر فساد ، مساجد کا انہدام ، کتاب مقدس قرآن مجید کی توہین ، خون مسلم کی ارزانی ، متحدہ قومیت کا راگ ، گاندھی کی آندھی ، تحریک ہجرت ، تحریک عدم تعاون ، تحریک خلافت میں عیار گاندھی کی قیادت ، ..... اور پھر مسلم تعلیمی اداروں کی پامالی ، ودیا مندرا سکیم اور واردہا اسکیم کا اجرا ...... یہ سب کچھ مسلمانوں کو تباہ کرنے کے ڈھنگ تھے۔

مسلمان معاشی اعتبار سے بد حال تھے۔ ہندو بنیے کے مقروض تھے۔ وہ دھیلی دے کر حویلی نام کروالیتا تھا۔ مسلمانوں کی جائیدادیں اور املاک ضبط ہو رہے تھے۔ زمین گروی تھی۔ کاشت مسلمان کرتا اور پیداوار ہندو اٹھاتا تھا۔ سودی شکنجے نے مسلمانوں کی معاشی حالت ابتر کر رکھی تھی۔

مسلمانوں کی تعلیم سے غفلت نے انہیں سیاسی طور پر پس ماندہ کر رکھا تھا۔ دفتروں اور محکموں میں ان کی بھرتی نہ ہونے کے برابر تھی۔ ملازمت کے دروازے ان پر بند تھے۔ چونکہ مسلمان ، اس وقت تجارت کرنا عار جانتے تھے۔ اس لئے تجارت میں ان کا حصہ نہ ہونے کے برابر تھا تعلیمی پس ماندگی کے باعث باہمی مناقشات میں بے جا مقدمہ بازی سے وقت اور روپیہ بے دریغ اڑ رہا تھا۔

مسلمانوں پر تازہ افتاد یہ پڑی کہ بعض نام نہاد مسلمان راہنماء گاندھی کے دام ہمرنگ زمین کا

شکار ہو گئے۔ اسی کے فلسفہ کے قائل اور مبلغ بن گئے۔ "متحدہ قومیت" کے نام پر اسلامی شعار قربان کر کے اسلامی تشخص اور امتیاز حق و باطل مٹانے کے در پے ہوئے۔ یہ مارِ آستین انتہائی خطرناک ثابت ہو رہے تھے۔ ان حضرات نے عیار اور متعصب ہندو گاندھی کے "تقدس" کے ایسے نغمے الاپے کہ اسے "نبی بالقوہ" بنا دیا۔ بعض مسلمانوں میں اس کی شہرت بطور "امام مہدی" کے ہونے لگی۔

یہ تھے وہ حالات جب کہ راسخ العقیدہ سنی علماء و مشائخ وقت کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں اترے۔ محراب و منبر اور مدرسہ و خانقاہ کے پر امن ماحول سے جہادِ عمل کو ترجیح دی۔ اسلام اور ملت کے خلاف ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ظاہر ہے ان صاحبانِ جبہ و دستار، وارثانِ مسند درس و تدریس اور اصحاب رشد و ہدایت کو چومکھی لڑائی لڑنا پڑی۔

مسلمانوں کی تعلیمی حالت سنوارنے، معاشی و معاشرتی بہبود و فلاح، احوال سیاست کی اصلاح، مسلمانوں کو رسوم بد سے اجتناب کرنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ انگریزوں سے جہادِ آزادی، ہندوؤں سے جہاد اور اسلام کا نام بدنام کرنے والوں کے خلاف جہاد ـــــ اتنے کثیر محاذوں پر کام کرنے کی بدولت آرام و راحت سے یہ حضرات ناآشنا ہوئے۔ ان حضرات کی شبانہ روز محنت نے یہ ثمرہ دیا کہ مسلمان آزادی جیسی نعمت سے بہرہ ور ہوئے۔ ہندوؤں کی چال باطل ٹھہری۔ متحدہ قومیت کا پرچار کرنے والوں کو منہ کی کھانا پڑی اور مسلمان جادۂ حق پر رہتے ہوئے ترقی و اصلاح کی طرف گامزن ہوئے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مخالف دو قوتیں تھیں:

۱ ہندو

۲ متحدہ قومیت کے داعی مسلمان لیڈر

ہندوؤں کی مخالفت کا سبب تعصب و عناد اور اسلام دشمنی تھا۔ جبکہ متحدہ قومیت کے داعی علماء دانستہ یا نادانستہ طور پر خود غرضی اور زر پرستی کا شکار تھے۔ یہی وجہ مخالفت تھی۔ آل انڈیا مسلم لیگ استخلاص وطن اور اسلامی ریاست کے حصول کے لیئے کوشش کر رہی تھی۔ یہ مقصد عظیم تھا۔ اگرچہ مسلم لیگ میں معدودے چند لوگ غیر مسلم اور بد عقیدہ بھی شامل تھے۔ مگر اکثریت مسلم راہنماؤں کی تھی۔ مرزائی، شیعہ، غیر مقلدین اور دیوبندی حضرات کی مسلم لیگ میں شمولیت علمائے

حق کے لئے قابل قبول نہ تھی۔ علماء کے لئے مسلم لیگ کے مقاصد اگرچہ مفید تھے مگر بے دینوں اور بد عملوں کی وجہ سے مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ کانگریسی، جمعیت علماء ہند، احرار، خاکسار اور دیگر اس قبیل کی جماعتیں مسلم لیگ کے مقاصد سے اختلاف رکھتی تھیں۔ بعض علماء اہل سنت کی مسلم لیگ کی مخالفت کا باعث کانگریسی مقاصد کی موافقت میں نہ تھی۔ ان کی مخالفت کی وجہ خالص اسلامی اصولوں پر مبنی تھیں۔ جمہور علماء اہل سنت کے نزدیک مسلم لیگ کے مقاصد کا حاصل کرنا ضروری تھا۔ اس لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اکابر اور زعماء نے مسلم لیگ کی مشروط حمایت کی۔ اس طرح چند علماء نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے طرز عمل کی مخالفت کی۔ اس مخالفت کی وجہ ان حضرات کی سادہ لوحی اور غلط فہمی پر مبنی تھی۔ مخالفت کرنے والوں میں مولانا سید محمد میاں مارہروی، مولانا حشمت علی لکھنوی (۱) مولانا محمد طیب داناپوری اور جناب معراج الدین مدیر ہفت روزہ الفقیہ امر تسر کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔ ان حضرات کی طرف سے چند کتابیں اور رسائل میں مخالفانہ مضامین لکھے گئے۔ مگر بے اثر رہے۔ جلیل القدر علماء و مشائخ نے ان کی مخالفت کو در خور اعتنانہ سمجھا۔ بعض حضرات نے رسائل میں جوابی مضامین لکھے۔ وقت اور حالات نے مخالفین کو خاموش کر دیا۔ ان میں سے بعض نے مخالفت ترک کر دی۔ مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی وزیر آبادی کی تجویز پر ہفت روزہ الفقیہ امر تسر سے تعاون منظور کیا گیا۔ (۲)

آئندہ صفحات میں آپ آل انڈیا سنی کانفرنس کے مخالفین اور ان کی مخالفت کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس مخالفت میں ہم کانگریس اور علماء اہل سنت کی مخالفت کا ذکر نہیں کریں گے۔ کیونکہ کانگریس تو اعلانیہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مخالفت پر تھی۔ آل انڈیا سنی کانفرنس اور کانگریس کے مقاصد اور طریق کار میں زمین آسماں کا فرق تھا۔ چند علماء اہل سنت کی مخالفت کی وجہ مقاصد کا اختلاف نہ تھا۔ صرف طریق کار میں اختلاف تھا اور اس کی وجہ ہم گذشتہ سطور میں بیان کر چکے ہیں۔ اگرچہ لاکھوں علماء کا کوئی شمار نہ تھا۔ مگر تاریخی حوالہ کے لئے ان کا ذکر کر دیا گیا۔

---

(۱)۔ مولانا حشمت علی پیلی بھیتی نے اپنے اس موقف سے رجوع فرمالیا تھا۔ معافی نامہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ نوری قدس سرہ کے حضور تحریری طور پر پیش کیا اور اپنی کتاب سے رجوع فرمالیا۔ (ماہنامہ فیضان فیصل آباد۔ ستمبر اکتوبر ۱۹۷۸ء۔ ص ۴۱)

(۲)۔ ہفت روزہ الفقیہ امر تسر کا مخالفانہ رویہ نصف ۱۹۴۵ء سے اکتوبر ۱۹۴۶ء تک جاری رہا۔ مولانا عبد الغفور ہزاروی کے تعاون کی تجویز ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر مجریہ ۸/۲۱ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو شائع ہوئی۔ خود مدیر ہفت روزہ الفقیہ نے اپنی پالیسی کا اعلان ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء کے شمارہ میں کیا۔

اظہار حقیقت

منجانب صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمتہ
ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس

اہل سنت کے انتشار کو اتحاد میں بدلنے، اغیار کی چیرہ دستیوں سے اہل سنت کو آگاہ کرنے، اہل سنت کی دینی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی اصلاح کی طرف عملی اقدام، حصول پاکستان کی مسلم لیگ کی کوشش میں امداد و اعانت اور وقت کے جدید تقاضوں پر لبیک کہہ کر ان کے حل کے لئے مردانہ وار مساعی کرنے کے نتیجہ میں جو رد عمل فطری تھا وہ ہوا۔ بے دینوں بدمذہبوں اور نظریۂ اسلام سے متصادم قوتوں کا ردِ عمل ظاہر تھا۔ یہ کوئی انہونی بات نہ تھی۔ مگر اغیار نے بعض مسلمانوں کو اکسایا اور اعتراض برائے اعتراض کے لئے در پردہ پشت پناہی کی۔ سادہ لوح مسلمانوں کو پٹی پڑھائی کہ آل انڈیا سنی کانفرنس نے مسلم لیگ کی حمایت کر کے دین کی بنیاد گرادی ہے (نعوذباللہ) کیونکہ مسلم لیگ کی اعانت اور اس کے حصول پاکستان کی قرارداد کی حمایت در حقیقت ان بے دینوں کی حمایت ہوگی جو شرعاً جائز نہیں۔ اس نوعیت کے دیگر اعتراضات اخبارات اور رسائل میں شائع ہونے لگے۔

معترضین چاہتے تھے کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے اکابر ان اعتراضات کے جوابات میں اُلجھ کر اور جواب الجواب میں مصروف ہو کر اپنے اعلیٰ مقاصد سے غافل ہو جائیں گے۔ اس کے لئے وہ بار بار تقاضا کر رہے تھے کہ ہمارے بیہودہ اور دور از کار اعتراضات کا جواب اکابر ہی دیں اگرچہ بعض رسائل میں ان لایعنی اعتراضات کا جواب علماء نے دیا مگر وہ اس پر راضی اور قانع نہ تھے۔ ان حالات میں صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم کی حیثیت سے ایک بیان اخبارات میں شائع کیا۔ اور اس کے بعد اپنی پوری توجہ اپنے مقاصد کی طرف مبذول رکھی۔ معترضین کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ اس بیان نے معترضین کے شافی جوابات دے دیئے اور بہت سے اعتراض کرنے والے آپ کے ساتھ مل کر آل انڈیا سنی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے ملی اصلاح اور اخلاقی،

معاشرتی اور معاشی ترقی کے پروگراموں میں کوشاں ہوئے۔ حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کی مذکورہ تحریر آپ کے شعور کی پختگی اور احساس آزادی، آل انڈیا سنی کانفرنس کی تاریخی حیثیت اور پس منظر کی آئینہ دار ہے۔ آپ بھی یہ تحریر پڑھیے:

”دنیا کی تمام قومیں اور ملتیں کتنی منظم ہیں اور ان کا نظم ان کو قوی اور زبردست بنائے ہوئے ہے سنی پراگندہ اور منتشر ہیں۔ یہ درد ہمیشہ میرے دل نے محسوس کیا اور میں نے اس انتشار کو رفع کرنے اور اہل سنت میں ربط و نظم پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوششیں کیں اور بکرمہ تعالیٰ اس میں بڑی کامیابیاں ہوئیں۔ میں نے اسی سلسلہ میں ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۵ء میں مرادآباد میں آل انڈیا سنی کانفرنس قائم کی۔ اس کا بہت شاندار اجلاس ہوا۔ صدہا علماء نے اس میں شرکت فرمائی مگر چند سنی حضرات جو اس وقت اس اجتماع میں شریک تھے، ان سے یہ اجتماع دیکھا نہیں جاتا تھا۔

انہیں نہایت رنج تھا، بہت کرب و قلق تھا اور اس خالص سنی اجتماع کو وہ ندوہ اور ناجائز بتا رہے تھے وہ وقت تو گزر گیا اور پھر ان میں بعض صاحبوں نے معافی مانگی، توبہ کی، اعتراف کیا کہ انہوں نے خالص دینی کام میں رخنہ ڈالا تھا مگر مجھے ان حضرات کے طریق عمل سے اتنی تکلیف پہنچی تھی کہ میں ساکت ہو گیا۔ عرصہ تک خاموش بیٹھا رہا۔ کئی سال ہوئے جب ایک جلسہ کے اجتماع میں پھر ان صاحبوں نے اہل سنت کے نظم کی استدعا کی۔ میں نے عرض کیا آپ اس کام کو انجام دیجئے، اس کی سربراہی فرمائیے اور میرے لئے جو آپ ادنےٰ سے ادنےٰ خدمت تجویز کریں میں حاضر ہوں۔ لیکن انہوں نے اس مقصد کے لئے کوئی عملی اقدام نہیں کیا۔ فتنے روز بروز زیادہ ہوتے گئے اور اہل سنت کا انتشار بڑھتا گیا۔ اغیار کی چیرہ دستیوں سے اہل سنت کا وجود ہی خطرہ میں نظر آنے لگا تو اس پیرانہ سالی، ضعیفی اور گوناگوں امراض کے باوجود میں نے تمام ہندوستان کے اہل سنت کو منظم و مرتبط کرنے کے لئے پھر سنی کانفرنس کا احیاء کیا۔

بحمد اللہ ملک میں ہر طرف سے اہل سنت نے میری صدا پر لبیک فرمائی اور جا بجا سنی کانفرنسیں قائم ہونے لگیں۔

اب ان حضرات کو پھر جوش آیا جو پہلے مخالفت کر چکے تھے اور انہوں نے اخبارات میں، اشتہاروں میں اور مخصوص مراسلات میں، رجسٹریوں میں میرے نام سوالات کے طومار باندھ دیئے

اور اس کثرت سے سوالات آنے شروع ہوئے کہ اگر سب کے جواب کا التزام کیا جائے تو ایک دفتر خاص اسی مقصد کے لئے جاری کرنا پڑے۔ سوالات کا انداز ہ مجادلانہ ہے۔ جن صاحبوں سے مجھے یہ امید تھی کہ وہ شبہ میں ہیں اور شبہ دور ہونے پر راہ عناد و خلاف اختیار نہ کریں گے انہیں میں نے جواب بھی تحریر کئے۔ جو حضرات مجادلانہ تحریریں لکھ رہے ہیں، میں ان سے عرض کرتا ہوں وہ مطمئن رہیں میں اس راہ میں قدم نہ رکھوں گا اور جدال کے لئے میرے پاس نہ وقت ہے اور نہ میں اس کو اچھا سمجھتا ہوں۔ ان بیکار مباحث میں اپنا وقت ضائع نہ کروں گا۔

میری حیثیت، بحمد اللہ میری دینی و مذہبی حیثیت اس قدر واضح اور ظاہر ہے کہ تمام ملک کے اہل سنت علماء و عوام اس سے خوب اچھی طرح واقف ہیں اور اس بندہ گنہگار کے ساتھ اعتماد تام رکھتے ہیں اور یہ معترض حضرات بھی دنیا کو مغالطہ دینے کے لئے چاہے کچھ کہیں لیکن انہیں یقینِ کامل ہے کہ میں سنیت کا علمبردار ہوں۔ اگرچہ گنہگار ہوں لیکن دین خالص رکھتا ہوں۔ مذہب میں بکرمہٖ تعالیٰ خامی نہیں ہے اور اس جماعت معاندین کے سرگروہوں کو میں نے سنیت کا درس دیا ہے اور تمام بدینیوں سے نفرت کے سبق پڑھائے ہیں۔ میں کسی بدمذہب کے ساتھ اختلاط و ارتباط گوارہ نہیں کرتا اور اسی مقصد کے لئے سنی کانفرنس قائم کی گئی ہے۔ یہ کانفرنس قائم ہو لے تو اس کا کام ہی یہ ہو گا کہ وہ تمام قابلِ اصلاح جماعتوں اور افراد کی اصلاح کرے۔ یہ تو میری حیثیت تھی جو میں نے بیان کر دی۔

ختم بحث :

تمام مباحث کا خاتمہ اس پر ہے کہ اگر میری یہ حیثیت کسی سنی جماعت کو قابلِ اطمینان طور پر تسلیم نہ ہو اور وہ میرے بیان پر اعتماد بھی نہ کریں تو اپنی جماعت میں سے کسی قابلِ اعتماد سنی عالم کو پیش کر دیں۔ میں یہ تمام کام انہیں تفویض کر دوں گا۔ اب تک بہت کام ہو چکا ہے۔ بہت سی جگہ سنی کانفرنسیں قائم ہو گئیں ہیں اور ہوتی جا رہی ہیں، ملک میں عام جذبہ ہے۔ جا بجا سے حضرات اہل سنت سنی کانفرنسوں کے قائم کرنے کی استدعائیں کر رہے ہیں۔

اس تمام کام کو وہ حضرات اپنے ہاتھ میں لیں، چلائیں۔ اگر میری شرکت بھی گوارہ نہ کریں تو مجھے اس میں بھی اصرار نہیں۔ گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ان کے لئے دعائیں کیا کروں گا اور اہل سنت

کا نظم دیکھ کر خوش ہوں گا۔ میرا مقصد صرف اہل سنت اور ان کی دینی، اخلاقی، معاشی اصلاح ہے۔ وہ جس کے ہاتھ سے بھی حاصل ہو فھو المراد۔ بلکہ جو عالی ہمت بزرگ اس کام کے لئے آگے بڑھیں، مَیں ان کا شکر گزار ہوں گا۔

اب تو بحث و جدال کی حاجت نہیں رہی۔ سوالات و اعتراضات کا محل باقی نہیں رہا۔ میرے ساتھ شرکت عمل گوارا نہیں تو آپ خود کام سنبھالئے، اللہ آپ کو توفیق دے۔

حضرات اہل سنت! اگر معترض حضرات اب بھی باز نہ آئیں، نہ خود کام کریں نہ اعتراض سے زبان روکیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ معاند ہیں۔ مَیں جب تک **بتوفیقہ** تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب نہ بنا لوں اور منزل مقصود تک نہ پہنچ جاؤں ہرگز ان مجادلانہ مباحث میں وقت ضائع نہ کروں گا۔ اس قسم کے حضرات مجھ سے اس بیکار بحث میں پڑنے کی امید نہ رکھیں۔ **و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم**"(۱)

---

(۱) (ا) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر، مجریہ ۲۱/۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۴

(ب) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور نے اپنے اداریہ میں حضرت صدالافاضل قدس سرہ کی تحریر بالا پر تبصرہ کیا ہے۔ یہ تحریر بھی تاریخی حوالہ کے اعتبار سے کارآمد ہے۔ اداریہ کی تحریر کو ملاحظہ کیجئے:

" آج کے عنوان "موصولات" میں دبدبہ سکندری حضرت قبلہ صدالافاضل ناظم آل انڈیا سنی کانفرنس دامت برکاتہم کی ایک تحریر گرامی شائع کرنے کی عزت حاصل کر رہا ہے۔ جس میں حضرت قبلہ ممدوح نے سنی کانفرنس کے سلسلہ میں مہربانوں کی عنایتوں پر تبصرہ فرماتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر دردمند ملت اس کو پڑھے اور غور کرے۔ ادارہ دبدبہ سکندری نے سنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد کا کافی غور سے مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ سنیوں کے انتشار کو رفع کرنے اور ان میں ربط و نظم پیدا کرنے کے لئے جو قدم حضرت قبلہ صدرالافاضل مدظلہ نے اٹھایا ہے وہ ایسا صحیح و بر محل ہے کہ اس کی اصابت کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ انگلیوں پر گنے جانے والے جن چند سنی حضرات نے اس کی مخالفت پر کمر باندھی ہے اور اس کی مخالفت میں حصہ لے رہے ہیں ان کا یہ رویہ پوری ملت کے لئے غیر معمولی نقصان و انتشار و نفرت کا باعث ہے اس معاندانہ سلسلے کی تحریریں اور مضامین اخبار ہذا میں اشاعت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ادارہ ہذا ضروری تصور کرتا ہے کہ اعلان کر دے کہ سنی کانفرنس کے خلاف شائع کرنے کو کسی اجرت کسی قیمت کسی طرح تیار نہیں نہ آئندہ ہوگا۔ صدق دل سے مؤید و حامی ہونے کے باعث وہ ایک حرف دبدبہ سکندری میں سنی کانفرنس محض حب دینی کے باعث سنی کانفرنس کے صدق و صفا کا معتقد ہے اور پوری ملت کے لئے وہ سنی کانفرنس ہی کو سبب نجات تصور کرتا ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب سنی کانفرنس کے خلاف کوئی تحریر دفتر ہذا میں ارسال فرمانے کی زحمت نہ فرمائیں۔"

(دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۳۔ کالم ۳)

روزنامہ "ہندوستان" بمبئی مورخہ ۱۶/ دسمبر (۱۹۴۶ء) میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے متعلق قمر الاسلام صاحب سیکرٹری آف انجمن حزب اللہ بمبئی کا یہ مضمون پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ ـــــ

> "یہ وقت سنی کانفرنس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس لئے اسلامی پریس کو چاہیئے کہ اس تحریک کو ابھی سے مٹا دیں اور مسلم لیگ کے حامیوں کا فرض ہے کہ بمبئی میں سنی کانفرنس کے دم بھرنے والوں پر اتنا زور ڈالیں کہ وہ اپنے ارادے سے باز آجائیں"

بلفظہٖ موصوف کا یہ مضمون انتہائی تعصبانہ جذبات پر مبنی ہونے کے علاوہ علماء اہل سنت کی مذہبی تاریخ اور ان کی قابل تقلید اسلامی خودداری سے جہالت کی قطعی دلیل ہے۔ یہ وقت سنی کانفرنس کے لئے ہرگز نامناسب نہیں بلکہ ایسی حالت میں، جبکہ ہندوستان کی سرزمین پر مذہب کا نام لے کر مکروفریب کے ہزاروں جال بچھائے جارہے ہیں، فریب خوردہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے اس کا انعقاد بہت ضروری ہے لیکن ہاں سنی کانفرنس پر متعصبانہ تنقید حامیان مسلم لیگ کے لئے ناموزوں اور انتہائی دیانتداری کے خلاف ہے اور ایسے نازک وقت میں اس کو کامیاب بنارہی ہے جبکہ ہندوستان کی تمام ہندو پرست جمعیتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اس کو شکست دینے پر تل گئی ہیں۔ ابھی ابھی مرکزی الیکشن کے موقع پر ہندوستان کے بعض بعض مقامات پر اس نے وہ نمایاں خدمات انجام دی ہیں جو ارباب لیگ سے مخفی نہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں حامیان مسلم لیگ کا سنیوں کی ملی تنظیم پر ناجائز دباؤ ڈالنا ان کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے علاوہ ان کے پیدائشی حق کو پامال کرنا ہے اگر مسلم لیگ کا مفاد اسی میں منحصر ہے کہ ہندوستان کے کروڑوں سنیوں کو ان کی خالص مذہبی تعمیر سے روک دے تو بسم اللہ، وہ اس کا اعلان کردے۔ اور اگر ایسا نہیں بلکہ مسلم لیگ جملہ اقوام ہند کی مذہبی وسیاسی تحفظ کی دعویدار ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد جماعتی حیثیت سے سنیوں کی اس غیر معمولی خلش کی تلافی کرے اور ایسے ناعاقبت اندیش معاندین کو فوراً تنبیہ کرے کہ وہ ایسی دل خراش اور فتنہ انگیز باتوں سے باز آجائیں۔ ورنہ یاد رہے کہ سنیوں کے مذہبی ولولوں سے کھیل کر مسلم لیگ امن و سکون اور عظمت و اقتدار کا کوئی سنگین قلعہ نہیں فتح کرے گی۔ بلکہ اس کے خود مختار آزادی پانے سے

قبل اس کے دامن پر بددیانتی کا ایسا بد نما داغ ہو گا جو آج ہی سے اس کے مستقبل کا پروگرام بتا دے گا۔ ہندوستان کی سیاسی نزاکت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسجد کے نمازی اپنی نمازیں ملتوی کر دیں علماءِ حق اصلاحِ قوم سے دست بردار ہو جائیں، معلمانِ ملت اپنی درسگاہیں چھوڑ دیں اور اربابِ معرفت اپنی خانقاہوں کو خیر باد کہہ دیں۔ یعنی موجودہ مذہبی نظام کی یہ چلتی ہوئی مشینری یک لخت بند کر دی جائے اور اس کا سارا زور مسلم لیگ کے الیکشن بورڈ میں صرف کیا جائے۔ اگر یہ مطلب نہیں تو خدارا بتایئے کہ موجودہ سیاسی دور میں اپنی قوم کو مکرو فریب کی کمندوں سے بچانے کے لئے علماء اہل سنت کا اپنی مذہبی تنظیم فرمانا کیوں واجب ملامت اور خلاف وقت ہو جائے گا اور ان پر یہ ناجائز دباؤ ڈالنا کیونکر صحیح ہو گا۔ جبکہ ان کا مقصد تخریب نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کی اجتماعی تعمیر ہے۔

آنکھوں پر فساد کی پٹیاں ہیں ورنہ ارباب بصیرت خوب جانتے ہیں کہ پورے ہندوستان میں حق پرستوں کی یہ واحد جماعت ہے جس نے کبھی بھی باطل کی ہم نوائی نہیں کی ہے، زمانے کا بڑے سے بڑا انقلاب بھی ان کو جادہ حق و صداقت سے منحرف نہ کر سکا۔ عصر حاضر میں جبکہ بڑی سے بڑی تقدس مآب شخصیتیں ہوس پرستی اور سیم و زر کے سیلاب کی نذر ہو گئیں اور ہوتی جا رہی ہیں۔ حرص و جاہ کے بھکرے میں جا کر اپنا دین و ایمان تک پروان چڑھایا جا رہا ہے وہاں بحمد اللہ ٹوٹی چٹائیوں اور شکستہ بوریوں پر راتیں بسر کرنے والے اربابِ حق علماء اہل سنت نے اپنی غیرت ملی اور اسلامی خودداری کی ایسی عدیم المثال حفاظت فرمائی کہ حرص و ہوس اور مکر و فریب کی تلاطم انگیز موجوں میں ان کی جوتیوں (۱) ان ناقابل انکار حقائق کے پیش نظر کوئی دیانت دار مسلمان کیونکر تصور کر سکتا ہے کہ اکابرین اہل سنت کی یہ خالص مذہبی تحریک کسی دنیاوی حرص و طمع پر مبنی ہے یا جمعیت العلماء (ہند) کی طرح وہ بھی کسی مسلم کش جماعت کی قیادت میں مذہبی رنگ اختیار کر کے ہندو پرستی اور رام راج کا جال بچھانا چاہتے ہیں۔ آخر میں مبصرین حضرات سے عرض کروں گا کہ سنی کانفرنس پر تبصرہ کرنے سے پہلے علماء اہل سنت کی موجودہ مذہبی پوزیشن پر غور فرما لیا کریں۔ جذبات کی رو میں اپنے خیالات کو بہالے جانا مذہبی اور سیاسی تدبر کے خلاف ہے۔ باقی آئندہ (۲)

---

(۱) یہاں چند حروف پڑھے نہ جا سکے۔

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ مجریہ ۹۔ جنوری ۱۹۴۶ء۔ ص ۵

سنی کانفرنس کے لئے دعائے خیر فرمایئے

علماء و مشائخ سے التماس

مولانا محمد علیم الدین، بزم صوفیہ مہانہ نے ایک مکتوب مفتوح کے ذریعے انجمن تبلیغ صداقت بمبئی اور انجمن سیرت غوث پاک کراچی سے بالخصوص اور جملہ علمائے اہل سنت، مشائخ کرام و سادات عظام گجرات کاٹھیاواڑ سے بالعموم التجا کی ہے کہ:

> "وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اپنے ناچیز اختلافات کو بالائے طاق رکھئے اور آل انڈیا سنی کانفرنس کے ساتھ تعاون کیجئے۔ نیز اپنی مجالس حسنہ میں اور بعد نماز جمعہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعائے خیر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔" (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس کے خلاف ایک سازش

امیر شریعت کا ڈھونگ

آل انڈیا سنی کانفرنس کی غیر منقسم ہندوستان بھر میں کامیابی کو کانگریسی برداشت نہ کر سکے مسلمانوں کو منتشر کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے کئے گئے۔ سنی کانفرنس کے خلاف متعدد جماعتوں کو متعارف کرایا گیا۔ اگرچہ ان سب کی حقیقت صرف اتنی تھی کہ کانگریسی مفاد کے آلہ کار تھے اور اہل سنت کا انتشار مقصود تھا۔ موسم برسات میں حشرات الارض کی طرح ان نام نہاد جماعتوں نے شور مچایا اور سنیوں کو دھوکا دینے کی ناکام کوشش کی۔ اسی قبیل کی حرکات میں سے "امیر شریعت" کا انتخاب تھا۔

کانگریس نوازی میں دیوبندی حضرات نے منصوبہ بنایا کہ چند بے وقعت اور غیر موثر علماء کو اکٹھا کیا جائے۔ انہیں اختیار ہو کہ وہ اپنا "امیر شریعت" منتخب کر لیں۔

یہاں تک تو معاملہ فہم میں آتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی کہہ دیا کہ

> "جتنے حضرات اجلاس میں موجود ہوں گے وہ جس کو بھی امیر شریعت مقرر کر لیں گے وہ تمام کے لئے واجب التسلیم ہو گا۔" (۲)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امر تسر مجریہ ۲۱/۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص۔۱

(۲) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۲۱

اس شرط کو کوئی سلیم الفطرت کس طرح تسلیم کر سکتا ہے۔ اس نام نہاد امیر شریعت کے خلاف سنی کانفرنس کے بروقت اقدام کیا اور مسلمانوں کو بتایا یہ امیر شریعت گاندھی کی پالیسی کا عرلی میں ترجمہ ہے۔

سہارن پور میں امیر شریعت کے انتخاب کے لئے ہونے والے اجلاس کی مخالفت جن علماء نے کی ان میں مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی سر فہرست ہیں۔ آپ نے ہزار ہا کی تعداد میں پوسٹر شائع کئے۔ اخبارات میں مضامین شائع کرائے۔ شہر شہر جلسے کرائے اور اس کے خلاف آواز بلند کرائی۔ بالآخر یہ فتنہ ناکام ہوا۔(۱)

"امیر شریعت کے منصوبہ میں ناکامی کے بعد لکھنؤ میں "سنی بورڈ" کے نام سے ایک اور کانگریسی مفاد کی آلہ کار جماعت کو متعارف کرایا گیا۔ بالآخر وہ بھی اپنے منطقی ناکام انجام کو پہنچی۔

---

(۱) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور۔ مجریہ ۱۷۔ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ایضاً۔ ص۔ ۲

"امیر شریعت"

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات

"امیر شریعت" کے نام نہاد انتخاب سے کانگریسی حضرات کا مقصد کیا تھا اور اس کے لئے کیسا ڈرامہ رچایا گیا؟ اس کو سمجھنے کے لئے ناظم اعلیٰ انجمن تبلیغ الاسلام پھاٹک حسن خان، دہلی شیخ الحاج محمد عارفین کا ایک پوسٹر یہاں نقل کرتے ہیں۔ یہ پوسٹر عمدۃ المحدثین مولانا ابو البرکات سید احمد ناظم مرکزی دار العلوم حزب الاحناف، لاہور کے ذریعہ سے ہفت روزہ سعادت، لائل پور میں شائع ہوا:

ساحر وار دہا کی نئی کرشمہ سازی　　　کانگریسی ایجنٹوں کا نیا ڈرامہ
کانگریسی جمعیۃ العلماء کے نام　　　ناظم اعلیٰ انجمن تبلیغ الاسلام دہلی کا پیغام

کانگریسی جمعیۃ العلماء کی طرف سے چند اعلانات اور پوسٹر شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں ظاہر کیا گیا ہے کہ سہارن پور کے جلسے میں ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے ایک "امیر شریعت" یا "امیر المومنین" کا انتخاب کیا جائے گا۔

یہ امیر شریعت کا انتخاب کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟

یہ اسلام کے وہ "جنرل مرچنٹ" ہیں جنہوں نے عزت اسلام اور حقوق مسلمین کو چند کھوٹے سکوں کی خاطر "واردھا آشرم" میں رہن رکھ دیا ہے۔ جو ساحر وارھا (۱) اور سیٹھ برلا (۲) کے چشم ابرو پر اسلامی حقوق کو اکھنڈ آشرم کی نذر کرتے رہے ہیں۔ جن کے ماہانہ وظائف، جن کے سفر کے بل محتاج شہادت (۳) نہیں۔

---

(۱) متعصب ہندو کانگریسی لیڈر مسٹر گاندھی کی طرف اشارہ ہے۔ جس نے نہایت عیاری سے بعض مسلمان لیڈروں کو کانگریس کا ہمنوا بنانے میں اہم کردار کیا۔ کانگریس کی تمام تر پالیسی اسی متعصب گاندھی کی رہین منت رہی۔ گاندھی نے لنگوٹی باندھ کر، بکری کا دودھ پی کر، چرخہ کات کر ایک سادھو کا روپ دھار کر وار دہا کے مقام پر مسلمانوں کے جذبہ ملی اور تشخص اسلامی کو ختم کرنے کے لئے گھات میں بیٹھ رہا۔ اشتہار میں اسی طرف اشارہ ہے۔ فقیر قادری عفی عنہ

(۲) نام نہاد مسلمان لیڈروں کو کانگریس کا ہمنوا بنانے، گاندھی کی اسلام دشمن پالیسی کو پروان چڑھانے اور کانگریسی جمعیت علمائے ہند کے چھوٹے بڑوں کو راشن مہیا کرنے اور نازبرداریوں کو برداشت کرنے کے لئے ہندو سیٹھ رقوم مہیا کرتے تھے۔ سیٹھ برلا ان میں سے نمایاں حیثیت سے حصہ لیتا تھا۔

(۳) کانگریس کی طرف سے ہر قسم کی نوازشات اور مالی امداد کی شہادتیں خود جمعیت علمائے ہند کے اکابر کی زبانی بارہا سنی گئی۔ جگہ جگہ ان کا اعتراف موجود ہے۔ ذرا تفصیل درکار ہو تو ملاحظہ کیجئے: مجبور آوازیں از خالد لطیف گابا، مکالمۃ الصدرین، گناہ بے گناہی از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد وغیرہ۔

جن پر ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کو اب ایک ذرے کے برابر بھی اعتماد نہیں ہے۔ جو اپنے بعض افسوس ناک اعمال کی بنا پر کانگریس کے زر خرید ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ کیا ایک خاص ٹولی کا یہ فیصلہ دس کروڑ مسلمانوں کا فیصلہ بن سکتا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ ایک آبرو باختہ جماعت، جو اپنا وقار کھو چکی ہے، وہ پھر ایک نئے روپ میں جلوہ گر ہونا چاہتی ہے۔ کانگریس اب تک اپنی تمام فریب کاریوں میں ناکام رہی ہے۔ اس کے سارے پروگرام درہم برہم ہو چکے۔ اب "ساحر واردہا" اور "سیٹھ برلا" اپنی تمام طاقت صرف کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان مسلم لیگ کے ساتھ نہیں ہیں۔ اس مقصد عظیم کی تکمیل کے لئے یہ ڈرامہ تیار کیا گیا ہے اور اس جال میں پھانس کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا مقصود ہے۔

ہم سمجھ دار اور دیانتدار مسلمانوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ کانگریسی جمعیت کی طرف سے چودھواں سالانہ اجلاس، جو سہارنپور میں منعقد کیا جا رہا ہے وہ در حقیقت ساحر واردہا کا ایک نیا فریب ہے۔ اور "امیر شریعت" یا "امیر المومنین" کا "خود ساختہ" انتخاب ایک "سنہری جال" اور ایک خطرناک سازش ہے۔ جس سے ہر مسلمان کو محفوظ رہنا چاہئیے۔ یہ "امیر المومنین" کا روپ بھرنے والے در حقیقت واردہا تھیٹر کے وہی ایکٹر ہیں جو کبھی "آزاد مسلم جماعت" کے نام سے جلوہ افروز ہوئے ہیں اور کبھی "قوم پرست" مسلمانوں کے بھیس میں سامنے آئے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی رائے عامہ اب اس قدر بیدار ہو چکی ہے کہ وہ ان فریب کاریوں کا شکار نہیں ہوتی۔ اور یہ "تاجرانِ ملت" اپنی ہر کوشش میں ناکام رہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ "امیر شریعت" کا ڈرامہ بھی انشاءاللہ کامیاب نہ ہو سکے گا۔

آثار، قرائن سے ظاہر ہے کہ امیر شریعت کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی تاجرانہ کوشش کی جائے گی اور واردہا آشرم کے ساحر سے خوشنودی کا پروانہ حاصل کیا جائے گا۔

اصولاً ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب علمائے فرنگی محل، علمائے بریلی، علمائے بدایوں، علمائے علی گڑھ اور دیگر مشاہیر اسلام اس کانگریسی ٹولی پر اعتماد نہیں رکھتے تو پھر اسے اسلامی ہند کی نمائندگی کا کیا حق حاصل ہے؟

اگر یہ امیر شریعت کا ڈرامہ تیار کرنے والے دیانتدار ہیں تو ان کو مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دینا چاہئیے۔

۱ انتخاب امیر کی مجلس کے دعوت نامے جاری کرنے کی تاریخوں سے اس مجلس کے انعقاد تک کا وقت کیا سارے صوبہ کے ارباب حل و عقد کو جمع کرنے کے لئے کافی ہے؟

۲ فرقِ اسلامیہ سے کیا مراد ہے؟

۳ شیعہ، مرزائی، خاکسار، احرار، دیوبندی، بریلوی بدایونی۔ یہ تمام فرق اسلامیہ میں داخل ہیں۔ ان میں سے کس کس گروہ سے امیر منتخب ہو سکتا ہے اور جس سے نہیں ہو سکتے، اس کی وجہ؟

۴ اگر اجتماع سارن پور میں صرف دیوبندی حضرات جمع ہوں تو کیا انہیں حق ہو گا کہ وہ سب کی طرف سے صرف اپنی جماعت کی طرف سے صرف اپنی جماعت میں سے امیر منتخب کر لیں؟۔

۵ یہ قرار دے لینا کہ جس قدر جمع ہو جائیں گے، وہ جسے امیر منتخب کر لیں گے، وہ سب کی طرف سے امیر ہو گا۔ کیا یہ بات تمام فرق اسلامیہ سے تسلیم کرالی گئی ہے؟

۶ مسلمانوں کا یہ اعتراض کہ صرف دیوبندی گروہ اپنے میں سے امیر منتخب کرانا چاہتا ہے اور اسی کی حکومت بے جا طور پر دوسروں پر لازم کرتا ہے؟

۷ کیا یہ صاف کر لیا گیا ہے کہ بریلوی جماعت جس کی تعداد دیوبندیوں سے دس گنی زیادہ ہے وہ دیوبندیوں کو کافر سمجھتے ہوئے بھی اپنے میں سے امیر منتخب کرانے کا حق رکھتی ہے؟ (۱)

---

(۱) ہفت روزہ سعادت، لائل پور۔ مجریہ ۸۔ اگست ۱۹۳۵ء ۔ ص ۱۱

"سنی بورڈ"

آل انڈیا سنی کانفرنس کی تنظیم اور اہل سنت کے حقیقی اتحاد سے پاکستان کی منزل قریب سے قریب تر ہو رہی تھی ۔ کانگریس اور اس کی ہمنوا جماعتیں اکھنڈ بھارت کی دعویدار تھیں۔ اندریں حالات اہل سنت کو دھوکا دینے کے لئے "سنی بورڈ" کے نام سے ایک فرضی جماعت کو متعارف کرا لیا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ "سنی" کے نام سے عامتہ الناس دھوکا کھا جائیں گے۔ "سنی بورڈ" کانگریس کی حمایت کر رہا تھا۔ اس دھوکا اور فریب سے بچانے کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ اہل سنت، سنی بورڈ کے نام سے دھوکا نہ کھائیں۔ بیان کو آپ بھی پڑھیں اور دشمنان دین و وطن کی چال بازیوں سے آگاہ ہوں ۔

> "آج کل ہندوستان کے ہر ہر گوشہ میں سنی کانفرنس کا شہرہ ہو رہا ہے اور ملک کے ہر ہر قطعہ و حصہ سے بنارس میں منعقد ہونے والی آل انڈیا سنی کانفرنس کی شرکت کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یوپی سنی بورڈ کے نام سے لکھنئو میں کوئی جماعت قائم ہوئی ہے جو الیکشن کے معاملہ میں مسلم لیگ کی مخالفت کر رہی ہے۔ اس خیال سے کہ لفظ سنی سے مسلمانوں کو دھوکا اور مغالطہ نہ ہو، ہم یہ اعلان ضروری سمجھتے ہیں کہ آل انڈیا سنی کانفرنس اس "سنی بورڈ" اور اس کے طریقہ عمل کو نہایت مذموم اور مسلمانوں کے لئے مضرت رساں سمجھتی ہے۔ حقیقت میں یہ وہابی جماعتیں ہیں جن میں کوئی کھل کر کانگریسی بنتا ہے جیسی دیوبندی صاحبان، اور کوئی جمعیتہ العلماء کے لباس میں نمودار ہوتا ہے اور کسی نے سنی بورڈ کا عنوان اختیار کیا ہے۔ مسلمان ان سب سے ہوشیار رہیں اور ان کے پروپیگنڈے میں نہ آئیں۔
>
> حاجی عبدالغفور ناظم سنی کانفرنس بنارس ۔(۱)

---

(۱)۔ (ا) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ ۲۱ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۳

(ب) اخبار دبدبہ سکندری، رامپور ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص (مواصلات)

(ج) ہفت روزہ سعادت، لائل پور ۔ مجریہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۷

آل انڈیا سنی کانفرنس

کا

مجوزہ پاکستان

آل انڈیا سنی کانفرنس کا ’’مجوزہ پاکستان‘‘

قیام پاکستان کی منزل جوں جوں قریب آرہی تھی ’’پاکستان‘‘ کے مختلف مفہوم بیان کئے جارہے تھے۔ برعظیم کی آزادی کے نتیجے میں حاصل ہونے والی ریاست پاکستان کے آئین، دستور اور قوانین کے بارے میں مختلف تجاویز سامنے آرہی تھیں۔ مسلم لیگ، یونینسٹ اور سنی کانفرنس کے اکابر کی اپنی اپنی تجاویز تھیں۔ ظاہر ہے کہ ان آئینی تجاویز کے مطابق ہی ریاست پاکستان کی حکومت ہونا تھی۔ اس موقعہ پر ہم صرف آل انڈیا سنی کانفرنس کے تجویز کردہ پاکستان کا نقشہ پیش کرتے ہیں، انہی تجاویز اور مواعید کے مطابق اہل سنت وجماعت کے مشائخ وعلماء نے مطالبہ پاکستان کے سلسلہ میں مسلم لیگ کی حمایت کی تھی۔

۸۔ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ / ۱۱/ فروری ۱۹۴۶ء کو مولانا سید مصباح الحسن مودودی صدر جماعت استقبالیہ سنی کانفرنس پھپھوند ضلع اٹاوہ (بھارت) نے اپنے خطبہ میں فرمایا:

> ’’عصر حاضر میں مسلمانان ہند کی سیاسیات نے ۱۹۴۲ء سے جو نئی کروٹ بدلی ہے اور ’’مسئلہ پاکستان‘‘ یعنی قیام حکومت اسلامیہ کا جو جذبہ عوام وخواص میں پیدا ہو رہا ہے اسے ہمارے طبقہ علمائے اہل سنت نے یہی نہیں کہ دور بیٹھ کر صرف مطالعہ ہی کیا، بلکہ ہماری جماعت کے محترم علماء مجاہدانہ حیثیت سے از اول تا آخر اس جذبہ کے محرک و موئید بنے ہوئے ہیں........ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صرف ہمارے طبقہ کے علماء و مشائخین ہیں جن کی مسلسل خدمت وسعی سے مسلم لیگ اپنے مقاصد میں کامیاب نظر آرہی ہے........ الحمدللہ کہ سنی کانفرنس کے سامنے اسلامی حکومت کے تصورات ہی نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے پاس ایک مکمل دستور العمل رکھتی ہے جو مستقبل قریب میں مسلمانوں کے سامنے پیش کرے گی، وہ دستور العمل ایک ایسا دستور ہوگا جو آیات بینات و احادیث نبویہ اور احکام فقہیہ کی روشنی میں مغربی تہذیب اور عددی راؤں کی کثرت وقلت کی شمار و گنتی سے بے نیاز ہوگا اور جس پر بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے فرد کا عمل کرنا ناگزیر ہوگا۔‘‘(۱)

مولانا سید محمد کچھو چھوی، علیہ الرحمۃ صدر آل انڈیا سنی کانفرنس نے اپنے خطبہ سنی کانفرنس بنارس میں ۲۴/ جمادی الاولی ۱۳۶۵ھ / ۲۷/ اپریل ۱۹۴۶ء کو ہزاروں علماء و مشائخ کی موجودگی میں فرمایا:

"آل انڈیا سنی کانفرنس کا پاکستان ایک ایسی خود مختار، آزاد حکومت ہے جس میں شریعت اسلامیہ کے مطابق فقہی اصول پر کسی قوم کی نہیں بلکہ اسلام کی حکومت ہو، جس کو مختصر طور پر یوں کہیے کہ خلافت راشدہ کا نمونہ ہو۔" (۱)

اسی خطبہ صدارت میں مولانا سید محمد کچھو چھوی علیہ الرحمۃ کتنے واضح الفاظ میں مجوزہ پاکستان کے دستور کے بارے میں فرماتے ہیں:

"جن سنیوں نے (مسلم) لیگ کے اس پیغام کو قبول کیا ہے اور جس یقین پر اس مسئلہ میں لیگ کی تائید کرتے پھرتے ہیں وہ صرف اس قدر ہے کہ ہندوستان کے ایک حصہ پر اسلام کی، قرآن کی آزاد حکومت ہو۔ جس میں غیر مسلم ذمیوں کے جان و مال، عزت و آبرو کو حسب حکم شرع امن دی جائے ان کو، ان کے معاملات کو، ان کے دین پر چھوڑ دیا جائے وہ جانیں ان کا دھرم جانے۔ ان کو اتموا الیھم عھد ھم سنادیا جائے اور بجائے جنگ و جدل کے صلح و امن کا اعلان کر دیا جائے۔ ہر انسان اپنے پر امن ہونے پر مطمئن ہو جائے۔ اگر سنیوں کے اس سمجھی ہوئی تعریف کے سوا لیگ نے کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا تو کوئی سنی قبول نہیں کرے گا۔" (۲)

---

(۱) خطبہ صدارت مجلس استقبالیہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس از مولانا سید محمد کچھو چھوی، مطبوعہ مراد آباد (۱۹۴۶ء)۔ ص ۲۳

(۲) ایضاً ص ۲۲ حوالہ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس۔ مولفہ: محمد جلال الدین قادری۔ مطبوعہ مکتبہ رضویہ گجرات۔ ص ۲۷۶

اسی خطبہ میں موصوف نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

”سنی کیسا پاکستان بنائیں گے؟ اس میں کسی بحث کی گنجائش نہیں۔ عہد صدیقی کو دیکھ لیا جائے۔ دورِ فاروقی کی سیر کرلی جائے۔ عثمانی زمانہ کو نظر کے سامنے لایا جائے۔ خلافت علویہ کا دیدار کرلیا جائے، اسی قسم کا پاکستان بنائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم سے مسلم لیگ کو اسی کی امید رکھنی چاہئیے کہ اس کا جو قدم سنیوں کے سمجھے ہوئے پاکستان کے حق میں ہوگا اور اس کے جس پیغام میں اسلام و مسلمین کا نفع ہوگا آل انڈیا سنی کانفرنس کی تائید اسی کو بیدریغ حاصل ہوگی اور دینی امور میں ہاتھ لگانے سے پہلے آل انڈیا سنی کانفرنس کی رہنمائی اس کو قبول کرنی پڑے گی اور ضرور کرنی پڑے گی۔“(۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس (۱۹۴۶ء) کے اجلاس میں (جسے جمہور اہل سنت و جماعت کا نمائندہ اجلاس کہا جاتا ہے) ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں حاضرین کے مجمع میں پاکستان کے بارے میں جو قرارداد منظور ہوئی، اس کا انداز ملاحظہ ہو۔ مجوزہ پاکستان کا دستور اساسی سمجھنے میں مشکل نہ رہے گی ۔

”آل انڈیا سنی کانفرنس کا یہ اجلاس مطالبہ پاکستان کی پرزور حمایت کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ علماء و مشائخ اہل سنت اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر امکانی قربانی کے واسطے تیار ہیں اور یہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی حکومت قائم کریں جو قرآن کریم اور حدیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق ہو۔“(۲)

آل انڈیا سنی کانفرنس کے صدر معظم حضرت سید محمد، اشرفی محدث کچھوچھوی علیہ الرحمۃ نے سنی کانفرنس اجمیر (خصوصی اجلاس) میں عرس خواجہ سید معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے موقعہ پر ارشاد فرمایا:

”پاکستان کے معنی اسلامی قرآنی آزاد حکومت ہے۔ مسلم لیگ سے ہمارے سنی کانفرنس کی مجلس عاملہ کے رکن حضرت سید شاہ زین الحسنات صاحب سجادہ نشین مانکی شریف (سرحد) نے لکھوالیا ہے۔“(۳)

---

(۱) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس۔ مولفہ محمد جلال الدین قادری مطبوعہ مکتبہ رضویہ گجرات، (۱۹۷۸ء)۔ ص ۲۷۸، ۲۷۹

(۲) خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری ص ۲۸۳

(۳) الخطبۃ الاشرفیہ للجمہوریۃ الاسلامیۃ، از سید محمد اشرفی کچھوچھوی مطبوعہ مرادآباد (۱۹۴۶ء)۔ ص ۸
بحوالہ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس۔ ص ۳۰۶

امام احمد رضا قدس سرہٗ کے چھبیسویں عرس منعقدہ ۲۳ تا ۲۵ صفر ۱۳۶۵ھ/۲۸ تا ۳۰ جنوری ۱۹۴۶ء بریلی میں ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمتہ نے سنیوں کے "مطلوبہ پاکستان" کے بارے میں فرمایا:

> "پاکستان کے معنی یہ ہیں کہ ہندوستان کے ایک حصہ میں ایسی اسلامی حکومت قائم کی جائے جو شریعت طاہرہ کے آئین اور فقہی اصول کے مطابق ہو" (۱)

سنی کانفرنس مرادآباد (۱۹۴۶ء) کے اجلاس میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی نے مطالبہ پاکستان کے بارے میں زوردار الفاظ میں سنی کانفرنس کے اکابر علماء و مشائخ کا فیصلہ سنایا:

> "سنی کانفرنس ہرگز پاکستان سے دست بردار نہ ہوگی۔ اگر بالفرض مسٹر جناح مطالبہ پاکستان سے دست بردار ہو بھی جائیں تو بھی سنی کانفرنس اس میں ان کی موافقت نہ کرے گی اور اپنا مطالبہ پاکستان ضرور حاصل کرے گی۔" (۲)

سنی کانفرنس کراچی کے اجلاس منعقدہ ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں مولانا عبدالحامد بدایونی ناظم نشر و اشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس نے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا۔ ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

> "آپ سب کو میں وہی بات کہہ دینا چاہتا ہوں جو ایک ہفتہ قبل قائداعظم سے کہی تھی کہ اگر مسلم لیگ اپنے مطالبہ پاکستان سے ہٹ گئی تو کیا پروا، مگر آل انڈیا سنی کانفرنس ہرگز مطالبہ پاکستان سے ہٹ نہیں سکتی۔ اگر خدا نے چاہا اور اس کے مقدس حبیب کو منظور ہوا تو ہم ہر ممکن طریق پر پاکستان حاصل کر کے رہیں گے۔" (۳)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۳ شمارہ ۳۴، ۳۵ مجریہ ۱۰ جون ۱۹۴۶ء

(۳) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۳ شمارہ ۳۴، ۳۵ مجریہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

مولانا عبد الحامد قادری بدایونی نے سنی کانفرنس کے اجلاس بھپھوند ضلع اٹاوہ (بھارت) منعقدہ ۲۰ مئی ۱۹۴۶ء کو پاکستان کے آئین کے بارے میں فرمایا:

> "ہماری کانفرنس بنارس میں اسلامی حکومت کے قیام کے لئے طے کر چکی ہے کہ اکثریت والے صوبجات میں صرف وہی حکومت اسلامی حکومت کہی جاسکے گی جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں فقہی اصول کے مطابق بنائی جائے اور ایسی حکومت کے حصول کے لئے ہمارا ہر شیخ طریقت اور عالم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔" (۱)

مولانا عبد الحامد قادری بدایونی نے حجاز مقدس کے کامیاب دورہ کے بعد قائد اعظم سے اسلامی حکومت کے آئین کے بارے میں جو گفتگو کی اس کا متعلقہ حصہ ملاحظہ ہو۔

> "قائد اعظم نے فرمایا کہ میں اس امر سے کلیتاً متفق ہوں کہ پاکستان کا دستور وہی ہو گا جو اسلام و قرآن کریم کے مطابق ہو۔ سوشلزم اور مغرب کے قوانین ہمارے مرض کا علاج نہیں۔ ایک وقت آئے گا جبکہ ساری دنیا قرآن و اسلام کی جامعیت کو تسلیم کرے گی۔" (۲)

مدرسہ فیض عام شاہجہانپور (یو۔ پی) کے صدر مدرس اور مفتی مولانا محمد دانش علی فریدی نے سنی کانفرنس شاہ جہاں پور منعقدہ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۵ھ / مئی ۱۹۴۶ء کے اجلاس عام میں "پاکستان" کی ضرورت و اہمیت پر بیان کی۔ آپ کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

> "..... بہر حال مسلمان پاکستان حاصل کرنے کے لئے سب کچھ کر سکتا ہے۔ بحمد اللہ مسلمان مرنا بھی جانتا ہے اور جینا بھی۔ وہ حصول پاکستان میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے دریغ نہ کرے گا۔ کیونکہ پاکستان ہی میں مسلمانوں کی آزادی کا راز مضمر ہے ہندوستان میں اسلام بغیر پاکستان کے آزاد نہیں رہ سکتا۔ تبلیغ سنت کے لئے پاکستانی اسلامی حکومت کا قیام از حد ضروری ہے تاکہ جمہوری حکومت ہو، فقہی قانون، خدائی راج ہو، ہر رنگ پر سنیت کی بہار، رحمت کی پھوار ہو، آزاد ہندوستان میں آزاد جمہوری مملکت ہی اس کی ضامن و کفیل ہو سکتی ہے.........." (۳)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۴۶ء۔ ص ۶

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۴، شمارہ ۲۰، ۲۱ مجریہ ۲۱/ مئی ۱۹۴۷ء۔ ص ۸

(۳) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور ۲۷/ مئی ۱۹۴۶ء۔ ص ۶، ۷

آخر میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء و مشائخ کا وہ تاریخی فتویٰ ملاحظہ ہو جس پر مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا نوری خلف اصغر و خلیفہ امام احمد رضا سمیت پچپن مشاہیر مفتیان کرام و علماء عظام کے تائیدی دستخط ہیں۔ یہ فتویٰ در حقیقت قیام پاکستان کے اسباب میں فوری سبب بنا۔ مفتیان عظام نے مجوزہ پاکستان کی آئینی و دستوری دفعات کا اجمالی ذکر کر دیا: فتویٰ کے کلمات ملاحظہ ہوں۔

> "آل انڈیا سنی کانفرنس، مسلم لیگ کے اس طریقہ عمل کی تائید کر سکتی ہے جو شریعتِ مطہرہ کے خلاف نہ ہو۔ جیسے کہ الیکشن کے معاملہ میں کانگرس کو ناکام کرنے کی کوشش۔ اس میں مسلم لیگ جس سنی مسلمان کو بھی اٹھائے سنی کانفرنس کے اراکین و ممبران اس کی تائید کر سکتے ہیں۔ ووٹ دے سکتے ہیں، دوسروں کو اسے ووٹ دینے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ مسئلہ پاکستان یعنی ہندوستان کے کسی حصہ میں آئین شریعت کے مطابق فقہی اصول پر حکومت کرنا سنی کانفرنس کے نزدیک محمود و مستحسن ہے۔"(۱)

ناظم اعلیٰ آل انڈیا سنی کانفرنس نے قیام پاکستان کے بعد پاکستان کا دستوری خاکہ ترتیب دینا شروع کیا۔ آپ کی وفات (اکتوبر ۱۹۴۸ء) سے یہ دستوری خاکہ نامکمل رہ گیا۔ اس کے مطابق پاکستان کی تعریف اس طرح کی گئی:

> "آل انڈیا سنی کانفرنس کی تصریحات کے مطابق پاکستان سے وہ آزاد اسلامی حکومت مراد ہے، جو ہندوستان کے اندر شریعت طاہرہ کے مطابق فقہی اصول پر قائم کی جائے گی۔"(۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور۔ جلد ۸۲ شمارہ ۱۵ مجریہ ۲۹/مارچ ۱۹۴۶ء۔

(۲): ۔حیات صدر الافاضل (سوادِ اعظم لاہور کا خصوصی شمارہ) مطبوعہ ادارہ نعیمیہ رضویہ، لاہور (بار دوم) ص ۱۹۵

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے خلیفہ اجل مولانا مفتی محمد برہان الحق جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ نے لفظ "پاکستان" کے انتخاب پر گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے فرمایا:

> "مشیت ایزدی جو فیصلے کرتی ہے وہ اٹل ہوتے ہیں اور اسی طرح کے آثار و اسباب شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ مَیں اور دوسرے رفقائے تحریک دہلی میں ایک اجلاس کے موقع پر جمع تھے۔ ایک نشست میں گفتگو اس موقع پر آگئی کہ اگر مسلمانوں کو جداگانہ آزاد مملکت واقعی حاصل ہو گئی تو اس کا نام کیا ہونا چاہیئے؟

تجاویز آنا شروع ہو گئیں۔ ایک صاحب نے کہا: "اسلامستان" دوسری تجویز پیش کی گئی: "جناحستان" ایک اور معززرکن نے مشورہ دیا کہ مجوزہ مملکت کا نام "اسلام آباد" رکھنا مناسب ہو گا۔ اس موقع پر جناح آباد بھی نام تجویز کیا گیا۔"

مولانا برہان الحق قادری نے مزید کہا:

> "اس موقع پر مَیں موجود تھا۔ میرے مُنہ سے اچانک نکلا کہ اس کا نام "پاکستان" رکھا جائے ــــــــــ اب سوچتا ہوں اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ مسلمانوں کو ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں ایک خود مختار وطن بھی ملے گا اس کا نام پاکستان ہو گا۔"

ضمناً پوچھنے پر اندازہ ہوا کہ یہ واقعہ ۱۹۴۰ء میں قرار داد لاہور کی منظوری کے بعد پیش آیا تھا۔ نیز یہ بھی پتہ چلا کہ ۱۹۳۲ء کی لندن گول میز کانفرنس اور چوہدری رحمت علی مرحوم کے مطبوعہ پمفلٹ یا لفظ پاکستان کی کوئی تجویز دہلی کی مذکورہ گفتگو کے دوران حضرت مولانا برہان الحق قادری کے ذہن میں قطعی نہ تھی۔ بلکہ لفظ "پاکستان" اس طرح نوک زبان پر اچانک آگیا۔ گویا القا ہوا۔ مولانا نے بڑے وثوق سے فرمایا کہ یہ لفظ میرے ذہن میں خود بخود آیا۔ کسی تجویز یا تصور سے مستعار نہ تھا۔"(۱)

---

(۱) ہفت روزہ اخبار جہاں، کراچی ۱۶ تا ۲۲ مئی ۱۹۸۳ء۔ ص ۱۵
بحوالہ ماہنامہ کنز الایمان، لاہور (تحریک پاکستان نمبر) اگست ۱۹۹۵ء۔ ص ۱۹۲

حصہ نظم

کانگریسی مُلّاؤں کے نام

(حافظ مظہر الدین)

شعر کیا ہو؟ کس طرح ہو آج شعر و شاعری ہیں نظر کے سامنے کچھ کانگریس کے مولوی
دیو قامت، دیو صورت، دیو فطرت، دیو خو اشتراکی جام سے بدمست، محوِ ہاؤ ہو
سامنے نوعِ بشر کے غول یہ جنات کا رقص یہ بھتنوں کا اور عالم یہ چھلبلت کا
مسخرے، بہروپیے، جاہل، مداری، سطرذکار صورت و سیرت ہنومانی، ہنومانی شعار
چہرے بے رونق، جبینیں ناشناسِ رنگِ نور ہے باندازِ دگر اب کالی دیوی کا ظہور
اب بھی کھدر پوش ہیں، کھدر ہے ملبوسِ بدن ہے انہیں مرغوبِ خاطر اب بھی گاندھی کا چلن
ہندوؤں کے ریزہ چیں، نہرو کے پروردہ تیم ان میں پیدا ہو نہیں سکتا کبھی ذوقِ سلیم
نغمۂ یثرب کہاں اُن کے شکستہ ساز میں ہاں، مگر ہے کانگرس کا زیر و بم آواز میں
ہے حقیقت، ذوقِ مستی زاید از نانِ حلال ہے حقیقت، عشق و رقت آید از نانِ حلال
ہے حقیقت، برسلوعِ راست ہر کس چیز نیست
ہے حقیقت، طعمۂ ہر مرغکے انجیر نیست

عالمانِ دینِ حق! اے مفتیانِ شرع و دیں! دینِ محبوبِ خدا کافی ہے یا کافی نہیں؟
یہ بھی ہے کیا نکتۂ پیچیدۂ علمِ کلام! کچھ تو بولو! تم بھی ہو آخر مساجد کے امام!
دینِ فطرت کے ہو تم قائل کہ ترکِ دیں کے؟ ماننے والے ہو آخر کون سے آئین کے؟
یہ دو رنگی اور یہ گفتار میں ژولیدگی! یہ تصنع، یہ تقدس اور یہ بازی گری؟
خوب ہے یہ مسخرہ پن بھی، مگر کس کام کا
تم نے رسوا کر دیا عالم میں نام اسلام کا

○

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور (مدیر مجید نظامی) اشاعت ۲۲۔ فروری سنہ ۱۹۷۰ء

حصہ نظم کانگرسیات

حضرت مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ نے کانگریسی علماء کے کردار کو نمایاں کیا اور دلائل سے ثابت کیا کہ یہ لوگ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ ان سے احتراز لازم ہے۔(۱) نیز آپ نے نظم میں ان حضرات کی خدمت گزاری کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

جھوٹ ہے کہ ہندو مسلم کی قومیت ہے ایک
یہ وہ سکہ ہے سراسر ہے جو کھوٹا دیکھ لے
چلو بھر پانی ادھر ہے اور دریا اس طرف
ان کی گڈوی دیکھ لے اور میرا لوٹا دیکھ لے

ان کے سر پر اور کچھ ہے میرے سر پر اور کچھ
ان کی ٹوپی دیکھ لے میرا عمامہ دیکھ لے
اور نیچے بھی ہے رنگ ہندو مسلم عیاں
ان کی دھوتی دیکھ لے میرا پاجامہ دیکھ لے

مَیں کہوں اللہ اکبر اور وہ بندے ماترم
میرا نعرہ ہے الگ ان کا الگ ہی راگ ہے
شیر کے اوصاف مجھ میں، ان میں رگن بکری کے ہیں
گوشت اپنی ہے غذا، مرغوب ان کو ساگ ہے

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر۔ مجریہ ۲۱/۲۸ نومبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۲، ۳

کہہ رہے ہیں ہندو و مسلم کی قومیت ہے ایک
ایک ہیں دونوں حسین احمد ہو یا لال چند
دولت ایماں بچا ! اے مرد مومن ہوشیار
ہو گیا آزاد ہے اب کانگرس کا دیوبند

انقلاب دیر ہے کہ نام کا آزاد اک
قوم سے آزاد ہو کر اک تماشا بن گیا
مقتدا سے مقتدی اور شیر سے بکری بنا
پہلے مولانا تھا لیکن اب مہا شہ بن گیا (۱)

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ امرتسر مجریہ ۲۱ تا ۲۸ ر نومبر ۱۹۴۵ء ۔ ص ۱

منظر جہاد :

از حضرت مولانا مظہر جبل پوری ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی و برار!

سر بکف میداں میں مسلم کا لشکر آ گیا
جسم کی مردہ رگوں میں خونِ حیدر آ گیا
چرخ میں پھر رعب حق سے چرخ اخضر آ گیا
ہٹ گیا بزدل مقابل سے دلاور آ گیا

پھر ہلا دو آسماں کو نعرہ تکبیر سے
پھر بدل دو وقت کی تقدیر کو شمشیر سے

تان کر سینہ نکل آؤ بلالی شان سے
زلزلہ پیدا کرو پھر قوتِ ایمان سے
گونج اُٹھے دشت وجبل پھر نعرۂ قرآن سے
حدِّ باطل کو مٹا دو حدِّ پاکستان سے

چیر کر رکھ دو زمیں پر آفاقی ڈھال کو
پھر سے لہرا دو فضائیں پرچم اقبال کو

مسلم بیکس پہ کوئی گر قیامت ڈھائے گا
بالیقین خونِ شہیداں رنگ لائے گا
اک مسلماں لاکھ فتنوں سے نہیں گھبرائے گا
سینۂ فولاد بن کر کوہ سے ٹکرائے گا

بند کر دو آب ودانہ کربلا والے ہیں ہم
حیدرِ کرار کی آغوش کے پالے ہیں ہم

گر مسلماں پھر حسینی جوش دکھلانے لگے
کانپ اُٹھے ساری زمیں آفاق تھرانے لگے
پھر زمانہ دورِ فاروقی کو دہرانے لگے
پرچم اسلام عالم پر لہرانے لگے

قوتِ بازو ہو دل میں عظمتِ قرآن ہو
چپہ چپہ پھر خدا شاہد ہے پاکستان ہو

اہل عالم تم کو ایوبی زمانہ یاد ہے؟
اے مسلماں ابن قاسم کا فسانہ یاد ہے؟
حرمتِ اسلام کا شیریں ترانہ یاد ہے؟
گلشنِ اندلس میں تھا آشیانہ یاد ہے؟

چھیڑتا تھا جب کوئی ہم کو بپھر جاتے تھے ہم
جوش میں طوفان کے سر سے گذر جاتے تھے ہم

زندہ باد اے انقلابِ ملک وملت زندہ باد
زندہ باد اے عہدِ فاروقی کی صورت زندہ باد
دور پاکستان اسلامی حکومت زندہ باد
ہند میں مظہر ترا ہر طرز جرأت زندہ باد

ہو گیا اب خاتمہ دور غم وآلام کا
غیر ممکن ہے گذر اب گردشِ ایام کا(۱)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری رامپور۔ نمبر ۴۳۔ جلد ۸۴
مجریہ ۴۔ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ / ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء۔ ص ۱

نوائے جمہوریت

سنی کانفرنس کا ترانہ

از مولانا محمد مسعود مظہر ناظم نشر و اشاعت سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی و برار

اُٹھے ہیں جمہوریت کے حامی ضلال و بدعت فنا کریں گے
خلافتِ راشدہ کا ہندوستان میں جھنڈا کھڑا کریں گے
ہمارا مونس ، ہمارا لیڈر ، ہمارا قائد ابُو المحامد
ہم اپنے رہبر کے زیر سایہ قیام عدل و وفا کریں گے
کوئی جماعت کہ انجمن ہو کہ بزم آزادیٔ وطن ہو
اصول دیں پر عمل نہ ہو گا تو سب یُو نہی سر دھنا کریں گے
یہ زور تقریر اور یہ لکچر ،یہ قیمتی وقت کی تباہی
پڑی ہیں جب مسجدیں ہی خالی ، ہم ایسے جلسوں کو کیا کریں گے
جلوس والوں کی چال کچھ ہے مقال کچھ ہے اور حال کچھ ہے
لگائیں گے بے پناہ نعرے ، عمل نہ لیکن ذرا کریں گے
عمل ہی ہے جان و دل ہمارا ، عمل سے ایماں ہے آشکارا
کہ ہم تو ظاہر کے ہیں مکلف حقیقتِ دل کو کیا کریں گے
خدا کی ملت کے ہم ہیں حامی ، کرے گا کیا فتنۂ دوامی
شرور کی تیز آندھیوں میں چراغِ ملت جلا کریں گے
بجائے تقسیم ہند مظہر کوئی حکومت اگر بنے گی
نہ امن ہر گز نصیب ہو گا ہزار فتنے اُٹھا کریں گے

ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۷۔ فروری ۱۹۴۷ء۔ ص ۴

ناقوس عمل

از مولانا محمد خلیل اشرفی کچھوچھوی مدرس مدرسہ عربیہ ناگپور

ترانے حق پرستی کے سنادے
جہاں سے شورش باطل مٹادے
زمیں کیا آسماں کو بھی ہلا دے
جو تو حق آفریں نعرہ سنا دے
پیام امن و آزادی سنا دے
فضا کو حریت پرور بنا دے
فلک کی سر بلندی سر جھکا دے
فضا میں اپنا پرچم یوں اڑادے
رگ و پے سے اُٹھے شوقِ شہادت
حجازی لے میں وہ نغمے سنادے
غلامی موت ہے آزاد دل کی
وطن کے جاں نثاروں کو سنا دے
چراغِ علم و ہنر کی روشنی سے
اندھیرے جتنے چھائے ہوں مٹا دے
زمانے کو سکھا درسِ صداقت
جہانِ ظلم کی بنیاد ڈھادے

خلیلِ خوش بیاں نغموں سے اپنے
فضائے عصرِ حاضر کو جگادے

ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۷ فروری ۱۹۴۳ء۔ ص ۴

آل انڈیا سنی کانفرنس

قیامِ پاکستان

کے بعد

۷۸۶

ہو الامین
رجسٹرڈ حرف اے نمبر

ہو القادر
تار کا پتہ۔ دبدبۂ سکندری رامپور اسٹیشن

خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے
بظلِ حمایت سلطانِ کونین تاجدارِ دارین سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا

شریعت طاہرہ و طریقت باہرہ
ہندوستان اور مقامات مقدسہ
حرمین شریفین و بغداد و قدس اور جنوبی
اور ہندوستانی ریاستوں میں
رامپور اور حکومت عالیہ
... اور والیانِ ریاست کے
کارنامے نیک نیتی اور خیر اندیشی

نواب الحاج سر سید کلب علیخاں بہادر خلد آشیاں کی علمی یادگار
دبدبۂ سکندری
رامپور
قیمت دو آنہ

حکمران رئیس رامپور کہ مہر و ماہ زرد
ترکی سپہر بخشش ... کرچکا ری
گشت ز طبع ... نظم و نثر زیادہ
شہر بشہر و در ... جلال
... و تابع ... معرفت
سلطنت شاہ ... دبدبۂ سکندری
سنہ ۱۲۸۳ ہجری

سنہ ۱۸۶۶ء سے چھپتا ہے

سنہ ۱۲۸۳ھ میں جاری ہوا

سالانہ چندہ | عام شائقین سے چھ روپے سالانہ
علمائے عظام سے چار روپے

مالک و مدیر محمد فضل حسن صابری

قیمت سالانہ | والیانِ ریاست سے پچاس روپے۔ امراء
و بزرگانِ قوم و وطن سے بارہ روپے

نمبر ۴۵/۴۶ | ۲۸۔ ذی قعدہ سنہ ۱۳۶۴ھ مطابق ۵ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء یوم مبارک دوشنبہ | جلد ۲

ترانۂ پاکستان

فرمودۂ حضرت جہاں استاد علامہ عیشؔ مدظلہٗ فیروزپوری

امید ہی نہیں بلکہ یقین واثق ہے کہ مسلم اخبارات کے معزز اڈیٹر صاحبان اس قومی ترانہ کو اپنے اپنے مؤقر جرائد میں شائع فرما کر ملک کے گوشہ گوشہ میں پہونچانے کی سعی فرمائیں گے (ادارہ)

سر تا بقدم قربانی ۔ ہم لوگ ہیں پاکستانی
ہم لوگ ہیں پاکستانی۔ ہم لوگ ہیں پاکستا
ہے پاک ہمارا باطن۔ ہے پاک ہمارا ظاہر
کیا شکل نہیں پہچانی ہم لوگ ہیں پاکستا
ہر ایک مقابل اپنا۔ تصویر ہے یا آئینہ
اک دنیا کی حیرانی ہم لوگ ہیں پاکستا
خوشنودیٔ حق زیست اپنی۔ ناراضگیٔ حق موت اپنی
ہر بات اپنی وجدانی ہم لوگ ہیں پاکستا
سیرت میں بھی ہم یکتا۔ صورت میں بھی ہم یکتا
سب کیوں نہ کہیں لاثانی ہم لوگ ہیں پاکستا
اسلام ہمارا ہادی۔ قرآن ہماری منزل
ہم خضرِ رہِ ایمانی ہم لوگ ہیں پاکستا
جھکتے ہیں خدا کے آگے۔ کرتے ہیں اُسی کو سجدے
سے چمکی ہوئی پیشانی ہم لوگ ہیں پاکستا
افغانی و ترکستانی۔ یہ لوگ ہیں نقشِ اول
ہم لوگ ہیں نقشِ ثانی ہم لوگ ہیں پاکستا
پیدا ہے سخاوت ہم سے۔ ظاہر ہے شجاعت ہم سے
مسلک اپنا سلطانی ہم لوگ ہیں پاکستا
جو راہ میں حائل ہوگا۔ گم کردۂ ساحل ہوگا
تیغ آب کی ہیں طغیانی ہم لوگ ہیں پاکستا
لہرائیں پرچم اپنا۔ دکھلائیں حقیقت اپنی
اب دل میں یہی ہے ٹھانی ہم لوگ ہیں پاکستا
لب ہیں اُنکی رحمت کے۔ قسمت پر اپنی ناز کریں
آئی ہے جو پیش آئی ہم لوگ ہیں پاکستا

اب تک جو ہیں خالی دامن اے عیشؔ وہ دامن بھریں
کرنے میں گہر افشانی۔ ہم لوگ ہیں پاکستانی

آل انڈیا سنی کانفرنس قیام پاکستان کے بعد

مولانا مفتی غلام معین الدین نعیمی منصرم دفتر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد، لکھتے ہیں :

"ملک کی تقسیم ہو جانے کے بعد دونوں ملکوں کی حکومتوں (پاکستان اور بھارت) میں باہمی بد اعتمادی کا ہونا چونکہ فطری امر تھا، اگر سنی کانفرنس کی تنظیم کو دونوں ملکوں میں اپنے اپنے حال پر قائم رکھا جاتا، تو تنظیم کے لئے گوناگوں خدشات تھے اور یقیناً دونوں ملک تشویش کی نظر سے دیکھتے۔ اس لئے پاکستان میں مارچ ۱۹۴۸ء کو مدرسہ انوار العلوم ملتان میں علماء اہل سنت کا ایک اجتماع منعقد ہوا۔ اور اس کا نام بدل کر "**جمعیۃُ العُلَمَاءِ** پاکستان" رکھ دیا گیا، اور حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب سابق صدر پنجاب سنی کانفرنس کو مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان کا صدر مرکزی منتخب کیا گیا اور حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید صاحب کاظمی کو ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ العلماءِ پاکستان نامزد کیا گیا۔ اس طرح پاکستان میں "سنی کانفرنس" کی تنظیم "جمعیۃ العلماءِ پاکستان" کے نام سے موسوم ہو گئی۔" (۱)

"بھارت میں سنی کانفرنس کا خاتمہ" کے عنوان سے مولانا موصوف لکھتے ہیں :

"چونکہ سنی کانفرنس کی پوری تنظیم، تحریک پاکستان کی نہ صرف حامی تھی، بلکہ ہر اعتبار سے اس کے قیام و استحکام کی ساعی تھی۔ تقسیم ملک (ہندوستان) کے بعد اگر اسے اسی طرح بھارت میں برقرار رکھا جاتا، تو بھارت کی کانگریسی اسلام دشمن حکومت، یقیناً اس تنظیم کو پاکستان کا پانچواں کالم شمار کرتی۔ اور اس کے اراکین کو خواہ مخواہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس لئے حضرت (صدر الافاضل ناظم اعلیٰ سنی کانفرنس) قدس سرہ نے عملاً اس تنظیم کو معطل کر دیا اور پاکستان کے دوران قیام کراچی کے مقامی علماء و امراء کی مجلس طلب کر کے "ادارہ تبلیغ" قائم فرمایا۔

---

(۱) حیات صدر الافاضل مولفہ حکیم سید مفتی غلام معین الدین نعیمی
مطبوعہ ادارہ نعیمیہ رضویہ، لاہور (بار دوم)۔ ص ۱۹۶

> جن میں حضرت مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی، حضرت مولانا عبدالسلام صاحب باندوی، حضرت مفتیِ اعظم مولانا صاحبداد خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ غیرہم کو ذمہ دار قرار دے کر سنی کانفرنس کے سرمایہ سے بطور امداد دو ہزار روپے ان کو دیئے۔ تاکہ ابتدائی کام یہ حضرات سرانجام دے سکیں اور سنی کانفرنس کے مقاصد کو ادارہ تبلیغ کے عنوان سے بروئے کار لا سکیں ـــــــ حضرت قدس سرہٗ کا ماہ اکتوبر ۸ ۱۹۴۸ء کو مرادآباد میں وصال ہو گیا تو حضرت تاج العلماء مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی نے سنی کانفرنس کا بقیہ سرمایہ مبلغ گیارہ سو روپے، حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی صدر سنی کانفرنس کو حضرت قدس سرہٗ کی وصیت کے بموجب مع دفتر کا تمام ساز و سامان اور کاغذات وغیرہ کے تفویض کر دیا۔ اس طرح بھارت میں سنی کانفرنس عملاً ختم ہو گئی۔"(۱)

بھارت سے "آل انڈیا سنی کانفرنس" کا عملاً معطل ہونا ظاہر کر رہا ہے کہ اکابر اہل سنت علماء و مشائخ پاکستان کے حامی تھے اور ہیں۔ محققین کے لئے یہ نکتہ قابل غور ہے۔

---

(۱) حیات صدرالافاضل، مولانا سید معین الدین نعیمی۔ ص ۱۹۷

فہرست

اکابر مشائخ عظام، علماء کرام

اور

مفتیان اعلام

فہرست

اکابر مشائخ عظام، علماء کرام اور مفتیان اعلام

اہل سنت وجماعت (بریلوی مسلک) کے اکابر علماء کرام، مشائخ عظام اور مفتیان اعلام نے دو قومی نظریہ کے احیاء، نظریہ پاکستان کے فروغ اور قیام پاکستان کی تحریک میں بھرپور مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ اپنے فتاویٰ جات میں، جمعتہ المبارک کے خطبات میں، خانقاہوں کی اعراس میں، عام تقریروں میں، میلاد مصطفیٰ کی مبارک محفلوں میں، مدارس کے سالانہ جلسوں میں، اپنے مریدوں اور متوسلین کی محفلوں میں، مسلم لیگ کے جلسوں میں، سنی کانفرنس کے اجتماعات میں، اخباری بیانات میں، تبلیغی واصلاحی جلسوں میں، تنظیمی اجتماعات میں اور مساجد کے پاکیزہ ماحول میں "پاکستان" کو مقبول بنانے میں اپنی کوششوں کو بے لوث انداز میں صرف فرمایا اور من حیث الجماعت پوری اہل سنت برادری کی کوششوں سے مسلم لیگ کا کام آسان ہوا اور پاکستان بنا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس (۱۹۴۶) کے اجلاس جن حالات میں منعقد ہوئے وہ محتاج اعادہ نہیں۔ جنگ عظیم دوم کے نتیجہ میں معاشی حالت افلاس کا نمونہ بن گئی تھی۔ سفر کے مصارف برداشت کرنا ہر کسی کے بس کا روگ نہ تھا۔ ذرائع سفر بھی محدود تھے۔

برعظیم کے ہر کونہ سے بنارس میں جمع ہونا آسان نہ تھا۔ خود صدر مجلس استقبالیہ کے خطبات کے متعلقہ اقتباسات کو دوبارہ پڑھ لیجئے۔ حقیقت حال خوب واضح ہو جائے گی ــــــــــ اس کے باوجود سنی کانفرنس بنارس میں علماء و مشائخ کی جو تعداد شریک اجلاس ہوئی وہ تاریخ کا اہم باب ہے۔ پانچ سو مشائخ عظام اپنے ہزاروں متوسلین کے ہمراہ ذکر و فکر میں مشغول ہو کر شامل ہوئے۔ سات ہزار علماء اور مفتیان اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ شامل ہوئے اور عوام اہل سنت کی تعداد، جو دُور دراز کا سفر اختیار کر کے شامل اجلاس ہوئی دو لاکھ سے متجاوز تھی۔

اگرچہ یہ تعداد حیرت انگیز حد تک کثیر ہے مگر اس میں تعجب کا پہلو نہیں ہے کیونکہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مقبولیت پورے برصغیر میں تھی۔ ملک بھر میں کوئی شہر، قصبہ اور دیہات نہ تھا جہاں

کے علماء، خطبا، ائمہ، مفتی اور شیخ طریقت سنی کانفرنس کے مقاصد کے مویّد و حامی نہ ہوں۔ اکثر علماء اور مشائخ تو اپنے مدارس اور خانقاہوں سے نکل کر سنی کانفرنس کے مقاصد کی تبلیغ میں مصروف تھے۔ اس ضمن میں مولانا سید محمد عبد المسجود وجود قادری، ناظم سنی کانفرنس صوبہ سی۔ پی و برار کا ایک بیان پڑھ لینے سے حقیقت کھل جائے گی :

> ”........ ہمالہ سے راس کماری تک، اور آسام سے سرحد تک بائیس ہزار سے زائد علماءِ دین، مشائخ اور سجادہ نشین حضرات، آل انڈیا سنی کانفرنس کے سبز گنبد والے نورانی پرچم کے نیچے جمع ہو کر اس مبارک جماعت کے رکن بن چکے ہیں اور ملک کے سارے برادران اہل سنت رضاکارانہ طور پر کثیر تعداد میں شریک ہو چکے ہیں اور اس کی صوبائی، ضلع وار، شہری و قصباتی ہزاروں کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔“ (۱)

آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کے اجلاس سے بہت پہلے جمہور اہل سنت میں شعور اور آگہی کا جذبہ موجزن ہو چکا تھا۔ تنظیم، اتحاد، آزادی اور ترقی کے مقدس جذبات نے مسلمانوں کو سراپا عمل بنا دیا تھا۔ ملک بھر میں تنظیم اہل سنت کا مبارک کام جاری ہو چکا تھا۔ مدیر ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور جناب فضل حسن صابری کے اداریہ کا ایک اقتباس پڑھئے :

> ”چونکہ ملت اسلامیہ کے مفاد کو پیش نظر رکھ کر سنی کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی اور تنظیم اہلِ سنت اس کا مقصد تام ہے۔ اس لئے ہم نہایت مسرت سے دیکھ رہے ہیں کہ تمام ہند میں اس آفتاب عالمتاب کی شعاعیں پھیل گئیں اور ہر جگہ اس کا انعقاد ہونے لگا۔ اخبارات ہمیں بتاتے ہیں کہ جس سرعت سے اس جمعیت عالیہ نے مسلمانوں کو اپنے دامن میں لے لیا وہ حقانیت کی دلیل بین ہے،“ (۲)

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور مجریہ ۲۶/ اگست ۱۹۴۶ء۔ ص ۳

(۲) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور جلد ۸۴، نمبر ۲ مجریہ ۲۵ر محرم الحرام ۱۳۶۵ھ/ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء۔ ص ۳

برِّ عظیم کے ہر کونے سے آل انڈیا سنی کانفرنس میں شامل ہو کر قیام پاکستان میں کوشش کرنے والے بائیس ہزار (۲۲۰۰۰) علماء و مشائخ کا ریکارڈ مرکزی دفتر مراد میں موجود تھا۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد کے حالات نے اس جیسے بے شمار ریکارڈ تلف کر دیئے۔ اب ان کا حصول کارے دارد۔ تاہم اپنے سرسری مطالعہ سے جو نام اس سلسلہ کے سامنے آئے وہ آئندہ صفحات پر پیش کر رہا ہوں۔ ظاہر ہے یہ فہرست قطعی نامکمل ہے۔ قارئین کرام سے التماس ہے، کہ سنی علماء و مشائخ میں سے جو نام ان کے علم میں ہوں ان سے مطلع فرمائیں آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ انہیں شامل کیا جائے گا۔

یاد رہے یہ فہرست علماء کرام اور مشائخ عظام کے اسمائے گرامی پر مشتمل ہے اس میں دیگر سنی کارکن، راہنما، تاجر، وکیل، دکاندار، مزدور، کاشتکار، استاد، طالب علم، حکیم، ڈاکٹر اور شعبہ ہائے زندگی سے متعلق حضرات شامل نہیں۔

رحمة الله تعالى عليهم رحمة واسعة كاملة. فجزاهم الله تعالى فى الدارين خيرا

ان حضرات کی ملی خدمات کے سلسلہ میں ہر ایک کے لئے صرف ایک حوالہ پر اکتفا کیا ہے۔ ان میں بعض حضرات کی ملی خدمات کے لئے درجنوں حوالہ جات موجود ہیں۔ تعارف میں بالعموم اسی مقام کا ذکر کیا ہے جو قیام پاکستان سے قبل تھا۔ قیام پاکستان کے ہجرت کی وجہ سے ان کا مقام تبدیل گیا۔

کاش کوئی محقق اس فہرست کو مکمل کرنے کے ساتھ ان کی ملی و دینی و سیاسی خدمات کو منظر عام پر لا کر نئی نسل کو ان محسنین سے متعارف کرائے۔

☆ مولانا محمد ابراہیم سمستی پوری بدایونی (۱) دبدبہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء

☆ مولانا محمد ابراہیم قادری، بمبئی

☆ مولانا محمد ابراہیم رضا قادری، بریلوی

---

(۱) ہفت روزہ دبدبہ سکندری، رامپور سے جناب فضل حسین صابری کے زیر ادارت شائع ہوتا رہا۔

☆ مولانا ابراہیم بخش بدایونی	(۱) الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد ابراہیم علی چشتی، لاہور	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبد الحکیم شرف قادری ص ۲۹
☆ مولانا محمد اجمل نعیمی، سنبھلی	دبدبہ سکندری، ۲۲؍ جولائی ۴۶ء
☆ مولانا مفتی احسان علی مظفرپوری	دبدبہ سکندری ۲۹؍ مارچ ۴۶ء (مدرس بریلی)
☆ مولانا قاضی احسان الحق نعیمی مرادآباد	
☆ مولانا احمد علی، محدث علی پوری	(۲) اشرفی، شوال ۴۳ھ
☆ مولانا احمد مختار صدیقی، میرٹھی	
☆ مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی گجرات	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء
☆ مولانا ابو البرکات سید احمد الوری، لاہور	الفقیہ، ۷ تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا قاری احمد نورانی، میرٹھی	دبدبہ سکندری، ۱۷؍ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا قاری سید احسن المودود احسن جبل پوری	دبدبہ سکندری، ۲۳؍ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا احمد ہاشمی، ٹنڈو الہ یار	الفقیہ ۷ تا ۱۴ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا احمد حسین فیروزپوری، گجرات	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبد الحکیم شرف قادری ص ۳۰
☆ مولانا اختصاص الدین نعیمی، مرادآباد	دبدبہ سکندری ۲۹؍ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا حکیم احسن، الہ آباد	دبدبہ سکندری ۱۲؍ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا اختر حسین، اوری ضلع اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۲۶؍ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سید احمد سعید کاظمی، ملتان	دبدبہ سکندری ۲۷؍ مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا احمد علی شمیم، فاضل حزب الاحناف لاہور	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء
☆ مولانا اخلاق احمد، بنارس	دبدبہ سکندری ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا محمد ادریس، کوٹہ (راجپوتانہ)	دبدبہ سکندری ۳۰؍ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سید احمد اشرف، اشرفی کچھوچھا	اشرفی شوال ۱۳۴۳ھ

---

(۱) ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر سے جناب حکیم معراج الدین احمد کی زیر ادارت شائع ہوتا رہا

(۲) ماہنامہ اشرفی، کچھوچھا سے مولانا سید محمد، محدث کچھوچھوی کے زیر ادارت شائع ہوتا رہا۔

☆ مولانا پیر سید ارشاد حسین اشرفی سجادہ نشین شیش گڑھ، بریلی	دبدبہ سکندری، ۱۹/ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا ارشد قادری بلیاوی السر ضلع بلیا	〃 ۲۶/ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ پیر ارشد علی سجادہ نشین سلطان جی، بدایوں	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا قاضی اسماعیل قصبہ نبی پور، سورت (۱)	السواد الاعظم۔ صفر ۱۳۴۹ھ
☆ مولانا حکیم قاضی محمد اسماعیل مین پوری	دبدبہ سکندری۔ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا اسد الحق، بمبئی	۳۱/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا شاہ اسرار احمد بدایونی	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد اسلام مدرس امراوتی، برار	دبدبہ سکندری۔ ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد اسلم سنبھلی	〃 ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد اسماعیل انگس ضلع ہگلی بنگال	〃 ۱۰/ مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد اشفاق حسین اجملی، پالی	〃 ۱۱/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد اشفاق، میواڑ	〃 ۲۳/ جون ۱۹۴۷ء
☆ مولانا سید آصف علی، بدایونی	〃 ۳/ جولائی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد اطہر نعیمی، کراچی	〃 ۱۷/ اپریل ۱۹۴۷ء
☆ مولانا محمد اظہار الحق، الہ آباد	〃 ۲۶/ مارچ ۱۹۴۷ء
☆ مولانا حکیم اعجاز احمد فریدی ناگ پور	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا اعجاز ولی رضوی، بریلوی	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبد الحکیم شرف۔ ص ۶۴
☆ مولانا سید اعزاز حسین، پھپھوند	دبدبہ سکندری، ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا افتخار الحسن رازی نعیمی، سیالکوٹ	〃 〃 ۲۶/ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا صوفی آفاق احمد، بدایونی	〃 〃 ۳/ جولائی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سید اکمل حسین، کچھوچھا	〃 〃 ۱۰/ مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا پیر سید آل مصطفیٰ	〃 〃 ۳/ جولائی ۱۹۴۶ء

---

(۱) ماہنامہ السواد الاعظم، مراد آباد سے مولانا محمد عمر نعیمی کے زیر ادارت نکلتا رہا۔

☆	مولانا پیر سید دیوان آل رسول علی خان، اجمیر	دبدبہ سکندری ۳۰ جون ۱۹۴۶ء
☆	مولانا پیر حکیم محمد الیاس علی مسعودی دھمری ضلع ناگ پور	دبدبہ سکندری ۱۱ / مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا شاہ آل حسن سنبھلی، ناگ پور	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد الیاس دھمتری ضلع ناگ پور	دبدبہ سکندری ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا الطاف حسین ادری ضلع اعظم گڑھ	" " ۲۸ / فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا امجد علی اعظمی رضوی، (صدر الشریعہ)	" " ۲۹ / مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا قاضی امداد حسین مراد آباد	اشرفی شوال ۱۳۴۳ھ
☆	مولانا امیر حسین، پچھوند	دبدبہ سکندری ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا پیر امانت علی چشتی نظامی لاہور	دبدبہ سکندری ۳۰ جون ۱۹۴۶ء
☆	مولانا حکیم محمد امین چندوسی ضلع مراد آباد	دبدبہ سکندری ۲۲ جولائی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا امین الدین، امر تسری	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء
☆	مولانا مفتی امتیاز احمد، اجمیر	دبدبہ سکندری ۱۷ / دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا پیر امین الحسنات، مانکی، سرحد	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری۔ ص ۵۳
☆	مولانا امام الدین نقشبندی، رائے پوری	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف ص ۸۸
☆	مولانا محمد انور خاں ادری ضلع اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۲۶ / اپریل ۱۹۴۶ء
☆	مولانا انور باندوی	" " ۲۲ / جولائی ۱۹۴۶ء
☆	پیر محمد انور عزیز پاک پتن	مجلہ اوج، لاہور، نظریہ پاکستان گولڈن جوبلی نمبر۔ ص ۲۱۵
☆	مولانا پیر سید انور حسین جماعتی، علی پور ضلع سیالکوٹ	الفقیہ ۷ تا ۱۴ نومبر ۱۹۴۵ء
☆	پیر سید اوصاف نبی میونسپل کمشنر مین پوری	دبدبہ سکندری ۱۵ / اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا انوار احمد مدرس منظر اسلام بریلی	دبدبہ سکندری ۲۹ / مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد ایوب قادری ٹانڈوی	دبدبہ سکندری ۲۹ / مارچ ۱۹۴۶ء
☆	پیر سید ایثار علی سجادہ نشین بدایوں	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا قاضی ایوب حسین بسولی بدایوں	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا ایوب شاہ قادری بدایوں	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء

☆	مولانا محمد ایوب حامدی رضوی پوکھیرا ضلع مظفرپور	دبدبہ سکندری ۲۳/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا ابوالہاشم بہاری	دبدبہ سکندری ۲۳/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا ابوالکمال مرادآبادی	السواد الاعظم محرم ۱۳۴۹ھ
☆	مولانا ابوظفر خاں دادوں، ضلع اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۲۰/ مئی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا ابوالحسن لوجھیانی ضلع بدایوں	قلمی یادداشت پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی
☆	پیر سید الطاف حسین نقشبندی موسیٰ خیل	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	مولانا سید افضل حسین، فیصل آباد	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
☆	مولانا قاری محمد احمد، دہلوی	تذکرہ مظہر مسعود، مولفہ پروفیسر محمد مسعود احمد
☆	مولانا پیر شاہ افضال الرحمٰن گنج مرادآباد	دبدبہ سکندری ۱۶/ مئی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد اسماعیل روشن، سرہندی (سندھ)	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ پروفیسر محمد مسعود احمد
☆	پیر سید انور علی شاہ، مرید کے، شیخوپورہ	مکتوب محمد صادق قصوری بنام فقیر قادری
☆	مولانا پیر حافظ محمد ابراہیم، سجادہ نشین موسیٰ زئی، تحصیل کلاچی	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس
☆	مولانا حکیم قاری احمد، پیلی بھیتی	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین
☆	پیر منشی احمد دین جماعتی، گجراتی	امیر ملت اور ان کے خلفاء، مولفہ محمد صادق قصوری
☆	پیر ڈاکٹر اللہ دتہ، کنجاہی، گجراتی	امیر ملت اور ان کے خلفاء، مولفہ محمد صادق قصوری
☆	مولانا احسان الحق، مردان	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
☆	پیر محمد اسحٰق جان سرہندی	مکتوب محمد صادق قصوری بنام فقیر قادری
☆	مولانا بنے خاں، رامپوری	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	مولانا باقی باللہ	دبدبہ سکندری، ۲۶/ مارچ ۱۹۴۷ء
☆	محمد برہان الحق قادری، جبل پوری	دبدبہ سکندری، ۱۱/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا بشیر احمد، کوٹہ (راجپوتانہ)	دبدبہ سکندری، ۲۳/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد بشیر الزمان خاں، بقائی باندا	دبدبہ سکندری، ۱۸/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا بشیر الدین اشرفی، کلکتہ	دبدبہ سکندری، ۱۰/ مئی ۱۹۴۶ء

☆	مولانا ابوالنور محمد بشیر، سیالکوٹ	الفقیہ، ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا سید بشیر احمد، سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ	ضیائے قمر گوجرانوالہ، مئی ۱۹۹۱ء
☆	مولانا بشیر احمد اخگر، رحیم یار خاں	ماہنامہ کنزالایمان، لاہور۔ اگست ۱۹۹۵ء
☆	پیر بدرالدین سجادہ نشین درگاہ آپانہ	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	پیر باچا بام خیل (سرحد)	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	پیر بلا صاحب فقیر الا خیل تحصیل ٹانک	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	پیر صاحب سجادہ نشین پاک پتن	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	پیر صاحب سکھو چک، لائل پور	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	پیر صاحب سجادہ نشین چورہ شریف	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	مولانا تقدس علی خاں، منظر اسلام بریلی	دبدبہ سکندری ۲۹/مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا تاج الدین گوئی گاؤں (سی۔پی)	دبدبہ سکندری ۱۹/اپریل ۱۹۴۶ء
☆	مولانا ثاقب، کانپوری	دبدبہ سکندری ۱۷/جولائی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا ثناء اللہ اعظمی، مئو	دبدبہ سکندری ۵/دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا ثناء اللہ مدرس بنارس	دبدبہ سکندری ۲۹/مارچ ۱۹۴۶ء
☆	پیر سید جماعت علی، محدث علی پوری	سیرت امیر ملت، مولفہ سید اختر حسین جماعتی
☆	مولانا حکیم جلیل احمد رحمانی باندا	دبدبہ سکندری ۱۸/مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد جلیل بدایونی	دبدبہ سکندری ۳/جولائی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا جمال میاں فرنگی محلی	مجلہ برگ گل کراچی قائداعظم نمبر (۱۹۷۶ء)
☆	مولانا جمالی میاں اگس، ہگلی بنگال	دبدبہ سکندری ۱۰/مئی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا پیر چراغ علی شاہ ہاشمی، جلال آباد	ماہنامہ کنزالایمان لاہور۔ اگست ۱۹۹۵ء
☆	مولانا حامد حسن قادری، آگرہ	دبدبہ سکندری ۲/جولائی ۱۹۴۷ء
☆	مولانا حامد رضا بریلوی	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	مولانا محمد حامد فقیہ، بمبئی	دبدبہ سکندری ۳۱/دسمبر ۱۹۴۵ء

☆ مولانا محمد حامد جلالی، دہلوی	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبد الحکیم شرف
☆ مولانا محمد حسن جان فاروقی مجددی سرہندی	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبد الحکیم شرف
☆ مولانا حسنین رضا بریلوی	ہفت روزہ افق، کراچی ۲/ جولائی ۱۹۸۰ء
☆ مولانا پیر سید محمد حسین علی پوری	ہفت روزہ الہام، بہاول پور ۷/ جون ۱۹۷۸ء
☆ مولانا حکیم حبیب الرحمٰن (ریاست بوندی)	دبدبہ سکندری ۳۰/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد حبیب اللہ مدرس مراد آباد	دبدبہ سکندری ۲۸ فروری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد حسن خاں، خطیب وردہا	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد حاتم، اعظمی	دبدبہ سکندری ۲۱/ مئی ۱۹۴۷ء
☆ مولانا سید حشمت علی، حمیر پوری	دبدبہ سکندری ۷/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا حکیم سید حشمت علی، الہ آباد	دبدبہ سکندری ۲۸/ فروری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا قاضی حنیف الرحمٰن قادری، شاہپوری	دبدبہ سکندری ۱۴/ اکتوبر ۱۹۴۶ء
☆ مولانا حمید الدین عباسی، بدایونی	دبدبہ سکندری ۱۴/ نومبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا حسرت موہانی (سید فضل الحسن)	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا حامد علی خاں، ملتان	تعارف علمائے اہل سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی
☆ پیر محمد حسن جان، سرہندی	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا قاضی حبیب الرحمٰن پرمولی (مردان)	تذکرہ خلفاء اعلیٰ حضرت، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا محمد خالد الہ آباد	دبدبہ سکندری، ۱۷/ اپریل ۱۹۴۷ء
☆ مولانا خلیل احمد بدایونی	دبدبہ سکندری ۱۴/ نومبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا محمد خلیل قادری، جین پور ضلع اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۵/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا خوب اللہ، الہ آباد	دبدبہ سکندری ۱۲/ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا خیر الدین احمد، سہسرام	دبدبہ سکندری ۱۹/ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد خلیل، اشرفی۔ بہرائچ	دبدبہ سکندری ۱۰/ مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا خلیل الدین آزاد، ہردوئی (یوپی)	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا مفتی محمد خلیل خاں، برکاتی، حیدر آباد	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی

☆ مولانا سید دیدار علی، الوری	اشرفی، شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا مفتی دانش علی فریدی، شاہجہانپوری	دبدبہ سکندری۔ ۲۷/اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد ذاکر، محمدی ضلع جھنگ	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا محمد ذکی نعیمی، کچھوچھوی	دبدبہ سکندری ۲۹/مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا حکیم ذریع الدین بدایونی	الفقیہ۔ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا رجب علی قادری الہ آباد	دبدبہ سکندری، ۱۲/اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا حافظ رحمت اللہ خاں ادری ضلع الہ آباد	۲۶/اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا رشید حسن انصاری اعظم گڑھ	۲۱/مئی ۱۹۴۷ء
☆ پیر مخدوم محمد رضا شاہ ملتان	ماہنامہ کنز الایمان، لاہور۔ اگست ۱۹۹۵ء
☆ مولانا رفیق الحسن پھپھوند	دبدبہ سکندری، ۱۲/اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا رضی احمد دربھنگی	" " ۳۰/اپریل ۱۹۴۷ء
☆ مولانا رفیق الدین	" " ۲۹/مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا رضوان الرحمٰن سہسوانی	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء
☆ مولانا رحیم اللہ بنارس	دبدبہ سکندری ۲۴/اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا سید ریاض احمد بسکھاروی	" " ۱۰/مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد رمضان، گھوسی ضلع اعظم گڑھ	" ۲۱/دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا محمد رمضان، کراچی	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
☆ پیر مخدوم سید راجن شاہ گیلانی	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا زاہد القادری، دہلی	دبدبہ سکندری ۲۶/نومبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا پیر زاہد حسن سجادہ نشین چنا	دبدبہ سکندری ۱۰/مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سید زبیر احمد کچھوچھا	" " " "
☆ مولانا زاہد میاں جبل پوری	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ پیر زین الحسنات مانکی (سرحد)	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین

☆ پیر سید زین العابدین گیلانی، ملتان	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا ساجد اللہ بھاگل پور	دبدبہ سکندری۔ ۱۷/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا سجود حسین قادری بدایونی	دبدبہ سکندری ۱۶/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد سردار احمد مظہر اسلام بریلی (فیصل آباد)	دبدبہ سکندری، ۲۹/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سردار علی منظر اسلام بریلی	دبدبہ سکندری ۲۹/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ پیر محمد سعید خاں سجادہ نشین حضرت شاہ ولایت بدایوں	دبدبہ سکندری ۱۶/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سید سلیمان اشرف بہاری، علی گڑھ	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆ مولانا محمد سلیمان، احسن المدارس کانپور	دبدبہ سکندری، ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد سعید فتح پور تال	دبدبہ سکندری، ۵/ دسمبر ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سلامت اللہ، مبارک پوری	دبدبہ سکندری، ۵/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا سید الزمان، پوکھیرا، ضلع مظفر پور	دبدبہ سکندری، ۲۲/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سیف اللہ چشتی، الہ آباد	دبدبہ سکندری، ۲۸/ فروری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد سلیمان، اشرفی، کانپور	دبدبہ سکندری، ۲۸/ فروری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا قاری سعید الدین احمد دمری ضلع ناگ پور	دبدبہ سکندری، ۱۱/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سید سیف اللہ، لال کرتی، الہ آباد	دبدبہ سکندری، ۱۱/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا حافظ سعید الدین بباندا	دبدبہ سکندری، ۱۸/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ پیر سید سجاد حسین اشرفی، شیش گڑھ، ضلع بریلی	دبدبہ سکندری، ۱۹/ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سردار احمد بدایونی	دبدبہ سکندری، ۳/ جولائی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سردار احمد، انگس ضلع ہگلی (بنگال)	دبدبہ سکندری، ۱۰/ مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سیف الحق نعیمی، مراد آباد	دبدبہ سکندری، ۲۳/ جون ۱۹۴۷ء
☆ مولانا سلیم اللہ، بنارس	دبدبہ سکندری، ۳/ جولائی ۱۹۴۷ء
☆ مولانا محمد سعید شبلی فیروز پور	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی
☆ مولانا سلیم اللہ، فاضل حزب الاحناف، لاہور	ماہنامہ جہان رضا، لاہور۔ مئی ۱۹۹۴ء
☆ پیر سردار احمد قادری، گڑھی اختیار خاں	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبد الحکیم شرف

☆ پیر سلطان محمد حسن سجادہ نشین حضرت باہو	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس
☆ پیر سید سعید شاہ بنوری، کوہاٹ	امیر ملت اور ان کے خلفاء، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا شائق حسین مراد آباد	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ مئی ۱۹۴۵ء
☆ مولانا شبیر حسین چندوسی ضلع مراد آباد	دبدبہ سکندری ۲۲/ جولائی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد شعیب مہگواں ضلع بھاگل پور	دبدبہ سکندری ۱۱/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ مولانا عبد الحکیم شرف
☆ مولانا شمس الضحیٰ بھاگل پور	دبدبہ سکندری ۳۱/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا شمس الدین جون پوری (مدرس ٹانڈہ)	دبدبہ سکندری ۲۹/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا شمس الدین مبارک پوری	دبدبہ سکندری ۵/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا شمس الحق اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۵/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا حکیم شمس الاسلام بمبئی	دبدبہ سکندری ۲۳/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مخدوم شیر گیلانی ملتان	اردو ڈائجسٹ، لاہور، اگست ۱۹۸۳ء
☆ پیر محمد شاہد نقوی، لکھنوی، سرہند	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس
☆ مولانا مفتی شائستہ گل، مردان	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
☆ مولانا محمد شریف نقشبندی ڈسکہ	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد شکر اللہ قادری ضلع اٹاوہ	دبدبہ سکندری ۲۷، دسمبر ۱۹۴۶ء
☆ مولانا حکیم شمس الاسلام صدیقی رہتک	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا صابر حسین فاضل حزب الاحناف، لاہور	الفقیہ ۲۱/۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء
☆ مولانا صدیق اللہ بہاری	دبدبہ سکندری ۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد صدیق بمبئی	〃 ۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا صبغت اللہ فرنگی محلی	〃 ۳ جولائی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا صلیح الدین احمد سہسرام	دبدبہ سکندری ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا مفتی صاحبداد خاں سندھ	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین قادری
☆ پیر صدر الدین سجادہ نشین ملتان	〃 〃 〃 〃

☆	مولانا محمد صالح نعیمی، لاڑکانہ	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی
☆	مولانا سید ضیاء الحسن قادری اوپر کوٹ ضلع بلند شہر	دبدبہ سکندری یکم اگست ۱۹۴۶ء
☆	مولانا سید محمد طاہر اشرف، اشرفی، دہلی	دبدبہ سکندری ۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا سید طاہر حسین دہلی	〃 ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا محمد طاہر قادری، بدایونی	〃 ۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد طفیل احمد، فیروزپور	〃 ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد ظفر الدین بہاری	الفقیہ، ۲۸/۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا حکیم محمد ظفر الدین احمد، مرادآباد	دبدبہ سکندری ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا محمد ظہور	دبدبہ سکندری ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا ظہور الحسن درس، کراچی	〃 ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء
☆	مولانا ظہور الحسن خاں، جین پور، اعظم گڑھ	〃 ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا ظہور الاسلام، بدایوں	〃 ۳ جولائی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا سید ظہور الحسن خاں، بلند شہر	〃 یکم اگست ۱۹۴۶ء
☆	مولانا ظہور الاسلام، آلہ آباد	〃 ۷ اپریل ۱۹۴۷ء
☆	پیر ظہور الحق سراجی	ہفت روزہ سعادت، لائل پور ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا ظہیر احمد مدرس گجرات	دبدبہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا شاہ عارف اللہ، میرٹھی	دبدبہ سکندری ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد عالم چشتی نظامی، لائل پور	〃 ۲۰ جون ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد عارفین دہلی	دبدبہ سکندری ۲۰ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عابد القادری بدایونی	
☆	مولانا مفتی محمد عابد، مجددی، رامپوری	الفقیہ ۲۸/۲۱ جولائی ۱۹۴۵ء
☆	مولانا عبد الحامد قادری بدایونی	دبدبہ سکندری ۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبد المصطفیٰ ازہری مبارک پوری	〃 ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء

☆ مولانا سید عبدالحق قادری، اعظمی	دبدبہ سکندری	۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا عبدالمصطفیٰ مدرس اشرفیہ مبارک پوری	〃	۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا عبدالرحیم، احمد آباد	〃	۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا عبدالغفور بھوجپور	〃	۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا عبدالرشید مدرس علی پور	〃	۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا عبدالغفور منظر اسلام بریلی	〃	۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء ۲۹
☆ مولانا مفتی عبدالرؤف میرٹھ	〃	۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا حکیم عبدالناصر بدایوں	〃	۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا مفتی عبدالحفیظ، آگرہ	〃	۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا مفتی عزیز احمد گڑھی شاہو، لاہور	〃	۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا عبدالمعبود قادری جبل پوری	〃	۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ پیر سید ابو احمد محمد علی حسین اشرفی، کچھوچھوی	اشرفی	شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا عبدالواحد، پھیلی بھیتی	〃	شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا عبدالحفیظ بنارسی آنولوی اشرفی	〃	شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا عبدالمجید آنولوی	〃	شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا محمد عمر نعیمی مرادآباد	〃	شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا حکیم عبدالحق، بنگال	〃	شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا عبدالعزیز مخدومی، امرتسری	〃	شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا ابوالولی محمد عبدالرحمٰن، پوکھیرا، مظفرپور	السواد الاعظم	ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ
☆ مولانا عبدالعزیز، سکھانو بدایونی	الفقیہ	۷/۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا عبدالعزیز پوکھیرا، ضلع مظفرپور	دبدبہ سکندری	۲۳ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا پیر سید محمد عبدالرب قادری، جبل پوری	الفقیہ	۷/۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سید عبدالودود، جبل پوری	الفقیہ	۷/۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا سید عبدالمسجود قادری، جبل پوری	〃	〃 〃 〃

☆	مولانا عبداللطیف، جبل پوری		
☆	مولانا عبدالحفیظ پیلی بھیتی، ریاست بوندی	دبدبہ سکندری	۳ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبدالحمید وردہا	الفقیہ	۲۱/۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا حکیم شاہ علیم الدین احمد جھنڈواڑہ، ناگ پور	الفقیہ	۲۱/۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد عبداللہ خاں جھنڈواڑہ، ناگ پور	دبدبہ سکندری	۱۵ فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد عمر قادری مٹوناتھ بھنجن	〃	〃 〃 〃
☆	مولانا محمد عصمت اللہ	〃	〃 〃 〃
☆	مولانا عبدالباقی الہ آباد	〃	۲۸ فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا علی محمد بیانی ٹنڈوالہ یار	الفقیہ	۱۴/۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبدالحی الہ آباد	دبدبہ سکندری	۲۸ فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبدالحمید بنارس	〃	۲۸ فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد عبدالواسع ایرایاں، فتح پور ہسوہ	〃	۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبداللطیف جالون	〃	۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبداللہ پالی	〃	〃 〃
☆	مولانا محمد عبدالغفور صدیقی، عمرپور، ضلع بھاگل پور	دبدبہ سکندری	۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبداللہ مودھا	دبدبہ سکندری	۱۸ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبدالقدوس الہ آباد	〃	۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء
☆	مولانا قاری محمد عبدالرب دریاآباد، الہ آباد	〃	۱۲ اپریل ۱۹۴۶ء
☆	مولانا حافظ عبدالشکور ادری ضلع اعظم گڑھ	〃	۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبدالعزیز، محدث	〃	۳ جولائی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبدالصمد قادری بدایونی	〃	〃 〃 〃
☆	مولانا عبدالرشید، بنارس	السواد الاعظم	شعبان ۱۳۴۹ھ
☆	مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی	الفقیہ	۲۱/۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء
☆	مولانا ابوالاسرار محمد عبداللہ اٹاوہ	〃	〃 〃 〃

☆	مولانا حافظ محمد عبدالعزیز بنارس	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا عبدالواحد عثمانی، بدایونی	دبدبہ سکندری ۱۴ نومبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا عبدالرحیم بدایونی	〃 〃 〃
☆	مولانا عبدالمجید، دہلوی	دبدبہ سکندری، ۲۶؍ نومبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا عبدالمصطفیٰ مجددی اعظمی	دبدبہ سکندری ۵؍ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا عبدالرؤف، بلیاوی	دبدبہ سکندری ۵؍ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا عبدالستار، گھوسی، اعظم گڑھ	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا حکیم عبدالسلام آوری	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا محمد عمر خیر آباد	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا عبدالحق ولید پور	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا علی احمد مبارک پور	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا صوفی عنایت احمد غوری حامدی، فیروز پور	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا محمد عبدالسلام قادری باندوی	الفقیہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا سید عبدالمعبود قادری جبل پوری	الفقیہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا حافظ عبدالمجید، کالپی	الفقیہ ۷ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۴۵
☆	مولانا عزیز الدین، فتح پور، بھاگل پور	دبدبہ سکندری ۳۱؍ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	پیر سید علی اختر حیدر بھاگل پور	〃 〃 〃
☆	مولانا عبدالغفور بھاگل پور	〃 〃 〃
☆	مولانا محمد علی چراگاؤں، جھانسی	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا حکیم محمد عطاء الرحمٰن فقیہ الحسن، ہگلی	دبدبہ سکندری ۶ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا عزیز اللہ، کلکتہ	دبدبہ سکندری ۱۶؍ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبدالستار قادری عثمانی بدایونی	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا عبدالجامع جامی بدایونی	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا قاضی عبدالعلیم گتوری بدایونی	〃 〃 〃 〃

☆	مولانا عبداللطیف بریلوی، آگرہ	دبدبہ سکندری ۱۰/ مئی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا سید عبدالقادر قادری اشرفی آگرہ	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا حافظ عبدالرشید آگرہ	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا محمد عبدالاحد خاں اشرفی، مہراج گنج، بہرائچ	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا سیٹھ عبدالستار قادری سلامی، آگرہ	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا مفتی محمد عبداللہ نعیمی، چتوڑ گڑھ، میواڑ	دبدبہ سکندری ۳/ جولائی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا محمد عبدالرؤف، گھوڑ دوڑ ضلع مونگیر	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا عیاض علی، ریاست ریوا	دبدبہ سکندری ۲۲/ جولائی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبداللہ چندوسی، مراد آباد	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا حافظ عبدالرحیم چندوسی، مراد آباد	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا پیر سید عبدالرحمٰن بھرچونڈی (سندھ)	دبدبہ سکندری ۲۷/ مئی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا علی القادری، کراچی	دبدبہ سکندری ۱۱/ نومبر ۱۹۴۶ء
☆	مولانا عبدالغفور ہزاروی وزیر آباد	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶
☆	مولانا عبدالعزیز فاضل حزب الاحناف، لاہور	〃 〃 〃
☆	مولانا محمد عبدالستار نیازی میانوالی	〃 〃 〃
☆	مولانا عبداللطیف سیکری، مظفر نگر	دبدبہ سکندری ۲۳/ جون ۱۹۴۶ء
☆	پیر میاں علی محمد، بسی، ہوشیار پور	سعادت ۸/ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا مفتی عبدالعزیز، دھوراجی	سعادت ۳۰/ ستمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا مفتی محمد عبدالمتین، بہاری	الفقیہ ۷ تا ۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء
☆	پیر عبدالرحیم، بھرچونڈی (سندھ)	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆	پیر خواجہ عبدالرشید، پانی پت	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا عبدالحی چشتی، بہاول پور	کنزالایمان، لاہور۔ اگست ۱۹۹۵ء
☆	مخدوم سید علی احمد شاہ قادری	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا عطا محمد بندیالوی	〃 〃 〃 〃

☆ مولانا عبدالحق بدایونی	〃 〃 〃
☆ مولانا عبدالغنی صابری ہوشیارپور	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
☆ مولانا مفتی عبدالحمید قادری آنولوی	قلمی یادداشت پروفیسر محمد ایوب قادری
☆ مولانا حافظ علی بخش آنوالہ، بریلی	〃 〃 〃
☆ مولانا مفتی عبدالحفیظ حقانی آنولہ، بریلی	〃 〃
☆ مولانا عبداللطیف قادری آنولہ، بریلی	〃 〃 〃
☆ مولانا محمد حامدی آنولہ، بریلی	〃 〃 〃
☆ پیر عبداللطیف، زکوڑی، سرحد	ہفت روزہ اقدام لاہور، ۲۶؍ مئی ۱۹۶۳ء
☆ پیر عبدالرزاق شمس الکوینی، کلانور، رہتک	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین
☆ پیر حافظ عبدالرشید سجادہ نشین ملوآنہ	〃 〃 〃
☆ پیر عبدالرشید سجادہ نشین، پانی پت	〃 〃 〃
☆ مولانا سید عبدالرشید، مظفرپور (خلیفہ امام احمد رضا)	تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت
☆ مولانا محمد عالم میرپوری	امیر ملت اور ان کے خلفاء۔ مولفہ: محمد صادق قصوری
☆ مولانا عبداللہ، احمد پور	عبادالرحمٰن، مولفہ سید مغفور القادری
☆ مولانا حافظ عبدالعزیز، حزبک لاہور	تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت، لاہور، مولفہ اقبال احمد فاروقی
☆ مولانا حافظ عبدالغنی، اویسی، ایبٹ آباد	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
☆ مولانا محمد عبدالمالک لقمانوی، کھلابٹ	〃 〃 〃
☆ مولانا غلام جیلانی، میرٹھ	دبدبہ سکندری۔ ۲۹؍ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا غلام جیلانی	〃 〃 〃
☆ مولانا غلام معین الدین نعیمی، مرادآباد۔	〃 〃 〃
☆ مولانا غلام محی الدین مرادآباد	〃 〃 〃
☆ پیر سید غلام قطب الدین اشرفی مودودی	اشرفی شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا غلام محی الدین جیلانی، میرٹھ	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء

☆	مولانا قاری غلام محی الدین قادری، ہلدوانی	، ، ،
☆	مولانا خواجہ غلام نظام الدین قادری بدایونی	دبدبہ سکندری ۱۴ر نومبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا غلام احمد اشرفی ، بھاگل پور	دبدبہ سکندری ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا غلام محمد اشرفی، بھاگل پور	، ، ،
☆	مولانا غلام سجاد مختار ،بدایوں	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا غلام کریم شائق ناگ پور	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا غلام محی الدین ہنر ،پالی	دبدبہ سکندری ۱۱ر مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا غلام محمد قادری، کراچی	دبدبہ سکندری ۱۱ر نومبر ۱۹۴۶
☆	مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء
☆	مولانا غلام ربانی فاضل حزب الاحناف، مدراس	، ، ،
☆	پیر میاں غلام اللہ شر قپوری	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
☆	مولانا غلام قادر اشرفی لالہ موسیٰ	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆	پیر غلام مجدد سرہندی	، ، ،
☆	پیر سید غلام محی الدین چشتی گولڑوی	، ، ،
☆	پیر خواجہ غلام سدید الدین تونسوی	، ، ،
☆	مولانا غلام محمد ترنم، امرتسری	، ، ،
☆	مولانا میر غلام بھیک نیرنگ ،انبالوی	، ، ،
☆	مولانا پیر غلام میراں شاہ سندھ	مجلہ اوج لاہور، قرارداد پاکستان گولڈن جوبلی نمبر
☆	مولانا غلام الدین گجراتی، لاہور	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبدالحکیم شرف
☆	مولانا غلام محمد، گھوٹوی	، ، ،
☆	مولانا غلام رسول درگاہی بیگہ، ضلع گجرات	دبدبہ سکندری ، ۷ر فروری ۱۹۴۷ء
☆	مولانا غلام جان ہزاروی (خلیفہ امام احمد رضا)	تذکرہ خلفائے اعلیٰحضرت مولفہ محمد صادق قصوری
☆	مولانا غلام جیلانی، مانسہرہ، ہزارہ	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ محمد صدیق ہزاروی
☆	خواجہ غلام احمد، انبالوی	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری

☆	مولانا غلام جہانیاں، ڈیرہ غازی خاں	〃 〃 〃
☆	مولانا محمد فاروق گھوسی ضلع اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۳۱/دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا فاضل اشرفی کچھوچھوی	اشرفی شوال ۱۳۴۳ھ
☆	مولانا سید فتح علی کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف
☆	مولانا فرید الدین بھوئی ضلع کیمبل پور	〃 〃 〃 〃 〃
☆	مولانا فدا حسین شاہ چیمہ تحصیل ٹنڈو الہ یار	الفقیہ ۷ تا ۱۴ مارچ ۱۴۶ء
☆	مولانا فخر الدین قادری رضوی، کلکتہ	دبدبہ سکندری ۱۰/مئی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا فضل غنی منظر اسلام بریلی	دبدبہ سکندری ۲۹/مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا پیر فضل اللہ سجادہ نشین پیلی بھیت	دبدبہ سکندری ۲۹/مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا پیر فضل عثمان فاروقی مجددی	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ محمد عبد الحکیم شرف قادری
☆	مولانا فضل رحیم، بمبئی	دبدبہ سکندری، ۳۱/دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا حکیم فضل الرحمٰن فاروقی	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء بدایونی
☆	مولانا پیر سید فضل حسین سجادہ نشین بدایونی	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا فضل الصمد پیلی بھیتی	دبدبہ سکندری ۲۸/فروری ۱۹۴۶ء
☆	پیر سید فضل شاہ امیر حزب اللہ جلال پور، جہلم	سیرت امیر حزب اللہ، مولفہ پروفیسر عبد الحی
☆	مولانا فقیر اللہ مبارک پوری	دبدبہ سکندری ۵/دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا فہیم الدین نوری ایڈیٹر انجام دہلی	دبدبہ سکندری ۲۶/نومبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا فہیم اللہ، الہ آباد	دبدبہ سکندری ۱۲/اپریل ۱۹۴۶ء
☆	مولانا فضل حسن صابری مدیر دبدبہ سکندری رامپور	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا پیر فضل حق سجادہ نشین کرپوغہ، کوہاٹ	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین
☆	مولانا فقیر اللہ نیازی، سیالکوٹ	مکتوب محمد صادق قصوری بنام فقیر قادری عفی عنہ
☆	مولانا حافظ محمد قاسم، الہ آباد	دبدبہ سکندری ۲۶/مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا مفتی قدیر بخش بدایونی	دبدبہ سکندری ۳/جولائی ۱۹۴۶ء

☆ مولانا سید قدیر احمد، کچھوچھا	دبدبہ سکندری ۱۰ر مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا قطب الدین، الہ آباد	دبدبہ سکندری ۲۷ر اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا قطب الدین، بھنوی	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا پیر خواجہ قمر الدین (شیخ الاسلام) سیالوی	دبدبہ سکندری ۱۰ر جولائی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا مفتی قمر الدین، احمد اشرفی آگرہ	
☆ پیر محمد قاسم مشوری شریف	اکابرِ تحریکِ پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ پیر لاڈلے حسین سجادہ نشین گلبرگہ، دکن	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس
☆ مولانا کرم احمد قادری، بدایونی	دبدبہ سکندری ۱۴ر نومبر ۱۹۴۵ء
☆ پیر صاحب کاکا خیل	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس مولفہ محمد جلال الدین
☆ مولانا کرم علی، ملیح آبادی	〃 〃 〃 〃 〃
☆ مولانا سید محمد، اشرفی، محدث	خطبہ صدارت سنی کانفرنس مدراس ۱۹۴۶ء کچھوچھوی
☆ مولانا محمد مصطفیٰ نوری بریلوی	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء
☆ مولانا محمد ابراہیم قادری بدایونی	دبدبہ سکندری، ۲۹ر مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد ابراہیم رضا، بریلوی	〃 〃 〃
☆ مولانا مفتی محمد ابراہیم، سمستی پوری بدایوں	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد اسماعیل، محمود آبادی	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد ایوب قادری، ٹانڈوی	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد مختار اشرف اشرفی نعیمی، کچھوچھا	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد مصطفیٰ علی، مدرس میرٹھ	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد علی آنولوی، ضلع بریلی	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محبوب حسین اشرفی، سنبھلی	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد عالم، اعظمی	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد ابراہیم، اعظمی	〃 〃 〃 〃

☆ مولانا محمد سلیمان، کانپور	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا مختار احمد مدرس امرتسر	〃 〃 〃
☆ مولانا محمد احمد ، بمبئی	دبدبہ سکندری ۱۶ / جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد اشرف	اشرفی شوال ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا مشتاق احمد، کانپوری	〃 〃 〃
☆ مولانا مسعود احمد، دہلوی	السواد الاعظم شعبان ۱۳۴۹ھ
☆ مولانا سید مصباح الحسن مودودی پھپھوند	خطبہ سنی کانفرنس پھپھوند
☆ مولانا محمد معوان حسین، رامپوری	اشرفی شوال المکرم ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا محمد حسین، اجمیری	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری لاہور	الفقیہ ۷ تا ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا پیر محمود علی چشتی صابری، مین پوری	دبدبہ سکندری ۱۵/ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا سید محمود شاہ گجراتی	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا مظفر احمد، فتح پوری، دہلی	دبدبہ سکندری ۲۶/ نومبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا قاری سید محمد مسعود مظہر جبل پوری	دبدبہ سکندری ۱۷/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا حکیم سید محمد مقصود غازی جبل پوری	دبدبہ سکندری، ۱۷/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا حکیم محمد احمد علوی، مین پوری	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا محبوب علی، کانپوری	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا مبین الدین، بھاگل پور	〃 〃 〃
☆ مولانا محمود الحسن، فاخری، جھانسی	〃 〃 〃
☆ مولانا مقبول احمد گھوسی، اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۳۱/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا سید منظور احمد گھوسی، اعظم گڑھ	〃 〃 〃
☆ مولانا محمد محسن فقیہ، بمبئی	دبدبہ سکندری ۳۱/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا محمد احمد قادری، بمبئی	〃 〃 〃
☆ مولانا مقیم الدین، پوکھیرا (ضلع مظفرپور)	دبدبہ سکندری ۳۱/ جنوری ۱۹۴۶

☆	مولانا قاضی محبوب اللہ، کوٹہ (راجپوتانہ)	القفیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء
☆	مولانا حکیم مغیث الدین ریاست بوندی	دبدبہ سکندری ۳۰/ جنوری ۱۹۳۶ء
☆	مولانا قاری مصلح الدین، ناگ پور	〃 〃 〃
☆	مولانا محمد مبین الدین، چاندہ، ناگپور	دبدبہ سکندری ۱۵/ فروری ۱۹۳۶ء
☆	مولانا ایم۔ ٹی۔ ای۔ احمد مالابار	القفیہ ۷ تا ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء
☆	مولانا محمد مصطفیٰ، مئو	دبدبہ سکندری ۱۵/ فروری ۱۹۳۶ء
☆	مولانا قاری منیر الدین، بھاگل پور	دبدبہ سکندری ۲۸/ فروری ۱۹۳۶ء
☆	مولانا مشتاق احمد، الہ آباد	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا محمد محبوب احمد اشرفی، کانپور	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا مظفر حسین اشرفی، کچھوچھوی	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا سید محمد محسن، بہار	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا قاری محمد منیر الدین انصاری، بھاگل پور	دبدبہ سکندری ۱۱/ مارچ ۱۹۳۶ء
☆	مولانا محمود الحسن قلندر، الہ ضلع سیالکوٹ	دبدبہ سکندری ۲۶/ مارچ ۱۹۳۶ء
☆	مولانا مجیب الاسلام اعظمی ادری، اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۲۶/ مارچ ۱۹۳۶ء
☆	مولانا حکیم معظم علی، آگرہ	دبدبہ سکندری ۱۰/ مئی ۱۹۳۶ء
☆	مولانا سید معین الدین اشرف، بنارس	〃 〃 〃
☆	مولانا قاضی ممتاز الٰہی، چندوسی مراد آباد	دبدبہ سکندری ۲۲/ جولائی ۱۹۳۶ء
☆	مولانا حافظ مطیع الرضا، چندوسی مراد آباد	〃 〃 〃
☆	مولانا حافظ مظہر الدین، مدراس	القفیہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۳۶ء
☆	مولانا سید محمود احمد رضوی، لاہور	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا محمد علی، کالرہ گجرات	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا سید محمود شاہ نظامی	دبدبہ سکندری، ۲۶/ فروری ۱۹۳۷ء
☆	مولانا مدار بخش بہاری، کھرسیال گنج ضلع رائے گڑھ	دبدبہ سکندری ۱۵/ مارچ ۱۹۳۷ء
☆	مولانا محمد مجتبیٰ حسین قادری ادوی، اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۲۱/ مئی ۱۹۳۷ء

☆	مولانا مظفر حق، اعظم گڑھ	〃 〃 〃
☆	مولانا پیر شاہ معین الدین فریدی رجب پور، مراد آباد	دبدبہ سکندری ۵/ نومبر ۱۹۴۵
☆	مولانا پیر سید محمد حسین، گورداسپور	سعادت، ۸/ اکتوبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا محمود احمد قادری، بمبئی	دبدبہ سکندری ۱۶/ جنوری ۱۹۴۶
☆	مولانا محمود الحسن زیدی، الور	الفقیہ ۷ تا ۱۴ مئی ۱۹۴۶ء
☆	پیر محمد شاہ بھیروی	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆	مولانا مفتی محمد مظہر اللہ، دہلوی	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا مرتضٰی احمد میکش لاہور	〃 〃 〃
☆	پیر مغفور القادری، رحیم یار خان	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا سید مصطفٰی شاہ گیلانی راولپنڈی	کنز الایمان، لاہور، اگست ۱۹۹۵ء
☆	مولانا مشیت اللہ قادری بدایونی	قلمی یادداشت پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی
☆	مولانا مفتی محمد مظفر احمد دہلوی	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف
☆	پیر خواجہ محمد مقبول الرسول، للہ، خوشاب	〃 〃 〃 〃
☆	پیر خواجہ مقبول احمد سجادہ نشین سرہند	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	پیر سید منظور احمد سجادہ نشین مکان شریف	〃 〃 〃 〃
☆	پیر سید محی الدین (لال بادشاہ) مکھڈ، سرحد	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا محمد بخش، مسلم (بی۔ اے)	تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت، لاہور، لاہور، مولفہ اقبال احمد فاروقی
☆	مولانا مفتی سید مسعود علی قادری	مکتوب محمد صادق قصوری محررہ ۲ـ۱۱/۷۷
☆	مولانا سید محمد نعیم الدین، مراد آبادی	اشرفی، شوال المکرم ۱۳۴۳ھ
☆	مولانا نذیر الاکرم نعیمی مراد آبادی	دبدبہ سکندری، ۲۹/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا نور الہدیٰ رضوی، مظفر پوری	〃 〃 〃 〃
☆	مولانا نذیر حسین، دہلوی	〃 ۱۶/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	پیر سید محمد نعمت اللہ فریدی، پھلواری	الفقیہ ۲۱ تا ۲۸ نومبر ۱۹۴۵ء

☆	مولانا حکیم نذیر احمد، بھیرہ مبارک پور	دبدبہ سکندری، ۵/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا نثار اللہ (مدرس مدارس)	″ ۲۹/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا سید نذیر حسین، لکھنوی	″ ۱۷/ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆	مولانا نصیر الدین، بھاگل پور	″ ″ ″
☆	مولانا محمد تقی، جین پور، اعظم گڑھ	″ ″ ″ ″
☆	مولانا نور اللہ، بمبئی	″ ۹/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا نہال الدین (بی۔ اے) بدایوں	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا خواجہ نظام الدین قادری بدایوں	″ ″
☆	مولانا نوشہ عباس بدایوں	″ ″
☆	مولانا نعیم الدین نعمت، پوکھیرا مظفرپور	دبدبہ سکندری ۲۳/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا سید نور الاسلام مہاندوی، جبل پور	دبدبہ سکندری ۲۳/ جنوری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا قاری نظام الدین احمد قادری مجددی، متوطن محمد یمن	″ ۱۵/ فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا حافظ نعمت اللہ، الہ آباد	″ ۲۸/ فروری ۱۹۴۶ء
☆	مولانا نجم الدین، سہسرام	″ ۱۹/ اپریل ۱۹۴۶ء
☆	مولانا نور محمد، داودں ضلع اعظم گڑھ	″ ۲۰/ مئی ۱۹۴۶ء
☆	مولانا سید نور الاسلام انور، الہ آباد	″ ۲۶/ مارچ ۱۹۴۶ء
☆	مولانا نذیر احمد خجندی، بمبئی	ندائے اہل سنت، لاہور ۱۶ تا ۳۱ جنوری ۱۹۹۶ء
☆	پیر سید نور الحسن، کیلانوالہ ضلع گوجرانوالہ	ضیائے قمر، گوجرانوالہ دسمبر ۱۹۹۶ء
☆	خواجہ نظام الدین، تونسوی	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، مولفہ محمد جلال الدین
☆	پیر سید نور حسین، جماعتی، علی پور	سیرت امیر ملت، مولفہ: پیر سید اختر حسین
☆	مولانا نور الحسن، سیالکوٹی	″ ″ ″ ″ ″
☆	مولانا نور اللہ، نصیر پور	مقدمہ فتاوی نوریہ (جلد اول)
☆	مولانا وقار الدین، قیصر الاسلام بریلی	دبدبہ سکندری، ۲۹/ مارچ ۱۹۴۶ء

☆ پیر شاہ وجیہہ الدین علوی سجادہ نشین (سورت)	السوادالاعظم، جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ
☆ مولانا وصی الرحمٰن، پوکھیرا	دبدبہ سکندری، ۲۳؍ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا پیر ولایت شاہ، گجرات	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا ولایت حسین سرحدی	الفقیہ ۷ تا ۱۴ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا حافظ وجیہہ الدین احمد خاں قادری رامپوری	دبدبہ سکندری، ۲۶؍ فروری ۱۹۴۷ء
☆ مولانا وصی احمد محدث سہسرام	دبدبہ سکندری، ۳۰؍ اپریل ۱۹۴۷ء
☆ پیر سید ولی محمد مختاری شاہ آبادی	امیر ملت اور ان کے خلفاء۔ مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا ولی النبی، مردان	تعارف علماء اہل سنت، مولفہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
☆ پیر سید ولایت حسین گیلانی	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا ہاشم میاں فرنگی محلی	دبدبہ سکندری، ۳؍ جولائی ۱۹۴۶ء
☆ پیر محمد ہاشم جان سرہندی	تذکرہ اکابر اہل سنت، مولفہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
☆ مولانا محمد یٰسین، مظفرپوری	دبدبہ سکندری، ۲۹؍ مارچ ۱۹۴۶ء
☆ مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی	دبدبہ سکندری، ۱۶؍ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد یٰسین عباسی، چڑیاکوٹی	اشرفی شوال المکرم ۱۳۴۳ھ
☆ مولانا محمد یعقوب خاں، بلاسپوری	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا قاضی یوسف حسن، رحمانی بدایونی	دبدبہ سکندری ۱۴؍ نومبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا حافظ محمد یوسف، گھوسی ضلع اعظم گڑھ	دبدبہ سکندری ۳۱؍ دسمبر ۱۹۴۵ء
☆ مولانا یعقوب علی خاں، اوجھیانی بدایونی	الفقیہ ۷ تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا قاضی محمد یٰسین سانگور (کوٹہ)	〃 〃 〃 〃
☆ مولانا محمد یحییٰ سانگور (کوٹہ)	〃 〃 〃
☆ پیر محمد یعقوب قادری مئو	دبدبہ سکندری ۱۵؍ فروری ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد یونس نظامی، الٰہ آباد	دبدبہ سکندری ۱۲؍ اپریل ۱۹۴۶ء
☆ مولانا محمد یٰسین، گوٹی گاؤں (سی۔ پی)	دبدبہ سکندری ۱۹؍ اپریل ۱۹۴۶ء

☆ مولانا محمد یعقوب خاں دادوں اعظم گڑھ	
☆ مولانا قاری محمد یحییٰ، مبارک پور	دبدبہ سکندری ۷ ۱۲ر مئی ۱۹۴۶ء
☆ مولانا یار محمد بندیالوی	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری
☆ مولانا محمد یوسف، سیالکوٹی	عظیم قائد عظیم لوگ، مولفہ ولی مظہر ایڈوکیٹ
☆ خواجہ محمد یوسف تونسوی	اکابر تحریک پاکستان، مولفہ محمد صادق قصوری

تحریکِ پاکستان میں
عُلَمَاء و مشائخ اہلِ سُنّت کا
روشن کردار

—— یہ بات بھی ایک مُسلّمہ حقیقت ہے کہ دو قومی نظریئے کے سب سے اوّل داعی مجدّدِ ملّت حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی تھے۔

—— پاکستان کے مطالبے کی حمایت میں سب سے پہلے سندھ اسمبلی میں قرارداد منظور کرانے کا سہرا (معروف سُنّی پیرِ طریقت) حضرت عبدالرحمٰن بھرچونڈی شریف کے سر تھا،

"کراچی تاریخ کے آئینے میں"
از محمد عُثمان دموہی
مطبوعہ کراچی ۱۹۹۶ء، ص ۴۸۱

تاثرات دل نشیں

۱۹۴۶ء

جشن شاہی یا دربار اہلِ سنت بنارس

۱۹۴۶ء

قطعات

از مولانا ضیاء القادری صاحب بدایونی

مرکز رشد و ہدایت ہے بنارس آج کل   جلسہ گاہِ اہلِ سنت ہے بنارس آج کل
اللہ اللہ اجتماعِ سنیانِ ارضِ ہند   مسکنِ خاصانِ امت ہے بنارس آج کل

دیگر

احباب باصفا کے ضیاؔ بس میں آ گئے   ہم بھی اس اجتماع خدا رس میں آ گئے
اللہ رے یہ جذبۂ اسلام کی کشش   ارضِ وطن سے کھنچ کے بنارس میں آ گئے

مدن پورہ کی نشر گاہ!!

ہیں اچھے لوگوں میں کچھ اس لئے بُرے سے ہم   مذاقِ نغمہ ہے لیکن بے سُرے سے ہم
ضیاؔء کوائف ملت جو نشر کرتا ہیں   خود آج بول رہے ہیں مدن پُرے سے ہم

رام نگر اسٹیٹ کا جلسہ

انوار حقیقت ہیں نہاں قلب و جگر میں   ہے تابش قندیل حرم جذب نظر میں
دل کش ہیں صنم خانۂ کاشی کی فضائیں   لیتا ہے ضیاؔ نام خدا رام نگر میں

گنگا کا عارضی پل اور آندھی

ضعیفی ناتوانی رعشہ در بر اختلاج دل   اندھیری رات آندھی تیز خوف دوریِ منزل
مسافر پا شکستہ پل شکستہ بحر بے ساحل   شب تاریک و بیم موج گردابِ چنیں حائل
دل ا گمکندیم بسم اللہِ مجریھا و مرسٰہا

دیگر

پرستارانِ باطل کھاتے ہیں جس شہر کی قسمیں   ہمیں اس سے غرض ہیں اس صنم خانہ کی کیا رسمیں
نظر کاشی میں آئیں کاش جلوے کعبے والے کے   ہمیں تو اے ضیاؔ یہ شوق لایا ہے بنارس میں

دیگر

چمن میں ہے کہیں معروف گل چیں گل تراشی میں   نشیمن پر کہیں مائل ہے گردوں برق پاشی میں
مگر شمع حرم کی ضوفشانی اے تعالیٰ اللہ   ضیاؔ اپنے خدا کا لے رہا ہے نام کاشی میں

دیگر

رحمت کے نمایاں ہیں آثار بنارس میں   چھائے ہیں مدینے کے انوار بنارس میں
خیر و برکت یہ سب عشاقِ نبی کی ہے   سنی علماء کا ہے دربار بنارس میں

منظرِ دربار

سرِ مسند یہ وہ خاصانِ حق ہیں انجمن آرا   زیارت جن کے چہروں کی گناہوں کا ہے کفارہ
زہے یہ اجتماعِ اہلِ حق یہ جشن شاہانہ   سوادِ اعظم اسلام کا ہے عام نظارہ

باغ فاطمان

کسے پسند ہو اِک مختصر مکاں کی سیر   جنوں میں کرتے ہیں دیوانے دو جہاں کی سیر
خدا کی شان بنارس کے گرم موسم میں   ضیاؔ نصیب ہوئی باغ فاطمان کی سیر

دربار اہل سنت

عیاں الحمدللہ شان توحید و رسالت ہے   کہ یہ جشنِ عظیم الشان بزمِ اہلِ سنت ہے
زباں پر نغمۂ نعتِ شہنشاہِ رسالت ہے   فرشتے وجد کرتے ہیں درودوں کی وہ کثرت ہے
نثارِ گلشنِ طیبہ بہارِ ہشت جنت ہے   چمن اندر چمن رنگینیِ آثارِ رحمت ہے
عجب دل کش پیام اتحادِ اہلِ سنت ہے   خدا شاہد صف آرا آج اِک مرکز پہ امت ہے
مسلمانوں کو حاصل کعبہ والوں کی زیارت ہے   ہے کاشی یا درِ کاشانۂ اہلِ عقیدت ہے
بنارس کو میسر آج وہ صبحِ سعادت ہے   کہ مرغانِ سحر میں شور تکبیر عبادت ہے
عجب دل کش یہ کاشی کے صنم خانوں کی حالت ہے   جدھر دیکھو ہجوم کلمہ گویانِ شہادت ہے
ہے لطف بادہ ریزی بارشِ بارانِ رحمت ہے   نسیم صبحِ دامن میں لئے صہبائے جنت ہے
سوادِ شب حسینِ بدر کے جلووں سے ہے روشن   چراغِ طور کے انوار سے کافور ظلمت ہے
ستارے ٹوٹے پڑتے ہیں زمیں پر سطحِ گردوں سے   منور ہے جہاں پر نور بزمِ اہلِ سنت ہے

ہے کتنی جاذب دل رونقِ دربار شاہانہ باندازِ تجمل جلوہ آرا حُسنِ فطرت ہے
یہ برقی قمقمے یہ جگمگاہٹ یہ حسیں جلوے کہ جیسے آسماں سے بارشِ انوارِ قدرت ہے
یہ نازک نو شگفتہ پھول گل بوٹے ہیں طیبہ کے جناں بر کف نظر ہے یا نظر میں جذب جنت ہے
نسیم خلد سے آنکھوں میں ٹھنڈک ہے سکوں دل میں ہوائے سرد میں سوز محبت کی حرارت ہے
بہاریں گنبد خضریٰ کی فردوسِ تصور ہیں بہشت آرزو گلزار طیبہ کی زیارت ہے
چمک کر کہہ رہے ہیں چاند تارے سبز پرچم کے نشان نصرت حق ہر نشانِ اہلسنّت ہے
حسین آرائشیں دربار کی ہیں دید کے قابل مسلمانوں کی کثرت مائلِ تنظیم وحدت ہے
زہے دربار انور اے زہے یہ بزم نورانی ہجوم اہلِ ملت اجتماعِ اہلِ سنت ہے
یہ زریں شہ نشیں یہ خوشنما اورنگ یہ مسند تصدق ہر ادا پر جس کی ہر شاہانہ شوکت ہے
یہ نورانی مقدس صورتیں اللہ والوں کی صفائے قلب ارباب نظر جن کی زیارت ہے
یہ عالم یہ مشائخ یہ اکابر یہ خدا والے سوادِ اعظم اسلام پر جن کی سیادت ہے
یہاں الحمد اللہ ہند کے گوشوں سے آئے ہیں یہ دربارِ مبارک مرکزِ افراد امت ہے
یہ جلسہ ہے ثنائے صاحب لولاک کا جلسہ یہ مجمع مجمعِ عشاق سلطانِ رسالت ہے
نظامِ سنیانِ ہند کو ہے منضبط کرنا وقارِ اہلِ سنت محض اس جلسہ کی غایت ہے
الہی کامیاب و کامراں یہ جشنِ عالی ہو سر دربار معروفِ دعا ہر فرد امت ہے
منظم اے خدا شیرازۂ ملت کو فرما دے جہاں کو اتحادِ اہلِ ایماں کی ضرورت ہے
عطا ہو جلد خود مختار پاکستانِ اسلامی دلِ مسلم کو یارب شوق تجدید خلافت ہے
الہی متحد کر سنیانِ ہند کو باہم جہاں کو احتیاجِ اتحادِ دین و ملت ہے
نبی کا واسطہ مسلم کو یارب فتح و نصرت دے
ضیاؔ کی یہ دعا یہ التجائے اہلِ سنت ہے

قطعہ تاریخ طباعت

از جناب طارق سلطانپوری حسن ابدال

بزم آب و گل میں اہلِ عشق کا   حشر تک ہوتا رہے گا تذکرہ
قادری صاحب مکرم نے کیا   اہلِ حق کا روح افزا تذکرہ
ان کے کلک آگہی افروز کا   مختصر تھا یہ انوکھا تذکرہ
اس کتاب خوب میں ہے کیف بخش   قوم کے دیدہ وروں کا تذکرہ
شوکتِ اسلام کے خواہاں جو تھے   ان اکابر کا سہانا تذکرہ
تھے جو سرخیل جہاد حُریت   ان عمائد کا ہے اجلا تذکرہ
جن کا تھا مقصود "اک آزاد ملک"   یہ ہے ان مردانِ حُر کا تذکرہ
ان بزرگانِ جلیل القدر کا   ہے بڑا اعزاز کرنا تذکرہ
یہ جلال الدین کا ہے امتیاز   پہلے ہوتا تھا کب ایسا تذکرہ
یاد کے قابل ہیں طوفاں آشنا   اہلِ ساحل کا بھلا کیا تذکرہ

اس صحیفے کی طباعت کا ہے سال
"اچھا، دل آویز و زیبا تذکرہ"
۱۴۱۹ھ

☆ آفتاب خدمت ملت   ۱۹۹۸ء
☆ فروغ بزم جسارت   ۱۹۹۹ء
☆ زیب و حسن جبین تاریخ   ۱۴۱۹ھ
☆ ذکر لطیف جہان فیض   ۱۹۹۸ء

انگریز کے پرداختہ
فتنۂ قادنیّت سے مکمل آگاہی
اور اس سلسلہ میں
علماء و مشائخ اہلِ سنّت کے علمی
و عملی جہاد کی بعض اہم دستاویزات تک رسائی کے لیے
گراں قدر کتاب

قادیانی فتنہ اور علمائے حق

مرتبہ
محمد سعید احمد

قیمت
=/۵۰ روپے

تحریکِ پاکستان کا ایک ناقابلِ فراموش باب جس پر
اپنوں کے تساہل اور غیروں کی کرم فرمائیوں کی وجہ سے
دبیز تہوں کا پردہ چڑھا دیا گیا، پہلی بار منظرِ عام پر

قیمت: /۵۷ روپے، صفحات ۱۸۴

ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست

تحقیق:
محمد جلال الدین قادری

تقدیم: مختار جاوید
سخنہائے چند: سیّد تابش الوری

چند عنوانات
- نبی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی پیاری آواز
- امام احمد رضا کا پیغام مسلمانانِ برِعظیم پاک و ہند کے نام
- پروفیسر سیّد محمد سلیمان اشرف سابق صدر شعبۂ اسلامیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا خطاب
- ابوالکلام آزاد کی تقریر کا خلاصہ
- جانسوز فریاد حرم بدربار کرم: (۱۳۳۹ھ) تاریخی نظم

مکتبہ رضویہ ۱۴۴/۲ سوڈھیوال کالونی ملتان روڈ لاہور ۵۴۵۰۰ (فون: ۷۴۱۴۸۶۲)